

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
الذي كنا لنهتدي لہ
ما كنا لنهتدي لہ
ما كنا لنهتدي لہ

ہریت باب سوم

صفحہ	خلاصہ مطالب	صفحہ	خلاصہ مطالب	صفحہ	خلاصہ مطالب
۸۶	دردان کے۔	۴۴	حاکم دمشق کے۔	۴	ذکر انتقال حضرت رسول مقبول صلعم
۸۶	ذکر نکلنے ضرار بن الازور کا۔	۴۵	ذکر طائی خالد بن ولید کا ساتھ اہل شام کے	۱۲	ذکر مناظرہ صفیہ انیس
۸۷	ذکر مارڈالنے ضرار کا دردان کو	۴۵	ذکر گھبراہ کرنے کلوص کا اور غزائیل کا پھینک	۱۳	ذکر طائی ہرجس اور ہونچنے شریحیل بن حسنہ
۸۸	ذکر حملہ کرنے مسلمانوں کا مشرکین پر	۴۶	ذکر نکلنے کلوص کا۔	۱۴	ذکر امیر مقرر کرنے حضرت ابو بکر صدیق کا
۹۲	ذکر ترتیب کرنے خالد بن ولید کا اپنے لشکر کو	۴۶	ذکر گفتگو سے جرجس غزائی کا ساتھ خالد بن ولید کے	۱۵	عمر بن العاص کو۔
۹۴	ذکر مشورہ کرنے اہل دمشق کا	۴۸	ذکر گرفتار ہونے کلوص کا	۱۸	ذکر وصیت کرنے حضرت ابو بکر صدیق کا
۹۵	ذکر تادمہ ہونے مسلمانوں کا دوسلو طائی دمشق کے	۵۲	ذکر گرفتار کرنے خالد بن ولید کے غزائیل کو	۱۹	عمر بن العاص کو
۹۶	ذکر طائی دمشق اور فتح تواما کا	۵۳	ذکر حاصرو کرنے خالد بن ولید کا دمشق کو	۱۹	ذکر مقرر کرنے حضرت ابو بکر صدیق کا ابوبکر
۹۷	ذکر نہ جہا بن مسعود کا	۵۳	ذکر بھیجنے ہرقل بادشاہ کا دردان کو جواباً	۲۰	بن الجراح کو۔
۱۰۲	ذکر قرب کرنے تواما کا لشکر دمشق کو	۵۵	ذکر ہونچنے دردان کا مقام لیبان	۲۰	ذکر جواب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ
۱۰۳	ذکر طائی تواما کا۔	۵۶	ذکر روٹنے ضرار بن الازور کا	۲۱	ذکر ہونچنے خبر و انگلی لشکر مسلمانوں کی
۱۰۶	ذکر خط لکھنے تواما کا ہرقل کو۔	۵۸	ذکر گرفتار رسی ضرار بن الازور کا۔	۲۱	ہرقل بادشاہ کو۔
۱۰۷	ذکر آنے اہل دمشق کا ابوسعید کے پاس	۵۹	ذکر روٹنے خالد بن ولید کا دوسلو ربا بن ضرار کے	۲۵	ذکر افتاء اجنادین۔
۱۰۸	ذکر جواب دیکھنے ابوسعید دین الجراح کا	۶۱	ذکر مصالحو کرنے ایک جماعت کا ساتھ	۲۵	ذکر شہادت سعید بن خالد۔
۱۰۹	ذکر داخل ہونے خالد بن ولید کا دمشق میں	۶۱	ذکر مہیون کے۔	۲۶	ذکر افتاء سلطین اور فتح مسلمانوں کی
۱۰۹	ذکر گفتگو کرنے خالد بن ولید کا ابوسعید کے ساتھ	۶۲	ذکر بھیجنے خالد بن ولید کا مہیون بن عمرو الکاف کی کو	۲۸	ذکر سر پر خالد بن سعید کا۔
۱۱۱	ذکر گفتگو تواما و ہرجس کا خالد بن ولید سے	۶۴	ذکر طلب کرنے خالد بن ولید کا رد مسلمانوں کو	۳۱	ذکر روٹنے خالد بن ولید کا ایک فارس سے
۱۱۷	ذکر بڑے خالد بن ولید و درباب واقعہ سراج الیربیلج	۶۶	ذکر تاقب کرنے اہل دمشق کا مسلمانوں کو	۳۲	ذکر رہا کرنے خالد بن ولید کا عامر بن عقیل
۱۱۹	ذکر بڑے بانی اور شہسے مسلمانوں کا اور تادمہ و اہل دمشق	۶۶	ذکر ربطے مسلمانوں کی عمرو تواما و مہیون کے	۳۳	کو قید سے۔
۱۲۰	ذکر تفسیر کرنے خالد بن ولید کا اپنے لشکر کو چارھوں پر	۶۷	ذکر قتل بولس کا اجنادین میں۔	۳۴	ذکر مصالحو کرنے اہل سحہ اور تدمر کا
۱۲۱	ذکر قتل تواما کا۔	۶۸	ذکر صفت بندہ کرنے خالد بن ولید کا۔	۳۵	ذکر سر پر شریحیل بن حسنہ
۱۲۵	ذکر قتل ہونے ہرجس کا	۶۹	ذکر گفتگو سے خالد بن ولید کا ساتھ مہیون کے	۳۷	ذکر ہونچنے خالد بن ولید کا بصرہ میں
۱۲۷	ذکر طلب کرنے ہرقل کا اپنے بیٹے کے مسلمانوں سے	۷۰	ذکر حملہ کرنے ضرار بن الازور کا	۳۸	ذکر گفتگو سے خالد بن ولید کا رد واس حاکم
۱۲۹	ذکر خط لکھنے خالد بن ولید کا حضرت ابی بکر صدیق کو	۷۱	ذکر طائی ضرار بن الازور کا	۳۹	بصرہ سے
۱۳۲	ذکر معزولی خالد بن ولید	۷۱	ذکر نکلنے اور آنے دردان کا	۳۹	ذکر مقرر کرنے اہل بصرہ کا ویکان کو حاکم اپنا
۱۳۵	ذکر فتح قصن القدس	۸۱	ذکر حلیہ اور فریب کرنے مدون کا	۴۰	ذکر محصور ہونے اہل بصرہ کا
۱۵۰	ذکر تاخت کرنے مسلمانوں کا	۸۲	ذکر گفتگو کرنے داؤد نصرانی کا	۴۰	ذکر داخل ہونے عبد الرحمن کا بصرہ میں
۱۵۵	ذکر معزولی مسلمانوں کا اپنے تصویر ہرقل	۸۳	ذکر قتل ہونے داؤد نصرانی کا	۴۱	ذکر مسلمان ہونے داؤد و جہا بن مسعود کا
۱۵۹	ذکر خالد بن ولید کا ساتھ دس سوار کے۔	۸۴	ذکر مقرر کرنے خالد بن ولید کا مسلمانوں کو	۴۱	ذکر کوچ کرنے خالد بن ولید کا
۱۶۰	ذکر گرفتار کرنے خالد بن ولید کا حاکم نصیر بن کو	۸۵	ذکر جانے خالد بن ولید کا دوسلو طاقات	۴۲	ذکر خط لکھنے کلوص کا ساتھ غزائیل
۱۶۳	ذکر گفتگو خالد بن ولید اور حلیہ بن الہم النشائی کا				

۱۶۱	۱۶۰	۱۵۹	۱۵۸	۱۵۷	۱۵۶	۱۵۵	۱۵۴	۱۵۳	۱۵۲	۱۵۱	۱۵۰	۱۴۹	۱۴۸	۱۴۷	۱۴۶	۱۴۵	۱۴۴	۱۴۳	۱۴۲	۱۴۱	۱۴۰	۱۳۹	۱۳۸	۱۳۷	۱۳۶	۱۳۵	۱۳۴	۱۳۳	۱۳۲	۱۳۱	۱۳۰	۱۲۹	۱۲۸	۱۲۷	۱۲۶	۱۲۵	۱۲۴	۱۲۳	۱۲۲	۱۲۱	۱۲۰	۱۱۹	۱۱۸	۱۱۷	۱۱۶	۱۱۵	۱۱۴	۱۱۳	۱۱۲	۱۱۱	۱۱۰	۱۰۹	۱۰۸	۱۰۷	۱۰۶	۱۰۵	۱۰۴	۱۰۳	۱۰۲	۱۰۱	۱۰۰	۹۹	۹۸	۹۷	۹۶	۹۵	۹۴	۹۳	۹۲	۹۱	۹۰	۸۹	۸۸	۸۷	۸۶	۸۵	۸۴	۸۳	۸۲	۸۱	۸۰	۷۹	۷۸	۷۷	۷۶	۷۵	۷۴	۷۳	۷۲	۷۱	۷۰	۶۹	۶۸	۶۷	۶۶	۶۵	۶۴	۶۳	۶۲	۶۱	۶۰	۵۹	۵۸	۵۷	۵۶	۵۵	۵۴	۵۳	۵۲	۵۱	۵۰	۴۹	۴۸	۴۷	۴۶	۴۵	۴۴	۴۳	۴۲	۴۱	۴۰	۳۹	۳۸	۳۷	۳۶	۳۵	۳۴	۳۳	۳۲	۳۱	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۰
۱۶۱	۱۶۰	۱۵۹	۱۵۸	۱۵۷	۱۵۶	۱۵۵	۱۵۴	۱۵۳	۱۵۲	۱۵۱	۱۵۰	۱۴۹	۱۴۸	۱۴۷	۱۴۶	۱۴۵	۱۴۴	۱۴۳	۱۴۲	۱۴۱	۱۴۰	۱۳۹	۱۳۸	۱۳۷	۱۳۶	۱۳۵	۱۳۴	۱۳۳	۱۳۲	۱۳۱	۱۳۰	۱۲۹	۱۲۸	۱۲۷	۱۲۶	۱۲۵	۱۲۴	۱۲۳	۱۲۲	۱۲۱	۱۲۰	۱۱۹	۱۱۸	۱۱۷	۱۱۶	۱۱۵	۱۱۴	۱۱۳	۱۱۲	۱۱۱	۱۱۰	۱۰۹	۱۰۸	۱۰۷	۱۰۶	۱۰۵	۱۰۴	۱۰۳	۱۰۲	۱۰۱	۱۰۰	۹۹	۹۸	۹۷	۹۶	۹۵	۹۴	۹۳	۹۲	۹۱	۹۰	۸۹	۸۸	۸۷	۸۶	۸۵	۸۴	۸۳	۸۲	۸۱	۸۰	۷۹	۷۸	۷۷	۷۶	۷۵	۷۴	۷۳	۷۲	۷۱	۷۰	۶۹	۶۸	۶۷	۶۶	۶۵	۶۴	۶۳	۶۲	۶۱	۶۰	۵۹	۵۸	۵۷	۵۶	۵۵	۵۴	۵۳	۵۲	۵۱	۵۰	۴۹	۴۸	۴۷	۴۶	۴۵	۴۴	۴۳	۴۲	۴۱	۴۰	۳۹	۳۸	۳۷	۳۶	۳۵	۳۴	۳۳	۳۲	۳۱	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۰
۱۶۱	۱۶۰	۱۵۹	۱۵۸	۱۵۷	۱۵۶	۱۵۵	۱۵۴	۱۵۳	۱۵۲	۱۵۱	۱۵۰	۱۴۹	۱۴۸	۱۴۷	۱۴۶	۱۴۵	۱۴۴	۱۴۳	۱۴۲	۱۴۱	۱۴۰	۱۳۹	۱۳۸	۱۳۷	۱۳۶	۱۳۵	۱۳۴	۱۳۳	۱۳۲	۱۳۱	۱۳۰	۱۲۹	۱۲۸	۱۲۷	۱۲۶	۱۲۵	۱۲۴	۱۲۳	۱۲۲	۱۲۱	۱۲۰	۱۱۹	۱۱۸	۱۱۷	۱۱۶	۱۱۵	۱۱۴	۱۱۳	۱۱۲	۱۱۱	۱۱۰																																																																																																														

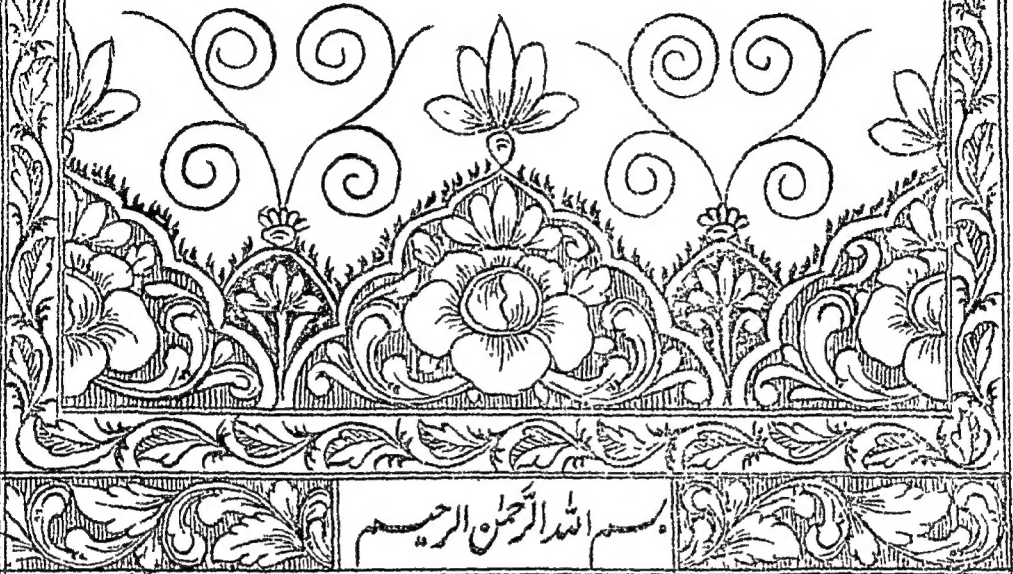
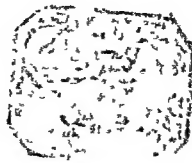
بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين



الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الواحد الصمد الذي لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفواً أحد الصلوة والسلام على سيدنا ونبينا محمد الذي
 ليس في الخلق مثله لا ند على الدنيا والآخرة من أجله في فضائلهم لا تعد أما بعد بيان مدعا یہی کہ اس
 جزو زمان میں کہ سن ایک ہزار و سو بیاسی ہجری ہی کتاب مستطاب فتوح الشام بعبارت عربی از مردیات
 واقدری علیہ الرحمہ مطبوعہ مکتبہ اس ذرہ سیدقد ار سید عثمانیت حسین ابن مولوی نوازش احمد ابن مولوی
 عبدالحامد سید پوری منصفات گفتگو کی نظر سے گزری اور حقیر نے باقتضای شوق طبیعت کے ابتدا سے
 اتہام تک مکرر اس کے مطالعے سے حظ وافر اٹھایا آخر کار یہ خیال دلیں لایا کہ ہر جزو کسا و بازی علوم و نبیہ و متعلقات
 کی زمانہ تکثیر سے مراد ہے لیکن فی زمانہ ہذا کہ شغل تعلیم و تعلم زبان عربی و فارسی کا یکسر رو باخطاط اور مزاوت درس
 تدریس زبان اردو کی ترقی پذیر ہی اگر یہ عجز حالات کتاب موصوف کے زبان عربی سے عبارت اردو رائج الوقت
 میں ترجمہ ہو کر بقید کتابت درآدین تو یہ امر باعث افح کثیر متصور ہی اس واسطے کہ حالات مذکورہ کے پڑھنے اور سننے
 میں جس کو کچھ بھی مادہ فہم صحیح ہو گا وہ بالیقین جانے گا کہ دین ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حق اور اللہ کے نزدیک
 ایسا محبوب اور پندیرہ ہے کہ اسے عرضہ قلبی میں بخوری جماعت سے اس دین متین کو سب دینوں پر غالب اور آخر کار
 مشرق سے غرب تک بنائے اس دین پاک کی تاقیامت مستحکم کر دی اور اللہ جل شانہ نے ہمارے نبی کی امت کو
 ام سابقہ سے بہتر ارشاد فرمایا اور برگزیدگی اس امت پر پیش نظر دیگر دلائل و براہین واضعہ کے یہ ایک معاملہ فتوح بلاد شام اور



بسم اللہ الرحمن الرحیم

واقعی رحمہ اللہ نے ثقافت سے روایت کی ہے کہ جب جناب رسالت مآب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عالم ناپائیدار سے انتقال فرمایا اور امیر خلافت حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر قرار پایا اور ابتدا سے زمانہ خلافت صدیق میں سیکڑہ کذاب اور بھلج وغیرہ مدعیان نبوت مقتول اور مطرد ہو گئے اور فتح یمامہ کی حاصل ہوئی اور نبو حنیفہ مار ڈالے گئے اور اہل عرب نے اطاعت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی قبول کی تب حضرت صدیق نے میل اور ارادہ اس امر کا کیا کہ لشکرِ مؤمنین کو بجانب ملک شام کے اور واسطے لڑائی اہل روم کے بھیجن پس ایک روز اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یکجا کر کے اُن سے کہا کہ سمجھ لو تم لوگ اس بات کو کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو فضیلت اسلام کی عطا فرمائی اور تم کو امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے گردانا اور تمہارے ایمان اور یقین کو زیادہ کیا ہے اور تم کو کھلی ہوئی مدد بخشی ہے چنانچہ جناب احد بیت جہل شانہ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے **اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الاسلام** دینا اور اس بات کو بھی جانو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ میل اور ارادہ فرمایا تھا کہ انہی ہمت عالی کو نبھا و ملک شام مسروٹ فرما دیں لیکن خداوند تعالیٰ شانہ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے پاس بلالیا اور اختیار کی اُن کے واسطے وہ چیز جو اُس کے نزدیک ہی آگاہ ہو کہ تحقیق میں قصد رکھتا ہوں اس امر کا کہ لشکرِ مسلمانوں کا مع اہل مالئیکے بجانب ملک شام بھیجن اس واسطے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیش از وفات خود و محجوب اس بات کی جزوی فرمایا تھا **ذوت لی الارض فرايت مشارقها ومغاربها وسيلع ملك امتی ما ذوی لی منها** پس تم سب کا اس بات میں کیا شورہ ہی رحمت کرے اللہ تم پر سب صحابہؓ اور مؤمنینؓ نے بالاتفاق یہ جواب دیا کہ ہم آپ کے حکم کے تابع ہیں جہاں منظور ہو ہو گا جو بھیج دیجیے کیونکہ خداوند تعالیٰ شانہ قرآن مجید میں فرمایا ہے **واطيعوا الله واطيعوا الرسول واولی الامر منكم** پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اس جواب کے سننے سے بہت خوش ہوئے اور خطوط بنام لوگ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

باندھے ہوئے آئے اور آگے اُس جماعت کے قمیس بن ہیرہ اہراوی سردار ان کے تھے جب
 وہ قریب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پہنچے پتا اور نشان اپنی قوم اور سکن کا دیا اور اشاعر عربی متفہم ہمارے
 اپنی قوم کے پڑھے پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے دعا سے خیر انکو دی اور وہ آگے بڑھے مع اپنے لشکر کے
 پھر پیچھے اُن کے قبائل طو و کھائی دیے اور آگے اُس جماعت کے حابس بن سبیل (الزانی) سردار ان کے تھے جب
 وہ قریب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پہنچے حابس نے واسطے تعظیم حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے ارادہ اُترنے کا
 پشت گھوڑے سے کیا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے قسم دیکر اُنکو اُترنے سے منع فرمایا اور مصافحہ اور سلام کے
 لشکر یہ اُنکے آنے کا بیان فرمایا پھر اس قبیلہ کے پیچھے قوم ازرقی بڑی بجاری جماعت اور آگے اُنکے چند بن
 عمر و الہوسی تھے اور اس گروہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کمان و ترکش باندھے ہوئے شامل تھے جب
 حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اُنکو اس حیثیت سے دیکھا ہنسے اور فرمایا کہ تمہارے آنے کا کیا سبب ہے تم تو
 لڑائی کے طریقے سے کمتر واقف ہو ابی ہریرہ نے کہا کہ میرے آنے کے دو سبب ہیں ایک کہ جہاد کے ثواب میں
 داخل ہوں دوسرے یہ کہ ملک شام کے میوہ جات کھاؤں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ یہ جواب اُنکا شکر ہنسے اور بند
 ہنسنے کے قوم بنو عیس آگے آئی اور سردار اُنکے ہیرہ بن مسروق تھے اور ان کے پیچھے قوم کنانہ اور آگے اُنکے
 قثم بن اسیم الکنافی تھے اور ان سب قبائل کے لڑکے ہاتھ عورتیں گھوڑے اونٹ وغیرہ اُنکے ساتھ تھے
 پس جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ سب کیفیت ہر قوم کی دیکھی بہت خوش ہوئے اور شکر خدا کا ادا کیا پھر
 سب قوم گرد و مینہ طیبہ کے ہر گروہ جدا جدا اُترے بعد جب لوگ کثرت سے جمع ہو گئے اور سب سب کم ملنے ضروریات
 کھانے اور دآنے اور چارے کے لوگوں کو تکلیف ہونے لگی سردار قبیلہ نے یکجا ہو کر مشورہ کیا کہ حضرت صدیق
 رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جھک کر درخواست کرو کہ ہمارے بجانب ملک شام کے روانہ کریں کہ واسطے کہ اس مقام میں سب
 کثرت جماعت کے تکلیف اور سختی ہوتی ہے پس وہ سب سردار بعد اس مشورے کے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے
 پاس آئے اور سلام کر کے اُنکے سامنے بیٹھ گئے اور ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا اس خیال سے کہ کون شخص انہیں کاہر جو
 قرار دوا مشورے کے عرض حال کرتا ہے انہیں سے جنے پہلے عرض حال کیا وہ قمیس بن ہیرہ اہراوی تھے
 اونہوں نے کہا کہ اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے ہمارے ایک کام کا حکم دیا اور ہم نے پاس طاعت خدا
 و رسول کے اور بخوابش جہاد اُسکے قبول کیے تین جلدی کی اور اب ہمارا لشکر پورا ہو گیا اور سب سامان و دست ہو اور
 اس شہر میں بوجہ کم ملنے ضروریات کے ہمارے تکلیف اور تنگی ہوتی ہے اس واسطے کہ شہر تمہارا ایسا نہیں ہے جہاں بقدر رسم
 شتر اور اسب کی جگہ ہو اور زمین فراخی ہی اُترنے واسطے لشکر کو پس اگر ظاہر ہوا ہے تو کوئی سبب اس
 میں جگہ تنگ نہ تھا پس ہم کو حکم دیجیے کہ اس شہر میں کو پلٹ جا دیں اور اسی طرح

سے کہتا ہے کہ جو شخص کو خدا تعالیٰ نے اپنے
 سے بہت زیادہ محبت کی ہے وہی شخص ہے جس کو
 خدا تعالیٰ نے اپنے لیے بہت سے نعمتیں
 بھیجی ہیں۔ اور جو شخص کو خدا تعالیٰ نے
 اپنے لیے بہت سے نعمتیں بھیجی ہیں وہی
 شخص ہے جس کو خدا تعالیٰ نے اپنے لیے
 بہت سے نعمتیں بھیجی ہیں۔ اور جو شخص
 کو خدا تعالیٰ نے اپنے لیے بہت سے نعمتیں
 بھیجی ہیں وہی شخص ہے جس کو خدا تعالیٰ
 نے اپنے لیے بہت سے نعمتیں بھیجی ہیں۔

ساتھیوں کو تیز روی کی سختی نہ کرو اور نہ مجرا ہو تم اپنے لشکر سے اور اپنے کام میں ساتھیوں سے مشورہ لیا کرو اور طریقہ
 حیرت اختیار کرو ظلم و جور سے دور ہو کوسا سٹے کہ ظالم کو رستگاری نہیں ہوتی ہی ظالم دشمن پر قہیاب نہیں ہوتا ہی اور
 اس آیت پر عمل کرو واذا لقیتم الذین کفروا وحققا فلا تولوهم لادبار و من یولہم یدعون الذین کفروا لا یمنعون
 او متحیزا الی فئۃ فقد باء بغضب من اللہ اور جب دشمن پر فتح پاؤ پس نہ مار ڈالو چھوٹے لڑکے اور نہ کم سن اور نہ بڑے
 ضعیف کو اور نہ عورت کو اور نہ جاؤ نزویک درخت خرے کے اور نہ جلاؤ کھیتوں کو اور نہ کاٹو پھلتے ہوئے درخت کو
 اور نہ کاٹو کچن جانوروں کی مگر وہ جانور جب کا کھانا حلال ہی اور جو عمد و بیان کفار سے کروا سمن ہونائی نکر و اور صلح کو نہ
 توڑو اور قریب ہی کہ تمھارا گذر ایسی قوم پر ہو گا جو اپنے عبادت خاتون میں بیٹھ رہے ہیں اور گوشہ نشینی کو خدا کی راہ میں
 بیٹھنا جانتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہی بلکہ یہ بات صرف اُنکی خواہش اور پسندیدگی نفس سے ہی پس اُنکے
 عبادت خاتون کو نہ کھو دو اور اُن لوگوں کو قتل نہ کرو اور ایک قوم اور تلو ملینگے کہ وہ کفار اور گروہ شیاطین اور
 بزرہ صلبان ہیں اور سٹا اتے ہیں وہ درمیان اپنے سروں کو کہ وہ مٹڑے ہوئے سر اُنکے مشابہ گھڑ تپا جانور کے
 ہیں پس بلند کرو تم اُنکے سروں پر تلواریں اپنی یہاں تک کہ اختیار کریں وہ لوگ دین اسلام یا داسے جزیہ کو
 دران حالیکہ وہ ذلیل اور خوار ہوں یہ وصیت فرما کر حضرت صدیقؓ نے کہا اب میں تمکو اللہ کے سپرد کرتا ہوں
 اور یزید بن ابی سفیانؓ سے معاف اور معاف کیا اور ربیعہ بن عامر سے بھی معاف کیا اور فرمایا ای ربیعہ ظاہر کرو تم
 شجاعت اور بزرگی اور دانش اپنی بقبالہ قوم بنی اصفہ کے خدا تمکو تمھاری مراد پر پہنچا دے اور تمکو بکشتہ
 ساوی نے کہا ہی کہ بھرا اس گفتگو کے یزید بن ابی سفیانؓ اور ربیعہ بن عامر منزل مقصود کو روانہ ہوئے اور حضرت
 صدیق رضی اللہ عنہ نے مع اپنے ہمراہیان بجانب مدینہ طیبہ کے معاودت فرمائی اور جب یزید بن ابی سفیانؓ کچھ دور نہ منورہ
 سے بڑھ گئے چلنے میں جلدی کی ربیعہ بن عامر نے کہا اُنسے کہ یہ شباب روی خلوات حکم اور وصیت خلیفہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہی یزید بن ابی سفیانؓ نے جواب دیا کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے جیسا کہ تمکو روانہ
 فرمایا ہی اسی طرح حقیر لشکر مسلمانوں کو بھی بھیجے ہمارے روانہ فرماؤ گے سو میری تیز روی کا سبب یہ ہی
 کہ ہم پہلے سب کے ملک شام میں پہنچیں پس شاید قبل ہو بچنے اور لشکر کے ہکو فتح حاصل ہو اور اسوجہ سے
 ہم تین خصلتیں حاصل کریں ایک خوشنودی خدا اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسرے رضا مندی
 ہمارے خلیفہ کی تیسرے لوٹنا اموال کفار کا اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے ربیعہ بن عامر نے کہا کہ چلو جس طرح سے چاہو
 سب زور اور قوت اللہ برتر کے اختیار میں ہی ہیں روانہ ہوئے وہ بجانب داوی قرای کے اس قصد
 سے کہ براہ بلوک اور جابیر بجانب دمشق پہنچیں واقعہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب یہ خبر واسطہ
 بعض قوم عرب نصرانی کے جو مدینہ منورہ میں تھے ہر قل بادشاہ روم کو پہنچی ہر قل نے سب اپنے

[illegible]

شام میں واسطے جہاد کے بمقابلہ قوم بنی اصفہر کے داخل ہو اہی اور تم یقین جا لو کہ گویا اولش کر مسلمانوں کا پہونچ کر تم میں
 مل گیا ہوں تم مسلمانوں کے گمان کو اپنے نزدیک جانو اور احتیاط رکھو اس بات کی کہ دشمن تمہارے قتل میں امید کریں
 اور مدد کرو تم اللہ کی تمہاری مدد کریگا پس یزید بن ابی سفیان مسلمانوں کو یہ نصائح کر رہے تھے کہ اُسی وقت
 لشکر روم کا سامنے نمودار ہوا پس جب رومیوں نے قلت لشکر مسلمانوں کی دیکھی اور سمجھے کہ سوا سے اس جماعت کے اور
 کوئی اُنکے پیچھے نہیں ہی ایک نے دوسرے سے اپنی زبان میں باورِ خشکین کہا تو تم جانے نہ دو ان لوگوں کو جو تمہارا ملک لینے کو
 آئے ہیں اور پردہ درمی تمہاری حرمت کی اور قتل تمہارے بادشاہوں کا چاہتے ہیں اور طلب نصرت کی کرو تم صلیب
 سے کہ وہ مدد دینی ٹکڑے پھر یہ لشکر رومیوں نے مسلمانوں پر حملہ کیا اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمت
 درست اور قلب استوار سے بارادہ لڑائی کے انکے لشکر میں لگے اور لڑائی شروع ہو گئی اور غلبہ ہجوم کیا رومیوں نے
 انہرا در بوجہ اپنی کثرت کے یہ بانا کہ یہ لوگ ہمارے قبضہ میں آئیں گے کہ اسی حالت میں ربیعہ بن عامر و ہزار سوا لشکر مسلمانوں
 نے کینکھ سے ٹکرا کر بار بار زہنہ تکبر کہتے ہوئے اور دروڑ پڑھتے ہوئے گھوڑے عربی دوڑا کر رومیوں پر حملہ کیا جب
 رومیوں نے یہ حال دیکھا ہتھین انکی ٹوٹ گئیں اور اللہ تعالیٰ نے انکے ولوں میں خوف مسلمانوں کا ڈال دیا پس وہ فوراً
 پیچھے پھرے اور ربیعہ بن عامر نے باطلیق سردار لشکر رومیوں کو دیکھا کہ وہ اپنے ساتھیوں پر لڑنے کی تاکید اور ترغیب
 کرتا ہی یہ کیفیت دیکھ کر ربیعہ بن عامر نے جاناکہ وہ رومیوں کا سردار ہیں حملہ کیا اُسپر اور ایسے راستے سے اُسکے نیزہ
 مارا کہ اُسکے سر میں توڑ کر دوسرے جانب نکلا اور گر پڑا وہ بیہوش ہو کر زمین پر پس جب رومیوں نے یہ حال دیکھا
 بھاگ نکلے اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ تعالیٰ نے فتح اور نصرت نازل فرمائی و اقدسی
 رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ اس لڑائی میں دو ہزار دو سو سوار رومی مارے گئے اور ایک سو میں سلمان شہید ہوئے
 کہ اکثر انہیں کے قوم سکائیک سے سنئے اور جب رومیوں کو ہزیمت ہوئی جو جس نے کہا اُنسے افسوس ہی تسمیر کریں
 کون تھم لیکر ہر قتل بادشاہ کے سامنے جاؤنگا یہ شکست ہو گیا ایک چھوٹے لشکر مسلمانوں سے ہوئی کہ اُنھوں نے دلیری
 کر کے زمین کو ہاری لاشوں سے بھر دیا اور ہمارے بڑے کو قتل کیا پس میں نہ پھر ونگا جب تک کہ بدلا اپنے بھائی
 باطلیق کا نہ لونگایا میں بھی اُسی سے جا ملونگا پس جب رومیوں نے یہ کلام سنا بعضوں نے بعض کی تعریف اور اظہار
 رضا مندی اور بعض کو ملامت کی اور بارادہ لڑائی کے پھر سے اور قصد لڑائی اور حملے کا کیا پس جب ٹھہرے وہ اپنی جگہوں
 میں خیمے کھڑے کیے اُنھوں نے اور بواستہ ایک شخص عرب نصرانی کے جکانام قذاح بن وائل تھا مسلمانوں کے
 پاس کھلا بھیجا کہ ایک شخص عاقل اور بزرگ مرتبہ کو اپنے لشکر سے ہمارے پاس بھیجیں تاکہ ہم دریافت کریں کہ وہ لوگ
 مجھے کیا چاہتے ہیں و اقدسی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب قذاح بن وائل نے مسلمانوں کے لشکر میں آکر ادا سے
 پیام کیا تب ربیعہ بن عامر نے چاہا کہ رومیوں کے لشکر کو یزید بن ابی سفیان نے اُنسے کہا کہ تمہارے

کہ اُسے امور دین کی گفتگو کرے و اقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ ہر قتل بادشاہ نے ایک پُرانے وانا اور ہتر تر سیاہان
کو جو اُنکے دین اور شرع کے مسائل خوب جانتا تھا اس لشکر کے ساتھ بھیجا تھا سو وہ شخص جبرجس کے سامنے آکر بیٹھا اور
جبرجس نے اُس سے کہا کہ اے ہمارے دریاقت کو تو ہمارے لیے اس مرد سے حالات اُنکے دین اور شرع کو پوچھ لیں
نے ربیعہ بن عامر سے کہا کہ ہمارے کتابوں میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک نبی عربی ہاشمی قریشی پیدا کرے گا اور علامت اُنکے نبوت کی
یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اُنکو آسمان پر بکرا دیگا سو یہ بات واقع ہوئی یا نہین ربیعہ بن عامر نے کہا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو سراج ہوئی چنانچہ خود اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں اُسکی خبر دیتا ہی سبحن الذی اسری بعبده لیلۃ من المسجد الحرام اے
المسجد لاقصی الذی ہاں کناسہ پھر اُس شخص نے کہا کہ ہمارے کتابوں میں مذکور ہے کہ خدا اُنکی امت پر ایک مہینے کا روزہ
فرض کرے گا ربیعہ بن عامر نے کہا سچ ہے اللہ تعالیٰ نے روزہ فرض کیا ہی اور اپنی کتاب میں یہ فرمایا ہے تھمہ رضی اللہ
انزل فیہ القرآن اور دوسری جگہ فرمایا ہے کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذی من قبکم پھر اُس نے کہا کہ ہمارے کتب
میں یہ بات لکھی ہے کہ اُنکی امت سے جو کوئی ایک نبی کرے گا اُسکے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور جو کوئی ایک بُرائی کرے گا
اُسکے واسطے ایک ہی بُرائی لکھی جائے گی ربیعہ بن عامر نے کہا سچ ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے معجاء بہ الحسنة
فلا عمل مثالا و معجاء بالسفۃ فلا یجزی الا مثلا پھر اُس نے کہا کہ ہمارے کتابوں میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُنکی امت کو حکم کرے گا
کہ آپ وہ دو بھیجا کریں ربیعہ بن عامر نے کہا سچ ہے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے ان الله و ملائکته یصلون علی
النبی یا ہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما پس شخص مذکور یہ سب جوابات ربیعہ بن عامر کے سنکر
شعجب ہوا اور سردارانِ روم سے اُس نے کہا کہ حق اُنھیں قوم کے ساتھ ہے پھر بعد اس گفتگو کے ایک دربان نے جبرجس
سے کہا کہ یہ وہی عرب بدوی ہے جسے تیرے بھائی باطلیق کو مار ڈالا ہے پس جب جبرجس نے یہ کلام سنا لال ہو گئے اُنھیں
اُسکی غصے سے اور چاہا اُسے کہ ربیعہ بن عامر پر حملہ کرے مگر ربیعہ بن عامر اس حالت کو دیکھ کر شل بجلی کے فوراً اپنی تلوار سے
اُنٹھ کھڑے ہوئے اور دست بقبضہ شمشیر ہو گئے اور جلدی کی جبرجس پر اپنی تلوار کے دار سے پس ڈال دیا اُسکو زمین پر
بیہوش اور مردہ اور دوڑے بھاڑا اور اُنپر حملہ کیا تب ربیعہ بن عامر اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر آیا وہ بمقابلہ ہوئے اور حملہ کیا
رومیوں پر اور دیکھا یزید بن ابی سفیان امیر لشکر مسلمانوں نے سامنے سے اس حال کو پس کہا اُنھوں نے مسلمانوں سے کہ عثمان خاریج
صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ربیعہ بن عامر کے ساتھ یوفائی اور فریب کیا پس چلو اور لو تم اُنکو جانے نہا دین پس
حملہ کیا مسلمانوں نے اور لگے دونوں لشکر ایک میں اور خوب مضبوطی سے رومی لڑ رہے تھے کہ اسی حالت میں ایک
لشکر مسلمانوں کا بر سردار شمر بن ذی الجوشن کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دکھائی دیا اور جب اُس لشکر کے
مسلمانوں نے اپنے بھائیوں مسلمانوں کو رومیوں سے لڑتے دیکھا حملہ کیا اُنھوں نے رومیوں پر اور گھیر لیا اُنکو اور
خوب تیغ زنی کی اُنکے سردار پر و اقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ اُس دن آٹھ ہزار جماعت رومیوں

[illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر کر کے عبداللہ بن حذافہ کے حوالہ کیا پس عبداللہ وہ نامہ لیکر روانہ ہوئے اور
 مکہ معظمہ میں پہونچ کر اہل مکہ کو آواز دی جب اہل مکہ یکجا ہوئے عبداللہ بن حذافہ نے وہ خط پڑھ کر ان لوگوں کو سنایا پس
 سہیل بن عمرو اور حارث بن ہشام اور عکرمہ بن ابی جہل نے کہا کہ قبول کیجئے دعوت اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کی اور سچا جانا ہے قول انکا اور حارث بن ہشام اور عکرمہ بن ابی جہل کھڑے ہوئے اور کہا قسم یہ خدا کی
 کہ نہ باز رہیں گے ہم مدد دیں خدا سے اور کب تک راہ دیکھیں اور باز رکھیں گے ہم اپنی جانوں کو ان لوگوں سے
 جنہوں نے سبقت کی ہم پر لڑائیوں میں اور یہ تحقیق پہونچا مطلب کو وہ شخص جسے سبقت کی کہ اگر کچھ رہے ہم سبقت
 کریں گے اور وہاں سے پس شاید کہ ہم بھی پیچھے ملنے والوں میں لکھے جائیں پس روانہ ہوئے عکرمہ بن ابی جہل ساتھ چورہ
 آدمی اپنی قوم کے بنی مخزوم سے اور روانہ ہوئے سہیل بن عمرو ساتھ چالیس آدمیوں کے قوم عامر سے اور
 حارث بن ہشام بھی انکے ساتھ ہوئے اور دیگر اہل مکہ معظمہ نے بھی ساتھ دیا کہ تعداد کل اس جماعت کی پانچ
 تھی اس طرح حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک خط قوم ہوازن اور ثقیف کو بھی لکھا تھا سو اس قوم کے بھی
 چار سو آدمی بجانب مدینہ منورہ روانہ ہوئے واقدری رحمہ اللہ نے عبداللہ بن سعید سے انہوں نے ابی عامر ہوازی
 سے روایت کی ہے کہ ابی عامر نے کہا کہ ہم طائف میں تھے جو وقت یہ خط حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا ہمارے پاس
 پہونچا پس اس خط کے پڑھتے ہی چار سو آدمی قوم ہوازن و ثقیف سے چل کر راستے میں اہل مکہ سے ملائی ہوئے
 کہ ہم وہ سب ملکر نو سو آدمی سوار تھے اور ہر شخص ہم میں کانہی کستا تھا کہ ہم میں سے ہر ایک شخص نو سو سوار آدمی کا مقابلہ
 کر سکتا ہے پس ہم سب بالاتفاق مدینہ منورہ میں پہونچ کر مقام بقیع اترے جب یہ حال حضرت صدیق کو معلوم ہوا
 حضرت صدیق نے ہمارے پاس کھلا بھیجا کہ اپنے بھائیوں کے پاس روانہ ہو تم یعنی جس مقام میں شریحیل بن جہم
 اور یزید بن ابی سفیان اور ربیعہ بن عامر میں پس روانہ ہوئے ہلوگ جوف کو اور وہاں میں روز قیام کیا اور مسلمان آکر
 ہم میں ملتے جاتے تھے شدا بن اوس نے جو اس جماعت میں تھے روایت کی ہے کہ آئے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ
 مع جماعت مہاجرین اور انصار کے ہمارے پاس اور کھڑے ہوئے اور خطبہ پڑھا پس حمد و تعریف بیان کی اللہ تعالیٰ کی پر
 کہ کہ ای لوگو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر فرض کیا ہے جہاد کو اور ثواب اسکا بڑا ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہے اچھے کرو تم
 اپنے ارادے اور نیتوں کو تاکہ بڑھ جاؤں نیکیاں تمہاری اور جلدی چلو ای بندگان خدا بجانب عمل کرنے فضل اپنے پروردگار
 اور سنت اپنے نبی کے اور نہیں ہے یہ نام مگر ایک دو ٹیکو لکایا فتح یا شہادت پس جو شخص شہید ہو گا تم میں سے جا ملیگا
 گزرے ہوئے لوگو میں اور جو جائیگا تم میں سے پس جزا سے خیر دینا اسکا اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے اور چار سو مسلمان قوم حضرت موت
 کے بھی آئے اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک نامہ اصید بن سلمہ کلابی اور قوم بنی کلاب کو بھی لکھا اور واسطے ہمار
 روم کے انکو بلایا تھا پس ضحاک بن سفیان بن عوف کلابی نے بطور خطبہ پڑھنے کے قوم کلاب سے کہا کہ ای قوم بنی کلاب

قید کیا ہی اور ہمیشہ آپ کی دعوت اور بیعت کا قبول کرنے والا ہوں پس اگر آپ مجھ کو امیر علیہ اس لشکر کا مقرر فرما دیں تو اللہ تعالیٰ
 لڑائی میں مجھ کو عاجز نہ دیکھے گا راوی نے کہا کہ سید اپنے باپ سے زیادہ بزرگ نش اور سوار کا رکھے ہیں حضرت صدیق
 نے انکی درخواست کو منظور فرمایا اور نشان فوج انکے واسطے بنا کر انکو دیا اور دو ہزار سوار عرب پر انکو امیر کیا و اقدی
 رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کی ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سب حال گفتگو سید بن خالد کا اور خواہش ان کی
 اور ایامارت لشکر اور مقرر ہونا انکا اس کام پر سنا تو یہ امر انکو اچھا نہ معلوم ہوا اور حضرت صدیق کے پاس آئے
 اور کہا ای خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ نشان تمہیں سید بن خالد کے واسطے بنایا ہی اور انکو
 اس شخص پر جو ان سے بہتری ترجیح دی ہی اور جو گفتگو سید بن خالد نے بوقت بنانے نشان کے تمہارے کی وہ سب میں نے سنی
 سو میں قسم بخدا کہتا ہوں کہ تم جانتے ہو کہ سید نے اس قول سے یعنی یہ کہ مسلمانوں نے انکے باپ کے مقدمے
 میں گفتگو کی سوا سے میرے اور کسی کو مراد نہیں لیا ہی حالانکہ قسم ہی خدا کی کہ میں نے انکے باپ کے مقدمے
 میں کوئی کلام نہیں کیا اور نہ مجھ کو ان سے دشمنی ہی ہے جب حضرت صدیق نے یہ کلام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سنا بہت
 گراں گزرا ان پر دو وجہوں سے ایک مغرور کہنا سید بن خالد کا دوسرے عمل کرنا خلاف راے حضرت عمر
 کے کہ واسطے کہ وہ حضرت عمر کے ساتھ محبت رکھتے تھے اور حضرت عمر خواہ مسلمانوں کے تھے اور انکو ایک قرب
 و منزلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل تھی پس ائمہ کھڑے ہوئے حضرت صدیق اور حضرت عائشہ رضی اللہ
 عنہا کے پاس جا کر یہ حال بیان کیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کو اصلاح
 اور بھلائی دین کی منظور رہتی ہی اور انکو کسی مسلمان کے ساتھ دل میں دشمنی نہیں ہی ہے حضرت صدیق نے قول حضرت
 عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قبول کر کے اپنی راوی الدوسی کو سید بن خالد کے پاس بھیجا اور یہ پیغام دیا کہ میرے
 نشان کو میرے پاس بھیجیو جب یہ پیغام بمقام جرئت سید بن خالد کو پہنچا نشان مطلوبہ حضرت صدیق
 رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا اور کہا قسم ہی خدا کی میں کافروں کے ساتھ لڑو نگا تحت نشان ابی بکر صدیق کے جس
 جس جگہ ہو اور جسے ہاتھ میں ہو کہو کہ میں اپنے نفس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قید کر چکا ہوں و اقدی رحمہ اللہ نے
 روایت کی ہے کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اس فکر میں تھے کہ کس شخص کو امیر علیہ لشکر ابی عبیدہ بن الجراح
 کا کرنا چاہیے کہ اس اثنا میں سہیل بن عمرو اور عکرمہ بن ابی جہل اور حوث بن ہشام آئے اور یہ لوگ ہتھیار بند اور
 خواتین سند اس امر کے تھے کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ انکے واسطے نشان سرداری فوج کا بنا دیں پس حضرت
 صدیق رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو دیکھ کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس امر کا مشورہ کیا حضرت
 عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ امر تو کرنے کا نہیں ہی ہے حوث بن ہشام نے حضرت عمر سے کہا کہ تم قبل اسلام کے
 ہمارے واسطے شمشیر تیراں تھے اب کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ہدایت اسلام کی کی سو تم کچھ پاس قرابت تم میں نہیں دیکھتے ہیں

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

میں نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو جو عربین العاص کو بوقت رخصت کے وصیت فرمائی تھی اور خلاصہ یہ ہو کہ ڈرتے رہو تم
 اللہ تعالیٰ سے ہر حال چھپے ہو گے اور ظاہر میں اور شرم رکھو اللہ تعالیٰ سے عالم تنہائی میں کہ وہ تمہارے کام کو دیکھتا ہے اور
 یہ تو تم جان چکے ہو کہ تمہیں بہتر اور باعزت لوگوں پر میں نے تمکو سردار کیا ہے اور کام آخرت کا کرو اور اللہ کو اپنے کام سے رضی
 رکھو اور اپنے ساتھیوں پر شہس باپ کے شفقت کرو اور چلنے میں ثباتی نکو اور ساتھیوں کے خبر گیران رہو کہ انہیں ضیف لوگ
 بھی ہیں اور تمکو بہت دور جانا ہو واللہ نامہ دینہ لیظہرہ علی الدین کلمہ ولو کوہ المشرق کون اور جب تم مع اپنے اس
 لشکر کے روانہ ہو تو اس راہ کو نہ جاؤ جس راہ میں یزید بن ابی سفیان اور ربیعہ بن عامر اور جریجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ
 گئے ہیں بلکہ براہ ایلہ جاؤ کہ اس راہ سے ارض فلسطین کو پہنچ جاؤ گے اور لوگ خبر رسان اور جاسوس مقرر کر کے ابو عبیدہ
 بن الجراح کے پاس بھیج کر انکا حال دریافت کرو پس اگر سنو کہ وہ اپنے دشمن پر غالب ہیں تو تم ان دشمنوں سے جو ارض
 فلسطین میں ہیں لڑو اور اگر انکو تم سے لگ کی خواہش ہو تو لشکر کو لگ کے واسطے ایک کے پیچھے دوسرا بھیجتے جاؤ
 اور سہیل بن عمرو اور عکرمہ بن ابی جمل اور ہشام بن حرث اور سعید بن خالد کو مقدمۃ الجیش اس لشکر کا کردار جس
 کام کے واسطے میں نے تمکو مقرر کیا ہے اس میں سستی اور کاہلی نہ کرو اور دوڑو تم کاہلی سے اور کثرت دشمنوں کی دیکھ کر نہ کہو
 کہ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہکوا ایسی جگہ بھیجا ہے کہ ہم مقابلہ نہیں کر سکتے کیونکہ تمہیں بہت جگہ کثرت کفار اور
 قلت مسلمانوں کی اپنی آنکھ سے دیکھی ہے اور معاملہ جنگ خیبر اور فتح مسلمانوں کی بھی تمکو معلوم ہے اور تمہارے ساتھی
 صحابہ مہاجرین اور انصار اہل بدر سے ہیں سو انکی پاسداری اور بزرگداشت و حفظ مراتب اور حقوق انکے کا کرنا اور
 انہیں کوئی دست درازی اپنی حکومت کی نکرنا اور اس بات کا عذر اپنے دل میں نہ لانا کہ جگو ابی بکر رضی اللہ عنہ نے اسوجہ سے سردار انکا کیا ہے
 کہ میں ان سے بہتر ہوں اور فریب نفس سے ڈرتے رہنا اور اپنے کوشل ایک اپنے ہمراہیوں کے سمجھنا اور جو وقت میں امر کا
 قصد کرنا اس میں ان لوگوں سے مشورہ لینا اور نماز کا التزام رکھنا اور کوئی سبب اذان نہ پڑھنا اور جب نماز کا وقت
 آوے اذان کہنا تاکہ تمہارے ساتھی میں بھرا دہ نماز کا کرنا پس جو کوئی ہمراہیوں سے تمہارے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے
 واسطے بہتر ہوگا اور جو اپنے قیامگاہ میں پڑھیکا اسکو بھی اجر ہوگا اور تم خود انہیوں کی بات چیت میں مالک رہنا اور دشمنوں سے
 ٹکر نہ رہنا اور اپنے ساتھیوں کو قرآن مجید پڑھنے کی تاکید کرنا اور نگہبانی کے واسطے ساتھیوں کو باری باری سے مقرر کرنا
 پھر تم خود اس کے نگران رہنا اور رات کو اپنے ہمراہیوں کے ساتھ زیادہ کیانی انوشست رکھنا اور جب کسی ہمراہی کو بعض کسی
 امر خلاف شرع کے عقوبت کرنا زیادہ شدت اس میں نکرنا اور نہر کو بھی نہ چھوڑ دینا کہ زیادہ تر ولیری اسکو ہو جاوے اور شک
 ممکن ہو سکے ورنہ نہ مارنا کیونکہ تم بخوف نہیں رہ سکتے ہو اس شخص سے کہ جاملے دشمنوں میں اور ملک کرے انکی تمہارے
 اوپر اور نہ ہر ملا کرنا کسی کے بھید کی بات کو اور اکتفا کرنا ظاہر اور کھلی ہوئی انکی باتوں پر اور اپنے کام میں کوشش کرتے رہنا
 اور بوقت مقابلہ دشمن کے یاد اور تصدیق خدا کی کرنا اور کلام کرنے میں وصیت کو مقدم رکھنا اور اپنے ساتھیوں پر حکم کرنا

دیتے تھے اپنے ہاتھ میں اور اشارہ جز پڑھتے تھے واقفی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ لشکر مسلمانوں کو بجانب ملک شام و عراق روانہ کر کے مدینہ طیبہ میں واپس تشریف لائے اور وہ اللہ تعالیٰ سے دعا سے فتح و نصرت کی مسلمانوں کے واسطے مانگتے تھے اور اس وقت حضرت صدیق کے دل میں مسلمانوں کے واسطے ایک قلق و اندیشہ پیدا کرنا شروع ہوا کہ ان کے چہرے سے نمایاں تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ حال دیکھ کر پوچھا کہ یہ قلق کس امر کا ہے تو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ کو مسلمانوں کے واسطے قلق ہو اور میں اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان کے دشمنوں پر غالب کرے اور ایسا نہ کرے کہ مسلمانوں کے کسی معاملہ و لڑائی اور جہاد میں مجھ کو غم لاحق ہو وے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم ہوشیار کی جگہ کبھی کسی لشکر مسلمانوں کی روانگی کا ایسا سرور نہیں ہوا جیسا کہ اس لشکر کی روانگی میں بجانب ملک شام کے خوش ہوا اور یہ سرور میرا سوچہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وعدہ فتح ملک شام کا فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ خلاف نہیں ہوتا ہے حضرت صدیق نے کہا سچ ہی اور میں جانتا ہوں کہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درباب فتح ملک شام کے راستہ ہو اس میں کچھ خلاف نہیں اور بیشک ہم روم اور فارس پر غالب ہونگے لیکن ہم نہیں جانتے ہیں کہ یہ امر کس وقت میں واقع ہو گا آیا اسی لشکر کے ہاتھ سے ہو گا یا دوسرے لشکر کے ہاتھ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا سچ ہو لیکن خدا سے گمان نیک رکھنا چاہئے راوی نے بیان کیا ہے کہ اسی شب کو حضرت صدیق نے یہ خواب دیکھا کہ عمرو بن العاص اور ان کے ساتھی مسلمان ایک شہر دشوار گزار میں پہنچے ہیں اور کام انہیں سخت ہو گیا ہے پھر عمرو بن العاص نے چاہا کہ اس شہر دشوار گزار اور تنگ سے نجات پادین پس حاکم کیا انھوں نے بھاری اسپاں اور ساتھیوں نے بھی تھیت اُنکی کی پس ناگمان پہنچ گئے وہ ایک زمین سبز اور سیراب میں اور اترے وہاں اور راحت حاصل کی پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو اس خواب کے دیکھنے سے سرور حاصل ہوا اور اس خواب کو لوگوں سے بیان کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تبیر اس خواب کی یہ ہے کہ مسلمانوں کو فتح حاصل ہوگی لیکن معلوم ہوتا ہے کہ عمرو بن العاص اور ان کے ساتھی لوگوں کو جنگ شمرکین سے شقت شدید اٹھانی پڑیگی پھر اس شقت سے نجات حاصل ہوگی واقفی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ زمانہ جاہلیت اور اسلام میں ہمیشہ معمول تھا کہ عوام الناس ملک شام کے گھوڑے اور دھن زیت منقہ انجیر وغیرہ عمدہ چیزیں مدینہ منورہ میں لاکر بیچتے تھے پس جس زمانہ میں کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سامان روانگی لشکر لاکر رہے تھے اور عمرو بن العاص کو مامور ہوا انکی جانب ارض ایلہ اور فلسطین کے کیا تھا اس وقت بھی یہ لوگ برسم تجارت آئے تھے اور سہا ملہ دیکھا تھا سو ان لوگوں نے یہ خبر و نیز حال مارے جانے شمرکین کا بمقام بتوک ہر قل بادشاہ روم کو پہنچایا پس ہر س نے سب اپنے ارکان دولت اور مردان جنگجو اور مہران ترسایان کو اکٹھا کر کے اس حال سے مطلع کیا اور کہا سنو اور آگاہ ہوتم کہ یہ معاملہ وہی ہے جسکی خبر مدت سے میں تم کو دیتا ہوں اور بیشک اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اس میرے چھٹا تک ملک ہو جائینگے اور وقت اسکا قریب پہنچا ہے اور ساتھی تمھارے بمقام بتوک مارے گئے اور

[illegible]

ملک شام میں بہت تھے کہ وہاں کے آنے جانے سے اُنکے شہرون اور راستوں سے واقف ہو گئے اور وہ اسوقت اپنے
 یگانوں کے پاس سے جو ملک شام میں تھے آئے تھے یہیں مسلمانوں نے انکو اپنے ساتھ لیا اور عمرو بن العاص کے پاس لے گئے پس جب دیکھا
 عمرو بن العاص نے کہ چہرہ عامر بن عدی کا بہت گھرا ہوا ہی پوچھا کہ ای عامر تمہارے خطرہ کا کیا سبب ہے عامر نے کہا کہ میرے
 پیچھے ایک بڑا لشکر دیون کا آپہنچا ہے اور ان حالیکہ کہیں تھے ہیں اور پھاڑتے ہیں وہ لوگ درختوں کو اچھے گھوڑ و سپر و بن
 العاص یہ سن کر کہا کہ ای عامر تم نے تو مسلمانوں کے دلوں کو خوف سے بھر دیا ہیں ہم اللہ تعالیٰ سے دشمنوں پر مدد چاہتے ہیں تم بہت لالچ
 اس قدر جماعت کا تھے اندازہ کیا ہے عامر نے کہا کہ میں نے ایک بلند پہاڑ پر چڑھ کر دیکھا ہے کہ نشانوں اور نیزوں اور صلیبوں
 سے تمام وادی الاحمر جو ایک بڑا مقام ارض فلسطین میں ہے بھرا ہوا ہے اور بقدر ایک لاکھ آدمی کی جماعت میرے
 انداز سے میں معلوم ہوتی ہے اور مجھ کو تو اسی قدر حال معلوم ہے اور تحقیق عذر خواہی کی اُس شخص نے کہ ڈرایا تھا
 پس جب عمرو بن العاص نے یہ کیفیت سنی کہا اُنھوں نے کہ اعانت طلب کرتے ہیں ہم اللہ سے اُنہیں اور انہیں ہم طاقت
 قوت مگر بسبب اللہ برتر اور بزرگ کے پھر متوجہ ہوئے اُن لوگوں کی طرف جو موجود تھے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم سے اور کہا کہ ای لوگو ہم تم اس معاملہ جہاد میں برابر ہیں پس مدد چاہو تم اللہ سے اُسکے دشمنوں پر اور لڑو
 اُنہیں اپنے دین کے واسطے پس تم میں سے جو مارا جائیگا وہ رتبہ شہادت کا پاویگا اور جو زندہ نہ ہیگا وہ سید و نیکیت
 زندگانی کر لیگا پس تم لوگ اس معاملے میں کیا رائے دیتے ہو پوچھا اب اس کلام کے ہر شخص کو جو اسے مناسب
 معلوم ہوئی اُس نے بیان کی اور ایک گروہ باویہ اعراب نے عمرو بن العاص سے یہ کہا کہ ای سردار ہماری رائے یہ ہے
 کہ تم ہم سب کو لیکر بیچ جنگل میں چلو کہ وہ لوگ وہاں حملہ کرنے پر قادر نہ ہوں گے اور قلعجات اور گاؤں کو نہ چھوڑینگے اور
 جماعت اُنکی متفرق ہو جاوے گی اسوقت ہم اُنہیں ہر سبیل غفلت کے حملہ کر کے اگر خدا نے چاہا بھگا وینگے سہیل بن عامر نے
 کہا کہ یہ مشورہ تو مردانہ و جاہل کا ہے اور ایک جماعت مہاجرین اور انصار نے کہا کہ ہم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کے سامنے تھوڑی جماعت سے بہت جماعت کو بھگا دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے وعدہ مدد دی ہے اور حکم
 صبر کا فرمایا ہے اور انہیں وعدہ اللہ کا ساتھ صابریں کے مگر اچھا اور نیک اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے
 قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُمْ مِنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً اور حال یہ ہے کہ ہلوگ دشمن کے دیار میں ہیں اور وہ درپے
 ہمارے قتل کے آئے ہیں پس عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ قسم یہ خدا کی کہ نہ پھرینگے ہم ان لوگوں کے مقابلے
 اور لڑائی کفار سے اور نہ پھرینگے ہم اپنی تلواروں کو اُن سے جس کا جی چاہے اُنکے مقابلہ کو آگے بڑھے اور
 جس کا جی چاہے پلٹ جاوے اور جو شخص پیچھے پھرے گا پس اللہ تعالیٰ اُسکی راہ میں ہی پس عمرو
 بن العاص نے قول مسلمانان مکر معظمہ اور کلام عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا سنا خوش ہوئے اور کہا کہ ای
 بیٹے فاروق کے کیا اچھی بات تھیں کئی گویا تم کو میرے دل کا ہمید معلوم ہو گیا کہ میرے دل میں

[illegible]

یہاں تک کہ ڈرامین کہ تلوار ٹوٹ نہ گئی ہو لیکن تلوار بدستور باقی تھی اور دشمن خدا کا کام شدت ضرب سے تمام
 ہو گیا تھا پھر میں نے ایک اور ضرب تلوار کی اسکی رگ شانے پر ماری اور وہ مر گیا اور لے لیا میں نے زہرہ وغیرہ ہاں
 اسکا پس جب کفار نے اپنے سردار کا یہ حال دیکھا ڈرے اور گھبرا گئے وہ لوگ ورسلمان لوگ نکلے قتل میں برکستی آنا وہ ہوسا
 اور فحاک بن سفیان اور حرث بن ہشام کی نیکی کاری واسطے اللہ کے تھی کہ وہ اس واقعے میں بیعت سخت میں پھنسے تھے
 مگر پھر اسے عرصے میں غلبہ دیا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مشرکین کے بازوؤں پر کہ غالب ہو گئے اپنا اور بہت کفار مارے
 گئے اور بہت زندہ بچے گئے نہیں بچا ہوئے مسلمان اور بچا گیا اسباب کفار مقتولین اور اسباب لوٹ کا اور مسلمانوں نے
 آپس میں کہا کہ نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے عبداللہ بن عمر کے ساتھ کیا معاملہ کیا کہ انکا پتہ نہیں معلوم ہوتا ہی پس بعضوں نے
 کہا کہ وہ مارے گئے اور بعض نے کہا کہ وہ گرفتار ہو گئے اور بعضوں نے کہا کہ بھکو اللہ تعالیٰ سے امید یہ تھی کہ اسے عبداللہ
 بن عمر کے ساتھ سوا سے بہتری کے اور کچھ نکلیا ہو گا کہ وہ اچھے زاہد اور عابد ہیں اور بعضوں نے کہا کہ اگر عبداللہ بن عمر ہمارے
 ہاتھ سے گئے تو یہ فتح انکے ایک بال سر کے برابر بھی ہمارے نزدیک نہیں ہے اور یہ میں سب گفتگو مسلمانوں کی نشا تھا اپنے نشان
 کے پیچھے پس باز کیا میں فی آواز کو بقول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے اور بلند کیا اور جنبش دی میں نے نشان کو پس
 مسلمانوں نے جب نشان کو دیکھا پھرے اور میل کیا اور غول نے میری طرف اوپر پوچھا کہ کہاں تھے تم اس سردار میں نے کہا کہ میں ہمارے
 لشکر مشرکین کے ساتھ لڑائی میں مشغول تھا پس مسلمان بہت خوش ہوئے اور دعا دیکر کہا کہ یہ فتح اللہ تعالیٰ نے ہماری برکت سے
 دی میں نے کہا کہ یہ فتح تم سب لوگوں کے سبب سے ہوئی پھر بچا گیا مسلمانوں نے مال درگھڑے اور کپڑے اور تھیار وغیرہ
 مقتولین مشرکین کے اور چھ سو قیدیوں کو انہیں سے اور شہید ہوئے اس لڑائی میں مسلمانوں کے لشکر سے سات آدمی شہید
 نام یہ ہیں سراقہ بن عدی نوفل بن عامر صحیحہ بن قیس سالم بنی عامر بن بدر الیروعی عبداللہ بن خویلد المازنی جابر
 بن راشد الحضرمی اوس بن سلمۃ الہوازنی پس چھپا دیا مسلمانوں نے اُن شہیدوں کو مٹی میں اور عبداللہ بن عمر
 رضی اللہ عنہ نے اپنا جنازہ کی پڑھی اور کوچ کیا بجانب عمرو بن العاص کے اور پوچھ کر سب سرگذشت انے
 بیان کی پس خوش ہوئے عمرو بن العاص و اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اسکی نعمت رسانی اور مدد ہی پر بھی طلب کیا عمرو بن العاص
 نے قیدیوں کو اور چاہا سب اُنکے اُس شخص کو جو عربی زبان جانتا ہو پس میں شخص شامی کے سوا اور کوئی انہیں کا وقت زبان
 عربی نہ تھا پس عمرو بن العاص نے اُن مینوں سے خبر اُنکے لشکر کی پوچھی انھوں نے بیان کیا کہ روئیس سردار ایک لاکھ
 فوج لیکر آیا ہی اور ہر قل بادشاہ نے اُسکو حکم دیا ہی کہ کسی کو زمین الیہ تک آئے ندیوے اور روئیس نے اس سردار کو ہوا
 مارا گیا بطریق طلیعہ اپنی فوج کے بھیجا تھا اور تم اُس فوج کو اپنے قریب پہنچی ہی جاؤ اور تحقیق روانہ ہوا ہی وہ اور ہلاک
 کر گیا تم سب کو اسواسطے کہ ہر قل کے ملازمین میں روئیس سے زیادہ کوئی شخص ماہر اور آزمودہ کار لڑائی کا تھا
 اہل عرب کے نہیں ہی پس عمرو بن العاص نے یہ لشکر کہا قریب ہی کہ اللہ تعالیٰ اسکو بھی قتل کرے گا جس طرح اسکا

[illegible]

پس ضحاک بن سنیان و ذوالکلاع الحیرمی و عمر بن ابی جبل و حرث بن ہشام و معاذ بن جبل و ابوالدرداء و عبد اللہ
 بن عمر و اصید بن دارم و نوفل و سیف بن عباد و الحضر می و سالم بن عبید اور مہاجرین اہل بدر اور مثل اُنکے اور لوگوں نے
 ساتھ دینا منظور کیا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہے کہ حملہ کیا میں نے سب کے ساتھ اور ہم سب سوار تھے
 نا اُنکو نزدیک دشتوں کے پہونچے ہم پس حملہ کیا ہم نے اُنپر اور اُنکو اس ہمارے حملے کا کچھ فکر و خیال نہ تھا کہ وہ مثل پہاڑوں کی
 کے معلوم ہوئے تھے پس جب دیکھا ہم نے اُنکے ثبات اور قرار کو آپس میں پہنے ایک دوسرے سے کہا کہ اُنکی سواری کے جانور بڑے
 چھپرے و کسو اے اسکے اور کوئی صورت اُنکے ہلاک کی نہیں ہے پس اُنکے جانور و نکلے شکم میں پہنے نیز دنی نوکین چھوٹیں تب
 اُنھوں نے جنبش کر کے ہم پر حملہ کیا اور ہم نے اُنپر حملہ کیا اور حملہ کیا سب مسلمانوں نے اور دکھائی دیتی تھی ہماری جماعت اُنکے
 لشکر میں مثل سفید تل کے پیچ جلد شتر سیاہ کے اور اس مکر میں شکار ہار رہا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اللھم انصر
 امۃ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ اس لڑائی نے ہلکا شمار پڑھنے سے باز رکھا تھا
 اور حال یہ تھا کہ ہم میں سے جو کوئی ضرب لگاتا تھا بسبب کثرت مار و صائر کے وہ نہیں جانتا تھا کہ میں نے اپنے ساتھی کو
 مارا یا دشمن کو اور ثابت قدم رہے مسلمان اس لڑائی میں اُس وقت باوجود تھوڑی ہونے اپنی جماعت کے اور سُپر کیا
 اُنھوں نے اپنے کام کو اللہ تعالیٰ پر اور ہر مسلمان کے دل میں یہی دعا تھی اللھم انصر امۃ محمد صلی اللہ علیہ
 و آلہ وسلم علی من یتخذ معک شریکاً عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ صبح سے تا وقت زوال
 ہمارے اُنکے لڑائی رہی اور ہوا چلی اور لوگ لڑ رہے تھے اور وہ دعا کی میں نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 و آلہ وسلم نے مجھ کو تعلیم فرمائی تھی اور دیکھا میں نے بجانب آسمان کے کہ ہو گیا اُس میں ایک سوراخ اور نکلے اُس میں
 سے گھوڑے سیرے کہ اُنکے سوار نشانہ اے سب پر لے ہوئے تھے اور نوکین نشانوں کی حکمتی تھیں اور پکارنے والا
 ساتھ فتح کے یہ پکارتا تھا ابشیر دایا امۃ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فقد انبکد المنصور عند اللہ تعالیٰ پس میں نے
 یہ دیکھ کر کہا کہ فتح حاصل ہوئی امت کو برکت دعا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پس کچھ دیر نہیں گزری تھی کہ دیکھا
 میں نے رومیوں کو بیٹھ بچھ کر بھاگتے ہوئے اور مسلمان اُنکے پیچھے تعاقب میں ہیں اور سادی آواز فتح کی دے رہا ہے
 اور تھے جانور مسلمانوں کے زیادہ تر دوڑنے والے رومیوں کے جانور و نکلے اُنکے تعاقب میں چلے گئے اور عمرو بن العاص کو
 اس فتح کی خوشی ہوئی لیکن دل اُنکا مسلمانوں میں لگا تھا جنھوں نے رومیوں کا پیچھا کیا تھا عمرو بن عتاب روایت
 کرتے ہیں کہ دیکھا میں نے عمرو بن العاص کو اُس وقت اس حال میں کہ نشان اُنکے ہاتھ میں تھا اور ڈال دیا تھا
 اُنھوں نے اپنے شاعر کو اپنے شانے پر اور بجالا اُنکو ہاتھ سے ملتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ جو شخص
 پھر لاوے لوگوں کو میری طرف پھیرے اللہ اُسکے گم شدہ کو کہ اس اشنا میں دیکھا میں نے

[illegible]

پس جب پہنچے ابو عامر دوسی ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس گمان کیا اُنھوں نے بہ نسبت ابو عامر کے کہ حضرت صدیق
 رضی اللہ عنہ کے پاس سے آئے ہیں پس کہا اور پوچھا ان سے کہ کیا چیز تھارے پیچھے یعنی جہان سے تم آئے ہو اُنھوں نے کہا
 نیکو کاری اور خوشخبری ہی اور یہ خطبہ عمرو بن العاص کا تھا جسے نام لکھی ہو اس میں خبر فتح کی جو اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر کی پھر
 دید یا خط انکو پس جب پڑھا خط کو ابو عبیدہ بن الجراح نے منہ کے بھل کر پڑے سجدے میں بسبب مدد وہی اللہ تعالیٰ کے
 مسلمانوں کو پھر ابو عامر نے ان سے بیان کیا کہ قسم ہو خدا کی بہترین لوگ اس میں مارے گئے مسلمانوں سے جن میں سعید
 بن خالد بن سعید تھے اور باپ سعید کے اس وقت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھے پس جب
 اُنھوں نے اپنے بیٹے کی شہادت کا حال سنا بہت بیتاب ہو کر بیٹے کو یاد کر کے رونے لگے کہ اُنکے رونے سے مسلمان بھی رونے
 پھر بلجیت اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر بقصد زیارت قبر اپنے بیٹے کے ارادہ جانے ارضِ فلسطین کا کیا پس ابو عبیدہ بن الجراح
 نے اُن سے کہا کہ کہاں جاؤ گے ای خالد حالاً تم ایک رکن ہو ارکان مسلمانوں سے خالد نے کہا کہ میں صرف بارادہ زیارت قبر
 اپنے بیٹے کے جاتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ میں بھی اپنے بیٹے سے جا ملوں پس ابو عبیدہ بن الجراح نے سکوت کیا
 عمرو بن العاص کو خط کا جواب لکھا ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم اِنَّمَا انتَ فامور فان کان بوبکوامرک ان کان
 مضافاً الیہ ان کان امرک بالشبات فی موضعک فاثبت والسلام علیک وعلی المسلمین ورحمۃ اللہ و
 برکاتہ اور اس خط کو پیش کر دیا خالد بن سعید کے کیا اور خالد بن سعید ابی عامر کے ساتھ روانہ ہو کر عمرو بن العاص کے
 لشکر میں پہنچے اور خط انکو دیا اور خود روتے تھے پس عمرو بن العاص نے اُنھیں ان سے مصافحہ کیا اور اُنکی تفسیل کی
 اُنکے بیٹے کی خزا داری کی پس خالد نے مسلمانوں سے پوچھا کہ آیا دیکھا تھا میں نے سعید کو نیزے اور برہی سے کفار کے ہاتھ
 لڑتے ہوئے مسلمانوں نے کہا کہ ہاں خوب لڑے کسی طرح کی کمی اور کوتاہی لڑائی میں نہیں کی اور دین کو مدد دی پھر
 خالد مسلمانوں سے نشان پوچھ کر اپنے بیٹے کی قبر پر گئے اور کہا کہ اے میرے بیٹے روزی کرے اللہ تعالیٰ تجھ کو صبر
 تمھارے اوپر اور ملاوے وہ مجھ کو تھکائے ساتھ فان اللہ داذا الیہ داجعون پھر کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے تجھ کو قدرت اور کثرت
 دی تو میں تمھارا بدلہ لوں گا اور نزدیک اللہ کے امید مزد اور ثواب کی رکھتا ہوں میں تمھارے لیے پھر خالد نے عمرو
 بن العاص سے یہ درخواست کی کہ میں چاہتا ہوں کہ تھوڑا لشکر بطور مضرب کے ہمراہ لیکر کفار کی تلاش میں جاؤں کہ
 شاید کچھ مال انکا ہاتھ لگے یا کچھ لوگ ان میں سے ملین کہ میں انکو ارڈالوں کہ اس صورت میں میرا بدلہ اُن سے مل جائے عمرو
 بن العاص نے کہا کہ ای بھائی لڑائی تو تمھارے آگے اور سامنے ہی جب ایسا اتفاق ہو کہ دشمن سے تمھارا سامنا ہو
 پس دشمن کو تم نہ باقی رکھنا خالد نے کہا قسم خدا کی کہ میں ضرور جاؤنگا اگرچہ نہ میرے ساتھ کوئی یاری کرے لا اودوت
 نے والہ الا بک خالد بن سعید نے سب ساز سفر و سلاح جنگ وغیرہ درست کیے اور چاہا کہ تمھارا نہ ہوں پس خالد نے
 اور ہوا جو ان کے ساتھ تین سو سوار مسلمان و لیران قوم حمیر سے اور اجازت چاہی اُنھوں نے عمرو بن العاص سے خالد کی ہر

چٹنے میں بہت کوشش کرتے تھے اور وہ چاروں شخص راس تھیلے کا بتلاتے تھے پس جب پہونچے وہاں دیکھا کہ رومی
 رس کو جانوروں پر لا اور بہت ہین اور گور اس تھیلے کے چہرے سو سوار رومی ہین ہیں جب خالد بن سعید نے یہ حال دیکھا مسلمانوں سے
 کہا جان لو تم اس امر کو کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ تمہاری مدد دی اور غلبے کا دشمنوں پر فرمایا ہو اور جہاد کو تم پر فرض کیا ہو اور یہ
 دشمنوں کا لشکر تمہارے سامنے ہی پیش خواہش کرو تم اللہ تعالیٰ کے ثواب میں اور سنو جو اللہ تعالیٰ اپنے قرآن مجید
 میں فرماتا ہوا ہے **اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفاکا فہم بنیکان مرصوصا پس**
 میں دشمنوں پر حملہ کرتا ہوں تم بھی حملہ کرو اور نہ بڑھ جاوے تم میں کا کوئی اپنے ساتھی سے پس حملہ کیا خالد بن سعید نے
 اور اُنکے ساتھیوں نے حذافہ بن سیدہ و ایست کرتے ہین کہ جب دیکھا ہننے گروہ رومیوں کو اپنی طرف آتے ہوئے
 اور بھاگ گئے وہ لوگ جو جانوروں کے ساتھ تھے از قبیل کاشدکار اور غلاموں کے اور صبر کیا رومیوں نے
 ہمارے مقابلے میں ایک ساعت پس اس حالت میں کہ ذوالکلاع الحمیری اپنے ساتھیوں اور قوم سے یہ نصیحت
 کر رہے تھے کہ ای آل خمیر جان لو تم اس امر کو کہ دروازے آسمان کے کھولے گئے ہین اور بہشت تمہارے واسطے
 آراستہ ہوئی ہو اور جو زمین قریب ہو یہی ہین کہ اسی وقت خالد بن سعید قریب سردار رومیوں کے پہونچے اور
 پہچانا اُسکو اُنکے ساز و سامان اور زرہ اور حشمت اور سواری سے اور وہ اپنی قوم کو ترغیب لڑائی کی دے رہا تھا پس
 متوجہ ہوئے خالد اُسکی طرف اور اس طرح سے اُسکو ڈانکا کہ وہ رعب میں آگیا اور کہا خالد نے بدلایا سعید کا چہرہ اُس
 سے تگوار رومی کو ایک نیزہ پس گڑبڑا وہ مثل برج کو پہونچے کے اور خالد کے ہر ایک ساتھی نے ایک ایک سوار رومی کو
 مار ڈالا حذافہ و ایست کرتے ہین کہ اُنہیں سے تین سو میں سوار مارے گئے اور باقی بھاگ گئے اور چھوڑ دیئے
 اُنہوں نے سب جانور اور رسد وغیرہ پس پہونچے اُسپر حکم اللہ تعالیٰ کے اپنا قبضہ کیا اور خالد بن سعید نے ایفائے وعدہ کیا
 اُن کا شکار روں سے اور چھوڑ دی راہ اُنکی بعد خالد بن سعید مع اپنے ہمراہیان اور مال لوٹ کے عمرو بن العاص کے
 پاس واپس آئے پس خوش ہوئے عمرو بن العاص بوجہ صحیح اور سالم آنے مسلمانوں کے مع اسباب لوٹ کے اور
 ایک خط اطلالی اس امر کا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو لکھا اور دوسرا خط بنام ابو بکر رضی اللہ عنہ متضمن کل حال
 لڑائی رومیوں کے لکھ کر عامر دوسی کے ہاتھ بھجور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ روانہ کیا اور وہ خط لیکر پہونچے حضرت
 صدیق کے پاس جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے خط پڑھ کر مسلمانوں کو سنا یا مسلمان بہت خوش ہوئے اور
 غایت سرور سے بکھرے و تگمیر آوازیں بلند کیں پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے عامر سے حال ابو عبیدہ بن الجراح کا
 بوجہ عامر نے کہا کہ وہ اوائل ملک شام میں مقیم ہین اور نہین قادر ہوئے وہ ملک میں داخل ہونے پر اس واسطے
 کہ اُنہوں نے سنا کہ ہر قلعہ کی فوج بکثرت بمقام اجنادین جمع ہو اور مسلمانوں کے واسطے اُنکو یہ بچ و ملال ہی
 کہ دشمن اُنپر غالب نہو جاوین پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ حال سنا معلوم کیا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

پوچھتے ہیں خالد بن الولید نے رافع سے کہا کہ پانی نہ ملنے سے ہم سب قریب ہلاکت میں آیا جانتے ہو تم ہمارے واسطے
 کوئی جگہ پانی کی کہ چل کر ٹھہریں اور رافع بجا مذہب آشوب چشم طلیس تھے ہیں کہا کہ ازا میر جو قوت ہم سب بمقام قراقراد
 سوی پوچھو مجھ کو وہاں کے پوچھنے سے آگاہ کر دیں کوشش کی مسلمانوں نے چلنے میں تا انیکہ بمقام قراقراد سوی
 آکر پہونچے اور اکثر مسلمان پیچھے چھوٹ گئے ہیں رافع کو اس مقام کے پوچھنے سے اطلاع دی وہ خوش ہو کر
 کنارہ اسپٹہ عامہ کا اپنی آنکھ پر سے اٹھا کر بحالت سواری دائیں بائیں کو چلے اور لوگ اُنکے گرد تھے تا انیکہ قصد کیا
 رافع نے جوانب درخت اراک کے اور رافع اور امیر مسلمانوں نے تکبیر کو پھر کہا رافع نے کہ کھو دو تم اس جگہ کو
 پس کھو اہل عرب نے کہ دفعہ پانی دکھائی دیا اور ظاہر ہوا پیر مثل وریا کے پس اترے مسلمان وہاں اور ادا کیا
 شکر اللہ تعالیٰ کا اور رافع کی تعریف بخیر کی اور پانی پیا اور اذنوں کو پلایا پھر قوشم دان اور شک پانی کی
 اونٹ پر لا کر اُن لوگوں کی تلاش میں پہونچے جو پیچھے چھوٹ گئے تھے پس اُنکو پانی پلایا اور اُنہیں قوت
 آگئی اور آکر لشکر میں مل گئے اور آرام لیا بعدہ کوشش اور تیزی کی چلنے میں یہاں تک کہ اُنکے اور مقام اراک کے
 پہونچے میں ایک منزل باقی رہی کہ دفعہ ایک جگہ آباد کے قریب پہونچے جو راہ پر واقع تھی اور اس میں بکریاں تھیں اور
 اونٹ، ستھے ہیں جلدی روانہ ہوئے کچھ مسلمان بجانب چرواہے کے بغرض دریافت خبر قوم کے اور دیکھا
 کہ وہ چرواہا اس وقت شراب پیتا تھا اور ایک جانب اُسکے ایک مرد اہل عرب سے مشکین بندھا ہوا تھا
 اور وہ عامر بن الطفیل تھے پیر مسلمانوں نے بجلت خالد بن الولید کے پاس جا کر اس حال سے اُنکو آگاہ کیا پس خالد
 بن الولید گھوڑا دوڑا کر اُس مقام میں آئے اور عامر بن الطفیل کو دیکھ کر ہنستے اور سب اُنکی قید کا پوچھا تا مرنے کہا کہ
 جب میں اس قوم میں پہونچا مجھ کو پاس اور گرمی معلوم ہوئی پس میں اس چرواہے کے پاس آیا اس غرض سے کہ مجھ کو
 دودھ پلا دے سو میں نے اُسکو شراب پیتے دیکھا اور اُس سے کہا کہ او دشمن خدا شراب پیتا ہی تو حالانکہ شراب حرام ہے اسنے
 کہا کہ یہ شراب نہیں ہے بلکہ پانی ہے تم سواری سے اتر کر دیکھ لو اور بواکی سونگھ لو اگر شراب تھکے تو جو چاہو سو کرو پس یہ
 کلام اُسکا سنکر میں بالان اوٹنی سے اُترا اور بیٹھ گیا زانو کے بجل تاکہ سونگھوں میں اُس چیز کو جو اُسکے بڑھسے کا سے میں
 تھی کہ اس حالت میں اس شخص نے ایک لاشٹی جو اُسکے پاس تھی مجھ کو اس شدت سے ماری کہ میرے سر کی بٹی
 ٹوٹ گئی اور اُسکے صدر سے میں اپنی جانب کو پھرا اُسنے جلدی کر کے میرا بازو پکڑ کر رستی سے باندھ دیا اور کہا کہ میں
 تمکو اصحاب محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گمان کرتا ہوں اند نہ چھوڑو نگاہ میں تجھ کو جب تک کہ میرا
 بالکس بادشاہ سے پاس سے نہ دیکھائیں گے پوچھا کہ تیرا مالک اہل عرب سے کون ہے اُسنے کہا کہ اُسکا نام قداح
 بن واثلہ تھا اور اسی حالت میں چکوتین دن گزرے ہیں کہ جب یہ شخص شراب پیتا ہی تو مجھ کو اپنے سامنے بلاتا ہی اور بات چاند
 شراب سے غرت مجھ کو ال دیتا ہی پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو یہ حال سنکر بہت غصہ آیا اور

[illegible]

پس حاکم نے کہا کہ مجھ کو بھی تم مثل ایک شخص کے منجملہ اپنے جانور اور جو تم کرو گے میں اُسکے خلاف نکر و نگاہیں پڑھ لوں گا
 ار کہ کے خالد بن الولید کے پاس آئے اور مصالحو کی گفتگو کی خالد بن الولید نے مصالحو کی صورت دیکھی اور اُسے گفتگو سے نرم
 اور اُنکی خاطر داری کی تاکہ سواے اُنکے اور لوگ باشندہ سخنے اور حوران اور تدمر اور قرطین یہ حال سُنا کر
 اسلام قبول کرین پس خالد بن الولید نے کہا کہ میں مصالحو اس اقرار پر کرتا ہوں کہ ہم یہاں سے چلے جائیں گے اور
 باز رہیں گے تم سے اور جو شخص تم میں سے ہمارے دین میں داخل ہوگا قبول کرینگے ہم اُسکو اور جو شخص اپنے
 دین میں رہیگا اُس سے جزیہ پر اکتفا کریں گے و اقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ اہل عرب نے دو ہزار
 درم چاندی اور ایک ہزار اشرفیہ پر مصالحو کیا اور خالد بن الولید نے دستاویز صلح کی اُنکو لکھ دی اور ہنوز
 خالد بن الولید نے وہاں سے کوچ نہیں کیا تھا کہ اہل سخنے اور تدمر نے بھی اُسے مصالحو کیا اور صورت مصالحو
 تدمر کی یہ ہوئی کہ جب خبر تدمر میں پہنچی تو اُنکے حاکم نے جسکا نام کرکر تعاریت کو یکجا کر کے کہا کہ اہل عرب نے
 ار کہ اور سخنے کو بطور مصالحو کے فتح کیا اور ہم نے سنا ہے کہ اہل عرب صالح اور عادل اور نیک سیرت ہیں اور طالب
 فساد نہیں ہیں اور ہر چند یہ قلعہ ہمارا ایسا بلند اور مضبوط ہے کہ کوئی اس میں آ نہیں سکتا ہے لیکن یہ کوئی خوف ہے کہ ہماری
 کھیتی اور وراثت برباد نہ ہو جاوے اور اگر ہم اہل عرب سے مصالحو کر لیوں تو اس میں ہمارا کچھ ضرر نہیں ہے
 کیونکہ اسطے کہ اگر ہماری قوم کو اہل عرب پر فتح حاصل ہووے گی تو ہم مصالحو اہل عرب کا توڑ دینگے اور اگر
 اہل عرب کو فتح حاصل ہوئی تو ہم اُنکی طرف سے امن میں رہیں گے یہ کلام حاکم کا سُنا کر قوم اُسکی خوش ہوئی
 اور سامان ضیافت کا یکجا کیا تا انیکہ خالد بن الولید وہاں پہنچے اور اہل تدمر نے حاضر ہو کر اُنکی خدمت گزار
 کی اور خالد بن الولید نے اُسکو قبول کیا اور اُسے تین اوقیہ سونے اور چاندی پر مصالحو کر کر صلح نامہ لکھ دیا
 اور اُسے اسباب خورد و نوش واسطے زاد راہ کے مول لیکر بجانب حوران کوچ کیا و اقدی رحمہ اللہ
 نے روایت کی ہے کہ جب عامر بن طفیل نے خط خالد بن الولید کا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس
 پہنچایا ابو عبیدہ بن الجراح خط کو پڑھ کر ہنسے اور کہا الحمد للہ السمیع والطاعت للہ والخلیفہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم پھر اپنی معزولی اور خالد کی منصوبی سے مسلمانوں کو آکا دیا اور ابو عبیدہ بن الجراح
 رضی اللہ عنہ نے قبل پہنچنے اس خط کے شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کو بحیث چارہزار سوار کے بجانب بصرہ روانہ کیا تھا اور شرجیل بن حسنہ وہاں پہنچ کر اُسکے حوالی میں
 اُترے تھے اور وہاں کا حاکم رومان تھا جو بادشاہ اور رومیوں کے نزدیک بڑا مرتبہ رکھتا تھا اور کھلی
 کتابیں اور گزیرے ہوئے حالات پڑھے تھا اور تھاوہ بھاری ٹیل ڈول کا اور رومی تمام ہلا و شام سے
 اُسکے پاس آتے تھے اور اُسکے ٹیل ڈول کو دیکھتے اور اُس سے حکمت کی باتیں سنتے تھے اور شہر بصرہ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

اہل عرب کا تمنا ہے کہ وہ دین اور دنیا کا تمنا سے بہادریوں کو لکھا اور اس کا وقت
یہی اگر اہل لوگ جماعت اور لشکر میں رہیں سے ہر شکر نہیں ہو جو خود اور اس کے ساتھی بہادریوں کا وطن ہیں یہ
چھوٹی سی جماعت مسلمانوں کے ہاتھ سے مارے گئے اور باقی بھاگ نکلے اور میں نے سنا ہے کہ ان میں ہی
ایک شخص نے جس کا نام خالد بن الولید ہے عراق کی طرف سے خروج کیا ہی اور اس نے ار کہ اور تدمر اور حوران کو
فتح کیا ہی اور تقریب تمھاری طرف پہونچے گا پس ہترہ ہے کہ ہم اہل عرب کے واسطے ادا سے جزیہ قبول
کرین اور جانوں سے محفوظ رہیں اور یہ لوگ یہاں سے چلے جاوین پس جب روماس کی قوم نے یہ
تقریر سنی اس کے قتل پر آمادہ ہو گئے روماس نے یہ کینیت دیکھ کر کہا کہ میں نے اس قصد سے یہ بات کہی تھی
کہ تمھاری غیرت اور حیت نہایت تمھارے دین کے دیکھوں ورنہ میں تمھارے ساتھ ہوں اور تمھارے
آگے ہو ننگا و اقدری رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ بعد اس گفتگو کے رومی مستحضر ہوئے اور سب کے سب
دریں ساہری پسند کر آمادہ حملہ ہوئے پس شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے یہ حال دیکھ کر اپنے ساتھیوں کو
نصیحت کی اور کہا کہ جانو تم اس بات کو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللجنۃ تحت ظلال
السبوت و احب ما الی اللہ قطرة دم فی سبیل اللہ و دمتہ جرت من خشية اللہ جاهدوا العبد و
یادمو السہام و لکن جمعة فانہا ان تخب یا ایہا الذین امنوا انقوا اللہ حق تقاة ولا تموتن الا و انتم
مسلمون پھر حملہ کیا شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے اور مسلمانوں نے لشکر بھر پر ماجد بن رومیم حبشی نے
روایت کی ہے کہ بصرہ کی لڑائی میں شرجیل بن حسنہ کے لشکر میں میں بھی تھا اور دشمنوں نے ہم میں طبع کر کے بارہ ہزار
رومیوں سے حملہ کیا اور ہلوگ اُن کے بیچ میں اس طرح پرتے جیسے کہ ایک تل کی سپیدی سیاہ اونٹ کے
پہلو میں ہوتی ہے پس ہم لوگوں نے اُن کی لڑائی میں ایسا صبر کیا جیسا کوئی ارادہ موت اور عالم آخرت کے واسطے
صبر کرتا ہی اور ہمارے اُن کے بیچ میں لڑائی تادو پھر رہی تھی اور دشمنوں نے ہم میں طبع کی اور دیکھا میں نے
شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کو کہ آسمان کی طرف دو نوں ہاتھ اٹھائے یہ دعا پڑھتے تھے یا عی یا قیوم یا
بدیع السموات ولا یرض یا ذا الجلال والا کرام اللہم انک قد وعدتنا علی لسان نبیک بفتح الشام و
فانزلنا لہم انصر من یواحد علی من یکفیک اللہم انصرنا علی القوم کان فیہم قسم فی خدا کی کہ تمام نہیں کیا تھا شرجیل رضی اللہ
عنہ نے اپنی دعا کو کہ آگئی مدد اور حال یہ گذر کہ رومیوں نے ہلو گھیر لیا تھا اور دونوں میں غالب جان چکے
تھے اپنے کو ہر کہ دنوٹ دیکھا ہے ایک عبا کہ قریب ہوا ہم سے حوران کی طرف سے گویا وہ غبار
ایک بڑا ٹکڑا اندھری رات کا تھا پس جب وہ غبار نزدیک ہوا ہم سے دیکھا ہم نے نیز اور پیش
پیش چلنے والے گھوڑوں کو اور دیکھا ہی دیے ہکو نشان اور جھنڈے اور آگے بڑھ کر آئے

[illegible]

پس حاکم نے کہا کہ مجھ کو بھی تم مثل یک شخص کے منجملہ اپنے جانواور جو تم کرو گے میں اُسکے خلاف نکر و نکاپس پوڑھ لو
 ار کہ کے خالد بن الولید کے پاس آئے اوصالحہ کی گفتگو کی خالد بن الولید نے مصالحہ پیش طور کیا اور اُنہے گفتگو سے نرم
 اور اُنکی خاطر داری کی تاکہ سوائے اُنکے اور لوگ ہا شندہ سختہ اور حوران اور تدمر اور قرقر تین یہ حال سُنتے
 اسلام قبول کرین پس خالد بن الولید نے کہا کہ میں مصالحہ اس اقرار پر کرتا ہوں کہ ہم یہاں سے چلے جائیں گے اور
 باز رہیں گے تم سے اور جو شخص تم میں سے ہمارے دین میں داخل ہوگا قبول کرینگے ہم اُسکو اور جو شخص اپنے
 دین میں رہے گا اُس سے جزیہ پر اکتفا کرینگے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ اہل اربک نے دو ہزار
 درم چاندی اور ایک ہزار اشرفیہ پر مصالحہ کیا اور خالد بن الولید نے دستاویز صلح کی اُنکو لکھ دی اور ہنوز
 خالد بن الولید نے وہاں سے کوچ نہیں کیا تھا کہ اہل سختہ اور تدمر نے بھی اُنہے مصالحہ کیا اور صورت مصالحہ
 تدمر کی یہ ہوئی کہ جب خبر تدمر میں پہونچی تو اُنکے حاکم نے جکانام کر کر تحارحیت کو یکجا کر کے کہا کہ اہل عرب نے
 ار کہ اور سختہ کو بطور مصالحہ کسے فتح کیا اور ہم نے سنا ہے کہ اہل عرب صالح اور عادل اور نیک سیرت ہیں اور طالب
 فساد نہیں ہیں اور ہر چند یہ قلعہ ہمارا ایسا بلند اور مضبوط ہے کہ کوئی اس میں آ نہیں سکتا ہے لیکن یہ کو یہ خوف ہے کہ ہماری
 کھیتی اور وخت برباد ہو جاوے اور اگر ہم اہل عرب سے مصالحہ کر لیں تو اس میں ہمارا کچھ منہ نہیں ہی
 کسوا سٹے کہ اگر ہماری قوم کو اہل عرب پر فتح حاصل ہووگی تو ہم مصالحہ اہل عرب کا توڑ دینگے اور اگر
 اہل عرب کو فتح حاصل ہوئی تو ہم اُنکی طرف سے امن میں رہیں گے یہ کلام حاکم کا سُنتے قوم اُسکی خوش ہوئی
 اور سامان ضیافت کا یکجا کیا تا ایک خالد بن الولید وہاں پہونچے اور اہل تدمر نے حاضر ہو کر اُنکی خدمت گزار
 کی اور خالد بن الولید نے اُسکو قبول کیا اور اُنہے تین اوقیہ سونے اور چاندی پر مصالحہ کر کر صلح نامہ لکھ دیا
 اور اُنہے اسباب خور و نوش واسطے زاد راہ کے مول لیکر بجانب حوران کوچ کیا واقدی رحمہ اللہ
 نے روایت کی ہے کہ جب عامر بن طفیل نے خط خالد بن الولید کا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس
 پہونچایا ابو عبیدہ بن الجراح خط کو پڑھ کر ہنسے اور کہا اَللّٰھُمَّ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ لِلّٰھِ وَلِخَلِیْفَتِہٖ رَسُوْلَ اللّٰھِ صَلَّی اللّٰہُ
 عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پھر اپنی معزولی اور خالد کی منصوبی سے مسلمانوں کو آگاہ کیا اور ابو عبیدہ بن الجراح
 رضی اللہ عنہ نے قیل پہونچنے سے خط کے شریعت بن حسنہ رضی اللہ عنہ کا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کو بعیت چار ہزار سوار کے بجانب بصرہ روانہ کیا تھا اور شریعت بن حسنہ وہاں پہونچ کر اُسکے حوالی میں
 اُترے تھے اور وہاں کا حاکم روماس تھا جو بادشاہ اور رومیوں کے نزدیک بڑا مرتبہ رکھتا تھا اور کھلی
 کتابیں اور گنہارے ہوئے حالات پڑھے تھا اور تھا وہ بھاری ڈول ڈول کا اور روئی تمام ہلا و شام سے
 اُسکے پاس آئے تھے اور اُسکے ڈول ڈول کو دیکھتے اور اُس سے حکمت کی باتیں سننے تھے اور شہر بصرہ

اہل عرب کا تھماڑے شہر دین اور نہ ان کا تھماڑے مانوں کو اور مار ڈالنا ان کا تھماڑے بہادر یوں کو لکھا ہی اس کا وقت
یہی ہی ادا تھا لوگ جماعت اور لشکر میں روئیں سے بڑھ کر نہیں ہو جو خود اور اس کے ساتھی بہادر ارض تاسطین میں کیا
چھوٹی سی جماعت مسلمانوں کے ہاتھ سے مارے گئے اور باقی بھاگ نکلے اور میں نے سنا ہی کہ انہیں ہی
ایک شخص نے جس کا نام خال بن ابیہدہ عراقی کی طرف سے خرچ کیا ہی اور اُس نے ار کہ اور تہ مرا اور توران کہ
فتح کیا ہی اور غریب تمھاری طرف پہنچے گا پس بہتر یہ ہے کہ ہم اہل عرب کے واسطے ادا سے جزیہ قبول
کریں اور جانوں سے محفوظ رہیں اور یہ لوگ یہاں سے چلے جاوین پس جب روماس کی قوم نے یہ
تقریر سنی اُس کے قتل پر آمادہ ہو گئے روماس نے یہ کیفیت دیکھ کر کہا کہ میں نے اس قصد سے یہ بات کہی تھی
کہ تمھاری غیرت اور حیثیت نسبت تمھارے دین کے دیکھو ورنہ میں تمھارے ساتھ ہوں اور تمھارے
آگے ہو لگاؤ اقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ بعد اس گفتگو کے رومی شہر جنگ ہوئے اور سب کے سب
ورین سا بری ہینکر آما وہ حملہ ہوئے پس شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے یہ حال دیکھ کر اپنے ساتھیوں کو
لفیحت کی اور کہا کہ جانو تم اس بات کو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی اللجنۃ تحت ظلال
السبوت واجب مال اللہ فطرۃ دم فی سبیل اللہ ودمۃ جریۃ من خشیۃ اللہ جاهدوا العبد
وادموا السہام ولکن جمعة فانہا لن تخب یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقوا تملکوا تموتن لا وامنتم
مسلمون پھر حملہ کیا شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے اور مسلمانوں نے لشکر بھرہ پر ماجد بن رویم حبشی نے
روایت کی ہے کہ بصرہ کی لڑائی میں شرجیل بن حسنہ نے لشکر میں میں بھی تھا اور دشمنوں نے ہم میں طبع کر کے بارہ ہزار
رومیوں سے حملہ کیا اور ہلوگ اُن کے بیچ میں طرح پر تھے جیسے کہ ایک تل کی سپیدی سیاہ اونٹ کے
پلو میں ہوتی ہے پس ہم لوگوں نے اُن کی لڑائی میں ایسا صبر کیا جیسا کوئی ارادہ موت اور عالم آخرت کے واسطے
صبر کرتا ہی اور ہمارے اُن کے بیچ میں لڑائی تادو پھر رہی تھی اور دشمنوں نے ہم میں طبع کی اور دیکھا میں نے
شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کو کہ آسمان کی طرف دو لون ہاتھ اٹھائے یہ دعا پڑھتے تھے یا عی یا قیوم یا
بدیع السموات والارض یا ذا الجلال والا کرام اللہم انک قد وعدتنا علی لسان نبیک بفتح الشام
فارس اللہم انصر من یوحد علی ینفیک واللہم انصرنا علی القوم کانوا ینسب قسما فی خدا کی کہ تمام نہیں کیا تھا شرجیل رضی اللہ
عنہ نے اپنی دعا کو کہ آگئی مدد اور حال یہ گذرا کہ رومیوں نے ہمو گھیر لیا تھا اور دونوں میں غالب جان چکے
تھے اپنے کو پھر کہ دفعتہ دیکھا ہم نے ایک عبا کہ قریب ہوا ہم سے حوران کی طرف سے گویا وہ غبار
ایک بڑا کھڑا اندھری رات کا تھا پس جب وہ غبار نزدیک ہوا ہے دیکھا ہم نے تیز اور پیش
پیش چلنے والے گھوڑوں کو اور دیکھائی دیے ہمو نشان اور جھنڈے اور آگے بڑھ کر آئے

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

پڑ گئے ہلوگ اُس کے تماقب سے بچے اور اپنے بعض ساتھیوں کو منقود و کیا پس پایا پہننے دو ستیل دیوں کو اپنی جماعت
 منتقل کر اکثر انہیں کے قوم بجلہ اور جہان سے تھے اور بجلہ و ساہوارے لشکر کے بدر بن حرمہ اور علی بن رفاعہ
 اور مازن بن عوف اور سہل بن ناشط اور جابر بن حرارہ اور سیح بن حامد اور عباد بن بشر شہید ہوئے
 اور لوٹا مسلمانوں نے مال و اسباب اہل بصرہ کا اور ناز پرھی خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے شہید و نیز اور فتن کر دیا
 آنکو بچہ جب ایک رجب حصہ رات کا گذر اتب عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور عمر بن راشد اور مالک
 اشتر بنی اور ایک سو سوار نے لشکر حنف سے نگہبانی لشکر کے واسطے گشت کرنا شروع کیا اور یہ لوگ لشکر کے گرو
 گھوم رہے تھے کہ دفعتاً گھوڑے سواروں کے چوکتے ہوئے اور بونے لگے پس ہوشیار اور خبردار ہو گئے مسلمان
 اور اصرار و عزم دیکھنے لگے کہ کیا ایک ایک شخص رومی کو دیکھا کہ وہ موٹا کپڑا بالون کا مثل کتل کے پہنے تھا پس عبد الرحمن
 رضی اللہ عنہ نے اسکی طرف پیش قدمی کر کے چاہا کہ اُسکو پکڑ لیون پس اُس شخص نے کہا کہ ٹھہرو اور توقف کرو کہ میں
 روئاس حاکم بصرہ کا ہوں پس عبد الرحمن رضی اللہ عنہ اُسکو ساتھ لیکر خالد بن الولید کے پاس گئے پس خالد بن الولید نے اُسکو
 پہچانا اور پہچنے روئاس نے کہا کہ اے امیر لشکر مسلمانوں کے میری قوم نے مجھ کو کال دیا اور کہا کہ تو اپنے مکان میں بیٹھ رہ
 ورنہ ہم تجھ کو مار ڈالینگے پس میں اپنے مکان میں جا بیٹھا اور میرا مکان دیوار شہر بنیہ سے ملا ہوا ہے جس تیار کی رات کی ہوئی
 میرے غلام اور اولاد نے بموجب میرے حکم کے شہر بنیہ کو کھو کر ایک دروازہ اُسین کھول دیا سو میں اُسی راہ سے تمہارے
 پاس اس غرض سے آیا ہوں کہ مجھ کو تم میرے ساتھ اون لوگوں کو اپنے ساتھیوں سے جبر تھکوا عطا دہو کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا
 تو وہ شہر پر قابض ہو جائینگے پس خالد بن الولید نے یہ کلام سُکر سجدہ شکر اللہ تعالیٰ کا ادا کیا اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق
 رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ جبر تھکوا عطا ہوا انہیں سے ایک سو سوار لیکر روئاس کے ساتھ جا دیں اور اُن سواروں پر عبد الرحمن
 عنہ کو سردار مقرر کیا مگر ابن الاثر نے روایت کی ہے کہ میں بھی اس جماعت میں تھا جو شہر میں داخل ہوئی پس جب
 پہونچے ہم روئاس کے مکان پر کھول دیا اُسے ہمارے واسطے اپنا خزانہ اور جہاد کیا ہمارے واسطے ہتھیار اور گناہ
 لباس رومیوں کا پس لو پھر میں لیا پہنے لباس لٹکا پھر باٹ دیے گئے ہم چاروں کنارے شہر میں ہر کنارے میں
 پچیس سوار تھے اور حکم کیا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے اس امر کا کہ جو قوت تم ہماری تکبیر کی آواز سنو تم بھی تکبیر کو پس جب
 ہلوگ بموجب حکم کے روانہ ہوئے ہوشیار ہو گئے ہم اپنی جانوں پر واسطے حکم کرنے کے قوم پر و اقدی رحمہ اللہ نے
 روایت کی ہے کہ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ بعد روانہ کرنے اپنے ساتھیوں کے شہر کے کناروں پر خود دروہن کر مستعد کار ہوئے
 اور روئاس بھی مسلح اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کو ایک تلوار اور ایک کلاہ دی جسکو عبد الرحمن نے اپنے لباس پر ڈال لیا
 اور روئاس عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر اُس بیچ کی طرف چلا حسین وریحان مع اپنے ہمراہیان کے تھا پس وریحان نے
 ان دونوں کو دیکھ کر پوچھا کہ تم کون ہو روئاس نے کہا کہ میں بطریق ہون وریحان نے کہا کہ نہ آرام و آسانی ہو تجھ کو کیا سبب یہ تیرے آگیا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں روماس کو بصرہ کا حاکم مقرر کیا اور روماس غمخوار سے دن وہاں کی حکومت کر کے ایک بیٹا چھوڑ کر مر گیا و اقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے چند اشخاص اپنے ہمراہی کو واسطے اعانت روماس کے بضرورت نکالنے اور اٹھانے والے اسباب خانگی روماس کے شہر سے مقرر کیا پس ان لوگوں نے اعانت روماس کی کی کہ اسی حالت میں لوگوں نے روماس کی زد و کوب روماس سے لڑنے لگے مگر انہوں نے کہا کہ تو کیا چاہتی ہے اس نے کہا کہ میرا فیصلہ تمہارے لشکر کے سردار کے پاس ہو گا پس مسلمان اسکو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پاس لائے اور اسنے ناسخ کی اور ایک شخص رومی واقعہ زبان عربی نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے اس کے مطلب کو بیان کیا کہ یہ عورت اپنے شوہر روماس پر ناشی ہو خالد بن الولید نے بواسطہ اس رومی کے عورت سے سبب ناسخ کا پوچھا اسنے بواسطہ ترجمان کے بیان کیا کہ حال میرا یہ ہے کہ رات کو میں نے بحالت خواب ایک شخص نہایت خوبصورت کو مثل ماہ شب چارہ کے دیکھا کہ وہ کہتے ہیں کہ یہ شہر بصرہ اور تمام ملک شام اور عراق اسی گو وہ عرب کے ہاتھ سے فتح ہو گا میں نے ان شخص سے پوچھا کہ آپ کون ہیں انھوں نے فرمایا کہ میں محمد رسول اللہ ہوں کہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر مجکو بجانب اسلام کے دعوت فرمائی اور میں نے اسلام قبول کیا پھر مجکو آپ نے دو سو تین قرآن مجید کی سکھائیں پس خالد بن الولید نے یہ کلام اسکا ستر تعجب کیا اور بواسطہ ترجمان کے اس سے کہا کہ وہ دو سو تین پڑھے ہیں اسنے سورہ فاتحہ اور قل ہو اللہ احد پڑھ کر سنائیں اور خالد بن الولید کے ہاتھ پر اپنے اسلام کو تازہ کیا اور اپنے شوہر روماس سے کہا کہ یا تو میرا دین قبول کر یا مجکو چھوڑ دے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ یہ کلام اسکا ستر کہنے لگا اور کہا سبحان من و فقہما پھر بواسطہ ترجمان کے اس عورت سے کہا کہ تیرا شوہر تجھے پہلے مسلمان ہو چکا ہے یہ سنکر وہ عورت بہت خوش ہوئی پس خالد بن الولید نے اہل بصرہ سے جن مقدار پر چاہا مصالحہ کر لیا اور انکی خاطر داری کی اور ارادہ اس امر کا کیا کہ ایک شخص کو اپنا نائب مقرر کریں تاکہ وہ قوم اپنے مطلب اس سے کہتے رہیں پس باتفاق رائے ان کے ایک شخص کو انہر حاکم کیا پھر ایک خط مشرف بصرہ بنا م ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے لکھا اور اس میں یہ بھی لکھا کہ میں یہاں سے بجانب دمشق کوچ کرتا ہوں تم وہاں مجھے آملو اور ایک خط بنا کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ان الفاظ سے اور عبارت سے لکھا قد سرت الی الشام کما امرتني وقد فتح الله علی یدی تد موارکہ و حدودان و یختہ و بصوی و یوم کتبت الیک ہذا الکتاب ارتحل الی دمشق و اسأل الله الفخر والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور یہ خط و نون ساتھی روانہ کر کے بجانب دمشق کے کوچ کیا اور ایک گاون میں جسکو ثنیہ کہتے ہیں پہونچ کر توقف کیا اور اپنے نشان کو کہ جسکا نام رايت العقاب تھا گاڑ دیا پس اسجگہ کا نام ثنیۃ العقاب رکھا گیا پھر وہاں سے بجانب غولہ کوچ کیا اور ایک دیر میں

[illegible]

چڑھائیں گلوں سے نہ اسے کہا کہ میں تمہاری طرف سے لڑوں گا اور تمہارے دشمنوں کو تمہارے شہر سے ہٹا دوں گا لیکن یہ کام اس امر پر موقوف
 ہو کہ تم عزرائیل کو اپنے شہر سے نکل دو کہ میں اکیلا اس کام کے لیے رہا ہوں انھوں نے کہا کہ دشمن ہمارے شہر پر چڑھے آتے
 ہیں پس کیونکر چکا رہے گا کہ ہم عزرائیل کو محال رہیں بلکہ ایسے وقت میں اگر دوسرے درمیں سے طعن تو ہلوگ ان کی
 خواہش رکھتے ہیں اور ہم بقوت اہل عرب سے مقابلہ کریں پس جب عزرائیل نے یہ حال سنا کہا کہ جو وقت
 اہل عرب اس شہر کو محاصرہ کریں تب میں اور گلوں و دونوں جہازوں کا ایک دن اُن سے لڑیں پس ہم دونوں سے جو شخص اُنکو
 بھگا دے وہی حاکم اس شہر کا قرار پاوے اہل دمشق نے اس رائے کو پسند کیا اور اپنی جگہ پر گئے اور اس
 گفتگو سے حدوت علی بابا ہر گز گلوں اور عزرائیل کے ہو گئی واقعتی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ رومی ہر روز
 باب جابہو دمشق سے نکل کر واسطے دریافت آئے دو عیدہ بن الجراح کے ایک فرسخ تک جایا کرتے تھے یہاں تک کہ آئے
 اپنے خالہ بن الولید جانب بنہ سے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے رافعہ بن سلم نے روایت کی ہے کہ خالہ بن الولید رضی اللہ
 عنہ بمقام دیر غوطہ آکر اترے تھے کہ دفعتہ انھوں نے فوج دمشق کو اپنی جانب مثل ٹیڑوں کے آتے دیکھا پس یہ امر
 دیکھ کر خالہ بن الولید نے پہن لی زرہ سپید کداب کی اور باندھا اپنی کمر کو اپنے عامے سے اور گھٹے میں لٹکا لیا اسکے کنارے کو
 اور مسلمانوں کو آواز دی اور کہا کہ یہ لشکر دشمن کا سوار دن اور پیدل دن سے آہو بچا ہے لو تم اُنکو جانے بچاؤ اور مدد تم
 خدا کے دین کو دلو گا اللہ تعالیٰ انکو اور ہونم مصداق اس آیت کہ ان الله اشترى منكم انفسهم واکفوا لھم
 بآئۃ انھم انفسہم بقاتلونی فی سبیل اللہ وانی اخرجکم من الدنیا ورجا ان لو تم اس بات کو کہ بھائی سلمان تمہارے چاہی عیدہ بن الجراح کے
 ساتھ ہیں وہ تمہارے پاس پہنچ گئے ہیں پس سلمان یہ کلام نصیحت انجام خالہ بن الولید کا لشکر جلدی سے مسلح اور سوار ہو کر
 دشمن کے متوجہ ہوئے یہ حال دیکھ کر ٹھہر گیا لشکر رومیوں کا سننے لشکر مسلمانوں کے پس خالہ بن الولید رضی اللہ عنہ نے
 اپنے لشکر کی ترتیب واسطے لڑائی کے اس طرح کی کہ رافع بن عیرۃ الطائی کو سینہ اور سپہ بن ہشتم الفزاری کو مسیرۃ اور دین بازین
 شریصل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کو اور بائیں بازو میں عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کو اور ساتھ پر سالم بن نوفل کو مقرر
 کیا اور فوج اپنے ساتھیوں کے بیچ میں ٹھہرے اور جب یہ امر کہ چکے ضرار بن الازور سے کہا کہ اختیار کرو تم راہ اپنے
 جانپور قوم کی اس محلے میں اور مدد و تم اللہ کے دین کو کہ مدد دلو گا اللہ تعالیٰ تمکو ڈال و تم رعب رومیوں میں اپنے
 چکے سے اور پیش نہیں لاؤ اُنکے لشکر کو اپنی شجاعت سے پس نکلے ضرار بن الازور مسلمانوں کے لشکر سے اس حیثیت سے کہ تھے کپڑے
 اُنکے پیٹے اور عمامے سر پر ناعامہ اور اُنکی سواری میں ایک بچہ مادہ اسب لاغری مگر وہ ہوا کے آگے چلتی تھی اور حملہ کیا رومیوں
 کے لشکر پر اور پنج میں ڈالائے انکی صفوں کو اور اس محلے میں چار سو سوار رومی کو مار ڈالا پھر دوبارہ حملہ کیا پیدلوں پر اور انہیں سے
 بچھ کو مار ڈالا اور اگر رومی تیراہ تھپہ نہ چلاتے تو ضرار اُنکے مقابلے سے نہ پھرتے پس جب واپس آئے ضرار بن الازور اپنے
 لشکر میں خالہ بن الولید اور مسلمانوں نے اُنکا لشکر یہ ادا کیا پھر عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما زرہ سپید کداب سے نکلے

پس اگر تم مقابلے میں میری جانب سے کچھ کی اور غزوہ مکہ کو حملہ کر کے جگو بچاؤ ساتھیوں نے کہا کہ یہ بات تو عاجزی اور ڈر کی
 ہی اسکو فلاح نہیں پھر کلوں نے کہا کہ یہ شخص جسکے مقابلے کو میں جاتا ہوں بدوی ہی اور اسکی زبان میری زبان کے
 خلاف ہی اور میں اس شخص سے بات چیت کیا چاہتا ہوں اور احتیاط کرنا آدمی کے واسطے ایک ذرہ مضبوط ہو پس میں
 ایک شخص کو چاہتا ہوں کہ میرے اور اُنکے بیچ میں واسطہ گفتگو ہو پس ایک شخص نصرانی جسکا نام جرجس
 اور وہ بہت دانشمند اور فصیح تھا کلوں کے ساتھ ہوا اور کہا کہ میں مترجم گفتگو کا ہونگا کلوں نے اس سے کہا کہ تھیں جان
 تو اس بات کو کہ شخص بڑا بہادر ہے اہل عرب سے سوا اسکے مقابلے میں اگر تو جگو سست دیکھتا تو میری اعانت کرتا کہ اسکے
 عوض میں میں تجکو اپنا مصاحب اور وزیر کرونگا اور اس میری گفتگو کو پوشیدہ رکھنا پس میں اب جاتا ہوں مقابلہ
 کرنے کو اور قریب دیکر پھر آتا ہوں اور قریب ہو کہ کل کے دن عزرائیل مقابلے کو نکلیگا پس مارا جائیگا وہ اور جگو راحت
 اور فرست ملیگی اسکی تہی سے جرجس نے کہا کہ میں تو لڑنا نہیں جانتا ہوں بات چیت میں تیری اعانت اور دشمن کے
 ساتھ قریب کرونگا جہاں تک ممکن ہوگا پس اگر یہ امر تجکو منظور نہیں ہے تو اپنے دل سے مشورہ کر کلوں نے کہا نہیں ہے
 تو یہ چاہتا ہے کہ جگو دشمن کے حوالے کر دے جرجس نے کہا کہ تیرا دل یہ چاہتا ہے کہ تیرے ساتھ دینے اور تیری
 رضا مندی میں مار ڈالا جاؤں پس جب میں مارا گیا تو تیرا انعام اور احسان میرے کس کام آویگا پھر
 کلوں چلکر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے قریب آیا اور مسلمانوں نے دونوں کی طرف دیکھا اور رافع بن عمرہ اطمینانی
 نے چاہا کہ بڑسکر کلوں پر حملہ کرین پس خالد بن الولید نے انگور دکا اور کہا کہ تم اپنی جگہ پر رہو مدد وہی دین کی
 میرا کام ہو واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب کلوں اور جرجس خالد بن الولید کے نزدیک آئے کلوں
 نے جرجس سے کہا کہ تو ان سے استفسار کر کہ تم کون ہو اور کیا چاہتے ہو اور ہمارے دبدبے اور کثرت فوج سے
 انگو ڈرا اور دریافت کر کہ انگوارا وہ کیا ہے پس جرجس قریب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے آیا اور کہا کہ ای
 اعرابی میں تم سے ایک مثال بیان کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہماری تمہاری مثال ایک شخص کی مثل ہے کہ اس کے پاس
 کچھ بکریاں تھیں اور اُس نے چرانے کے واسطے چرواہے کو سپرد کیا اور چرواہہ بڑا ڈرنے والا تھا اور جانور رو رہے
 کے مقابلے کی جرأت بہت کم رکھتا تھا پس ایک درندہ جانور ہر روز آکر ایک بکری کو اٹھا لیتا تھا بیان تک
 کہ بکران کم ہو گئیں اور وہ درندہ جانور اس امر کا عادی ہو گیا تھا سو جرجس نے کوئی روکنے والا نہ پاتا تھا پس
 جب بکریوں کے مالک نے یہ حال دیکھا معلوم کیا اُس نے اس بات کو یہ امر چرواہے کی سستی اور غفلت سے ہی
 پس مالک نے ایک شخص مضبوط کو بکری پر مقرر کیا پس وہ شخص رات بھر بکریوں کے گرد پھرتا تھا کہ
 اسی حالت میں وہ جانور درندہ اپنی عادت کے موافق آیا اُس نگہبان نے حملہ کر کے برچھی سے جو اُسکے
 ہاتھ میں تھی اُس جانور کو مار ڈالا پھر اُسکے کوئی درندہ جانور بکریوں کے قریب نہیں آتا تھا پس ایسا ہی

جسے زمین کو شتر سے بھر دیا تو اس کی طرف متوجہ ہوا اور اپنی شجاعت کا ہر کریں جب کلوں نے یہ ذکر خالد بن
 بن الولید کا سنا ڈر گیا اور کانپنے لگا اپنے زمین پر مثل شاخ اُس درخت کے جو ہوائے تند سے ہلتی ہے اور کہا کہ اسے
 جس درخواست کر تو اسے کہ لڑائی کو کل صبح پر اٹھا رکھیں جس نے کہا کہ میں درخواست تو کروں گا لیکن میں گمان نہیں
 کرتا ہوں کہ وہ اس درخواست کو منظور کریں پھر جس نے خالد بن الولید کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ ای سر دار
 اپنی قوم کے میرا ساتھی تھے یہ درخواست رکھتا اور کہتا ہو کہ وہ یلٹ جاوے اپنی قوم کے پاس اور جس
 امر کے تم خواہاں ہو اُس بارہ میں اپنی قوم سے مشورہ کرے خالد بن الولید نے کہا کہ تو محمد سے فریب کرتا ہے
 حالانکہ میں جڑ فریب کی ہوں اور تمھارا بچنا بہت دور ہے پھر تانا خالد بن الولید نے اپنے نیرے کو جس
 کی طرف پس جس نے جب تیرے کو دیکھا خوف سے زبان اس کی بند ہو گئی اور پیچھے کو مچا گا پھر خالد بن الولید نے
 کلوں کو مقابلے کے وسطے طلب کیا اور حملہ کیا اسپر تا قرب لشکر روم کے یہاں تک کہ بھاگنے نہ دیا اُس کو پس
 جب کلوں نے یہ حال دیکھا آمادہ جنگ ہو کر خالد بن الولید پر حملہ اور اُن کی لڑائی میں صبر کیا اور دونوں نے آپس
 میں ایسی نیرہ بازی کی کہ گرمی اُس کی چگاری آگ سے زیادہ تھی پھر کلوں نے حملات خالد بن الولید سے کنارہ
 کشی چاہی پس خالد بن الولید نے یہ حال دیکھ کر اپنے گھوڑے کو اُس کے گھوڑے سے نزدیک کیا اور بسبب قرب
 کے اُس کے نیرے کو بیکار کر دیا اور اپنے چھوٹے نیرے کو وائیں جانب سے بائیں طرف پھیر کر اس کے
 حلق میں مارا اور پڑھا لاول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر کھینچ لیا اس کو اپنے ہاتھ سے اور جڈا کر لیا اُس کو زمین
 اس سے پس مسلمانوں نے یہ کلام خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کا دیکھ کر آواز نکیر کی بلند کی اور سروار اور ولیم
 لوگ مسلمانوں کے خالد بن الولید کے پاس پہنچے پس حوالہ کیا خالد بن الولید نے کلوں کو مسلمانوں کے
 اور کہا کہ مضبوط باندھو تم مشکین اُس کی اور وہ اُسی حالت میں بڑبڑاتا تھا پس بکرایا مسلمانوں نے روماس
 حاکم بصری کو اور پوچھا روماس سے کہ یہ شخص کیا کہتا ہے روماس نے کہا کہ یہ شخص کہتا ہے کہ تم میری مشکین نہ باندھو
 میں تو اس بات کو قبول کرتا ہوں جو تمھارے سردار نے کہا تھا آیا تم جزیہ اور مال مجھ سے نہیں مانگتے ہو سو
 میں اقرار کرتا ہوں کہ جب قدر مال مجھے طلب کرو گے میں وہ لوگ ہیں مسلمانوں نے خالد بن الولید کو اس حال سے آگاہ کیا
 خالد بن الولید نے کہا کہ مضبوط باندھو اس کو کہ میں اس کو سردار قوم کا گمان کرتا ہوں پھر خالد بن الولید اپنے گھوڑے
 سے اُتر کر ایک شہر علی پر سوار ہوئے جو حاکم مدینے اُن کو بطور تحفے کے بھیجا تھا اور ارادہ حملے کا رومیوں
 پر کیا پس ضرار بن الازد نے اُسے کہا کہ تم اس رومی سردار کی لڑائی میں محنت اٹھا چکے ہو اب مجھ کو اجازت دو
 کہ میں تمھاری طرف سے حملہ کروں تا وقتیکہ تم آرام حاصل کرو خالد بن الولید نے کہا کہ راحت و آرام نہیں ہو مگر
 عالم آخرت میں اور جو آج محنت اور مشقت کر لیا وہ کل راحت حاصل کر لیا پھر خالد بن الولید نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نگہبان

[illegible]

عزرائیل نے کہا کہ تم یہ سمجھتے ہو کہ میں پہلے سے اس بدوی سے ڈر گیا ہوں سو اب سامنیں تو اب میں لڑنے کو جاتا ہوں اور
دونوں طرف کے لوگ دیکھینگے کہ ہم دونوں سے کون شخص بڑا شہسوار اور ثابت قدم اور بہادر ہے پھر عزرائیل
ساز و سامان جنگ سے طیار ہو کر ایسے گھوڑے پر جو قابلِ گردا وے اور سواری وقت لڑائی کے تھا سوار ہوا اور خالد بن الولید کے
مقابلے کو نکلا پس قریب اُنکے آکر کہا کہ ای برادر عربی میرے نزدیک آؤ کہ میں تم سے کچھ سوال کروں اور عزرائیل زبان
عربی جانتا تھا پس خالد بن الولید یہ کلام اُسکا سنکر عقیقہ میں آئے اور کہا کہ ای دشمن خدا تو ہی میرے نزدیک آ کہ
توڑوں میں تیرے سر کو اور یہ مکہ خالد بن الولید نے ارادہ حملے کا اُسپر کیا اُسنے کہا کہ میں نزدیک تمھارے ہوں پس خالد
بن الولید نے جانا کہ یہ شخص ڈر گیا ہو پس توقف کیا حملہ کرنے سے تا انیکہ عزرائیل نزدیک آیا اور کہا کہ ای برادر عربی
کس چیز نے تمکو اس بات کا آمادہ کیا ہے کہ اپنی قوم کے ہوتے ہوئے تم بذات خود حملہ کر دیں اگر تم مارے جاؤ گے
تو تمھارے ساتھی مثل بکریوں بدون چرواہے کے رہ جاؤ گے خالد بن الولید نے کہا کہ ای دشمن خدا تو نے دیکھا
حال دشمنوں کا میرے ساتھیوں سے کہ اُنھوں نے تیری قوم کے ساتھ کیا جو کچھ کیا اور اگر میں اُن دونوں کو اُنکے
حال پر چھوڑ دیتا تو خدا کی مدد سے تیرے ساتھیوں کو چیر بھاڑ ڈالتے اور میرے ساتھی ایسے لوگ ہیں کہ موت کو
غیمت جانتے ہیں اور زندگی کو عذاب سمجھتے ہیں پھر خالد بن الولید نے اُس سے پوچھا کہ تو کون ہی عزرائیل نے کہا
کہ میں سردار شہسواروں کا ہوں اور میں مٹانے والا لشکر ترک اور جبرامقہ کا ہوں خالد بن الولید نے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے
اُسنے کہا کہ میں ملک الموت کا ہم نام ہوں اور میرا نام عزرائیل ہی ہے خالد بن الولید یہ کلام اُسکا سنکر ہنستے اور کہا کہ ای دشمن خدا
جسکے نام پر تیرا نام رکھا گیا وہ تیرا مستحق ہے اس غرض سے کہ تجھ کو دوزخ کو پہنچا دیوے پھر عزرائیل نے پوچھا کہ کلوں کے
ساتھ تینے کیا معاملہ کیا خالد بن الولید نے کہا کہ وہ سامنے شکیں بڑھا ہوا بیٹھا ہے عزرائیل نے کہا کہ اُسکو مار کیوں نہ ڈالا کہ
وہ بلا ہی اس قوم سے خالد بن الولید نے کہا کہ میں نے اسوجہ سے اُسکو قتل نہیں کیا کہ میں تم دونوں کو ساتھی مار ڈالوں گا
عزرائیل نے کہا کہ آیا یہ بات تم کر سکتے ہو کہ ایک زرقال سونا اور دس کپڑے لیشی اور پانچ گھوڑے مجھے لو اور کلوں کو مار ڈالو
اور اُسکا سر جھکودو خالد بن الولید نے کہا کہ یہ مال تو کلوں کا عوض خون ہو گا تو اپنے مارے جانے کا عوض کیا دیکھا پس
عزرائیل غصے میں آکر کہنے لگا کہ مجھے تم کیاے سکتے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ میں سر پر اجزیہ میں لونگا در ان حالیکہ تو خوار
اور ذلیل ہو گا عزرائیل نے کہا کہ ای برادر عربی جتنی کہ ہم تمھاری تعظیم اور بزرگی کرتے ہیں اُتنا ہی تم ہماری اہانت
اور تذلیل اور ہمارے ساتھ زبان درازی کرتے ہو پس بچاؤ تم اپنے تئیں کہ میں تمھارا قاتل ہوں پس جب خالد بن الولید نے
یہ کلام سنا مثل شعلہ آگ کے عزرائیل پر حملہ کیا پس عزرائیل بھی اپنے کو بچاتا ہوا اُنکے مقابلے میں آیا اور دیر تک
دونوں ایک دوسرے کے گرد گھومتے اور عزرائیل کی بہادری اور شجاعت ملک شام میں زبانوں پر مذکور رہی
پس اُسنے خالد بن الولید سے کہا کہ میں قسم اپنے دین کے یہ بات کہتا ہوں کہ اگر میں چاہوں تو تم پر غالب ہو سکتا ہوں مگر

اُس کا بیچا کیا اور کہا کہ اوشمن خدا جس کے نام پر تیرا نام رکھا گیا ہے وہ تجھے جنت میں لے کر آئے گا اور تیری جان کے نکالنے کے واسطے
 آپ کو بچا کر لے آئے گا، ہو جا تو پھر خالد بن الولید نے اسے شہادت کر کے زمین سے ہاتھوں پر اٹھا لیا اور چاہا کہ مار ڈالیں اُس کو
 پس جب رومیوں نے اُس کو خالد بن الولید کے ہاتھ میں دیکھا اُسکی رہائی کے واسطے قصد حملے کا کیا کہ اسی حالت میں لشکر
 مسلمانوں کا ہمارا ہی امین الامام ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ آپ کو بچا اور اُن کے آنے کی یہ صورت ہوئی کہ خالد
 بن الولید نے مقام بصری سے قاصد کو ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس بھیجا تھا پس قاصد نے اُن کو راستے میں آتے ہوئے پایا
 اور وہ قاصد کے ساتھ خالد بن الولید کے پاس آئے اور خالد بن الولید غزائیل کی لڑائی میں مصروف تھے پس جب اہل مشق
 نے دیکھا کہ مسلمانوں کا لشکر آگیا اُنکے دلوں میں عجب سہاگیا اور حملہ نہ کر سکے اور خالد بن الولید نے غزائیل کو گرفتار کر لیا
 و اقدسی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ خالد بن الولید کے نزدیک پہنچے
 چاہا کہ سواری سے اتریں پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے قسم دلا کر اُنکو اترنے سے منع فرمایا اور سب اسکا یہ تھا کہ رسول
 مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابی عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بہت دوست رکھتے تھے پھر ایک نے دوسرے کی طرف
 متوجہ ہو کر سلام علیک کیا اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے خالد بن الولید سے کہا کہ قسم ہو خدا کی اومیرے
 بیٹے میں بہت خوش ہوا ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خط سے جو متضمن تمھاری سرداری کے آیا تھا اور میں نے دل میں
 تمھاری نسبت اس معاملہ میں کچھ خیال نہیں کیا اس واسطے کہ میں تمھاری لڑائیوں کو اہل فارس اور عرب کے ساتھ جانتا ہوں
 خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قسم ہو خدا کی میں کوئی کام بد نہ کروں تمھارے مشورے کے نہ کروں گا اور نہ کسی بات میں
 کسی طرح تمھارے خلاف کروں گا قسم ہو خدا کی کہ اگر امام اور خلیفہ کا حکم نہ ہو تو میں یہ اندک نہ کیا کہ تم مجھے پہلے مسلمان نہ ہو
 اور تم خاصان درگاہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو پھر دونوں صحابیوں نے آپس میں مصافحہ کیا اور خالد بن الولید کا گھوڑا
 سامنے لایا گیا اور وہ اُس پر سوار ہو کر ابی عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ساتھ بائیں گرفتاری دونوں سرداران رومی اور شامل
 ہونے نصرت الہی کی اس معاملے میں کرتے ہوئے بمقام دیر کے پہنچے اور وہاں اُترے اور سب مسلمانوں نے آپس میں
 ملاقاتیں کیں پھر جب دوسرا دن آیا لشکر مسلمانوں کا آراستہ اور لوگ سوار اور اہل دمشق لڑنے کو آمادہ ہوئے اور حاکم مقرر ہوا
 اہل دمشق پر تو ماداماد بادشاہ کا جو متحد علیہ تھا چب متوجہ ہوئے وہ لوگ خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہا کہ رومی
 ذلیل ہوئے اور عرب اسلام کا انکے دل میں سا گیا اور دونوں سرداروں نے گرفتار ہو جانے سے انکی توہین ہوئی پس مناسب ہو کہ ہم
 باتفاق ان پر حملہ کریں ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ بہتر تو میں تمھارا تابع حکم ہوں پس سب مسلمانوں نے تکیہ کرتے ہوئے حملہ کیا
 اور انکی تکبیروں سے گرد و نواح اُس مقام کا کانپ اٹھا اور واقع ہوا قتل رومیوں میں اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم نے ایسا جہاد کیا کہ کفار ذلیل ہوئے اور اللہ تعالیٰ راضی ہوا عامر بن الطفیل نے روایت کی ہے کہ اس حملے میں
 ایک ایک نے ہم میں سے دس دس رومیوں کو قتل کیا اور وہ لوگ سوائے ایک ساعت کے ٹھہر نہ سکے اور بھاگ بھگے اور تمام دیر سے

۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

اپنے سپاہ اور سرداران سے پیچھے ڈال دیا ہر تلے کہا کہ میں نے اسوجہ سے سب سے پیچھے چھوڑا اس کام کے واسطے تجوز کیا کہ
لو بجائے میری تلوار کے ہوا اور پشت پناہ میرا بوس اس وقت تو اس کام پر روانہ ہو کہ میں نے بارہ ہزار رومیوں پر چھوڑا سردار اتر
گیا اور جب تو مقام بلبک پہنچے تو اس لشکر رومیوں کو جو بمقام اجنادین ہر حکم کر کہ وہ لوگ ارض بلقا اور جبال سوادین تفرق
ہو کر ٹھہرے زمین اور کسی عرب کو اس ارادے سے نہ آنے دین کہ وہ اپنے ساتھیوں میں بیٹھے عمر بن العاص کے
ساتھ جو اسی نواح میں ہیں تا مین دروان سے کہا کہ سب حکم تیرا چھوڑی مشغور ہوا زمین نہ پھر ونگا مگر خالد بن الولید اور ان کے
ساتھیوں کا سر لیکر بعدہ حجاز میں جاؤنگا اور وہاں سے نہ پھر ونگا مگر بیکو ڈالنے کیسے اور مدینے کے ہر تلے نے
کہا قسم ہوا نہیں کی کہ اگر تو اپنا قول پورا کر لیتا تو وہ شہر جو مسلمانوں نے فتح کیا ہی میں چھوڑ دینا اور چھوڑا اس بات کی و ستائیز
لکھ دینا کہ میرے بعد تو ہی بادشاہ ہو پھر ہر تلے نے اسکو خلافت اور ایک صلیب سونے کی دی جس کے چاروں
کناروں میں ماقوت میں قیمت لگے تھے اور کہا کہ جس وقت دشمن سے مقابلہ ہووے تو اس صلیب کو اپنے
آگے رکھنا چھوڑ دینی واقعہ شد نے روایت کی ہے کہ جب دروان نے صلیب کو لیا کنسیہ میں آکر مسعود
کے پانی میں در آیا اور تسون نے اس کے واسطے نازخ کی ٹیڑھی اور کناس کی خوشبوؤں کی دھونی اسپر دی بدو
اسی وقت دروان نے شہر سے نکل کر باب فاریس پر خیمہ کھڑا کیا اور رومی لوگ بھرا ہی اس کے آمادہ بکوت ہو گئے پس
جب لشکر اس کے ساتھ کا پورا اور کچا ہو گیا ہر تلے نے اپنے ارباب دولت اس کے رخصت کرنے کو سوار ہو کر لوہے کے پل
ٹنگ لیا اور وہاں ٹھہر کر دروان کو رخصت کیا اور دروان براہ معرات روانہ ہو کر حماہ میں پہونچا اور وہاں ٹھہر کر فوراً
ایک قاصد اجنادین کو بھیجا اور وہاں کی فوج کو یہ حکم دیا کہ وہ سب رستوں پر متفرق ہو کر ٹھہریں اور عمر بن العاص کے
لشکر کو خالد بن الولید کے لشکر میں مل جائیے مانع اور مزاحم رہیں پھر اسنے اپنے رؤسا اور سرداران ہرا ہی کو کجا کر کے
کہا کہ میرا ارادہ ہے کہ میں اہل عرب کی غفلت اور تعلی میں ان تک پہونچ کر کسی کو انہیں سے باقی نہ چھوڑوں سرداروں
نے اس کی اس تجویز کو پسند کیا پس جب رات ہوئی دروان براہ سلیمہ اور وادی الحیاہ کے روانہ ہوا راوی
نے بیان کیا ہے کہ جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کلاص اور خزائیل کو مار ڈالا تب اپنے لشکر کو حکم دیا کہ دمشق پر
حکم کریں پس مسلمانوں نے اس حیثیت سے حملہ کیا کہ اکثروں کے ہاتھوں میں واسطے بچانے کے تیر اور پتھروں سے چڑے
کی ڈھالیں تھیں پس اہل دمشق نے یہ دیکھ کر تیر اور پتھر چلانا شروع کیا اور مسلمانان یمن کے انہر تیر مارتے تھے اور
شور و ہنگام برپا ہوا اور اہل دمشق ضیق محاصرہ میں مبتلا ہوئے اور یقین ہو گیا رومیوں کو اپنے ہاگ ہونے کا شدادین
اوس نے روایت کی ہے کہ میں راتیں ہم اہل دمشق کو محاصرہ کیے رہے پھر یہ کو یہ خبر معلوم ہوئی کہ ہڑا بھاری لشکر رومیوں کا
بمقام اجنادین اکٹھا ہوا ہی پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اپنے مقام سے سوار ہو کر بجانب باب الحماہ ابو عبیدہ
بن الجراح کے پاس گئے اور اسے مشورہ کیا اور کہا کہ ای امین الامۃ میری رائے یہ ہے کہ ہم سب یہاں سے اجنادین کو

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

کہ تم اپنے لشکر سے ایک جو احمد بہادر جنگ آزمودہ کو چن کر اس لشکر کے مقابلہ کو بھیجیں اگر پاوے وہ انہیں جگہ اسید کی تو
 بھڑکے نہ دے ورنہ ہمارے پاس پلٹ آوے پس جب خالد بن الولید نے کلام ابو عبیدہ بن الجراح کا سنا کہا انھوں نے لڑائی میں لامرہ
 میں زخمی لشکر مسلمانوں سے ایک شخص کو جانتا ہوں کہ وہ موت سے نہیں ڈرتا ہی اور ولیم اور بہادر ورن سے لڑنے میں
 آگاہ اور دانا ہو اور اس شخص کے بچا ہوا ہوتا ہے ابو عبیدہ بن الجراح نے پوچھا کہ وہ کون شخص ہے خالد
 بن الولید نے کہا کہ وہ ضرار بن الازور بن سنان بن طارق بن ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ قسم ہے خدا کی تم نے ایسے شخص کی
 تعریف کی جسکی سیرتیں شہر میں ہیں تم انھیں کو اس کام پر بھیجیں خالد بن الولید اپنی جگہ پر آئے اور ضرار بن الازور کو طلب
 کیا پس اسے ضرار بن الازور اور سلام کیا خالد بن الولید نے انکو اور کہا کہ ایسے ازور کے میں ارادہ رکھتا ہوں کہ تم کو ایسے
 پاسداریوں کا سردار مقرر کروں جنھوں نے اپنی جانیں بوجہ بہشت کے اشد تعاضے کے ہاتھ بھیجی ہیں اور اس در فانی پر
 عالم باقی کو اختیار کیا ہو اور پچھلے گھر کو پہلے گھر پر اور جاؤ تم بمقابلہ اس لشکر کے جو بہ ملک اہل و مشق کے آتا ہے پس اگر دیکھو تم
 کو نہ کچھ تابو چل سکتا ہو تو ان سے لڑو اور اگر طاقت مقابلے کی نہ ہو تو پلٹ آؤ ضرار بن الازور یہ کلام سن کر بہت خوش ہوئے
 اور کہا کہ تم نے میرے دل کو اس معاملے سے بڑھ کر کبھی خوش نہیں کیا ہو اور اگر تم منع نہ کرو تو میں اکیلا بذات خود اس کام
 پر جا سکتا ہوں خالد بن الولید نے کہا میں اپنی جان کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تم مضبوط اور بہادر ہو لیکن اشد تعاضے نے
 تم کو حکم نہیں کیا ہو کہ دیدہ و دانستہ اپنے کو ہلاکت میں ڈالو لیکن جن لوگوں کو میں نے چکر تمھارے ساتھ کے واسطے
 مقرر کیا ہے انکو لیکر روانہ ہو راوی نے بیان کیا ہے کہ ضرار بن الازور بہوشیاری تمام مسلح ہوئے اور چاہا کہ فوراً روانہ
 ہو جاوے خالد بن الولید نے کہا کہ اپنے نفس کے ساتھ نرمی اور ہربانی کر دنا انیکہ کیجا ہو جاوے لشکر تمھارے ساتھ
 کے واسطے ضرار بن الازور نے کہا قسم ہے خدا کی کہ میں نہ پھرونگا اور جو شخص اس معاملے کو بہتر جانے گا وہ مجھے آملیگا پھر
 جلدی کر کے ضرار بن الازور روانہ ہوئے اور بیت لسیا تک پہنچے اور یہ وہ مقام ہے جہاں آزر بت تراش بہت
 بناتا تھا اور وہاں پہونچ کر ٹھہرے تا انیکہ اُنکے ساتھی بھی وہاں پہونچ کر ان سے جا ملے پس جب جماعت پوری اور
 یکجا ہو گئی ضرار بن الازور نے بجانب لشکر دشمن کے دیکھا کہ لوگ اس لشکر کے مثل پھیلی ہوئی ٹیڑھی کے پہاڑ کی گھٹائی
 سے اترتے ہیں اور وہ لوگ لپٹے ہوئے ہیں زرہوں اور لباس سے اور آفتاب اُنکی زرہوں اور خود وں پر چمکے ہوئے
 پس صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب یہ حال دیکھا ضرار بن الازور سے کہا کہ قسم ہے خدا کی کہ لشکر بہت بڑا
 ہے بہتر ہے کہ تم لوگ پلٹ چلیں ضرار بن الازور نے کہا قسم ہے خدا کی کہ میں خدا کی راہ میں شہید نہ کرونگا اور تعبت راہ اس
 شخص کی کرونگا جس نے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا ہو اور اللہ تعالیٰ کبھی مجھ کو ٹیڑھ پھیر کر بھاگتے نہ دیکھے گا اور خود اللہ تعالیٰ
 فرماتا ہے فلا توجلواہم لادبارہم اگر میں بھاگوں گا تو اللہ تعالیٰ کا لشکر رونا فرما نہ دے اور نہ ہوں گا پس رافع بن عمرہ اطاحی نے
 کہا کہ اے مسلمانو یہ کیا ڈر ہے ان گروہ سے آیا اللہ تعالیٰ نے تم کو اکثر لڑائیوں میں مدد نہیں دی ہے اور اللہ صبر سے

اور جنہوں نے ہو کر سکا بچھا کیا اور نیزہ بڑھا کر گھوڑے کو خیز کیا اور شور کر کے رومیوں نے انکی طرف بائیں پھیریں اور ضرار اور ضرار بن الازور یہ شہر پر مٹتے تھے پھر ضرار بن الازور نے جماعت رومیوں کو بچھاڑتے ہوئے انپر حملہ کیا اور ضرار بن الازور کو طلب مدد ان تھے اور سرہنگان روم نے ضرار بن الازور کو گھیر لیا تھا اور وہ دائیں بائیں سب کو اپنے سے باز رکھتے تھے اور جس شخص کو نیزہ مارے وہ ہلاک ہو جاتا اور جو سوار انکے نزدیک آتا تھا اس سے مقابلہ کرتے تھے یہاں تک کہ ایک عہتا کثیر کورومیوں سے مار ڈالا اور باوازلند مسلمانوں سے کہا کہ اے اللہ یحبہ لذبنا یقاتلون فی سبیلہ صفا کاظم نسیان جو میں پھر اپنا لشکر رومیوں کا مسلمانوں پر اور شور کیا اور ڈانٹا نکوا اور لڑائی کا شعلہ بلند ہوا اور حمران بن وروان نے ضرار بن الازور کے پاس پہونچ کر ایک نیزہ انکے مارا کہ انکے بائیں جانب بازو میں لگا پس سست کر دیا انکو اور ادا کر دیا اسکی اذیت کو ضرار نے پس انھوں نے براہ غیرت کے وروان کے بیٹے پر حملہ کر کے نیزہ انکے مارا کہ انکے دل میں لگا اور وہ مر گیا اور جب ضرار نے نیزے کو اپنی طرف کھینچا تو نیزہ بدوون پھل کے نکلا اور اس نیزے نے حمران کا کام اس طرح سے تمام کیا تھا کہ پیٹھ کی گریون تک پار ہو گیا تھا پس جب رومیوں نے دیکھا کہ نیزہ بے پھل کا نکلا درپے قتل ضرار بن الازور ہو کر انکو گرفتار کر لیا انصاحب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب ضرار کو بدست دشمن کے اسیر دیکھا یہ امر انپر بہت شاق گذرا اور وہ بہت سخت لڑائی لڑے اس غرض سے کہ ضرار بن الازور کو چھڑا دیں لیکن کوئی راہ ان کے چھڑانے کی انکو نہ ملی اور ارادہ بھانگنے کا کیا تب رافع بن عیمیر الطائی نے مسلمانوں سے خطاب کر کے کہا کہ اے لوگ حافظ اور حامل قرآن شریف کے کہاں جاؤ گے تم کیا ہمیں جانتے ہو کہ جو شخص چہاد سے پیٹھ پھیرے گا وہ اللہ تعالیٰ کے غضب میں مبتلا ہو گا اور حال یہ ہی کہ بہشت میں دروازے ہیں کہ وہ سوائے محمد بن صابر بن کے اور کسی کے واسطے نہیں کھولے جاتے ہیں صبر کرو صبر کرو ای حامیان وین کے اور حملہ کرو تم بندگان صلبان پر آگاہ ہو کہ میں تمہارے ساتھ اور تمہارے آگے ہو نکلا اور اگر تمہارے سردار ضرار بن الازور گرفتار ہو گئے یا مار ڈالے گئے ہیں اللہ تعالیٰ تو زندہ ہی اور ہمیں مر ہی اور تمکو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ مسلمانوں نے اس کلام کے سننے سے ہمراہ رافع بن عیمیر الطائی کے رومیوں پر حملہ کیا اور ہتھوں کو مار ڈالا اور بہت بہادر وں سے لڑنے پھر جب پیغمبر خلد بن الولید رضی اللہ عنہ کو پہونچی کہ ضرار بن الازور گرفتار ہو گئے اور بہت مسلمان مارے گئے پس یہ باجرا انپر سخت گذرا اور پوچھا انھوں نے کہ رومیوں کی تعداد کس قدر ہے جزو نے کہا کہ بارہ ہزار ہیں خالد بن الولید نے یہ سن کر کہا قسم یہ خدا کی کہ میں نے یہ گمان کیا تھا کہ دشمن کی جماعت تھوڑی ہی اور یہ سب بھکرات بھیجے اپنی قوم کی کی تھی پھر پوچھا کہ سردار انکا کون ہی خیر نے کہا کہ دروان حص کا حاکم انکا سردار ہی اور ضرار بن الازور نے انکے بیٹے کو قتل کیا ہی پس یہ سن کر خالد بن الولید نے کہا لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی اعظم پھر کسی ایک شخص کو ابوصیفہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اس معاملے میں مشورہ طلب کیا میں ابوصیفہ بن الجراح نے یہ کہلا بھیجا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

پس مسلمان اسی سوچ میں تھے کہ دفتہ خالد بن الولید سے اپنے لشکر کے قریب آسکے پہنچے ہیں انھوں نے باوازی بن خالد بن الولید سے پوچھا کہ یہ سوار جو اپنی جان کو راہ خدا میں خرچ کر رہا ہے اور دلیری کر رہا ہے ساتھ دشمنان خدا کے کون ہے خالد بن الولید نے کہا تم ہی خدا کی کہ میں خود نہیں جانتا ہوں اور اسکے حالات اور صفات نے مجھ کو تعجب میں ڈال رکھا ہے رافع نے کہا کہ حال اس کا یہ ہے کہ وہ در آتا ہے رومیوں کے لشکر میں اور دائیں بائیں نیزہ مارتا ہے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر وہ مسلمان نہ ہو سب کے سب بالاتفاق حملہ کر دو اسے حمایت دین خدا کے مستعد ہو جاؤ راوی نے بیان کیا ہے کہ ملا لیا یہ مسلمان انھوں نے گھوڑوں کی باگوں کو اور راستہ کر لیا نیزوں کو اور بعض بلگئے ان کے بعد انھوں سے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ آئے آگے اور مستعد ہو گئے کہ دفتہ دیکھا اسی سوار کو کہ قلب فوج سے مثل شعلہ آگ کے نکلا اور وہ خون سے مہر ا ہوا تھا اور گھوڑے سے پسینا ٹپکتا تھا اور جو رومی اس سوار کے نزدیک آ جاتا تھا اسکے خوف سے ہلٹ کر اپنی قوم میں چلتا تھا پس انھوں نے اتفاقاً سوار رومیوں کے چند اشخاص کے ساتھ ہیں اس حالت میں خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور اس کے ساتھیوں نے رومیوں پر حملہ کیا اور بچایا اس سوار کو رومیوں کے تیز چلے سے اور اسے سوار مسلمانوں کے لشکر میں پس مسلمانوں نے بغیر غور اس کو دیکھا تو یہ معلوم ہوا کہ گویا وہ ایک ملکر ا ارغوان بھول کا ہے جو مسخر رنگ ہوتا ہے اور فوج میں آتا اور وہ تھا پس خالد بن الولید نے اس کو پکارا اور کہا کہ خدا تجھ کو جزا سے جزا دے جو دوسرے کو شخص ہی کہ صرف کیا تو نے اپنی جان کو اللہ کی راہ میں اور ظاہر کیا تو نے اپنے غصے کو دشمنان خدا پر کھول تو ہماری آنکھ کے واسطے اپنے ڈھانچے کو راوی نے بیان کیا ہے کہ اعراض کیا اس سوار نے خالد بن الولید سے اور کچھ کام نہیں کیا اس نے اور چھپا یا اپنے تئیں لوگوں کے بیچ میں پس پکارا اور کہا اس سے اہل عرب نے ہر طرف سے کہ ای نیک مرد سردار تیرا لکھو پکارتا ہے اور تجھے کلام کرتا ہے اور تو اسے اعراض کرتا ہے چل اپنے سردار کے پاس اور بیان کر اپنا نام اور حال اپنے سردار سے تاکہ زیادہ کریں وہ بزرگداشت تیری سوا اس سوار نے اُنکی بات کا بھی کچھ جواب نہ دیا پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو حال اس کا نہ کھلا خود اسکے پاس گئے اور کہا کہ افسوس ہے کہ میرے اور مسلمانوں کے دل تیرے تحقیق حال میں متعلق ہیں سو تو کو شخص ہی کہ میں جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اُس سے اصرار کیا تب جواب دیا اُس سوار نے اپنے ڈھانچے کے نیچے سے لکھو عورت کی زبان میں اور کہا اُس نے کہ اوس طرف نہیں روگردانی کی میں نے تیرے براہ نافرمانی کے ولکن سبب حیا و فرم کے سو اسے کہ میں پر دے کی بیٹھنے والیوں سے ہوں اور نہیں کیا میں نے اس کام کو مکر بخیرگی دل کے سچے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم کون ہو انھوں نے کہا کہ میرا نام خولہ ہے اور میں ازور کی بیٹی ہوں بلکہ سردار جو قیدی ہیں میرے بھائی ہیں اور میں عورت عرب قوم مانج میں بیٹی تھی کہ دفتہ مجھ کو قید قرار کی پہنچی میں سوار ہوئی میں اور کیا میں نے پوچھا کہ راوی نے کہا ہے کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ یہ حال لشکر نظر مہربانی اور شفقت کے خولہ کے حال پر دے لگے اور کہا کہ ہم سب بلکہ ایک بارگی حملہ کریں اور ہو خدا سے

گھوڑوں پر سے اور چلانے لفظوں لفظوں خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں سے کہا کہ قبول کرو تم اُنکے امان مانگنے کو اور لاؤ انکو میرے سامنے پس سامنے لائے گئے وہ لوگ اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم کون ہو انھوں نے کہا کہ ہم دروان کی فوج کے لوگ ہیں اور مقام ہمارا محوص ہے اور کچھ فوجیتین ہو گیا ہو کہ ہاگوں کو ملاقات مقابلہ اور لڑنے کی تم لوگوں سے نہیں ہو ہیں ہم اسوا سٹے آئے ہیں کہ تم ہمکو اور ہمارے اہل و عیال کو امان دو اور ہکو اُن لوگوں میں سمجھو جتنے غنی صلح کیا ہو کہ جتنا مال طلب کر گئے ہم تمکو دیو گئے اور جو لوگ ہمارے شہر میں ہیں وہ بھی ہمارے اس قرار و ادب پر راضی ہو جائیں گے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اُنسے کہا کہ جب ہم تمھارے شہر میں ہو چینگے تب صلح کرینگے اس جگہ ہم صلح نہ کرینگے لیکن تم لوگ ہمارے ساتھ رہو سو تمہیں تک کہ حکم کرے اللہ تعالیٰ ہمارے ارادوں کے پیچ میں جو حکم اسکو منظور ہو پھر حکم کیا خالد بن الولید نے اُنکے حوالہ میں رکھنے کا اور پوچھا اُنسے کہ آیا تمکو حال ہمارے اُس ساتھی کا معلوم ہے جنھوں نے تمھارے سردار کے بیٹے کو قتل کیا ہے انھوں نے کہا کہ شاید وہ ننگے بدن میں جنھوں نے مارا ہم میں سے جسکو مارا اور بچ میں ڈالا ہے ہمارے سردار کو بسبب قتل کرنے اُسکے بیٹے کے خالد بن الولید نے کہا کہ ہاں میں اُنھیں کو پوچھتا ہوں ان لوگوں نے کہا کہ انکا حال یہ گذرا کہ جب دروان نے اُنکو اپنے قابو میں پایا تب ایک اشرار سوار کر کے ہمراہی سوسوار کے بجانب حص بارادہ اس امر کے روانہ کیا ہو کہ وہاں سے ہر قل بادشاہ کے پاس بھیجے بغرض انھار اپنی شجاعت کے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ یہ کلام سنکر خوش ہوئے پھر بلا لیا انھوں نے رافع بن عیرہ الطائی کو اور کہا کہ تم اس ملک کی راہ سچ خوب توفہ ہو اور تمھاری تجویز اور تدبیر سے ہمیں ارض سادہ وغیرہ باسانی طی کی تھی جبکہ تم نے اوٹون کو پیا سا کر کے پانی پلا با تھا اور باندھ دیئے تھے تمھارے اُنکے اور فوج کرتے تھے ہم اُنہیں سے ہر روز دس اونٹ اور کھاتے تھے گوشت اُنکا اور پیا تھا گھوڑوں نے وہ پانی جو اوٹون کے پیٹوں میں تھا یہاں تک کہ نکل آئے ہم ان میں اور تدبیر اور حیلے میں تم لوگوں میں ملتا ہوا اور ضرر میں لازماً بمعیت ایک سوسوار کے حص کو بھیجے گئے ہیں پس تمکو چاہیے کہ لشکر مسلمانوں سے جسکو دوست رکھتے ہو اپنے ساتھ لے لو اس قوم کے پیچھے جاؤ اور قریب ہو کہ تم اُنہیں مل جاؤ گے اور ضرر کو اُنسے چھڑا لو گے پس اگر تم نے ایسا کیا تو قسم یہ خدا کی کہ یہ بات بڑی کثود کا رہو گی اور رافع نے کہا کہ میں یہ امر بخوشی خاطر قبول کرتا ہوں پھر رافع نے ایک سوسوار مسلمانوں کے لشکر سے چن لیے اور ارادہ روانگی کا کیا اور یہ خوشخبری خولہ بنت الازور کو پہونچی پس وہ بہت خوش ہوئیں اور صلح ہو گھوڑے پر سوار ہوئیں اور خالد بن الولید کے پاس آکر کہا کہ اے ہمارے سردار میں تمکو واسطہ ذات پاک اور بہترین خلائی یعنی رسول مقبول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دلاتی ہوں کہ تمکو بھی اس جماعت کے ساتھ روانہ کرو کہ میں بھی ملکی مدد دہی میں شریک ہوں پس خالد بن الولید نے رافع سے کہا کہ تمکو خولہ کی شجاعت اور بہادری معلوم ہو سو اُنکو بھی اپنے ساتھ لے لو پس رافع نے خولہ کو بھی ساتھ لیا اور روانہ ہوئے اور خولہ بھی مسلمانوں کے پیچھے پیچھے آئے دور دور چلی جاتی تھیں اور جب مسلمان راہ سلیمہ میں پہونچے تب رافع نے ادھر ادھر دیکھا مگر کوئی آثار و نشان

اب میں نے روانہ کیا ہی بطرت اجنادین کے نوے ہزار فوج اور تھکواؤ اس فوج کا سردار مقرر کیا پس روانہ ہوا تو اس مقام کو
اور فوج کو لیکر اہل دمشق کی کمک کر اور مرد دے انکو اور بیچ تو بعض اپنے ساتھیوں کو واسطے مقابلہ اہل عرب کے جو مقام فلسطین
کہ یہ ساتھی تھے اُن اہل عرب کے جو فلسطین میں ہیں اور ان کے ساتھیوں کے بیچ میں جو دمشق میں ہیں حائل ہو جاویں اور ان کے
تو اپنے سردار کو اور روانہ کیا اُسے خط ڈاک پر پس جب خط ہر قل کا دوران کے پاس پہنچا اور پڑھا اسکو وہ ہوا اس سے
جو بیچ و غم اسکو اپنی ہزیمت اور بیٹے کے مارنے جانے کا تھا اور روانہ ہوا وہ بطرت اجنادین کے پاس
وہاں پہنچ کر رومیوں کو کہا میں اور نشان اور صلیبیوں سے آراستہ پایا اور رومی اُس کے استقبال کو آئے اور اُس کے
بیٹے کے مارنے کی تصریت کی پس جب دوران اپنے خیمے میں آ رہا بادشاہ کا خط انکو پڑھ کر سنا یا اُن لوگوں نے حکم
بادشاہ کا جو خوشی منظور کیا اور ہوشیار ہو گئے وہ اپنی جانوں پر واقعی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ تائب دروان سے پھر کر اپنے مقام پر آئے اس وقت عباد بن سعید الحضرمی بھیجے ہوئے شرجیل بن حسنہ
کا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام بصرہ سے خالد بن الولید کے پاس آئے اور بیان کیا کہ نوے ہزار رومی اجنادین
کو آئے ہیں پس خالد بن الولید نے حال سن کر سوا ہونے اور ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس گئے اور کہا کہ ای امین اللہ
یہ عباد بن سعید الحضرمی شرجیل بن حسنہ کے بھیجے ہوئے میرے پاس آئے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ ہر قل نے
دوران کو اُن رومیوں پر جو بہ مقام اجنادین کیا ہوئے ہیں سردار مقرر کیا ہی اور تعداد انکی نوے ہزار ہے پس اس معاملہ میں تماری
راے کیا ہی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ای باسلیمان اشرف اور شرف ہم مسلمانوں کے دو مقاموں
میں ہیں جیسے شرجیل بن حسنہ بصرہ میں اور معاذ بن جبل ارض حوران میں اور یزید بن ابی سفیان ارض بلقا میں اور
نعمان بن مقرن تدمر میں اور عمرو بن العاص فلسطین میں ہیں پس بتیریہ کہ ہم ان سب کو لگے مجھیں کہ وہ ہمارے پاس
چلے آویں پھر ان کے آ جانے کے بعد ہم اراہہ مقابلہ دشمن کا کریں اور مرد اور اعانت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے پس
خالد بن الولید نے عمرو بن العاص کو خط لکھا ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد فان اخوانک المسلمین قد وکوا
المیسرالی اجنادین فان هناك من المعداد والتبعين الفاقهم يريدون المسير اليك ليقطعوا فوالله باخوانهم والله متم نوره
لو كره الكافرون فاذا وصل اليك كتابي هذا فاقدم من معك من المسلمين الى اجنادين فانك تجد هناك اشراف الله تعالى
والسلام عليك وعلى من معك من المسلمين پھر اسی مضمون کا خطاب مرا کے نام جکا ذکر اوپر ہو چکا ہی لکھا بعد ہر شکر کو
حکم کوچ کا دیا پس لاوے گئے خیمے اور ٹھون کی پشت پر اور پیچھے رکھا مال و درہم سب اب لوٹ کر کوئیں خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میری راے یہ ہے کہ میں لشکر کے اسباب اور عورتوں کے ساتھ رہوں اور
تم معہ اصحاب خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لشکر کے آگے رہو پس ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ میں پیچھے رہوں گا
اور تم آگے رہو کہ اس صورت میں اگر روم کا لشکر مع دوران کے تھا اسے سامنے آویگا تم باز رکھو گے انکو پہنچنے سے عورت اور مال

[illegible]

اور اپنے گھر میں بیٹھ رہا اور جس چیز کی توقاقت نہیں رکھتا ہی اس کو نہ طلب کرا سوا سطلے کہ میں نے رات کو خواب میں یہ دیکھا ہو کہ گویا
تو اپنی کمان لیے ہوئے اڑتی ہوئی چڑیوں پر تیر چلا تا ہوا اور بعض چڑیاں انہیں سے زمین پر گر پڑیں اور پھر اڑ گئیں پس میں دیکھ کر تعجب کر رہا تھا
کہ وہ نہ دیکھا میں نے چڑیاں تیز چنگل کی کہ وہ ٹوٹ پڑیں ہوا سے تجھرا دیتے رہے ساتھیوں پر پس چنگل مارتی تھیں وہ تمھارے
سروں اور ٹھنوں پر پھرتے سب اُسے بھاگ نکلتے اور دیکھا میں اُن چڑیوں کو کہ جس شخص پر تم میں سے چنگل مارا اس کو بیہوش کر دیا
پھر میں چونک اٹھی گھرائی اور ڈری ہوئی تیرے حال پر پس تو اس نے پوچھا کہ آیا تو نے مجھے بھی بیہوش میں دیکھا اُس نے کہا ہاں
میں نے یہ دیکھا کہ یہ تحقیق چنگل سے زخمی کیا تجھ کو ایک بڑی چڑیا شکاری نے پس بیہوش کر دیا اُس نے تجھ کو پس طمانچہ مارا بولیں نے اپنی
زوجہ کے گھونٹے میں اور کہا کہ خرابی ہو تجھ کو نہ خوشخبری سنائی تو نے یہ تحقیق سنا گیا خوف اہل عوب کا تیرے دل میں یہاں تک کہ خواب
میں بھی تو اُن کو دیکھتی ہو تو خوف نہ کر قریب ہو کہ میں مردار عوب کو تیرا خادم بنا دوں گا اور اُن کے ساتھیوں کو چر داہم بکری اور بٹون کا
کو دوں گا اس کی زوجہ نے کہا کہ کوجو چاہتا ہو کہ تحقیق میں نصیحت کر چکی ہوں تجھ کو پس مانا بولیں نے اس کی بات کو اور تیار ہو کر گھر سے
نکلا اور جو لوگ دمشق میں تھے سب اس کے ساتھ سوار ہوئے اور تھے وہ چھ ہزار سوار اور دس ہزار پیادے آرمودہ کا راہ راہ نشین
اور روانہ ہوئے یہ لوگ پیچھے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مقدمہ لشکر میں تھے اور دور
تھا پہلے پر جا چکے تھے غزنون اور لکون بالون سے پس اُسی حالت میں کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اونٹوں کی چال پر
چلے جاتے تھے کہ دفعہ اُن کے ایک ہمراہی نے ایک غبار دیکھا اور ابو عبیدہ بن الجراح سے کہا کہ میں اُس غبار کو دشمن کا
لشکر گمان کرتا ہوں پس ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ بیشک اہل دمشق ہیں کہ ہلو گوں میں امید رکھ کر آئے ہیں اور پھر گویا عبیدہ
بن الجراح یہاں تک کہ آئے ہو وچ سوار عورت اور اغنام کے اُسے اور وہ غبار بڑھتا جاتا تھا اور آواز میں بلند ہوتی
تھیں پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اے مسلمانو ہوسنار ہو جاؤ کہ دشمن تم تک پہنچنے والے ہیں پس وہ یہ کلام
تمام نہیں کر چکے تھے کہ ظاہر ہوا لشکر گویا وہ ایک حکمرانہ پھری رات کا تھا اور بولیں لشکر کے آگے تھا پس جب دیکھا اُسے
ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف قصد حملے کا کیا اُن پر اور تھے اُس کے ساتھ چھ ہزار سوار اور بولیں کے بھائی بطرس اور پیل نوح
غزنون پر حملہ کیا اور انہیں سے ایک جماعت کو کھینچ لیا اور بجا بدمشق کے واپس گیا پس جب بطرس ہراستریاق پر پہنچا وہاں
اس غایت سے بھڑک دیکھے اور دریافت کرے کہ اس کے بھائی بولیں کا معاملہ کیوں گزرتا ہو اور ابو عبیدہ بن الجراح کا حال یہ ہوا
کہ جب اس شخص نے یہ معاملہ ناگمانی رومیوں کی طرف سے دیکھا کہ اس قسم کو خدا کی کربا ہے ہی اچھی تھی جو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
نے کہا تھا اپنے متین پیچھے لشکر کے تجویز کیا تھا اور اسی حالت میں بولیں کے قریب آیا اور ارادہ حملے کا اُن پر کیا اور نشان اور
صلبان اُس کے سر کاہر تھے اور اور غزنونین سہارا تھیں اور لڑکے چلاتے تھے اور ہزار ہر دو سلمان اُس کی طرف بڑھے اور مقابلہ اُس کا
یہ قتال شدید کیا اور دشمن خدا بولیں نے قصد بجا نب ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے کیا اور ہونے لگی آپس میں اُن دو نوٹے لڑائی
اور واقع ہوئی لڑائی درمیان صیابہ اور رومیوں کے اور ادبیا ہو غبار لڑائی کا اُن کے سر دین اور پڑے لوگ رو صحر لڑائی میں زمین شخو را پر

[illegible]

انہیں سے بیکر بنین پھر اور جب ضرار بن الازور نے اس امر کو جانا کہ انکی بہن خولہ بھی اہل روم کے قیدیوں میں ہیں بہت دشوار گزار اپنے
 یہ معاملہ پس لائے وہ خالد بن ابوالید رضی اللہ عنہ کے پاس اور انکو اس حال سے آگاہ کیا خالد بن ابوالید نے اسنے کہا کہ ذرا صبر کرو
 اسرا سٹے کہ ہم نے اُنکے سردار اور ایک گروہ و میونکو پکڑ لیا ہے پس قریب ہے کہ جو ضلّانکے ہم اپنی عورتوں کو چھڑا دیں اور ہمکو بطلب عورت
 کے و مشق کا جانا ضرور ہے پھر خالد بن ابوالید نے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ عورتوں کو لیکر یا ہستکی رفتار داناہے چون
 کہ دیکھیں وہ بقیہ ہمازی عورت کے کیا ہوتا ہے پھر جریدہ روانہ ہوئے خالد بن ابوالید رضی اللہ عنہ ساتھ دو ہزار سوار کے اور
 سب لشکر ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ساتھ روانہ کیا اس خوف و خیال سے کہ شاید وردان مع لشکر کے اُسے مقابل
 نہو جائیں نہ ہو لشکر اور چلے خالد بن ابوالید رضی اللہ عنہ مع اُن لوگوں کے جو اُنکے ساتھ تھے بطلب قیدیوں کو اور آگے اُنکے
 رافع بن عمیر الطائی اور میسرہ بن مسروق العسلی و ضرار بن الازور و سوار سلمان تھو اور کوشش کی سمجھنے چلے ہیں اور
 ضرار بن الازور یہ اشعار پڑھتے تھے پس ہم نے خالد بن ابوالید اُنکے مضمون شعر سے اور چلے جاتے تھے تا انکے قریب استریاق
 کے پہونچے پس دیکھا ایک گرد بلند کو اُسکے پیچ میں تلواریں چمکتی ہیں پس خالد بن ابوالید نے کہا کہ تعجب کا معاملہ ہے فیس بن
 ہبیرہ المرادی نے کہا کہ یہ بقیہ گروہ مشق کے ہیں خالد بن ابوالید نے کہا کہ راستہ کو تم اور تان لونینوں کو تاکہ دیکھیں ہم
 یہ کیا ہو رہا ہے پس راستہ کر لیا اُنھوں نے نیزن کو اور چلے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب بطرس برادر بولص عورت عرب کو
 پکڑ لیا کہ مقام نہرا استریاق بنایت دیکھنے حال پہونچائی کے ٹھہرا تھا اُسے عورتوں کو اپنے سامنے بٹایا پس فتح نہ بنت الازور سے
 کسی کو زیادہ اُسے خوبصورت نہ دیکھا پس کہا اسنے کہ یہ خاص میرے واسطے ہیں اور میں انکے واسطے اس میں کوئی کچھ جھگڑا نہ
 اور اسی طرح قوم ہمازی اُسکے ہر عورت کی نسبت کہتے تھے کہ میرے لیے ہیں پھر کہا اُن لوگوں نے مال لوٹ کو اور پھڑے
 بانٹنا دریافت حال بولص اور اُسکے ہمراہیان کو اور عورتوں کا حال یہ تھا کہ اس میں بڑھی عورتیں قوم جیر اور اولاد و عمال و قبا
 سے تھیں اور وہ عورتیں گھوڑکی سواری اور راتوں کے چلنے اور در آئے اور مقابلہ کرنے میں اہل عرب پر عادت
 رکھتی تھیں راوی نے بیان کیا ہے کہ یکجا ہوئیں عورتیں ایک دوسرے کے پاس اور خولہ بنت الازور نے کہا اُن سے
 کہ اویٹھیان جیلور باقی نام و نشان تیغ کی آیا راضی ہو تم اس امر میں کہ غالب ہو جاوین تیر گبران روم کا اور ہو تم خدمت کنندہ اہل
 شکر کی پس کہاں گئی اور کیا ہوئی وہ شجاعت اور دانشمندی تمھاری جسکا چرچا اور مذکور مجالس عرب میں ہوتا تھا اور میں نگاہ
 اس میں کہ نہ کش دیکھتی ہوں اور میں تمھارا سب کا مارا جانا آسان دیکھتی ہوں اس خدمتگزاری اہل روم سے پس عفو نہ بنت
 عفا را خمیر یہ نے کہا کہ اویٹھ بنت الازور قسم ہے خدا کی کہ شجاعت اور عقل و معاملات لڑائی اور سوار کاری میں تو ہم سے ہیں
 جیسا کہ تم نے بیان کیا لیکن کیا کام اور کیا خیلہ وہ شخص کو سکنا ہے جسکے پاس گھوڑا نیو کچھ بھی نہو اور دشمنوں نے ہلکونا گاہ گرفتار
 کر لیا ہے اور کوئی سامان ہمارے پاس نہیں ہے اور ہم مثل بکریوں بھاگنے والی کے ہیں پس خولہ بنت الازور نے کہا کہ اے
 بیٹیاں تباہیہ کی خیموں کی چوبیس تو ہیں کہ انکو لیکر ہم سب ان ناکسون پر حملہ کریں اور شاید اللہ تعالیٰ ہمارے مدد دے اور ان پر غالب کریں

[illegible]

ہو گئیں پس درود تم مسیح اور ہر قتل کے غضب و اقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے جنبش میں آئے وہ لوگ بطرس کے کلام سے
اور ایک بار کی حملہ سخت کیا اور صبر کیا عورتوں نے اُنکے مقابلے میں اور وہ اُسی حالت میں تھیں کہ دفعتاً قریب پہنچو خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ مع اپنے ساتھیوں کے اور دیکھا اُنھوں نے اُڑتے ہوئے گریڈ اور چمک تلواروں کی پس اپنے ساتھیوں سے کہا
کہ کوئی شخص تم میں سے اس معاملے کی خبر مجھو دیکھا پس رافع بن عیمقہ الطائی نے کہا کہ میں خبر لاؤنگا یہ کس رافع بن عیمقہ الطائی
روانہ ہوئے اور اپنے گھوڑے کی باگ کو چھوڑ دیا یہاں تک کہ قریب عورتوں کے پہنچے اور دیکھا کہ وہ لڑ رہی ہیں پس پھر
رافع اور بیان کیا خالد بن الولید سے جو دیکھا تھا پس خالد بن الولید نے کہا کہ بڑے تعجب کا یہ معاملہ ہے تحقیق یہ عورتیں اولاد
اور اولاد تباہیہ سے ہیں اور بعض انہیں جبرجین الاقرن اور تبع بن ابی کرب و ذی رعین و عبد الکلال المظلم اور
تبع بن حسان بنی اُس تبع کی ہیں جنھوں نے قتل ظہور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر رسول اللہ کا کیا تھا
اور گواہی اُنکی نبوت کی دی تھی اور اشعار لغت کے تصنیف کیے تھے اور جانو تم اور رافع کہ ان عورتوں کی لڑائی بہت جگہ
مشہور ہے سو اگر اُنھوں نے ایسا ہی کیا ہو جیسا کہ تم بیان کرتے ہو پس بڑائی حاصل کی اُنھوں نے تمام لوگوں اور عرب کی
لڑکیوں پر ہمیشہ کے واسطے اور دور کر دیا عورات عرب بنی کو راوی نے بیان کیا ہو کہ یہ حال عورات کا شکر
مسلمان بہت خوش ہوئے اور اُنھوں نے گھوڑے ہوئے قرار بن الازور اور پھینک دیا اُنھوں نے اپنے پڑے کپڑوں کو اور لے لیا نیز
کو اور سوار ہو کر ڈھیلی کر دی باگ گھوڑے کی بقصد مدد دی عورتوں کے پس خالد بن الولید نے کہا کہ جلدی نہ کرو ای ضرر جانے میں
اس واسطے کہ جو شخص درنگ کرتا ہو اپنے کام میں پہنچ جاتا ہو اپنے مطلب کو اور خوشی حاصل ہوتی ہو اُس کو اور جلدی کرنا لیکھا
کام نہیں بنتا ہو اور نہیں رشکاری پاتا ہو پس ضرر بن الازور نے کہا کہ اے سردار نہیں صبر ہو سکتا ہو مجھے اپنی بہن کی مدد
میں پس خالد بن الولید نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو کشتہ کار قریب ہی پھر مرتب کیا خالد بن الولید نے اپنے ساتھیوں کو
اور نزدیک ملا دیا سب گھوڑوں کے سروں کو اور بلند کیا نشانوں کو اور آئے قلب فوج میں اور کہا کہ اے گروہ مسلمانان
جسوت پہنچ جاؤ تم رویوں تک پس متفرق ہو کر گھیر لو اُنکو پس شاید اللہ تعالیٰ ہماری عورات کو رہائی بخشے اور ہمارے گروہ
رحم کرے پس سمجھو کہ کہہ ہو تمہارا کہنا بخوشی خاطر منظور ہو پس اسی حالت میں کہ رومی عورتوں سے لڑ رہے تھے کہ قریب
پہنچے اُنکے لشکر اور نشان مسلمانوں کے پس چلا کر کھولہ نبت الازور نے کہ اے اولاد تباہیہ کی بہ تحقیق آئی تمہارے لیے
کشتہ کار پروردگار بزرگ اور مہربان سے اور خوشی دی اسنے تمہارے دل کو راوی نے بیان کیا ہو کہ جب بطرس نے
مسلمانوں کے لشکر کو اس طرح دیکھا کہ نیزے اور تلواریں اُنکی مثل برق کے چمک رہی ہیں پس دھڑکنے لگا دل اُسکا اور
کا پٹنے لگے ہاتھ پیر اُسکے اور رومی آپس میں ایک دوسرے کو دیکھنے لگے پس بطرس گھبرا کر کہہ اے گروہ عورتوں کے بہ تحقیق میرے
دل میں تمہاری نسبت مہربانی اور شفقت آگئی ہو سو مجھ سے کہہ لو کہ بھی مان بہن بی بی پھوچی کھتے ہیں اور میں چھوڑ دیتا ہوں
تمکو صلیب کے صدمے میں پس جب تمہارے مرد آہا دیں تم اُنکو اس حال سے آگاہ کر دینا پھر باگ پھیر کر اُن سے ارادہ بھاگنے کا

کیا کیا خالد بن الولید نے کہا کہ مار ڈالا میں نے اُسکو اور یہ سر اُسکا میرے پاس موجود ہے اور سر منگو کر اُسکے سامنے ڈال دیا
 پس بعض کو دیکھ کر رونے لگا اور کہا کہ بھائی کر بیچے کچھ لطف زندگی کا نہیں ہے پس حکم بھی سین ملا وہیں مسیب بن نجبه انصاری
 نے اُسکی گردن باری پھر روانہ ہوئے مسلمان واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب خالد بن الولید نے خطوط بجانب
 شرجیل بن حسہ و معاویہ بن جبل و زید بن ابی سفیان و عمرو بن العاص کے روانہ کیے اور سبھوں نے خطوط کو پڑھا بجعلت وہ
 سب مع لشکر ہزار ہی اپنے کے واسطے اعانت مسلمانوں کے بجانب اجنادین روانہ ہوئے سفینہ غلام رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان کیا ہے کہ میں معاویہ بن جبل رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا اور بچے ہم سب کے سب قلم اجنادین
 ساتھ ہی ایک ہی وقت میں اور یہ معاملہ جامی الاول سلسلہ ہجری میں واقع ہوا اور مسلمانوں اکیس میں سلام علیک
 کی اور دیکھا مجھے لشکر رومیوں کو بے گنتی کا پس جب ہم دکھائی دیے اُنکو ظاہر کیا اُنھوں نے لباس اور شمار اپنے اور
 صف بندی کی اُنھوں نے اپنے لشکر کی اور پھیل گئے وہ ہمارے واسطے زمین اجنادین میں اور تین صغین اُنکی نوے ہزار
 اور ہر صف میں ایک زرا آدمی تھے ضحاک بن عروہ نے روایت کی ہے کہ ہم ہمدانی کے میں عراق کے ملک میں گیا تھا
 اور لشکر سری اور فوج جزامہ کو دیکھا تھا لیکن رومیوں کے لشکر اور اُنکی تعداد اور تھیا روم سے بڑھ کر وہاں نہیں دیکھا تھا
 ہمیں اُسے ہلوگ اُنکے مقابلے میں پس جب دوسرا دن ہوا قصد مقابلے کا کیا اُنھوں نے ہم سے پس جب دیکھا ہم نے کہ وہ
 سوار ہوئے ہیں ہوشیار ہو ہو ہم اور خالد بن الولید سوار ہوئے اور وہ ہماری صفوں کے پیچ میں آئے تھے اور کتنے تھے
 کہ جان لو تم لوگ اس امر کو کہ اس سے بڑھ کر لشکر تم نہ دیکھو گے پس اگر اللہ تعالیٰ نے اس لشکر کو تمھارے ہاتھوں سے بھگا دیا
 پھر کوئی اُنکی جگہ پر اگر تم سے نہ لڑیگا پس غبت کرو تم جہاد میں اور مدد دو دین کو اور ڈرو پیچھے پھرنے سے کہ پیچھے پھرنے کا موجب
 دخول آگ کا ہوتا ہے اور کار ہزمن سے کاڑھے ملاو اور جنبش دو تم تلواروں کو اور نہ حملہ کرو تم جب تک کہ میں حکم نہ دوں
 اور ہوشیار ہو اور ہمیں اپنی آگے کو متعلق رکھو واقدی نے بیان کیا ہے کہ جب روانہ دیکھا کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم بارادہ جنگ جمع ہوئے ہیں تب یکجا کیا اُسے بطارقہ اور ملک کو اور کہا اُسے اُسے کہ امویہ الا صفر جان لو تم اس
 بات کو ہر قل بادشاہ کو تمہارا ہوا اُسے یہ بوجھ تمھارے اوپر رکھ دیا ہے اور تمہارا اعانت چاہی ہے پس اگر شکست اٹھائی تھیں
 اس لڑائی میں تو پھر کوئی تمھاری جگہ اُسے کبھی لڑنے کو نہ آویگا اور مالک ہو عبا و نیگے وہ تمھارے شہروں کے اور
 مار ڈالینگے تمھارے مردوں کو اور پھر کھینکے تمھاری عورتوں کو پس چاہیے کہ صبر کرو تم لڑائی میں اور یکبارگی سب کے سب حملہ کرو
 اور متفرق نہ ہو اور جان لو تم اس امر کو کہ تم میں تین آدمی اُسکے ایک آدمی کے مقابلے میں ہیں اور اعانت طلب کرو تم صلیب سے
 وہ ٹکود دیگی راوی نے بیان کیا ہے کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مسلمانوں کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا اُسے کہ تم میں وہ
 کون شخص ہے جو نگاہ کرے ہمارے واسطے دشمنوں کو اور آزمائش کر ڈالے اُنکی تعداد کی پس ہزار بن الا زور نے کہا کہ یہ کام میں کرونگا
 خالد بن الولید نے کہا قسم یہ خدا کی کہ یہ کام تمہیں ہی ہو گا لیکن امیر حاضر وقت تمھارا سامنا ہو گا وہ دشمن ہوا حنیفاً کو تم اس امر سے

کوئی گروہ رومیوں کا تیر تو روم تم اُس سے اور اگر دیکھو تم کسی مسلمان کو مہا گتے ہوئے پس لو تم اُسکے واسطے چوب خمیو کی اور کھا
اُسکو اُسکی اولاد کو اور کہو اُس سے کہ لڑکے باپے چھوڑ کر کمان جاتے ہو کماں صویرت میں تم آمادہ کرو گے مسلمانوں کو واسطے
لڑائی کے پس عیض بن عفار نے کہا کہ اسی سردار قسم ہر خدا کی ہماری خوشی تو یہ ہو کہ اگر تم ہم کو اپنے لشکر کے آگے کرو تو ہم تلوار میں
ماریں رومیوں کے مٹھ میں اور لڑیں اُن سے یہاں تک کہ نہ باقی رہے ہم میں سے کوئی شخص اور خولہ بنت الازور نے
کہا کہ اسی سردار قسم ہر خدا کی کہ نہیں پروا ہے ہم کو کسی پھیر اور سختی کی بس دعاے خیر دی خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے
اُنکو اور پھر وہ صفوف مسلمانوں کی طرف اور گھومتے تھے اُنکے پیچ میں اپنے گھوڑے پر اور ترغیب لڑائی کی لوگوں کو
دی تھے اور آواز بلند سے کہتے تھے کہ اسی گروہ مسلمانوں کے مدد و تم اللہ کو مدد دے گا وہ تم کو اور روم اللہ کی
راہ میں کفار سے اور قید کر دہائی جانوں کو اللہ کی راہ میں اور صبر کرو دشمنوں کی لڑائی میں اور لڑو اپنے حرم اور
اولاد کی حفاظت اور دین کے واسطے اور نہیں ہو تمھارے لیے کوئی پناہ کی جگہ کہ رجوع کرو گے تم اُسکی طرف نہ
نہ کوئی چھینے کی جگہ کہ چھپ رہو گے اُس میں پس ملاو تم نشانوں کو اور آگے کرو تلواروں کو اور نہ حملہ کرو جہتک کہ میں حکم نہ
دے دوں اور تیروں کو یکجا چلا واسطے سے کہ جسوقت نکلیں وہ کمانوں سے تو یہ معلوم ہو کہ گویا ایک ہی کمان کے تیر ہیں
کسو واسطے کہ جسوقت ملے ہوئے نکلیں گے تیر مثل تیر یوں کے تو بے شبہہ کوئی تیر اُن میں کا کارگر ہوگا واصبروا واصبروا بطول
واتقوا اللہ لعلکم تفلحوا اور جان لو تم اس بات کو نہ ملاقی ہو گے تم کسی دشمن سے مثل حمایت کنندگان اور ولیوں اور
بادشاہان اس گروہ کے راوی نے بیان کیا ہے کہ خوش ہوئے مسلمان خالد بن الولید کی باتوں سے پھر بخوشی آمادہ
ہو گئے واسطے لڑائی کے اور نکال لیا تلواروں کو اور کھینچ لیا کمانوں کو اور چڑھایا تیروں کو پیر اور خالد بن الولید قلب
خون میں ٹھہرے مع عمرو بن العاص اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور قیس بن ہبیرۃ المرادی اور
رافع بن عقیقۃ الطائی اور سیب بن نجبة الفزازی اور ذوالکلاع اور ربیعہ بن عامر اور مثل ان لوگوں کے پھر چلے بجانب
دشمن کے آہستگی اور آرام کے ساتھ پس جب دیکھا و ردان نے بجانب لشکر مسلمانان اور اُنکی آمادگی اور چلنے کو وہ
بھی مع لشکر کے آمادہ ہو کر چلا اور اسکے لشکر نے طول و عرض میں کثرت جو مزدون سے زمین کو بھر لیا تھا او پوری
ہوئیں جماعتیں اور ایک نے دوسرے کی طرف رجوع کیا اور ظاہر کیا دشمنان خدا نے اپنے لشکر میں صلیبان
اور نشانوں کو اور بلند کیا آواز کو ساتھ کلمہ کفر کے پس جب قریب ہوئیں دونوں جماعتیں نکلا صفوف روم سے
ایک شخص تلخ تھا سیاہ لباس پہنے ہوئے اور گہرے لوگ اُسکے آگے تھے پس جب وہ نزدیک مسلمانوں کے آیا عربی زبان میں
پکار کر کہا کہ کون تم میں سے سردار ہے جو گفتگو کرے مجھ سے اور آوی میری طرف کو پس نکلا اُسکی طرف خالد بن الولید رضی اللہ
عنہ اور پوچھا اُس دشمن ترسیان نے کہ آیا تم سردار مسلمانوں کے ہو خالد بن الولید نے کہا ہاں مسلمان لوگ ایسا ہی سمجھتے
ہیں اُسوقت تک کہ میں طاعت خدا اور اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قائم ہوں اور اگر اُس میں مجھ سے کچھ تغیر اور تبدل

[illegible]

اور مدد اللہ تعالیٰ کے راوی نے بیان کیا کہ جب قریب ہوئیں دونوں جماعتیں چلایا تو ام اس نے قہر کو ایک سائے
پس مار ڈالا انھوں نے لوگوں کو اور زخمی کیا بسترین کو اور خالد بن الولید نے منع کیا لوگوں کو حملہ کرنے سے پس ضرار بن المازہ نے
کہا کہ کوئی سبب ہمارے قہر جانیکہ نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ دیکھتا ہو ہمارے سانس ہو اور ہم سے اور گمان کو نہ کر و شمس اس کا نسبت
ہمارے ڈر کو ہم اور سب سے صبری اختیار کی مینے پس حکم دو حاکم کا یا نکلیں ہم میں کو کچھ لوگ تاکہ ویران و طول و بین ہم لڑائی کو قوت
دے تاکہ پس اس وقت حملہ کرینگے ہم سب تمہارے محلے کو ساتھ خالد بن الولید نے کہا کہ اس کام کیلئے خاص شخصیں ہوں ضرار نے
کہا کہ تمہاری کئی چیز اس سے زیادہ میری دل کی مغرب نہیں ہر پیر نکلتے ضرار بن المازہ اور یسنا انھوں نے زہ ہنر اس کو
کو اور ڈالہ یا شی ہوئی زہ اپنے چہرے پر اپنے گھوڑے پر اور اس دن اُس گھوڑے پر ایک عق کر لے لے کے چڑھے کا تھا اور وہ بھی
بہتر تھا اور چھپایا تھا ضرار نے اپنے تین بیچ لباس روم کے پچھڑ دیا اور ویدی کو دمی باگ اپنے گھوڑے کی اور دست
کر لیا اپنے نیزے کو اور حملہ کیا بیچ صف رومیوں کے پس چلائے اور پھینکا رومیوں نے انکی طرف تیر اور پھر لیکن کسی طرح کی اپنا
نہیں پہنچ سکی ضرار کو اپنے اور وہ درختے اور پھاڑے تھے انکی صفوں کو اور مار ڈالے تھے انکے ویران کو پس تھا یہ حملہ مگر مشکل ایک
گروہ اس کے یہاں تک کہ مار ڈالا انھوں نے بتیس آدمیوں کو سوار اور پیدل و حصان بن عون نے بیان کیا کہ ہم نے گنا تھا
ضرار بن المازہ کے مقتولین کو اور جب وہ مارے تھے کسی سوار یا پیدل کو تو میں اُس کا حساب کر لیتا تھا یہاں تک کہ راکو گنا کا حملہ
میں تیس آدمی پہنچ سکتی تھی سواروں نے ورا خالی کر وہ حیرتناک تھے ضرار کے سر آرائی اور لڑائی میں اُس کا زخمی و ضرار نے خود کو
سے اور زہ ہانتہ کو پھر سے سے اور کہا کہ ابی صفر بن ضرار بن المازہ و چون اور کل میں تھا اس باغی اور یار تھا اور آج تھا اس کا
ہوں و چون قاتل حران بن وردان کا ہوں اور بن بلابون غلبہ دیا گیا اور مقرر کیا گیا کفار پر میں مٹانے والا تھا رومیوں پر کہ
راوی نے بیان کیا کہ جب سنا انھوں نے یہ کلام ضرار کا پہچان گئے وہ اُنکو اور فوراً پلے بجانب اپنی پشت کے پس طس کی
ضرار نے اُن میں اور حاکم کیا اُنکے پیچھے پس اسی حالت میں میم آپڑے اپنی بطارقہ اور راجہ اور ہر قادیہ اور نہ پھس پیچھے پھر سے ضرار
بن المازہ پس کہا دروان نے کہ یہ بدوی کون شخص ہو اسکے ساتھیوں نے کہا یہ وہی شخص ہے جو کبھی ہنہ تن نیزہ لیکر ظاہر ہوتا تھا
کبھی بدوی نیزہ کے اور کبھی ساتھ تیر کے پس جب وردان نے ذکر ضرار کا سنا سانس لی اوپر کی اُس نے اور کہا یہی قاتل میرے
پیچھے کا ہو اور کہ کہیو الامیر کے کہنے کا ہو اور میں تحقیق خواہش اس بات کی رکھتا ہوں کہ کون شخص میرا اس شخص سے لیکر اور جو
مجھے مانگیگا وہ پاویگا پس قصد کیا بجانب دروان کے ایک سر ہنگ زموہہ جنگ نے قوم اور جب وہ اور وہ حاکم طبر کا تھا
پس کہا اُسے دروان کہ میں تمہارا بدلا لوگا پھر ویدی کو دمی باگ اپنے گھوڑے کی پس حملہ کیا ضرار پر پس نہیں گروا و دیے اُن
دونوں نے زیادہ تین گھنٹے تھے تا ان کے نیزہ مارا ضرار نے اسکے اور چار ڈالا اُس ضرار نے اُس کی فری زہ کو پس گروا و دیے اُس کو اور
لڑ گیا پس کہا دروان نے کہ نہ لایا وہ ضرار کو چھ تک و مار ڈالا وہ ضرار کو اور ویران دیکھ لیتا اُس کو اپنی آنکھ سے جب بھی میں تصدیق کرتا
اور کہیو نکلا وقت رکھیو آدمی جن کی لڑائی کی اور نہیں مقابل پاتا ہوں اُسکے واسطے سوا ہے اپنے پھر زہ اپنے گھوڑے سے

[illegible]

اگر جب وردان نے اصفان کو قریب بہ ہلاکت دیکھا اور جان لیا اُسے کہ اگر وہ گناہ کرے گا تو صفحان ہلاک ہو جاوے گا پس کہا
 اُسے اپنی قوم سے کہ اے قوم اس شیطان نے کھایا ہو ایک ٹکڑا میرے جگر کا اور اگر آج میں اُسکو نہ مار دوں گا تو میں اپنے آپ کو ہلاک
 کروں گا ضرور ہو مجھ کو اس سے مقابلہ کرنا اور چھوڑ دوں گا میں بادشاہوں کو اس حالت میں کہ سزائش کرینگے وہ میرے نکلنے اور
 مقابلے کو اس بددی ضعیف کی طرف راوی نے بیان کیا ہو کہ نہ دور ہو بطارقہ اور قیامہ اور ہر قلیہ بیانتک کہ وردان نے
 واسطے مقابلے ضرر کے قسم صلیب کی اُنکو دلائی پس نکلا وہ بجانب ضرر کے ساتھ دس آدمیوں کے قربانی کرینو اے لوگوں میری
 اور وہ زمین پہنے ہوئے تھے اور اُنکے پانوں میں موزے لوہے کے تھے اور بازو اُنکے بھی لوہے کے تھے اور اُنکی ہاتھوں میں
 لوہے کے عمود تھے اور وردان لپٹا ہوا تھا اپنی زرہ میں اور اُسکے اوپر تلخ تھا پس نکلے وہ لوگ وردان اُنکے آگے غما
 مثل شعلہ آگ کے اور دیکھا اس حال کو اصفان نے جو بھوری اثر رہا تھا پس قوت حاصل کی اور ضرب دیا ہو گیا دل اُسکا بندھ گیا
 وہ یقین ہلاک کا رکھتا تھا اور خوشی حاصل کی اُسے واسطے لڑائی کے بعد از مایوسی خلاص کے اور چلا کر کسا ضرر سے کہ
 آمادہ ہوا واسطے لڑائی کے پس التفات کیا ضرر نے بظرف اُسکے اور نہ بجانب اُن لوگوں کے جو ضرر کی طرف آتے تھے مگر یہ
 کہ مستعد ہو گئے وہ اُنکے مقابلے کی واسطے پس وہ اسی حالت میں تھے کہ دفعہ دیکھا خالد بن الولید نے قوم کو آتے ہوئے اور
 دیکھا تلخ کو کہ چکیتا تھا اُنکے سردار کے سر پر پس کہا خالد بن الولید نے کہ تلخ نہیں ہوتا ہو مگر بادشاہ کے سر پر اور بیشک یہ
 سردار قوم کا ہو چکا ہو ساتھی کی طرف خروج کیا ہو پس ہلکو بھی مدد دی اپنے ساتھی کی چاہیے پھر کہا خالد بن الولید نے اپنے ساتھیوں کو کہ
 نکلو ہمیر ساتھ دس آدمی تاکہ برابر ہو جاوین ہم قوم کے پھر نکلے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ساتھ دس آدمیوں کے اپنے بہترین ہمراہوں
 پس چھوڑ دیا اور ڈھیلی کر دین اُنھوں نے باگین اپنے گھوڑوں کی قوم کی طرف اور پہونچے رومی بجانب ضرر کے پس کسا ضرر
 نے اُنکے مقابلے میں مثل صبر بڑے مرتبہ والو تھے اور لڑے اُسے یہاں تک کہ پہونچ گئے خالد بن الولید مع ہمراہیان پیرو اور
 پکار کر کہا کہ بشارت ہو نکلو امیر ضرر میں تحقیق اللہ تعالیٰ نے سعید کیا تم کو پیش خوف کو تم کفار سے پس کسا ضرر نے کیا نہیں
 نزدیک ہر مدد اللہ کی طرف سے راوی نے بیان کیا ہو کہ گھیر لیا خالد بن الولید نے اُنکو مع اپنے ساتھیوں کے اور متوجہ ہو
 لوگ پس میں اور جدا ہوا ہر ایک شخص بمقابلہ ہر ایک شخص کے اور خالد بن الولید نے طلب کیا سردار قوم یعنی وردان کو ضرر بن لازور
 اپنے خصم کو لڑ رہے تھے اور حال اُنکے خصم کا یہ تھا کہ تنگ گئے تھے بازو اور کاٹنے لگے تھے ہاتھ اُسکے پس بدل گئی خوشی اُسکی ساتھ
 رنج کے اور جب دیکھا اُسے خالد بن الولید اور اُنکے ساتھیوں کو پس کھیتا تھا وہ دائیں اور بائیں اور زمین جنبش تھی اُسکے گھوڑی کو
 پس سمجھ گئے ضرر بن لازور حال اُسکا اور حملہ کیا اُسپر ساتھ نیزے کے پس جب یقین ہوا اُسکو اپنی موت کا کر دیا اُسے اپنے
 تین گھوڑے اور بھاگا پس ضرر بھی گھوڑی پر سے اتر کر اُسکے پیچھے دوڑا اور پہونچ گئے اُس تک پس اسی وقت پھینکا ضرر نے نیزہ کو
 اپنے ہاتھ سے اور دونوں کشتی لڑنے لگے زمین پر اور ایک دوسرے کا منہ دھا پڑا اور مکر آرائی کی اور عقاد شمشیر مثل بڑے
 پھاڑا اور چھڑ کے اور ضرر بن لازور دبل پٹیلے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے اُنکو حیلہ اور قوت عطا فرمائی تھی پس جب بھی زمین مکر آرائی پکڑ لیا

[illegible]

ابوبکر اور فوی کا اور مدینہ قالہ حاکم جولان کا تا مقام کیم اور قیم کے اور لاول بن جنید ماکم جبل السواد اور عاملہ کا
 اور مرزوق بن رومیس حاکم غہ اور عقلمان کا اور سنجاب بن عبدالمسیح حاکم حوّل اور اسکے بلاد متعلقہ کا اور جرقیاس
 بن جرون ماکم یا قار اور ملہ کا اور مرویس حاکم ارض بلقا کا اور کورک حاکم نابلس کا اور نیز حاکم زمین و اہم کا جس کا
 نام معلوم نہیں ہوا پھر مجد اہودی قوم اور بلٹ آیا ورنان اپنی جگہ پر اور بعد لیا اسکے محل نے بڑے عجب کو دیکھنے لگا
 حبر سلیمان سپرچ لڑائی کے پس جمع کیا اُسے سرنگان جنگجو کا اور کما کے اہل ہمارے اس بن کے کیا کہتے ہو اور
 کیا اصلاح دینے ہو تم ان اہل عرب کے مقدمے میں کہ تحقیق میں اُنکو غالب دیکھتا ہوں اور کسی طرح اُنکو مغلوب نہیں یا تا ہوں
 اور تحقیق دیکھتا ہوں اُنکی تلواروں کو کاٹنے والی اور تھاری تلواروں کو کندہ اور تھارے گھوڑے ہانپنے والے اور اُنکے گھوڑے
 صبر کرنے والے اور اُنکے بازو سخت اور تھارے بازو مست اور وہ لوگ تم سے زیادہ تر مطیع ہیں اپنے پروردگار کے اور
 بڑے تصدیق کرنیوالے ہیں دل سے اور زمین خوار و خراج دے کر بسبب ظلم اور فریب کاری کے اور نہیں معلوم ہوتی کہ جگہ تھاری
 واسطے بقائے دولت مگر اس صورت میں کہ دعوۃ الہوم جو تھاری و لو نہیں نافذ مافی خدا کی ہو اور کثرت گناہوں سے توبہ کر دیا جائے
 اپنے پروردگار کے پس اگر ایسا کوئے تو میں اُمید رکھتا ہوں تھاری غلبے کی تھاری دشمنوں پر اور اگر انکار کوئے ان امور سے
 پس قریب ہو جاؤ گے تم ہلاکت کے واسطے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے سخت عذاب تم پر کیا ہے جو مسلط کو دیا تم پر اسی قسم کو جو ہمارے
 نزدیک کچھ شمار میں نہ تھی اور ہم اُنکی نکر نہیں کرتے تھے اور نہیں گزرتے وہ ہمارے دلائل کو اسلئے کہ اکثر انہیں سچا مانتے تھے
 اور ظلام نبی کے غریب تھے کہ قحط ملک حجاز اور شدت تنگی اور بلا نے اُنکو ہم تک پہنچایا پس اب ہر گاہ کہ کھائیں مٹھوں
 پھر حیرن اور میوہ جات تھارے شہروں کے اور کھایا عرض روٹی جو اور چنے کے صاف روٹی کیوں کی اور کھایا مسکرو اور
 تیرے کہ جبکہ شہد اور گئی اور سکے تازہ اور اخیر اور انکو لہجہ اور نادر حیرن اور سب بڑھکر یہ کہ پڑ گیا اُنھوں نے تھاری غریبی
 اور پائون اور لاداون کو پس کیونکر صبر کیا تھے میری راہی حرم اور بڑی بلا پر راوی نے کہا یہ کہ نہیں باقی تھا کوئی آدمی نہ
 چاکا کر دیا اور کھٹ افسوس ملا اور بڑے غصے میں آئے وہ لوگ اور کہا کہ لڑیں گے ہم جب تک کہ ایک ہم ہیں باقی رہے گا اور
 نہ سکیں یہ بات اُسے اور ہم مارینگے اُنکو تلواروں سے اور نیزوں سے اور شادیگے اُنکو تیروں سے اور نہ کر سکیں گے وہ لوگ ہمارے
 ساتھ جو معاملہ کہ ذکر کیا تو نے پس جب ورنان یہ گفتگو اُنکی فنی بہت خوش ہوا اور پکارا اور بلا یا قوم اور روسا بھارت کو دے
 مشورے کے اور کہا اُسے کہ تمہارے جو بادشاہ کے لشکر نے کہا پس کہا ایک شخص نے قوم سے کہ اچھے ورنان نہ اعتماد کرو تو
 لوگوں کی بات پر اور جانے تو اس بات کو کہ تو بلا میں ڈالا گیا ہے بسبب ایسی قوم کے کہ اُنکے معاملے میں توبہ اور ہی
 نہیں کر سکتا ہو اور دیکھا تو نے ایک کو انہیں سے کہ حملہ کرنا ہو وہ ہمارے تمام لشکر پر اور نہیں پروا کرتا یہ ہمارے بہت ہوئے
 سے اور نہیں پھر تاجر وہ جب تک کہ نہیں مار ڈالتا ہم میں سے لوگوں کو اور ان لوگوں دل سے نہیں کیا ہے اپنے نبی کے قول
 کہ اُنکے نبی نے اُسے یہ کہا ہے کہ جو شخص ہم میں کا مال جاوے گا وہ درخت کو جاوے گا اور جو مسلمان اُن میں سے مارا جاوے گا

چھوڑ دے پس غصے میں آیا دردان اور کما کسین تھے اس امر میں مشورہ نہیں لیتا ہوں اور نہیں حکم دیتا ہوں تجھ کو کہ یہ بات وہیہ
پیام لیکر پس کر تو جو میں نے حکم دیا ہو اور چھوڑ دے جھگڑنے کو داؤد نے کہا کہ تمہارا کسان میں نے بخوشی منظور کیا پھر روانہ ہوا وہ
اور بڑا جانا اُسے اس معاملہ قریب کو جو دردان سے سنا تھا اور ول میں کما دردان نے یہاں ارادہ کیا ہے کہ
اپنے بیٹے سے جا ملے پھر وہ قریب لشکر سہلانوں کے اگر ٹھہرا اور آوازد بلند سے پکار کر کہا کہ اگر وہ عرب کے آیا کافی جانتے ہو
تم لڑائی اور خیزری کو پس تحقیق اللہ تعالیٰ سوال کریگا تم سے خیزری کا اور تمہا اتفاق کیا ہو ایک امر میں کہ ہم اُس میں اُمید
صلح کی رکھتے ہیں پس چاہیے کہ نکلے سردار تمہاری لشکر کا تاکہ بیان کروں میں اس سے وہ بات جس کے واسطے میں بھیجا گیا ہوں
یا نکلے کوئی ایسا شخص سوائے سردار کے جو پہنچا دے میرے پیغام کو پس نہیں تمام ہوا تھا یہ کلام اس کا کہ نکلے خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ مانند شعلہ آگ کے اور وہ زرہ پہنے ہوئے تھے اور اس کے ہاتھ میں نیزہ تھا کہ رکھ دیا تھا اس کو درمیان دونوں کا
گھوڑے کے پس جب داؤد نے فری نے ان کو دیکھا کما اُسے کہ ٹھہر جاؤ تم ای عربی اپنی جگہ اور روئش نرم کہ میں لڑنا نہیں آیا ہوں
اور نہ میں لڑائی کے لوگوں سے ہوں اور نہ میں طلب کرتا ہوں نیزہ بازی اور شمشیر زنی کو اور میں ارادہ پیغام رسانی کا رکھتا ہوں
اور تم جو میں کہتا ہوں پس دور کر لو تم مجھے اپنے نیزے کو تاکہ گفتگو کروں میں تم سے پھر پھیرا اور اٹھایا خالد بن الولید نے
اپنے نیزے کو اور رکھ لیا اس کو کوٹھڑی میں اور نزدیک ہوئے اس سے اور کہا کہ پہنچا تو اپنے پیغام کو استعمال کر رستی کو
کہ خطا تھا دے تو اُس میں کس واسطے کہ جو شخص سچ کہتا ہو وہ خباثت پاتا ہو اور جو جھوٹ بولتا ہو وہ گڑھے میں گرتا ہے
داؤد نے کہا کہ سچ کما تم نے اذاعا بی اور پیغام یہ ہو کہ یہ تحقیق ہمارا سردار بڑا جانتا ہو خیزری کو اور نہیں چاہتا ہو تم سے لڑنے کو
اور دونوں طرف کے مقتولین کو دیکھ کر غمگین ہوا ہو اور اُسے یہ تجویز کی ہو کہ کچھ مال دیکر خون آدمیوں کا بچا دے بشرطیکہ ہمارا
تمہارے بیچ میں ایک ٹھہر ہو جو دے جس پر تمہاری اور تمہاری قوم کے بڑے بڑے لوگوں کی گواہی ہو اس مضمون سے
کہ تم ہمارے سردار اور اس کے ساتھیوں سے تعرض نہ کرو اور ہمارے شہر میں نہ ٹھہرو اور ہمارے قلعوں سے مزاحم نہ ہو پس اگر
تم ایسا کرو گے تو ہم امید رکھیں گے تمہارے مضبوطی تول کی اور رضامندی تمہارے فعل کی اور ہمارا سردار تم سے درخواست
کرتا ہو کہ آج باقی دن تک لڑائی موقوف کر دو پس جب صبح ہو تو تم اکیلے اپنی قوم سے نکلو اور کوئی تمہارے ساتھ نہ لو پس دیکھو اور
معلوم کرے سردار ہمارا کہ کس امر پر تم اور وہ متفق ہوتے ہو اور کس راہ پر تم چلتے ہو اور جو آزمندی اور نرمی کرے بعض تم
میں کا واسطے بعض کے شاید کہ اللہ تعالیٰ بچا دے تم دونوں کی جنت میں خون لوگوں کا جب خالد بن الولید نے یہ کلام اس کا
سننا دیر تک سوچ میں رہی پھر کہا کہ اگر وہ اس امر سے جو اس کے دل میں ہوا دوسرے جھگڑا بھیجا ہو کوئی جیلہ اور قریب چاہتا ہو پس قسم ہو
خدا کی کہ ہم جر کر کی ہیں اور اس امر میں کوئی ہمارا مثل نہیں ہو پس اگر یہی امر اس کے دل اور اعتقاد میں ہو تو نہیں ہو یہ
بات مگر بسبب قریب ہونے اس کی موت کے اور منقطع ہونے اُمید اس کے اور ہلاک ہو جائے تمہاری جماعت کے اور اگر
یہ قول اس کا سچ ہو پس نہ مصالحہ کرونگا میں تم سے مگر اوپر قبول کرنے اسلام یا ادا کرنے جزیہ کے تمہاری جماعت

انفایت کرینگے اس چیز کو جسکی ابتدا یاد کرتے ہو تم اور ہم سب اپنے گھوڑوں پر گاہدہ اور پیادہ رہینگے پس جسوقت تم دشمن خدا کے کام سے فارغ ہو گے ہم سب اُن پر حملہ کریں گے اور اُسید رکھتے ہیں ہم اللہ تعالیٰ سے مدد اور یاری کی پس خالد بن الولید نے کہا کہ میں تمہاری راہ کے خلاف نہ کروں گا پھر بٹلا یا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے دس آدمیوں کو جن کے نام یہ ہیں رافع بن عیمرة الطائی اور سائب بن خبیثہ الفزاری اور معاذ بن جبل اور ضرار بن الازور اور سعید بن زید بن عمرو بن فضیل السدوسی اور سعید بن عامر بن جریج اور ابان بن عثمان بن سعید اور قیس بن ہبیرہ اور زفر بن سعید البیاضی اور عدی بن حاتم الطائی پس جب یکجا ہوئے یہ لوگ آگاہ کیا خالد بن الولید نے انکو حیلہ اور مکر دیوں سے اور کہا کہ جاؤ تم سب یہاں تک دراکو تم اُس زمین نشیب میں جو دائیں طرف ٹیلے ریگ کے ہو اور چھپکر بیٹھو وہاں پس جسوقت پکاروں میں تمکو دوڑو تم اور ایک ایک مقابلے کی واسطے جدا ہو جاؤ اور محکوم دشمن خدا کے مقابلے میں چھوڑو کہ میں مثل اور ماتہ اسکا ہوں اور میں کفایت کروں گا اُسکو اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس ضرار بن الازور نے کہا کہ اے سردار بہت بڑا اور برا معلوم ہوتا ہے معاملہ اور ہم ڈرتے ہیں اس بات کو کہ باز کھیں قوم تمہیں بچے سردار سے اور پھرے وہ جماعت تمہاری طرف پس مطمئن ہو گے تم اس امر سے کہ وہ کچھ بُرائی تمکو پہونچا دیں اور میری راہ سے یہ کہ پہلوگ سنیقت انکے گاڑی کی جگہ پر جادیں پس اگر انکو سوتے ہوئے پاویں تو قبل صبح کے انکو مار کے انکی جگہ پر پہلوگ پوشیدہ ہو کر بیٹھیں پس جسوقت تمہا ہون اور نزدیکی تمہارا نکلیں پہلوگ اسکی طرف گاڑی سے بغیر کسی ٹپنے دے اور خصوصت کرنے دے کے پس ہنسے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ انکے کلام سے اور کہا کہ تم جو بیان کیا تم نے اگر کوئی طریق اسکے کرینکا پاؤ تم اور ساتھ لیلوان کو گون کو جنگوں میں نے مقرر کیا اور تم اُن پر سردار ہو اور میں اللہ تعالیٰ سے اُسید رکھتا ہوں کہ تمکو تمہاری مدد کو پہونچا دے پس اگر ایسا ہوا تو بڑی کثرت کا ہے پس ضرار بن الازور نے کہا کہ میں اُسید اُن تک پہونچنے کی رکھتا ہوں اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پھر نکلے اور چلے وہ لوگ اور انکے ہاتھوں میں تلواریں تھیں اور سلام کیا خالد بن الولید اور سلاموں کو اور اسد عاصی دعا کی اسنے اور یہ روانگی ایک تہائی رات گزرے واقع ہوئی اور ضرار بن الازور سب کے آگے تھے اور اشعار بطور جز کے پڑھتے تھے پھر چلکر پہونچے ٹیلے ریگ تک پس ٹھہرا ضرار بن الازور نے اپنے ساتھیوں کو اور کہا تمہارے اپنی جگہ اور روش نرم پر یہاں تک کہ دریافت کروں اور خبر دون میں تمکو قوم کے حال سے پھر نکلا ضرار نے اپنے کپڑوں کو اور لے لیا تلوار کو اور چلے چھپے ہوئے پہاڑ اور ٹیلے کی اُتریں تا اینکہ پہونچے وہ نزدیک قوم کے اُسوقت کہ وہ لوگ بسبب مشقت لڑائی اس دن کے بیوش سو رہے تھے اور مطمئن اور سبے ڈرتے اس امر سے کہ کوئی دشمن انکا قصد کرے گا یا کوئی اسنے مقابل ہوگا پس چاہا ضرار بن الازور نے کہ قریب انکے جادیں لیکن خوف اس امر کا ہوا کہ جنگاں ایک اُنہیں کا دوسرے کو سبب اضطراب کے جو وقت قتل انکے ہوگا پس پھرے اپنے ساتھیوں کی طرف کہ انکے اشارت ہو تمکو کہ بہ تحقیق حاصل ہوئی تمکو وہ چیز جسکا ارادہ تم رکھتے ہو اور دور رہو اسے خوف اس چیز کا جس سے ڈرتے ہو

دردان نزدیک ہوا ٹیبلہ ریگ سے پس جب پہونچے خالد بن الولید نزدیک اُسکے اتر پڑا دردان اپنے استبر سے اور اتر سے خالد بن الولید اپنے گھوڑے سے اور پیچھے گئے دونوں اور دردان نے رکھا تلوار کو اپنے دونوں ہاتھوں کے بیچوں میں خوف حملہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے اور خالد بن الولید اسکے سامنے بیٹھ گئے اور اُس سے کہا کہ توجہ کر جا ہتھیار اور استعمال کر پیچ کو اور اختیار کر جن کو اور چنانے اس امر کو کہ تو اس شخص کے سامنے بیٹھا ہو جو نہیں پر دہار کھتا ہے بلکہ اور فریب کی کیونکہ وہ خود چڑو کھنہ بلکہ اور فریب کا ہے پس کہا دردان نے کہ بیان کرو تم مجھے کہ تم کیا چاہتے ہو اور نزدیک ہوا ہی معاملہ میری اور تمہارے اور بچاؤ تم خون آدمیوں کو اور جان لو تم اس امر کو کہ بتحقیق اللہ تعالیٰ تمہے سوال اور مطالبہ کریگا اُس چیز کا جو تم نے کیا ہے اور راد لا ہی ہند گان خدا کو پس اگر تم کوئی چیز دنیا کی ہمسے چاہتے ہو تو نہ نخل کو لگائیں اُسکے دینے سے بطور صدقہ اور خیرات کے کسوں سے کہ ہمارے نزدیک کوئی گروہ تمہے زیادہ ضعیف نہیں ہے اور ہم اس بات کو جانتے ہیں کہ تم لوگ ملک قحط کے رہنے والے اور ننگے اور لاغری سے مرے ہوئے ہو پس کہو جو کچھ منظور ہوا اور مقصود ہے پر ہم سے اتفاق کرو پس جب سنا خالد بن الولید نے اُسکے کلام کو کہا کہ اے کئے نظرانیہ کے بتحقیق اللہ غالب و بزرگ نے بے پروا کر دیا ہے حکومت ہمارے صدقے اور خیرات سے اور تمہارے مال کو ہم حلال کر دیا ہے کہ ہم اسکو آپس میں بانٹ لیتے ہیں اور تمہاری عورتوں اور اولاد کو ہم پر حلال کر دیا ہے بلکہ کہ تم کا اللہ لا اللہ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم پس اگر اس سے نکار ہو تو جزیرہ دو شخص کی طرف سے در خالی کہ تم خوار اور ذلیل ہونے والے ہو اور اگر اس سے بھی انکار ہو پس تلوار حکم ہے ہمارے اور تمہارے بیچ میں تادم مرگ در اللہ تعالیٰ مدد دے گا جس شخص کو چاہیگا تم میں اور ہم میں سے اور ہمارے پاس تمہارے واسطے یہی ہے جو سنا ہے تم نے پس اگر اس سے انکار ہو تو لڑائی موجود ہے اور قسم ہر خدا کی کہ ہر کو صلح سے لڑائی کی خواہش زیادہ ہے اور جو تو نے حال صنعت ہمارے گروہ کا بیان کیا ہے پس قسم ہر خدا کی کہ تم لوگ ہمارے نزدیک مثل گٹوں کے ہو اور بتحقیق ایک شخص ہم میں کا تمہارے ایک شخص کو ضعیف جانتا ہے اور یہ گفتگو تیری اس قبیل کی نہیں ہے جب کہ ہمارے ساتھ صلح کرنا لوں نے گفتگو کی پس اگر یہ گفتگو تیری اس طرح سے ہے کہ تو مجھو جدا اور اکیلا میری قوم سے پاکو مجھ تک پہونچ جاوے پس بے اور کرجس امر کا تو راوہ رکھتا ہے کہ بتحقیق میں تیرے واسطے مثل او کا فی ہوں اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے واقعی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب وردان نے گفتگو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کی سنی اٹھ کھڑا ہوا بدون اسکے کہ کائناتے تلوار کو با اعتماد اس امر کے کہ ساتھی اسکے گاڈے سے نکلنے لے پس چک کر دونوں بازو خالد بن الولید کے پکڑ لیے اور بدلا لیا خالد بن الولید نے اس سے اور لپٹ گئے اسکو اور پکڑ لیا اسکے دونوں بازو اور لگے دونوں آپس میں اور ایک نے دوسرے پر مضبوطی کی اور چلا کر لگا کر دشمن خدا نے اپنی قوم کو اور کہا کہ دوڑو میرے پاس کی تحقیق قابو میں کر دیا صلیب سے سوار عجب کو ہمارے پس یہ کلام اسکا تمام نہیں ہوا تھا کہ سنی قوم نے آواز اُسکی پس دوڑ کر صحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پشت پیٹلہ ریگ سے مثل مرغان تیز چل کر زمین پر اترنے والے کے اور پھینک دیا انھوں نے اکیڑے پڑائے اور زرہین جو پہنے ہوئے تھے اور کمال بیا تلواروں کو اور سب کے پہلے ضرار بن المازر تلوار لیے ہوئے

Handwritten text in Urdu script, likely a historical document or manuscript. The text is dense and covers most of the page.

اُنھوں نے مثل اور اجوان کھیلنے والوں کے اور تالیان بجائیں اور ظاہر کیا صلہ بان کو اور بہت ہوا شورا و رغل انکا اور دیکھا
 مسلمانوں نے اس حالت کو اور ہجوم کیا انکے دلون میں خوف نے اور ڈرے اس امر کو کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مبتلا سے
 مصیبت ہو گئے پس بعض ڈر کر دعا مانگنے لگے اور چلاتے لگے پس جب قریب صفوں لشکر روم کے پہنچے خالد بن الولید رضی اللہ
 عنہ نے سر کو لیکر دکھلایا اور پکار کر کہا کہ اے دشمنان خدا یہ سرور دان تھا روم سردار کا ہوا اور بن خالد بن الولید عیسیٰ رسول اللہ
 علیہ السلام کا ہون چھوٹا یا اُنھوں نے سر کو ہاتھ سے اور تکیہ کر کے حملہ کیا اور تکیہ کر کے اُسکے پیچھے اور حملہ کیا
 مسلمانوں نے تکیہ کرتے ہوئے اور پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا اے نگہبانان اور جاسیان میں نے حملہ کر دیا
 کیا اُنھوں نے اور حملہ کیا مسلمانوں نے بھی اُسکے ساتھ پس جب دیکھا رومیوں نے اپنے سردار کے سر کو اور یہ یقین جانا کہ انکی
 قوم کے لوگ مار ڈالے گئے پیچھے پھیر کر بھاگ نکلے اورے لیا تلوار سے انکو ہر جگہ میں اور مارے گئے وہ لوگ پیچھے ہر تھرا اور
 پھیلے کے اور کام کیا تھا تلواروں نے انہیں صبح سے عصر کے وقت تک اور متفرق اور چھرا ہر وہ مثل شتران پریشان
 ہا ہر بن طفیل الدوسی نے بیان کیا ہوا کہ بن ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے لشکر میں تھا اور میرے ساتھ گھوڑے
 و شق کے تھے اور تعاقب کیا تھے مشرکین کا راستہ و غزنا کہ دفعۃً ظاہر ہوا ہوا ایک غبار پس گمان کیا تھے کہ وہ گروہ
 رومیوں کا ہو کہ ہر قل بادشاہ کے پاس سے آتا ہو پس ہوشیار ہو گئے ہم اور جب قریب ہوا وہ غبار ہم سے تو دیکھا تھے کہ وہ
 لشکر ہو جو حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہماری کمک کو بھیجا تھا پس اس لشکر کے لوگوں نے جس کسی می سیفر کو
 پایا اُسکو مار ڈالا اور جو کچھ اسکے پاس تھا لوٹ لیا رومی نے بیان کیا ہوا کہ جو لشکر بمقام اجنادین کے بروز
 ہزیمت مشرکین کے مسلمانوں کے پاس آیا تھا وہ عمرو بن العاص بن وائل السہمی مع لشکر کے تھے اور وہ اور اُنکے
 ساتھی مسلمانان اس سرکرہ اجنادین میں موجود اور شریک نہ تھے اور وہ اس دن آئے تھے جس دن کہ رومیوں کو
 ہزیمت ہوئی و اقدسی رحمہ اللہ نے روایت کی ہوا کہ لشکر رومیوں کا اجنادین میں نوے ہزار تھا کہ منجھل سکے
 بچاس ہزار آدمی سے کچھ زیادہ مار ڈالے گئے اور آپس میں اُنھوں نے اس لڑائی کی گرد و غبار میں ایک دوسرے کو مار ڈالا
 اور باقی متفرق ہو گئے پس بعض قیساریہ کو چلے گئے اور بعضوں نے دمشق کا راستہ لیا اور لوٹا مسلمانوں نے مال اور
 اسباب کو اس وقت تک کہ ایام گذشتہ میں اُنھوں نے اس قدر لوٹا تھا اورے لیا سوئے اور چاندی کی صلہ بان کو اور روم
 کی زنجیریں بے گنتی پس کجا کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے وہ سب مع اس تلج کے جو دران ہو لوٹ لیا تھا اور کہا کہ نہ
 تقسیم کروں لنگائیں اس میں کوئی چیز جس وقت تک کہ حاصل ہو فتح دمشق کی اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے و اقدسی رحمہ اللہ نے روایت
 کی ہوا کہ واقعہ اجنادین کا سینچر کے دن اٹھائیسویں تاریخ جمادی الاول سلسلہ ہجری میں ہوا تھا اور یہ معاملہ تیرہ روز قبل
 از وفات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے واقع ہوا پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے ایک خط مضمون حال اس فتح کا
 بنام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لکھا اس لفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم خالد بن الولید الی خلیفۃ رسولی اللہ

[illegible]

قول وکلام پست ہو اور یہ لوگ کفر پر ہیں اور چاہتا تھا انھوں نے کہ مجھ کو اپنے دشمنوں سے اور انکار کرتا ہے
اللہ تعالیٰ انکی خواہش سے ملے کہ پورا اور تمام کرے اللہ تعالیٰ اپنے نور کو اور ہم کہتے ہیں کہ ہمیں ہی اللہ کے ساتھ
کوئی معبود اور شریک اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور معبود و شریک ہیں پس جس وقت کہ غالب
اور بزرگ کیا اللہ تعالیٰ نے ہمارے دین کو اور مدد دی ہماری شریعت کو اسلام لائے یہ لوگ خوف تلوار کے اور جب سنا
انھوں نے کہ فوج اللہ تعالیٰ کی غالب ہوئی رو میوں پر جمع لائے ہماری پاس تاکہ ہمیں ہم انکو بطرف دشمنوں کے
اور برابر ہو جاویں وہ سابقین مہاجرین اور انصار کے اور بتبرہ تو یہ ہے کہ تم انکو وہاں نہ بھیجیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ
عنه نے کہا کہ میں تو کسی قول اور کام میں تمھاری خلاف رائے نہ دیکھا راوی سے بیان کیا ہو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی
یہ گفتگو اہل مکہ معظمہ کو معلوم ہوئی نہیں آئے وہ سب کے سب حضرت صدیق کے پاس مسجد نبوی میں اور پایا گرانے ایک
جماعت کو مسلمانوں سے کہ باہم ذکر فتح مسلمانوں کی اور انکے غلبے کا شکر ہیں پر کر رہے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ
و کرم اللہ وجہہ دائین جانب اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بائیں جانب اور مسلمان لوگ گرد حضرت صدیق رضی اللہ عنہ
کے بیٹھے تھے پہلے قریش حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس اور سلام کیا انکو اور بیٹھ گئے انکے سامنے اور ہمیں
بات چیت کی کہ کون شخص تم میں کا پہلے کلام کریگا پس جس نے پہلے گفتگو کی وہ ابوسفیان بن صخر بن حرب تھے کہ سامنے آئے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور کہا اے عمر تھے تم دشمن رکھنے والے ہمارے اور چھوڑنے والے زمانہ جاہلیت میں اور تھے
تم مخالفت ہمارے اور ہم تمھاری پس خب ہلاکت فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہلکا اسلام کی مٹا دیا اس چیز کو اللہ تعالیٰ نے جو ہماری
دلوں میں تمھاری نسبت تھی کسوا سٹے کہ ایمان نے مٹا دیا شرک و دشمنی اور فریب کو اور تم اب بھی پرانہ کرتے ہو اور
دشمن رکھتے ہو ہلکا آیا نہیں ہیں ہم تمھارے بھائی اسلام میں اور ایک باہکی اولاد نسب ہیں پس کیا عداوت ہو تمھاری ہمارے
ساتھ ایسی بیٹھے خطاب کے آگے اور اب بھی آیا نہیں ہو سکتا ہو کہ دعوت اللہ تم اپنے دل کو کینہ اور دشمنی سے جو ہمارے ساتھ ہو اور ہم جانتے
ہیں کہ تم بیشک بہتر ہو تم سے اور تم سبقت کرنے والے ہو ایمان اور جہاد میں اور ہم خوب اس کو پہچانتے ہیں اور اس سے
شکر نہیں ہیں پس سکوت کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سبب شرم اور حیا کے یہاں تک کہ پینا نکال آیا پھر کہا تم ہر خدا کی کہ تم
مطالب میرا اس کلام سے مگر جدا کرنا باہمی اور چنانا خونریزی کا کسوا سٹے کہ غیرت زمانہ جاہلیت کی تم میں باقی ہے اور
بڑائی تم اپنے نسب کی ظاہر کرتے ہو ان لوگوں پر جو سابق الایمان ہیں پس کہا ابوسفیان نے کہ میں گواہ کرتا ہوں
انکو اور خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ میں نے قید کیا ہوں اپنی ذات کو خدا کی درگاہ میں اور اسی طرح سب
رو سار مکہ معظمہ نے کہا میں راضی ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ انکی گفتگو سے اور دعا مانگی حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ نے کہ اے میرے اللہ چنانچہ تو ان لوگوں کو بہتر اس چیز کا جس کی وہ لوگ امید رکھتے ہیں اور نیک
خزائن انکے کاموں کی جو کر سینگے اور دے انکو وہ انکے دشمنوں پر اور نہ عتبہ و قرقارہ دے انکے دشمنوں کو اور نہ

بمقام دیر کے جو اس نام سے مشہور ہوا اور دیر اور دمشق کے بیچ کی مسافت آدھ کوس سے کم تھی پس جب اترے وہ اس مقام میں
 بلایا اور لشکر کو اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ تمکو معلوم ہے جو قریب ان لوگوں نے ہمارے ساتھ وقت ہمارے پھرنے
 کے کیا ہے پس جاؤ تم مع ہر اسیان اپنے اور اتر دان کو لیکر باسیہ جابہ پر اور جبکہ کو نہ چھوڑو اور نہ جو اندری کو رقم واسطے قوم کے
 ساتھ انان کے پس قریب میں ڈالیں وہ تمکو یا کوین تمہارے پاس اپنے کرے اور دروازوں سے داخل ہو کر پھر پھر اور بھیجوانکی طرف
 ایک فوج کو دوسری کے اور اور مقرر کرو واسطے اپنے لوگوں کے نوبت اور باری کو اور نہ دل تنگ ہو نہ وہ اس مقام کے
 ٹھہرنے سے اور صبر کے پیچھے فتح ہوتی ہے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ تمہارا کمان مجھے بخشی منظور اور پسند ہے پھر
 روانہ ہوئے وہ ساتھ چوتھائی لشکر کے یہاں تک کہ پہنچے باب الجابہ پر اور کھڑا کیا انکے واسطے ایک گھر چڑے طائفی کا فاصلہ پر
 دروازے جابہ سے واقعہ رحمہ اللہ نے روایت کی ہے سلیمان بن عوف سے اور انھوں نے عبد اللہ سے اور انھوں نے ابی محمد
 عبد اللہ بن حجاز انصاری سے کہا حجاز نے کہ میں نے پوچھا اپنے ہمد سے جو ہنگام فتح دمشق کے لشکر ابو عبیدہ بن الجراح میں موجود تھا
 اس بات کو کہ کیا چیز مانع تھی ابو عبیدہ بن الجراح کو اس در سے کہ کھڑا کیا جاتا ہے انکے واسطے کوئی خیمہ خیمہ ہے روم سے جو مال
 لوٹ میں بمقام اجنادین اور لبہ اور شحور اور حوران کے طے تھے اور وہ کئی ہزار شیعہ انکے پاس مال لوٹ سے موجود تھے کما میر
 جدتہ کما میر سے بیٹے باز رکھا تھا ابو عبیدہ بن الجراح کو اس امر سے فروغی اور عاجزی نے واسطے اللہ تعالیٰ کے اور یہ کہ نہ
 گھنڈ کرین سلمان زینب دنیا میں اور یہ کہ دیکھیں درجائین رومی اس بات کو کہ مسلمان بطلب فرماش ملک کے نہیں ملے تین
 بلکہ یاسد ثواب از جانب اللہ تعالیٰ اور طلب آخرت کے لڑتے ہیں اور حال یہ تھا کہ ہلوگ مسلمان جلتے اور اترتے تھے انکے
 شہر نہیں پس دور کھڑے کرتے تھے ہم خیمہ انکے اور رکھتے تھے انکے اگے شہابی و تھیا اور زہین اور قنطاریات اور طوارق اور نہیں
 نزدیک لے جاتا تھا کوئی شخص ہم میں کا اور کبھی بھیک جاتے تھے اکثر لوگ ہم میں سے پانی نہیں پس نہیں رجوع کرتے تھے خیموں کی طرف
 اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ کا نام اس میں نہیں لیا گیا تھا مگر ساتھ شرک کے اور تھے ہم جاتے تھے دشمن کی لڑائی میں خالی ہاتھ تھیا رہے
 اور بعض ہم میں سے ایسے تھے کہ خرے کی گھٹلیوں کو ایک دوسرے کے ساتھ دوڑے میں پیسٹ کر باہر دے دیتے تھے اور اسکو بجائے زہ
 کے پنتے تھے واقعہ رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب اترے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ باب جابہ پر چل گیا اپنے
 ساتھیہ کو لڑائی کا پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے یزید بن ابی سفیان کو بلایا اور کہا کہ جاؤ تم اپنی عمر میں ہونے کے ساتھ باسیہ پر اور نگاہ
 رکھو اپنی اور اسطون کو جان میں تمکو میرے مقرر کرتا ہوں اور اگر شہر سے کوئی ایسا شخص جسکے مقابلے کی تم طاقت نہ رکھتے ہو پس وائے نہ کرو
 تم کسی کو میرے پاس تاکہ میں ملک کرونگا تمہاری اگر جاہا اللہ تعالیٰ نے پھر بلایا شمر جمیل بن حسنہ کا تب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کو اور کہا اُن سے کہ تم اپنے ساتھیہ کو لیکر باب تو ما پر جاؤ اور احتیاط رکھو حاکم اس دروازے سے جکا نام تو ما ہی
 اور اگر وہ تمہاری مقابلے کو نکلے پس اطلاع دو مجھ کو تاکہ ملک کرونگا میں تمہاری کہ میں نے سنا ہے کہ تم تحقیق تو اس سخت اور ہوشیار ہو
 لڑائی میں اور وہ سوار قوم کا ہو اور ہر قتل بادشاہ اسکو دست بستہ کر دے اور اسکی شجاعت کے ہوا دلائی ہے سے ہر قتل نے اپنی بیٹی

[illegible]

دیوار شہر راہ سے اور گھنٹے بجاتے تھے اور شعلین روشن تھیں مثل روشنی دن کے واقعی رحمت اللہ نے بیان کیا ہو کہ جس
 ہونے اہل دمشق اپنے بیٹوں اور دانشمندیوں کے پاس اور مشورہ کیا آپس میں بعضوں نے کہا کہ جاری رہے تو یہ کہ مصالحہ کر لیں
 ہم قوم مسلمانوں سے اس مقدار پر کہ طلب کریں وہ ہم سے کس سٹے کہ نہیں ہیں ہر کوتاہی کے مقابلے کی اور نہ ہم زیادہ شجاع ہیں
 اسے چوبکجا ہوئے تھے اجنادین میں قوم ہر قبیلہ اور بٹا قرقہ اور راجیہ اور قبا صرفہ اور پس ڈالا انکو مسلمانوں نے مثل پیٹے
 غلے کے پس کہا بعض رومیوں نے کہ چلو بادشاہ کے دامادوں کے پاس کہ مشورہ کریں ہم اس سے اونہیں کہ وہ کیا کہتا ہے
 اور درخواست کریں اس سے اس امر کی کہ دور کرے وہ ہم سے اس چیز کو جس میں کہ ہم مصالحہ کریں گے مسلمانوں سے کیا انکے مقابلے کو
 لکھیں پس حمایت کریگا وہ ہماری راوی سے بیان کیا ہو چلی اور انی قوم تو ماکے دروازے پر اور تو ماکے دروازے پر لوگ تھیاریہ و غیر
 تھے پس چھان لوگوں نے قوم سے کہ کیا چاہتے تم انھوں نے کہا کہ ہم باو شاہ کو داماد تو کو چاہتے ہیں پس کیا بعض انہیں طلب جاز
 کے پاس تو ماکے اور اجازت دی اس شخص نے داخل ہوئی قوم اسکے پاس اور بلوسہ و یازمین کو اسکے سامنے پس خوش ہوا وہ اور
 حکم پٹھنے کا دیا انکو پس پٹھے وہ اور تھے وہ بڑے رنج میں بسبب اس چیز کے جو اتنی تھی انہیں پھر متوجہ ہوا انکی طرف تو ما اور
 پوچھا اُسے کہ کیا سبب ہو تمھارا سبب کیا اندھیری بات میں پس کہا انھوں نے کہ امی سردار پناہ اور داؤد سے ہو گا اس بلا سے
 جو ہم نازل ہوئی اور گھیر لیا ہمارے شہر و ملک وہ چیز ہمارے سامنے آئی ہو جسکی طاقت ہم نہیں رکھتے اور ہم آئے ہیں تیر پاس
 اور اعتماد رکھتے ہیں تمھیں پس یا مصالحہ کرنا اہل عرب سے اس چیز پر جو وہ مانگیں یا لکھ بادشاہ کو کہ ہماری کمک کرے یا بازرگ
 مسلمانوں کو جسے کہ ہم قریب بہ ہلاکت پہنچے ہیں پس جب سنا تو مانے انکی گفتگو کو ہنسنا اور کہا کہ خرابی ہو تو کو طع اور امیر دلائی
 اپنے دشمن کو آپ میں پس طمع کی دشمن نے تم میں قسم بادشاہ کے سر کی کہ نہیں دیکھتا ہو نہیں قوم مسلمانوں کو اہل و رالایق
 واسطے لڑائی کے اور نہ انکو لایق ٹھہرنے جگہ تیر اندازی کے اور اگر ہو پوچھینگے وہ مجھ تک تو ملا دو لگا انکے آگے و انکو پیچھے
 دالوں میں اور سے لوگا بلا اپنی قوم کا اسے اور ہو مخم اپنے شہر میں اطمینان سے پس اگر کھول دیا جاوے انکے واسطے
 ورد ازہ و نہیں جرات ہی قوم کو کہ آجاوین وہ شہر میں پس کہا اہل دمشق نے کہ امی سردار قوم مسلمان بہت بڑھکر ہیں ان صفات
 سے جو بیان کیا تو نے اور ایک چھوٹا سا اور بڑا سا انہیں کا دل اور پس سے لڑتا ہے اور سردار کا بڑا سخت ہے کہ اسکا مقابلہ
 نہیں ہو سکتا ہے پس اگر ہی تو اس میں رکھے والا ہمارے شہر و اننگسان ہمارے احوال کا اور حمایت کرے والا ہمارا اپنی
 ذات اور اپنی قوم سے پس مصالحہ کرے تو اسے یا چل تو ہماری ساتھ انکے مقابلے میں پس کنا تو مانے کہ امی قوم تم زیادہ ہو جماعت
 ہیں مسلمانوں سے اور پیچھے ہماری مثل اس شہر کے ہو اور تمھارے واسطے جو سامان اور تمھارا ورزہ و غیرہ انکے پاس اسقدر نہیں ہیں
 کسواسطے کہ وہ لوگ ننگے پیادہ ننگے بدن ہیں پس کہا ان لوگوں نے کہ امی سردار انکے ساتھ ہمارا سامان اور ہمارے تمھارا بہت ہیں جو
 انھوں نے لیا ہو فلسطین میں لشکر و بیس اور جو لیا ہے لہری میں و ہم سے بروز مقابلہ کرنے انکے مخلص اور غزائیل سے مقام
 بیت لیتا کے اور جو لیا ہو انھوں نے بقیام شہر کے بولسا و اس کے جانی بطرس سے اور جو لیا ہو انھوں نے اجنادین میں پس تحقیق

چھوٹے سے بڑے ہر قسم کے جانوروں کے ساتھ ساتھ ان کے
 گھرانے والوں کی بھی پرورش ہوتی ہے۔ ان کے بچے بڑے ہونے کے بعد
 اپنے گھرانے سے الگ ہو کر نئے گھرانے میں جاتے ہیں۔ ان کے
 گھرانے میں ان کے بچے بڑے ہونے کے بعد اپنے گھرانے سے
 الگ ہو کر نئے گھرانے میں جاتے ہیں۔ ان کے گھرانے میں
 ان کے بچے بڑے ہونے کے بعد اپنے گھرانے سے الگ ہو کر
 نئے گھرانے میں جاتے ہیں۔ ان کے گھرانے میں ان کے
 بچے بڑے ہونے کے بعد اپنے گھرانے سے الگ ہو کر نئے
 گھرانے میں جاتے ہیں۔ ان کے گھرانے میں ان کے بچے
 بڑے ہونے کے بعد اپنے گھرانے سے الگ ہو کر نئے گھرانے
 میں جاتے ہیں۔ ان کے گھرانے میں ان کے بچے بڑے ہونے
 کے بعد اپنے گھرانے سے الگ ہو کر نئے گھرانے میں جاتے
 ہیں۔ ان کے گھرانے میں ان کے بچے بڑے ہونے کے بعد
 اپنے گھرانے سے الگ ہو کر نئے گھرانے میں جاتے ہیں۔

اگر دشمن کے تاکہ و نہادین دشمن ناگمان مسلمانوں پر اور جو وقت کسی دروازے پر ضرار بن الا اور آتے تو پھرتے تھے وہاں اور تیز
 کرتے تھے لوگوں کو لڑائی پر اور کہتے تھے کہ صبر کرو صبر کرو واسطے لڑائی دشمنان خدا کے اٹھائے جاؤ گے کل یعنی قیامت کو بیچ سائے
 اللہ تعالیٰ کے اور اگر ایسا ہو کہ دشمنان خدا ظاہر ہوں اور مقابلہ کریں غصے پیچھے دیوار شہر پناہ کے پس اللہ تعالیٰ قادر ہو اس امر پر کہ
 بھیجے اپنے عذاب انکے اوپر جسے اور انکے پیروں کے پیچھے جسے اور میں اُمید رکھتا ہوں تمھارے واسطے فتح کی اگر چاہا اللہ تعالیٰ سنے
 راوی نے بیان کیا کہ یوں بلایا لوگوں نے ایک دوسرے کو واسطے لڑائی کے اور چلائے تیرا نرا زدن نے تیرا اور آئے پھر
 نامہ والوں کی طرف سے اور کام کیا عداوت اور دھوا سید نے اور مسلمان ثابت قدم تھے اس پر جو مشرکین کی طرف سے
 اپنے کی جتنی اور نکالنا داما و بادشاہ کا اُس دروازے سے جو اسکے نام سے بولا جاتا تھا اور تھا ایک شخص مل مشرق کی جو تھوڑا سا ہر سب
 عابد ہر اور شجر اور دانشمند بھی تھا اور انکے نزدیک شہر کفر میں اس سے زیادہ عابد اور زاہدانکے دین کا کوئی نہ تھا اور نہ تھا وہ
 بزرگ قوم کے نزدیک پس نکلا وہ اس ناپے مکان سے اور صلیب اعظم کے سر پر جتنی پس کاڑیا اس نے صلیب کو برج کے اوپر اور
 شہر سے اور جمع ہوئے بخارا اور آرمینیا اور بڑے بڑے لغوی گرو اسکے اور انکے ایک شخص اہم کے ہاتھ میں تھی انہیں سے اور رکھا انجیل کو
 دینے صلیب کے اور بلند کریں قوم نے آما زین اپنی اور زیادہ ہوئی گفتگو اور قیل قال کی اور آگے آیا اور رکھا تو مانے اپنی ہاتھ کو ایک سطح
 انجیل کے اور رکھا اس نے کہا اللہ مدد دے ہم میں سے اس شخص کو جو حق پر ہو اور غالب کر چکا اور نہ جوارہ کر ہو دشمنوں کے ہاتھ میں اور
 تباہ و برباد کرنا ملو لگو تو ظالم کو جانتا ہوا اور شہر سے نزدیک چاہتے ہیں ہم تجھے دوسرا صلیب اس شخص کے جو سولی دیا گیا اور ظاہر
 کریں اس شخص نے کشانیان رو بہیت اور افعال لاہوتیہ کی اور وہ شخص قسیم اور ہمیشہ تیرے ساتھ جو دنیا میں آیا پھر تیرے پاس
 لوٹ گیا اور لایا ہوا اس انجیل کو تیرے پاس سے پس مدد دے ہکوان ظالموں پر اور غالب کر اس شخص کو جو راہ راست پر ہے
 راوی نے بیان کیا کہ یوں کہ آئیں کہی قوم نے اسکی دعا پر فاعہ بن قیس نے کہا یو کہ اس سطح سے بیان کیا تجھے شریعت بن حسنہ کا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جس نے شرح اور بیان کیا اس کلام تو را کو شریعت بن حسنہ سے وہ وہاں حاکم برہ کے
 شریعت بن حسنہ کے لشکر میں باب تو را پر تھے اور جو کلام کہ وہی اپنی زبان میں کرتے تھے وہ ہکو ہجاری زبان میں بتا دیتے تھے
 فاعہ نے کہا یو کہ پناہ مانگی مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ سے اہل دشمن کے کلمات کفر اور انکی تحت لگائے سے حضرت عیسیٰ بن
 مریم علیہ السلام پر اور بڑھے شریعت بن حسنہ اور مسلمان ساتھی انکے اور ارادہ کیا باب تو را کا اپنے حملہ سے اور سخت ناگوار گذرا
 انکو قوی تو را مدد دے گا اور کہ شریعت بن حسنہ نے کہ او دشمن خدا تو چھوٹا ہو کہ نہ تحقیق مثل عیسیٰ علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک
 مثل آدم کے ہو کہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے انکو مٹی سے زندہ رکھا انکو جتک چاہا اور بلایا انکو جب چاہا پھر شدت ادنیٰ کی شریعت بن حسنہ
 سپر لڑائی میں اور اس میں مسلمان ایسی سخت لڑائی کرے کہ کسی ایسی لڑائی دیکھی نہیں گئی تھی اور مارے لوگوں کے چھرا و چلائے تیرے در پر پس
 رخصی کیا بہت لوگوں کو اور تھے ہزار خیموں کے ایوان میں سعد بن العاص کہ ایک تیر نہرا تو انکے لگا تھا پس کھال لیا انھوں تیر کو
 اور باز نہ لیا رخم کا پیر غاصر سے اور پایا ابان نے اتر نہر کا اپنے بدن میں پس پیچھے گرے وہ اور اٹھا لیا انکو انکے چھائیوں نے اور لے آئے

اور کبھی دشمن خدا تو مانے کثرت لوگوں کی بجانب صلیب کے اور اُسکے گرنے کو ہماری طرف پس یقین کیا اُسے اپنی خواری کا اور
برسم ہوا اللہ کفر و انکار ظاہر کیا اور سخت گذرا اُس پر معاملہ اور کہا اُسے کہ پہنچگی یہ خبر بادشاہ کو کہ صلیب سیاہ ہزر گدے
لیکھی تھی اور اہل عرب اُسکے مالک ہو گئے تھے کچھ عرصے تک پس مضبوط بانڈھی اُسے کر اور سے اپنی تلوار اور اسپر پی اور
کہا اپنے ساتھیوں سے کہ جس شخص کو تم میں سے میرا ساتھ دینا ہو پس ساتھ دے میرا اور جس کسی کا جی چاہے شہر ہو اور میں ضرور
مقابلے کو جاؤنگا اور آرام و دلنگا اپنے دل کو ان دشمنوں کے دفع کرنے سے اور ازادہ جلدی سے اور حکم کیا دروازہ کھول
دینے کا پس کھولا گیا دروازہ اور نکلا وہ سب کے پہلے پس جب اُسکی قوم نے یہ حال دیکھا نہیں باقی رہا کوئی لڑکے کہ
نکلا حصار سے اُسکے پیچھے اسوجہ سے کہ حرص اور ارادہ اور دانشمندی اور شدت ربوگی اُسکی وہ لوگ جانتے تھے پس
بعضوں کے ہاتھ میں کمان اور تیر تھے اور بعضوں کے پاس سپر اور شمشیر اور لکھے سب سب بڑے بڑے تھے اور تیر تھے اور تیر
نے بیان کیا کہ مسلمان لوگ صلیب کے لینے میں مصروف تھے پس جب انکو رومی دروازے سے اور بلند ہو کین آوازیں
انکی ہوشیار کر دیا بعضوں نے بعض کو پس جب دیکھا اُنھوں نے اس معاملہ کو حوالہ کیا صلیب کو شرمیل بن حسنہ
رضی اللہ عنہ کے اور جہاں ہو گئے ایک ایک واسطے مقابلے اپنے دشمنوں کے اور پھر اُنکی طرف اور حملہ کیا اُسکے
سکڑوں پر درآخالیکہ ڈرانے والے تھے انکو اور آنے لگے اُسکے اوپر تیر اور تیر ہر جگہ سے دروازوں کے اوپر سے پس
آوازیں اور پکار کر کہا شرمیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہا لوگو پیچھے پھرتا کہ بے ڈر ہو جاؤ دشمنوں کے تیروں اور
پتھروں سے جو اوپر دروازے کے ہیں پس پھر لوگ پیچھے کو تا اینکہ بے ڈر ہو گئے اپنے دشمنوں کی بدی سے اور پیچھا کیا
انکا دشمن خدا تو مانے دائیں بائیں لڑتے اور مارے ہوئے اور گرد اُسکے دلیر لوگ اُسکی قوم کے تھے اور شمل اونٹ پرست
کے تھا پس جب دیکھا شرمیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کثرت اور غلبہ شرمیل کا پکارا اور برا بکھتہ کیا اپنی قوم کو لڑائی پر پکارتے
ہوئے کہ جو بجاؤ تم اپنی موتوں کو اور ہو جاؤ تم طلب کرنے والے شمشیر کے اور ارضی کو تم اپنی خالق کو اپنے کام سے کسواسطے کہ وہ
نہیں پسند کریگا تم سے بھاگنے کو اور نہ پیچھے پھرنے کو حوالہ کو اُنپر اور لڑاؤ نہیں برکت عطا کرے اللہ تم لوگوں میں راوی نے
بیان کیا ہو پس حملہ سخت کیا مسلمانوں نے اور بڑی لڑائی والی قوم نے اور لگے بعض انہیں کے بعض سے اور کام کیا تلواروں
اور چلیا تیر اور پتھر اور تلایا اُنھوں سے سپروں کو اور سنا اہل و مشق نے اس امر کو کہ تو مسلمانوں کے مقابلے کو
نکلا ہوا اور صلیب انھیں کے ہاتھ سے گر کر مسلمانوں کی طرف جاتی رہی پس نکلے وہ لوگ واسطے لڑائی کے درآخالیکہ
ووڑتے تھے وہ تا اینکہ بڑھ گئی جماعت انکی اور دشمن خدا تو مانے دائیں بائیں طرف دیکھتا اور ترغیب دیتا تھا
اپنی قوم کو واسطے تلاش اور لینے صلیب کے کہ دفعہ دیکھا اُسے صلیب کو شرمیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے
پاس پس دیکھتے ہی تلوار نکال کر حملہ کیا اور هجوم کیا اُسے اُنپر اور چلایا اور کہا گالی دیکر کہ ڈال دو تم صلیب کو بہ تحقیق
پہنچ گئی تم پر بلا اور سختی اُس کی راوی نے بیان کیا کہ دیکھا شرمیل بن حسنہ نے اُسکے ناگمانی

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

ہم گرفتار ہوئے ایک مصیبت صلیب اعظم کی اور دوسری مصیبت تیراناہی کی جو ش قوم سے تجلو پہنچی اور جان کے ہم اس امر کو
کہ مسلمانوں کے سامنے کوئی نہیں بٹھ سکتا اور زمین در آسکتا ہو کوئی انکی آتش حرب میں اور زمین کی سختی پہنچنے سے درخوست
مصلحت کر خلی کے سبب دیکھنے اور سننے انکے حالات اور کاموں کے اور سوا سے صلح کے اور کوئی صورت ہم مناسب نہیں دیکھتے ہیں
پس خشاک ہو تو ماوریا وہ ہوا غصہ باطنی ہوسکا اور کہا کہ متنی ہو تمہارے حال یہ ہو کہ اسے لیکھی صلیب اعظم اور ایذا پہنچی میری آنکھ کو
اور مارے گئے میرے مصاحب اور میں غفلت اور غیبری کروں ان قلاموں کو اور بادشاہ کو میری غفلت کی اطلاع اور اس کے
نزدیک میرا غی اور سستی ظاہر ہو اور ضروری ہو انکا مقابلہ کرنا اور ہر حال میں طلب کروں گا میں اپنی صلیب اور اسے لوں گا بعض
اپنی آنکھ کے ہزار نگین انکی تاکہ بادشاہ کو معلوم ہو جاوے کہ میں نے اپنا بدلا اسے لے لیا اور قریب زمین لے گئے ساتھ ایک لکڑی
اور اس کے درپے سے انکے سردانک پہنچوں گا اور بھگا دوں گا انکی جماعت کو اور لے لوں گا مال انکا اور وہ سب جو ہم سے لوٹا ہوا ہوں
اور بھی دوں گا وہ سب بادشاہ کے پاس بھجوا دے گا نہ راہنی ہوں گا اور نہ اعتنا کروں گا میں انکے ساتھ اسی پر یہاں تک کہ نیا
کوں گا میں ایک لشکر اور ساتھ لوں گا بارہ داریاں اور زارہ اور جاؤں گا انکے سردار ابی بکر انکی طرف جو ملک حجاز میں ہیں
اور شاہ لوں گا انکی نشانیوں کو اور کھودوں گا انکی مسجدوں کو اور کروں گا انکے شہر کو مسکن گوہوں اور کھو سٹوں اور خوشی
جاؤں گا پھر تو ملعون چھڑ گیا دروازے کے اوپر اور انکے میں ٹپی باندھے ترغیب دیتا تھا لوگوں کو تاکہ وہ رہو جاوے
انکے دونوں سے رعب اور کتنا تھا کہ بے صبری نہ کرو اس معاملے میں جو ظاہر ہوا تمکو مسلمانوں سے اور بیشک صلیب
بھگا دی انکو سبب اپنی سختی کے اور میں دسے دار ہوتا ہوں اس امر کا پس قرار پڑا لوگوں نے اس کے کلام سے اور سخت
لڑائی لڑے اور صبر کیا انکے مقابلے میں مسلمانوں نے اور اطلاع دی شریل بن حسنہ نے اس حال کی خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ کو اور کہا قاصد سے کہ بیان کر تو خالد بن الولید سے کہ اس دشمن خدا تو ماوراء بادشاہ کے ہاتھ سے
ظاہر ہوا ہکو وہ امر جو انداز و شمار سے باہر ہو پس ہماری کمک کے واسطے لوگ بھیجوا سوچو سے کہ ہمارے مورچے پر
لڑائی ہر جگہ سے زیادہ ہو پس جب پہنچا قاصد پاس خالد بن الولید کے اور حال لڑائی مشرکین اور تو ماوراء زخمی ہونے
اُس کی آنکھ ام ابان کے تیرے اور گر پڑا صلیب کا اور آجانا اسکا ملکیت مسلمانوں میں اور مارا جانا اس شخص کا جسکے
ہاتھ میں صلیب تھی اسے بیان کیا خوش ہوئے خالد بن الولید اور یہی وہ خدا کا ادا کیا پھر کہا کہ یہ ملعون تو ماوراء بادشاہ کو
نزدیک اور وہی منع کرتا ہو قوم کو مصالحت سے اور میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ کفایت کرے ہمارے واسطے
اللہ تعالیٰ اس کے کام میں اور پھر دے ہم سے بدی اور بُرائی انکی پھر قاصد سے کہا کہ پھر جاتو اور کہ شریل بن حسنہ سے کہ جس طرح سے
میں نے تمکو ماوراء حکم کیا ہو اسی طرح حفاظت کرتے رہو اس واسطے کہ ہر گز وہ مسلمانوں کا مشغول ہو اُس کام میں جسکے نزدیک
ہو وہ اور میں تم سے نزدیک ہوں اور تمہارے ساتھی ضرر بن الا زور بھی شہر کے گرد پھیر رہے ہیں اور ہر وقت تم سے نزدیک
ہیں اور نہ آویگا کوئی تم پر انکے سامنے ہو کر اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس لڑو تم اور نہ رنجیدہ ہو راوی نے بیان کیا ہو کہ

اچھا چارے قوم پر اور میں اپنے ساتھیوں سمیت اپنے دروازے سے نکلونگا اور میں امید رکھتا ہوں کہ نہ پھر وہاں آگیا نہ خوشی
 اور ضرور کے ہیں جو وقت فراغت پاؤں گا میں قوم سے اور باگ پھیر کر آؤں گا تنہائی طرف یہاں ایک ایک کو ان میں سے
 بھگائے اور مٹاتے ہوئے سردار قوم تک پہنچونگا پس قید کروں گا اسکو اور روانہ کروں گا بادشاہ کے پاس تاکہ حکم کرے اسکی
 نسبت جو چاہیگا پس شخص نکلے تم میں سے کسی جہت کی طرف پس نہ پھرے اور نہ جھٹے وہ اپنی جگہ سے یا ہوتی جاؤں میں
 اس تک سمجھوں نے کہا کہ تیرا حکم بخوشی منظور ہے پس اسی وقت قصد کیا تو مٹانے بجانب قوم کے اور جدا ہوا کیا ہر گز وہ کوئی عیب ایک
 گزہ کو باب جابہ پر اور ایک گزہ کو باب شرقی پر اور کہا اٹھئے مڑو تم کسوا سٹے کہ بڑا سردار قوم کا خالد بن الولید دو رہا
 تھے اور نہیں ہی باب جابہ پر مگر انکس و قلام لوگ ہیں میں میں انکو مثل پیٹنے تلے کے اور کھا جاؤ تم انکو مثل کھانے کے پس
 روانہ ہوئے وہ لوگ اور بلا کر بھیجا تو مٹانے ایک اور گزہ کو باب الغربا میں پر بجانب عمرو بن العاص کے اور ایک گزہ کو باب
 کیسان پر بطرف سمید بن زید بن عمرو بن تغلبہ العدوی کے پس روانہ ہوا ہر گزہ جہاں بھیجا گیا اور خاص کر لیا تو مٹانے اپنے
 تین اپنی دروازے کی واسطے اور اس کے ساتھ دلیان قوم تھے اور نہیں چھوڑا کسی بہادر ولی کو اسنے جسکی شجاعت کو وہ جانتا
 تھا کہ یہ کہ اپنے ساتھ مقرر کیا اسکو پھر کیا تو مٹانے سے کہ قریب ہو کہ چڑھاؤں میں تمہارے واسطے اپنے دروازے پر ایک شخص کم جسکے
 پاس ناتوس ہو گا کہ بجا دیکھا وہ اسکو اور آواز گھنٹے کو پس جو وقت سنو تم اسکی آواز کو پس یہی نشانی ہو میری اور تمہارے
 پنج میں پس کھو لو دروازوں کو اور نکلو جلدی کر کے بجانب اپنے دشمنوں کے اور دروازوں کا گاہ اپنا اور بیشک تم پاؤ گے
 مسلمانوں کو اس حیثیت سے کہ کوئی انہیں کا سوتا اور کوئی اپنی جگہ ہو گا پس آؤ تم اپنے پیش از اینک پہنچیں وہ اپنے ہتھیاروں تک
 پس لگاؤ اپنے ضربات ایذا دہندہ اور مار ڈالو انکو جس طرح سے چاہو تم پس اگر کرو گے تم اس کام کو صدق دل اور راستی سے نسبت
 قوم کے اس رات میں امید کرو گے تم انہیں اس امر کی کہ شکست آٹھا دینے اور ٹوٹ جاویں گے وہ ایسا ٹوٹنا کہ نہ
 بندہ سیکھے اور نہ درست حال ہو سیکھے کبھی بعد اس کے پس خوش ہوئے تو اس کلام سے اور چلے ہو جب اسکی حکم کے اور راہ کیا ہر
 قمر نے ایک دروازہ کا ہر دروازوں سے راہی نے بیان کیا ہو کہ بلایا تو مالعون نے ایک نصرانی کو اور کہا اس سے
 کہ سے تو ناتوس کو اور چڑھ جا دروازے پر پس جو وقت دیکھے تو کہو کہ کھولا اپنے دروازے کو تو بجا اس سے ایسی آواز کہ
 انہیں اسکو سب لوگ ہمارے جو دروازوں پر مقرر ہیں اور دوڑیں وہ اپنے دشمنوں کی طرف پس کہا اسنے کہ یہ امر بخوشی منظور
 اور پس نہ پھر وہاں ہوا وہ اور جلدی کی اسنے اس کام پر اور لایا ایک بڑا ناتوس اور چڑھ گیا اور دروازے پر اور چلا تو مٹا ساتھ
 انکس کے اپنے لشکر سے جو درہن اور خود پہنچے تھے اور ان کے ہاتھ میں عمود اور تلواریں تھیں اور تو مان سب کے آگے تھا اور اس کے
 ہاتھ میں چوڑی تلوار ہند کی اور ہر ہرقیہ کی تھی اور پہنے تھا دشمن خدا جوش لوہے کے اور اس کے سر پر خود کسر یہ تھا جو
 ہر قل نے اسکو اپنے سرخ خانے سے بطور تحفے کے بھیجا تھا اور اس پر سونے چاندی کا کام اور سیف بران اس میں کچھ کارگر نہیں ہوتی
 (پس جب پہنچا وہ دروازے پر اور پورا ہو گیا لشکر اسکا کہا اسنے اپنے ساتھیوں سے کہ ایسی جلدی اور کوشش کرو تم

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

اچھا پارس قوم پر اور میں اپنے ساتھیوں سمیت اپنے دروازے سے نکلونگا اور میں امید رکھتا ہوں کہ نہ پھر ونگا اگر ساتھ خوشی
 اور سرد کے ہیں جسوقت فراغت پاؤنگا میں قوم سے دور باگ پھیر کر آؤنگا تمھاری طرف پس ایک ایک کو ان میں سے
 بھگائے اور مٹاتے ہوئے سردار قوم تک پہنچونگا پس قید کرونگا اسکو اور روانہ کرونگا بادشاہ کے پاس تاکہ حکم کرے اسکی
 نسبت جو چاہیگا پس جو شخص نکلے تم میں سے کسی جہت کی طرف پس نہ پھرے اور نہ ہٹے وہ اپنی جگہ سے یا ہوتی جاؤں میں
 اس تک سمجھوں گے کہ کیا حکم ہوئی مشی منظور ہی نہیں اسیوقت قصد کیا تو مانے بجانب قوم کے اور جدا جدا کیا ہر گروہ کو اور بھیجا ایک
 گروہ کو باب جابیہ پر اور ایک گروہ کو باب شرقی پر اور کہا اُسے دو روٹم کسوا سٹے کہ بڑا سردار قوم کا خالد بن الولید دو روٹو
 سے اور نہیں ہو باب جابیہ پر مگر اسل ور غلام لوگ پس میں مڑا تو تم انکو مثل پیسے نکلے کے اور کھا جاؤ تم انکو مثل کھانے پس
 رعانہ ہوئے وہ لوگ اور بلا کر بھیجا تو مانے ایک اور گروہ کو باب الفراء میں پر بجانب عمرو بن العاص کے اور ایک گروہ کو باب
 کیسان پر بطرف سعید بن زید بن عمرو بن قنیل العدوی کے پس روانہ ہوا ہر گروہ جہان بھیجا گیا اور خاص کر لیا تو مانے اپنے
 ستین اپنی دروازے کیواسٹے اور اُسکے ساتھ دلیران قوم تھے اور زمین چھوڑا کسی بہادر ولیر کو اُسے جسکی شجاعت کو وہ جانتا
 تھا کہ یہ اپنے ساتھ مقرر کیا اسکو پھر کیا تو تم سے کہ قریب ہو کہ چڑھاؤں میں تمھارے واسطے اپنے دروازے پر ایک شخص کم جسکے
 پاس ناتوس ہو گا کو بجا دیگا وہ اسکو اور آواز گھنٹے کو پس جسوقت سنو تم اسکی آواز کو نہیں ہی نشانی ہو میری اور تمھارے
 پنج میں پس کھول دو دروازوں کو اور نکلو جلدی کر کے بجانب اپنے دشمنوں کے اور در آؤ ناگاہ اُنپر اور بیشک تم پاؤ گے
 مسلمانوں کو اس حیثیت سے کہ کوئی انہیں کا سوتا اور کوئی اُٹھتا ہو گا پس آؤ تم اُنپر پیش از اینکہ پہنچیں وہ اپنے ہتھیاروں تک
 پس لگاؤ اُنپر ضربات ایذا دہندہ اور بار ڈالو انکو جس طرح سے چاہو تم پس اگر کرو گے تم اس کام کو صدق دل اور راستی سے نسبت
 قوم کے اس رات میں امید کرو گے تم انہیں اس امر کی شکست اٹھانے کے اور ٹوٹ جاؤ گے وہ ایسا اوشاک نہ
 بندھ سکیں گے اور نہ درست حال ہو سکیں گے کبھی بعد اس کے پس خوش ہوئے تو اس کلام سے اور چلے بموجب اسکی حکم کے اور بارہ کیا ہر
 گروہ نے ایک دروازے کا ہر دروازوں سے راوی نے بیان کیا ہو کہ بلایا تو مالکون نے ایک نصرانی کو اور کہا اس سے
 کہ سے تو ناتوس کو اور چڑھ جا دروازے پر پس جسوقت دیکھے تو یہ کہو کہ کھولا اپنے دروازے کو تو بجا اُس سے ایسی آواز کہ
 انہیں اسکو سب لوگ ہمارے جو دروازوں پر مقرر ہیں اور دوڑیں وہ اپنے دشمنوں کی طرف پس کہا اُسے کہ یہ امر جو مشی منظور
 اور پند میری رعانہ ہوا وہ اور جلدی کی اُسے اس کام پر اور لایا ایک بڑا ناتوس اور چڑھ گیا دروازے پر اور چلا تو مانے ساتھ ایک
 اگر سے کے اپنے لشکر سے جو زمین اور خود پیسے تھے اور اُنکے ہاتھ میں محمود اور تلواریں تھیں اور تو مانے سب کے آگے تھا اور اُسکے
 ہاتھ میں چوڑی تلوار ہند کی اور سپر چھتہ کی تھی اور پیسے تھا دشمن خدا جو دشمن لوہے کے اور اُسکے سر پر خود کسریہ تھا جو
 ہر قل نے اسکو اپنے سر خانے سے بطور تحفے کے بھیجا تھا اور اسپر سوئے چاندی کا کام اور سیف بران اس میں کچھ کارگر نہیں ہوتی
 آخر میں جب یہ چارہ دروازے پر اور پورا ہو گیا لشکر اسکا کہا اُسے اپنے ساتھیوں سے کہ ایسی جلدی اور کوشش کرو تم

[illegible]

متعلق تھا ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور تمام مسلمانوں کے جنگ و رازوں پر مقرر کیا تھا اور وہ سنئے سنئے
 آوازیں اور فریاد کرنا لگا اور آوازیں اور فریاد و روم اور نصاریٰ اور یہودی کی بلند عقین سنان بن عوف سے
 روایت کی ہو کہ پوچھا میں نے اپنے چچا زاد بھائی قیس بن ابیہرہ کو آیا یہودی بھی تھے رٹتے تھے انھوں نے کہا ہاں لڑتے
 تھے دیوار کے اوپر سے اور چلاتے تھے وہ ہم پر تیر اور پھر رومی نے بیان کیا ہو کہ ڈر خالد بن الولید نے شریل بن حسنہ کے
 واسطے بسبب قریب ہوئے دشمن خدا تو مالمعون کے اسے کس واسطے کہ وہ اسی دروازے پر تھا پس خوف کیا خالد بن الولید نے شریل
 بن حسنہ پر بسبب شجاعت تو ما کے واقدمی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ پیش ہوا شریل بن حسنہ کو دشمن خدا تو ما سے یہ سخت
 اور بڑا معاملہ کہ نہیں پیش آیا کسی کو شل کے اور صوت یہ ہوئی کہ ناگمان در آیا تو اس گروہ پر جو شریل بن حسنہ کے ساتھ تھے
 اور سب سے پہلے نکلنے والا قوم سے اور پہلے پہونچنے والا مسلمانوں کی طرف تو مالمعون تھا پس صبر کیا مسلمانوں نے شل صبر بڑے
 مرتبہ والوں کے اور ثابت اور قائم رہے لڑائی پر اور لڑا دشمن خدا تو ما سخت لڑائی در ناخالیکہ پھر اتنا محارہ صفوں کو دائیں
 اور بائیں اور پکا رہا تھا کہ کمان ہر تہہ ارا سردار جسے تیر چلا کر مجبور خمی کیا میں رکن باو شاہ کا ہون میں مدد دینے والا صلیب کا
 ہون میں لاؤ اور سپرد کرو اسکو میرے تین تاکہ لپٹے باؤں میں تمھارے مقابلے سے میں بے بسی شریل بن حسنہ کا تب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آواز اسکی ارادہ کیا اسکی طرف کا اور خمی کیا تھا اسی تو ما نے بہت لوگوں کو مسلمانوں سے پس کہا
 شریل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہ میں ہوں ساتھی تیر اور بد خواہ اور مخالف تیر میں سردار قوم کا ہوں میں ہلاک کرنے والا
 تمھاری جماعت کا ہوں میں لینے والا تمھاری صلیب کا ہوں میں کا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہوں میں باگ
 پیچی تو ما نے مثل پیر نے شیر کے اپنے شکار پر اور کہا کہ تمھیں کو طلب کیا میں نے اور تمھاری ہی خواہش رکھنا ہوں میں پھر
 سب سے الگ ہو گیا انکے مقابلے میں اور ہر مہم ہو چلا انکو اور نہیں دیکھا تھا لوگوں نے مدتوں میں زد و کوب کو مثل ان دونوں کے
 اس رات میں اور دیکھا شریل بن حسنہ نے اسی چیز کو کہ خوفناک کیا اسنے انکو پس تھے وہ دونوں اسی حالت میں کہ گزری
 اسی رات اور ہر شخص اپنے نزدیک دے سے لڑتا تھا اور عقین ام ابان بنت عتبہ ساتھ شریل بن حسنہ کے کہ نہیں وہ وہی عقین
 اسے اور اس رات میں بڑا صبر اور استقلال کیا انھوں نے اور چلائے تیر اور کوئی تیر انکا نہیں پڑتا تھا مگر کسی مرد شکر پر یہاں تک کہ قتل
 کیا بہت لوگوں کو اور رومی انکو مدد سمجھتے تھے اور اس طرح وہ تیر چلاتی عقین یہاں تک کہ سوائے ایک تیر کے اور انکے پاس
 باقی نہ رہا پس اس تیر کو لیے ہوئے دائیں اور بائیں قوم کو دیکھتی عقین اور قوم رومی الگ تھی اسنے خوف تیر کے کہ دفعہ قریب
 آیا انکے ایک شخص قوم سے اور چلا یا انھوں نے اُسپر تیر کو پس جا لگا تیر اسکے سینے پر پس بہ قریب ہوا وہ موت کے ناگمان
 حملہ کیا اور آیا اپنا اور فریاد اور آواز دیکر پکا اپنی قوم کو پس پھر وہ لوگ اسے اسکی امانت کے اور ناگمان در آئے وہ
 ام ابان پر اور گرفتار کر لیا انکو اور مر گیا وہ دشمن خدا جسکو ام ابان نے تیر مارا تھا اور شریل بن حسنہ کا یہ حال تھا کہ پیش آیا
 انکو دشمن خدا سے وہ معاملہ جو نہیں پیش آیا کسی کو مگر یہ کہ صبر اور ثابت قدمی کی انھوں نے اور ماری ایک ضرب سخت

[illegible]

متعلق تھا ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور تمام مسلمانوں کے جنگور وازون پر مقرر کیا تھا اور وہ سنتے سنتے
 آواز میں باور فرما کر نالہ لگا اور آوازیں اور غریباوروم اور نصاریٰ اور یہودی کی بلند تحقین سنان بن عوف نے
 کہ وایت کی ہو کہ پوچھا میں نے اپنے چچا زاد بھائی تقیس بن ہبیرہ کہ آیا یہودی بھی تم سے لڑتے تھے انھوں نے کہا ہاں لڑتے
 تھے دیوار کے اوپر سے اور چلاتے تھے وہ ہم پر تیر اور پھر رومی نے بیان کیا کہ ایک اور خالد بن الولید شریصل بن حسنہ کے
 واسطے بسبب قریب ہوئے دشمن خدا تو مالمعون کے اسے کسواسے کہ وہ اسی دروازے پر تھا پس خوف کیا خالد بن الولید نے شریصل
 بن حسنہ پر بسبب شجاعت تو ما کے واقعہ میں رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ پیش ہوا شریصل بن حسنہ کو دشمن خدا تو ما سے ایسا سخت
 اور بڑا معاملہ کہ نہیں پیش آیا کسی کو مثال کے اور صورت یہ ہوئی کہ ناگمان در آیا تو اس گروہ پر جو شریصل بن حسنہ کے ساتھ تھے
 اور سب سے پہلے نکلنے والا قوم سے اور پہلے پہونچنے والا مسلمانوں کی طرف تو مالمعون تھا پس صبر کیا مسلمانوں نے مثل صبر برہس
 مرتبہ والوں کے اور ثابت اور قائم رہے لڑائی پر اور لڑا دشمن خدا تو ما سخت لڑائی در ناخالی کہ پھارتا تھا وہ صفوں کو دائیں
 اور بائیں اور پکارتا تھا کہ ناگمان ہو تمہارا سردار بنے تیر چلا کر محکوم زخمی کیا میں رکن بادشاہ کا ہون میں مدد دینے والا صلیب کا
 ہون پس لاؤ اور سپرد کرو اسکو میرے یقین تاکہ پٹ جاکوں میں تمہارے مقابلے سے پس بٹنی شریصل بن حسنہ کا تب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آواز اسکی ارادہ کیا اسکی طرف کا اور زخمی کیا تھا اسی تو ما نے بہت لوگوں کو مسلمانوں سے پس کہا
 شریصل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہ میں ہوں ساتھی تیر اور بدخواہ اور مخالفت تیرا میں سردار قوم کا ہوں میں ہلاک کرنے والا
 تمہاری جماعت کا ہوں میں لینے والا تمہاری صلیب کا ہون میں کا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہوں پس باگ
 پھیری تو ما نے مثل پھیرنے شیر کے اپنے شکار پر اور کہا کہ تمہیں کو طلب کیا میں نے اور تمہاری ہی خواہش رکھتا ہوں میں پھر
 سب سے الگ ہو گیا انکے مقابلے میں اور وہاں پہونچایا انکو اور نہیں دیکھا تھا لوگوں نے مدتوں میں زد و کوب کو مثال ان دونوں کے
 اس رات میں اور دیکھا شریصل بن حسنہ نے ایسی چیز کو کہ خوفناک کیا اسے انکو پس تھے وہ دونوں اسی حالت میں کہ گزری
 اسی رات اور ہر شخص اپنے نزدیک دے سے لڑتا تھا اور تحقین ام ابان بہت عتبہ ساتھ شریصل بن حسنہ کے کہ نہیں ہوئی تحقین
 اسے اور اس رات میں بڑا صبر اور استقامت کیا انھوں نے اور چلائے تیر اور کوئی تیرا ناگمان نہیں پڑتا تھا اگر کسی مرد شکر پر ہاں تک کہ قتل
 کیا بہت لوگوں کو اور رومی انکو مدد سمجھتے تھے اور اسی طرح وہ تیر چلاتی تحقین میاں تک کہ سوائے ایک تیر کے اور انکے پاس
 باقی نہ رہا پس اس تیر کو لیے ہوئے وائیں اور بائیں قوم کو دیکھتی تحقین اور قوم رومی الگ تھی انکے خوف تیر کے کہ دفعہ قریب
 آیا انکے ایک شخص قوم سے اور چلا یا انھوں نے اُس پر تیر کو پس جا لگا تیر اس کے سینے پر پس جب قریب ہوا وہ نوبت کے ناگمان
 حملہ کیا اور در آیا اُس پر اور فریاد اور آواز دیکر پکارا اپنی قوم کو پس پھر سے وہ لوگ اسے اسکی امانت کے اور ناگمان در آئے وہ
 ام ابان پر اور گرفتار کر لیا انکو اور مر گیا وہ دشمن خدا جسکو ام ابان نے تیرا تھا اور شریصل بن حسنہ کا یہ حال تھا کہ پیش آیا
 انکو دشمن خدا سے وہ معاملہ چننین پیش آیا کسی کو مگر یہ کہ صبر اور ثابت قدمی کی انھوں نے اور رومی ایک ضرب سخت

[illegible]

لوگوں کو اور تائید کی میں نے اپنی قوم کی راوی نے بیان کیا ہر کہ بہت خوش ہوئے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اس حال کے
سننے سے پھر چلے سب کے سب یہاں تک کہ آئے شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے پاس اور شکر یہ اُنکے کاموں کا ادا کیا و اقدی حمد اللہ
نے بیان کیا ہر کہ یہ رات بڑی سخت تھی کہ کبھی پیش نہیں آتی تھی لوگوں کو شل اسکے اور اُس رات میں مسلمانوں نے ہزار ہا
آدمیوں کی مار ڈالا پس لکھا ہوا ہے بڑے بڑے رئیس مشرق کے تو ان کے پاس اور کہا اس سے کہ اے سردار سہنے نصیحت کی تھی
تجھ کو مگر قبول کیا تو نے اور نہ نفع کیا ہماری نصیحت نے اور جو ہمہ گزادہ تجھ پر بھی گزرا اور مار ڈاے گئے ہم میں سے بہت لوگ
اور یہ معاملہ جو جسے اٹھائے کی ہکو طاقت نہیں ہو پس مصالحہ کرے تو قوم سے کہ وہ ہمارے اور تیرے واسطے موجب سلامتی
ہو گا اور اگر تو اس امر سے انکار کرے گا تو ہمارے اپنے واسطے مصالحہ کر لینے اور تجھ کو تیرے حال پر چھوڑ دیں گے پس کہا تو مانے کہ اے قوم
سہلست و دمچو کہ ہاتھ لکھوں میں یہ سب حال بادشاہ کو پس اگر اعانت اور کمک کی اُسے تو بہتر ہو ورنہ صلح تو ہمارے آگے پڑی
سنے بیان کیا ہر کہ اسی وقت تو مانے ایک خط بادشاہ کو لکھا جس کا مضمون یہ تھا کہ اہل عرب نے گھیر لیا یہ کوشل گھیرنے سپیدی
آگے کے اُسکی سیاہی کو اور مار ڈالا ان لوگوں نے ہماری قوم کو اجنادین میں اور پلٹ کر ہماری طرف آئے اور قتل کیا ان لوگوں
نے ایک بڑا بھاری قتل درمیں اُنکے مقابلے کو نکلا اور زخمی ہوا میں اُسے گزیری قوم اور اہل شام نے چھوڑ دیا مجھ کو اور جاتی
یہی میری آنکھ اور ارادہ کیا ہر قوم نے صلح کرنے کا اہل عرب سے اور جزیہ دینے کا انکو پس تو یا خود اس طرف روانہ ہوا لشکر
ہمارے پاس روانہ کر کہ کمک ہماری کرے یا حکم دے ہکو مصالحہ کر لینے کا تحقیق سخت ہو گیا اور بڑھ گیا ہر ہمہ معاملہ انکا پھر
پھپھیا اُسے خط کو اور مہر کی اسپر پنی اور قبل از صلح ہونے کے روانہ کیا پس جب صلح ہوئی ارادہ کیا مسلمانوں نے لڑنے کا اور حکم بھیجا
خالد بن الولید نے ہر طرف کو کہ روانہ ہوا اپنی جگہ سے اور لڑے اور سوار ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور واقع ہوئی لڑائی اور
سخت ہوا معاملہ اہل دمشق پر پس کھلا بھیجا انھوں نے خالد بن الولید کے پاس کہ سہلست و دمچو تاکہ سوچیں ہم اپنے کام میں پس انکا کیا
خالد بن الولید نے اور نہ بٹے انکی لڑائی اور مقابلے سے یہاں تک کہ تنگ آئے وہ محاصرے سے اور اسکے سواہ مشرق جواب کے بادشاہ کے
پاس سے تھے اور لکھا ہوا ہے بعض رئیس شمر کے بعض کے پاس اور کہا کہ اے قوم نہیں صبر ہو سکتا یہی ہے اس معاملہ میں جس میں ہم ان لوگوں کے
سبب سے ہیں اگر لڑتے ہیں ہم ہارنے تو غالب ہو جاتے ہیں وہ ہم پر اور اگر ترک لڑائی کر کے اپنے شہر میں بیٹھیں ہم تو ضیق اور تنگی
میں پڑیں گے پس چھوڑ دو اور در و در کر تم جھگڑائے اور خصوصیت کو اپنے سے اور انکو لڑنے انان اور صلح جس مقدار پر کہ وہ طلب
کریں تم سے پس کہا اُسے ایک بوڑھے آدمی رومی نے جو اگلی کتاب میں پڑھے ہوئے تھا کہ اے قوم قسم یہ خدا کی کہ تحقیق میں جانتا
ہوں کہ اگر آتا بادشاہ لشکر اور ساراں سے تو انکو تم سے دفع نہیں کر سکتا تھا اس واسطے کہ میں نے کتابوں میں پڑھا ہر کہ سردار
انکے محمد علی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین اور سید المرسلین ہیں اور قریب ہر کہ دین انکا سب نبیوں پر غالب ہو جائیگا پس
چھوڑو تم جیلہ جوئی اور مشغول رہنے کو محال کاموں میں اور دو تم انکو جو تم سے مانگیں کہ یہ ہی تمہارے واسطے بہتر اور موافق
ہو پس جب مستاقوم نے یہ کلام اُسکا میل کیا اُسکی طرف اسوجہ سے کہ بزرگی اُسکی اور عالم اور واقع ہونا اُسکا اخبار اور

[illegible]

مسلمانوں کے معاملے میں مداخلت کریں اور لکھنؤی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے یہ دست آور سپرد کیا اسکے کہ ان لوگوں سے کہ
اب چلو تم ہمارے ساتھ پس اسٹھ کھڑے ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور سواہر ہوئے انکے ساتھ ابو ہریرہ اور معاذ بن جبل
وسیم بن ہشام المصروعی اور یحییٰ بن عدی اور ہشام بن العاص اسی اور وہبان بن سفیان اور عبد اللہ بن عمرو الدوسی اور عامر
بن طفیل اور سعید بن الجبر الدوسی اور ذوالکفل الحمیری اور حسان بن عثمان الطائی اور جریر بن نوفل الحمیری اور سالم بن فرقہ الیربوسی
اور سیف بن اسلم الطائی اور یحییٰ بن زید السکلی اور عثمان بن اوس الانصاری اور خالد بن عوف الکندی اور یحییٰ بن مالک التیمی
اور حکم بن عدی البستانی اور یحییٰ بن شعیبہ الشافعی اور یحییٰ بن عبد اللہ التیمی اور راشد بن سعد اور قیس بن سعید اور سعید بن عمرو
الغضوی اور داؤد بن سہیل اور یحییٰ بن عامر اور عبیدہ بن اوس اور مالک بن الحارث اور عبد اللہ بن طفیل اور ابو الباہل بن
الندیم اور عوف بن ساعدہ اور عباس بن قیس اور عباد بن عتبہ البستانی اور خبیرہ بن عامر اور عبد اللہ بن قرقطہ لازدی
رضی اللہ عنہ سب پینتیس مرد صحابی تھے اور پینتیس آدمی اور عامہ مسلمانوں سے ساتھ ہوئے پس جب سواہر ہو کر
چلے طرف دروازے کے کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اُن سے جسے مصالحہ کیا تھا کہ میں چاہتا ہوں تم سے
بکھجور گرو کے راوی نے بیان کیا کہ کہ نہیں لی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کوئی چیز بطریق گرو کے
اُن سے بلکہ بکھجور سا اور عتا دیا اللہ تعالیٰ پر اور سب اسکا یہ تھا کہ اسی رات میں کہ مصالحہ کیا ان سے جو وقت کہ
ناز فرض پہنچا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور سو گئے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں کہ فرماتے ہیں
اے اللیٰیہ تقع المدینۃ انشاء اللہ تعالیٰ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ دیکھا میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مستعمل پس عرض کیا میں نے کہ یا رسول اللہ کیا سبب ہو کہ میں تمہیں دیکھتا ہوں پس فرمایا
آپ نے کہ میں آیا ہوں اسواسطے کہ جنازہ ابو بکر صدیق پر جاؤں پس بیدار ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح اور اسی وقت ابو ہریرہ نے
اُسے بشارت صلح کی دی پس میں لیا ابو عبیدہ بن الجراح نے قوم سے گرو با عتا دار صادق بنیاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے واقعہ اللہ نے بیان کیا کہ جب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کے شہر میں داخل ہوئے
چلے ساتھ انکے قس اور ابابہ وروہ لباس بنا ہوا سیاہ بالوں کا پہنے تھے اور بے ہوش تھے انجیلوں کو اور دھونی دیتے تھے آپ عروہ اور
خوشنودار چیزوں کی اور یہ معاملہ یورود شنبہ گیارہویں جمادی الثانی ۳۱ھ ہجری میں واقع ہوا تھا واقعی رحمہ اللہ نے بیان
کیا کہ داخل ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ دمشق میں دروازہ جابیہ سے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو اس حال سے
مطلق خبر نہ تھی اسواسطے کہ انھوں نے شدت اور سختی کی لڑائی ڈال رکھی تھی باب شرقی پر اور بیت خشم اور غضب میں تھے اہل
دشمن پر اسوجہ سے کہ مارا تھا ان لوگوں نے خالد بن سعید اور عمرو بن العاص کو تیز ہزار سے پس ناز پر ہی خالد بن الولید نے اُن پر اور
دفن کیا انکو ماہین دروازہ مشرقی اور دروازہ قوما کے اور تھا ایکس روم کے قسوں سے کہ نام اسکا یوشابن قس تھا
اور رہتا تھا وہ ایک مکان میں جو شہر پناہ سے ملا ہوا تھا قریب دروازہ شرقی کے اور تھی اُسکے پاس کتاب

[The page contains dense handwritten Persian script in Nasta'liq style, arranged in approximately 30 horizontal lines. The ink is dark brown or black on aged paper.]

اسی قسم ہونے کی کہ میں نے مصاحف کو کیا تو قوم سے اور پہنچ گیا تیر نشانے پر اور گھدی میں نے تحریک کی اور وہ یہ ہوجان لوگوں نے
 پاس ہی پس کہا خالد بن ولید نے کیونکر مصاحف کو کیا تھے بغیر میرے حکم کے اور بدوین میرے مطلع کرنے کے اور میں سردار ہوں
 پیر اور نہ موقوف کرونگا میں شمشیر زنی کو جب تک اُنکو شانہ و دو نگا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے قسم ہونے کی کہ نہیں جانتا
 تھا میں اس امر کو کہ تم مخالفت کرو گے میری کسی امر کسی راے میں پس قسم ہونے کی کہ میں نے مصاحف کو کیا تھے بغیر میرے حکم کے اور بدوین میرے مطلع کرنے کے اور میں سردار ہوں
 کسواسطے کہ قسم ہونے کی کہ وہ داری کی میں نے سب قوم سے اور وہی ہوا اُنکو امان اللہ بزرگ کی اور رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے اور راضی ہوئے اس معاملہ سے سلمان ہمارا ہی میرے اور نہیں ہونے والا اور فریب کہ نہ
 ہماری عادتوں سے ہم کرے اللہ تیر و اقدری رحمہ اللہ نے روایت کی ہو کہ بلند ہوا شور کلمہ و کلام کا و دونوں کے
 پہنچ میں اور ٹکٹکی لگائی لوگوں نے ان دونوں کی طرف اور بائیں خلد بن الولید اپنے ارادے سے نہیں پھرتے تھے
 اور دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ہمارا بیان خالد بن الولید کو جو کہ ہمیشہ زحف اور اہل باد یہ عرب سے
 تھے کہ وہ لڑتے تھے اور قتل کرتے تھے کہ بدن کو اور گرفتار کرتے تھے انکی اولاد کو اور نہیں پھرتے تھے تلوار کو کسی سے پس
 تلوار کی ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے نہیں بد دعا دیکر اور کہا کہ ناچیز جانی گئی قسم ہونے کی کہ وہ داری میری اور توڑ گیا عہد میرا
 اور پھرتے تھے اپنے گھوڑے کو اور شاہ کرتے تھے بجانب اہل عرب کے کبھی دائیں اور کبھی بائیں اور پکا کر کہا اپنی بلند آواز سے
 کہ اگر وہ مسلمانان قسم دیتا ہوں میں تلوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ نہ بڑھاؤ تم اپنے ہاتھوں کو اُس راہ کی طرف
 جس راہ سے میں آیا ہوں یہاں تک کہ دیکھوں میں کہ کس امر میں اور خالد بن الولید متفق ہوتا ہوں پس جب یہ کہہ لیا کہ
 اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے موقوف کیا انھوں نے لڑائی اور لوٹ کو اور یکجا ہوئے ان دونوں کے پاس شہسواران
 مسلمانوں کے اور مالک نشانوں کے مثل سنان بن حیل و یزید بن ابی سفیان اور سعید بن زید اور عمرو بن العاص اور شریک بن
 حسد اور یحییٰ بن عامر و قیس بن ہشیر اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور عبد اللہ بن عمر خطاب رضی اللہ عنہما اور
 اور ابان بن عثمان رضی اللہ عنہما اور مسیب بن نجبتہ الفزازی اور ذوالکلاع الحمیری اور مانند انکے اور لوگ یکجا ہوئے اس
 کنیسہ کے پڑوس جہاں دونوں لشکر ملے تھے واسطے مشورے اور گفتگو کے پس کہا ایک گروہ مسلمانوں نے حسین بن علی بن
 بن حیل و یزید بن ابی سفیان تھے کہ صلح یہ ہو کہ چلو تم اس راہ پر جس راہ ابو عبیدہ بن الجراح گئے ہیں اور باز رہو قوم سے اس واسطے
 کہ شہر ملک شام کے جیسا کہ چاہیے ہنوز فتح نہیں ہوئے اور بعد اسکے ہر قتل نطاکیہ میں موجود ہی پس اگر یہ خبر اور شہر والوں کو پہنچی
 کہ تم نے مصاحف کو کر کے غدر کیا پس نہ فتح ہو گا کوئی شہر از روے مصالحے کے دوسری بات یہ ہو کہ داخل کر لو تم
 ان گروہ کو اپنی صلح میں کہ یہ تمہارے واسطے بہتر ہونگے مار ڈالنے سے پھر کہا ان لوگوں نے خالد بن الولید رضی اللہ
 عنہ سے کہ اپنے قبضے میں رکھو تم وہ چیز جو فتح کیا ہو تھے تلوار سے اور قبضے میں رکھیں ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
 وہ چیز جو ان کی طرف میں ہو اور لکھو تم دونوں یہ حال خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور حکم گردانو

[illegible]

[illegible]

کہ دفعۃً مثنیٰ پہنچے آواہ دروازے کی پس ٹھہر گئے ہم اور اسی وقت کھولا گیا دروازہ اور نکلا اس سے ایک سوار پس نہیں
 ترحض کیا پہنچے اس سے یہاں تک کہ نزدیک ہوا ہے اور پکڑ لیا پہنچے اُسکو اور کہا اُس سے کہ اگر تو کچھ بولیکا تو ہم بڑی گردن
 مارینگے اور اُسی وقت دو سوار اور دروازے سے نکلا اختیار کیا دروازے پر ٹھہر گئے اور پکارے تھے اُسکا نام لیکر جسکو
 پہنچے پکڑ لیا تھا پس کہا پہنچے اس سے کہ بات چیت کران سے یہاں تک کہ آدین وہ دونوں پس کہا اُس سے ان
 دونوں سے زبان رومی میں کہ چڑیا جال میں پھنس گئی پس جانا اُنھوں نے کہ وہ گرفتار ہو گیا اور پلٹ کر بچلت داخل ہو گئے
 دروازے میں اور بند کر لیا اُسکو پس ارادہ کیا پہنچے اُس قیدی کے مار ڈالنے کا مگر بعض لوگوں نے ہم میں سے کہا کہ
 مار دیا اُسکو جتنا کہ لپچا میں ہم اُسکو اپنے سردار کے پاس تاکہ اپنی رائے سے وہ جو چاہیں سو کرتا پس جب دیکھا خالد
 بن الولید رضی اللہ عنہ نے اُسکو پکڑ لیا تو کون ہوا سے کہ اگر کہ میں بطارقہ اور ملک سے ہوں اور میں نے قبل تھا رہے
 ہوں صرہ کرے گے ایک عورت اپنی قوم کے ساتھ شادی کی تھی اور اسکو میں دوست رکھتا تھا پس جب بڑھ گیا زمانہ
 معاصرہ شہر کا درخواست کی میں نے اُسکے گھر والوں سے کہ اُسکو میرے پاس نہ لے کر میں اُنکار کیا اُنھوں نے اور
 کہا کہ ہم جیسے کام میں مشغول ہیں کہ اُسکو نہ لے سکتے ہیں اور میں دوست رکھتا تھا اس امر کو کہ اُس سے ملاقات
 کر دین اور ہم لوگوں میں ہاؤنوں کی جگہیں مقرر تھیں کہ کھیلنے تھے ہم اس میں پس وعدہ کیا اور کہلا بھیجا میں نے اُسکے
 پاس کہ نکل کر آؤ سے وہ ان بازی گاہوں میں پس آئی وہ اور گفتگو اور درخواست کی اُس نے مجھ سے کہ نکلون میں اُسکو
 ساتھ لیکر دروازے شہر کی طرف پس نکلا میں دروازے سے تاکہ دریافت کر دین میں فہرتماری پس پکڑ لیا مجھ کو تھارے
 ساتھیوں نے اور نکلا میرا ساتھی اور دو عورت پس پکار کر کہا میں نے کہ چڑیا جال میں پھنس گئی اور ڈرایا میں نے اُسکو
 اس خوف سے کہ تیرے گریہ میں تھارے ساتھی اس عورت کو ادرا کر اُسکے سوا کوئی اور ہوتا تو مجھ پر اسان تھا یہ امر پس
 خازن بن الولید نے اس سے کہا کہ کیا منظور ہے تجھ کو اختیار کر دینے دین اسلام میں اور اگر داخل ہو لگا میں شہر میں تو نکاح
 کر دو لگا میں تیرا اسکے ساتھ اور اگر نکاح کر لیا تو قبول دین اسلام سے تو مار ڈالوں گا میں تجھ کو پس اختیار کیا اُس نے
 دین اسلام کو اور کہا اے اللہ ان کا اللہ وحی لا شریک له وان محمد عبدہ ورسولہ راوی نے بیان کیا یہ کہ لڑنا
 تھا وہ ہمارے ساتھ ہوا سخت لڑائی پس جب داخل ہوئے ہم شہر میں از روئے صلح کے آیا وہ شخص دریا بیکہ تلاش
 اور طلب کرتا تھا اپنی ازدواجی پس کہا لوگوں نے اس سے کہ اس عورت نے کپڑے راہوں کے پہنے ہیں اور راہب
 ہو گئی جو راہب ہی کے تیرے حال پر پس آیا وہ بجانب کنسہ کے اور دیکھا اُسکی طرف اور اس عورت نے نہیں پہچانا
 اُسکو پس پوچھا اُس سے کہ کس چیز نے تجھ کو راہب بنایا ہوا اُس نے کہا کہ سبب یہ ہے کہ مجھ کو محبت تھی اپنے شوہر
 کے ساتھ یہاں تک کہ پکڑ لیا اُسکو اہل عرب نے پس میں اُسکے بیچ میں راہب ہو گئی ہوں پس کہا اُس شخص نے
 کہ میں تیرا شوہر ہوں اور داخل ہوا ہوں میں دین اہل عرب میں اور تو میری خدمت داری میں تو پس

گھوڑوں کے پیروں کے پتھروں سے اور نعل اُنکے علیحدہ ظاہر ہوتے جاتے تھے مہموں سے اور موزے ہمارے پیروں کے
 پارہ پارہ ہو گئے تھے یہاں تک کہ نہیں باقی رہیں مگر پٹلیاں اسکی عبادین سعید انحضری نے بیان کیا ہے کہ محتامین
 اُس دن ساتھ خالد بن الولید کے اور تھا ہمارے ساتھ یونس رہبر ہیں قسم جو خدا کی کہ تھے میرے پاس دو موزے
 چمڑے کے کہ انہیں نعل یا پاؤں لگایا تھا میں نے بسبب انکی مضبوطی کے میں اپنے دل میں یہ کہتا تھا کہ وہ برسوں میرے
 پاس رہیں گے پھر قسم جو خدا کی کہ باقی رہی اس رات کو پٹلی موزوں کی میری پٹلیوں میں اور میں ڈرتا تھا اُس چیز کو
 جو لاحق ہوئی تھی مجھکو شدت رشتی پہاڑوں اور اُسکے دشوار ہونے سے یہاں تک کہ دیکھا میں نے اہل عرب کو
 شکایت کنندہ ایک دوسرے سے اور وہ کہتے تھے کہ کاش رہبر ہو کہو کہلی ہوئی اور درمیان راہ چلتی ہوئی پریجا تاپس نہیں
 کئی وہ رات یہاں تک کہ کاٹا ہٹے شدت راہ کو پس جب نکلے ہم دیکھا ہم نے نشان قوم کو کہ آگے ہمارے
 گئے ہیں بھاگے ہوئے پس خالد بن الولید نے کہا کہ بچ گئے اور بجات پاؤں انھوں نے اپنی جانوں سے پس کیا یونس
 راہبر نے کہ میں اُسید رکھتا ہوں اللہ تعالیٰ سے اس امر کی کہ باز رکھے اُنکو یہاں تک کہ ملجاوین ہم انہیں اگر جاہا اللہ تعالیٰ
 سے پس جلدی کر دوں میرے ساتھ پس جلدی کی خالد بن الولید نے اور کہا مسلمانوں سے کہ جلدی کر دو چلتے ہیں جست
 کرے اللہ تمہیں مسلمانوں نے کہا کہ اسی سردار سختی چلنے کی اور دشواری راہ نے تنگی میں ڈالا ہے ہمارے راحت دو ہمارے
 ایک ساعت یہاں تک کہ راحت حاصل کریں ہمارے گھوڑے اور چارہ دیوین ہم اُنکو خالد بن الولید نے کہا چلو تم
 اللہ تعالیٰ کا نام پیکر وہی سیر کرنے والا ہے اور کوشش کرو اپنے دشمن کی طلب میں پس روانہ ہوئے وہ لوگ اور راہ برائے
 سامنے تھا اور اسبطح چلے جاتے تھے اور راہبر سے کہتا تھا کہ نہیں داخل ہوتے ہیں ہم کسی شہر میں شہر ان روم سے مگر یہ
 کہ گمان کرتے ہیں وہاں کے لوگ ہمارے بغیر فی اور قوم غسان اور قوم اور حزام سے یہاں تک کہ قطع کیا ہے ہمارے ساتھ
 جبلہ اور لاؤ قبیہ کو اور پہنچا وہ کنارے دریا کے اور دو سوڑا تھا نشان قدم قوم کو اور قوم نے چھوڑ دیا تھا راہ انطاکیہ کو
 اور نہیں داخل ہوئی تھی وہاں بخوف ہر قل بادشاہ کے پس ٹھہر گیا یونس راہبر حیرت زدہ ہو کر اپنے کام میں اور گیا ایک گاؤں میں
 جو اُس جگہ پر تھا اور جو چچا بعض گاؤں والوں سے پس بیان کیا انھوں نے کہ پہنچی ہر قل بادشاہ کو یہ خبر کہ تو ما اور ہر ہیں نے
 شہر دمشق کو مسلمانوں کے سپرد کر دیا پس غصہ اور غضبناک ہوا بادشاہ ان دونوں پر اور نہ چاہا اُنسنے کہ آویں وہ دونوں
 اُنسکے پاس اور یہ امر اسے اس واسطے کیا ہے کہ وہ یکجا کرتا ہی جامعوں اور لشکروں کو اور روانہ کرتا ہو اُن کو بجانب
 ہرموک کے پس ڈرا وہ اس امر سے کہ بیان کرے کہ تو ما اور ہر ہیں وغیرہ اسکی فوج سے حالات اور کیفیات شجاعت اور
 بہادری اصحاب سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پس ضعیف ہو جائے گئے دل اُنکے پس کہلا بھیجا اُس نے تو ما اور ہر ہیں کو
 کہ روانہ ہو تم مع اپنے ساتھیوں کے بجانب قسطنطنیہ کے پس خراف کیا انھوں نے انطاکیہ سے اور گئے ہیں وہ بارادہ
 لکام کے پس جب معلوم کیا یونس نے کہ تو ما پھر گئے انطاکیہ کی راہ سے اور لیا انھوں نے راستہ دریا کا برا جانا اُسے ہر امر کو

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

ساقیوں کو اپنے چاروں طرف جنگل میں اور حمل کیا ہم جنوں نے اُس پر بر طرف سے پس بھاگے وہ ہمارے سامنے ہو کر بجا نب
 تنگ جگہوں ٹیلوں اور اپنے گھروں اور بشتوں کے پس نہ قادر ہو سکے ہم مگر غنیمتوں پر ان میں سے پس سی حالت میں
 کہ ہم پکاتے اور بریان کرتے تھے اُنکے اچھے گوشتوں کو کہ پلٹے وہ بطلب اپنے راستے کے ہم سے پس جب دیکھا میں نے
 انکی طرف کر لکے وہ تنگ جگہوں اور اپنے گھروں سے پکار کر کہا میں نے مسلمانوں سے کہ سوار ہو تم انکی طلب میں برکت
 عطا فرما دے اللہ تعالیٰ تم میں پس سوار ہوئے مسلمان اپنے گھوڑوں پر اور سوار ہو میں بھی ساتھ اُنکے اور پچھیا کیا ان کا
 یہاں تک کہ جا چڑے ہم اُن پر اور شکار کیا میں نے اُن میں سے ایک اونٹ کو جو سب کے اُنکے اُنہیں تھا اور مسلمان قتل کرنے
 اور شکار کرتے تھے پس میں نے اپنا ہرے اُن میں سے مگر غنیمت اسی حالت میں کہ میں خوش تھا اُنکے شکار کرنے اور پکھیلنے
 سے اور اوروہ رکھتا تھا میں پلٹ جانے کا مع مسلمانوں کے بجانب اُنکے وطن کے کہ وہ فتنہ گرا دی اچھو میرے گھوڑے تھے
 پس اُنکی بایر امانت میرے ہرے اور خواہش کی میں نے اُنکے لینے کی اور سست اور تعب میں ہو گیا میں اُنکے سبب سے
 پس خبردار اور بیدار ہو گیا میں بعد دیکھنے اس خواب کے اور میں ڈرا اور گھبرا ہوا تھا پس یہ کوئی ایسا جو تعبیر بیان کرے
 اس واسطے کہ میرے نزدیک یہ تعبیر خواب کی جو حسین ہم بتلا ہیں پس شواہد گدرا یہ امر مسلمانوں پر اور خالد بن الولید اپنے
 دل میں قصد پٹنے کا رکھتے تھے پس کہا عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے کہ تو انا اور فرہ و خوش تو یہی لوگ ہیں جنکی
 طلب میں ہم ہیں اُنکے سبب سے ڈالیگے ہیں محنت اور رنج میں اور گرنا تھا راہ میں کی طرف پس یہ ایک کام ہو تھا اسے
 گھوڑے کا کہ وہ جاے بلند سے پست جگہ کی طرف اُترے اور گرنا تھا اسے عامے کا سر سے پس غلے تو تاج اہل عرب کے
 ہیں اور مار جانا اُنکا ایک بلا ہی نہ لاحق ہوگی تمکو خالد بن الولید نے کہا سوال کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے اس امر کا کہ اگر وہ خواہ
 اور تاج اہل اسکی حق پس ظاہر ہے اللہ تعالیٰ اسکو ہمارے اُمورات دنیاوی میں اور ذکر سے اسکو اُمورات آخرت سے اور
 اللہ تعالیٰ سے طلب عانت کرنا ہو نہیں اور سی پھر دوسری سب کاموں پھر گنا خالد بن الولید نے کہ او شمسو ان سب میں تحقیق میں
 نہیں مالک ہوں مگر اپنی جان کا اور اسکو میں نے اللہ کی راہ میں قید کیا ہے پس آیا ہو سکتا ہو تم سے یہ کہ راہ کر دم لوگن چ طلب
 اُس گروہ کے پس یا تو اس معاملے میں فتح اور دولت ہو یا وعدہ گاہ ہمارے تمہارے ملنے کا بشت ہی پس مسلمانوں نے
 کہا کہ جو تم راہ رکھتے ہو کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں مگر کچھ غور سے لوگوں نے جنگو محنت اور رنج لاحق ہوا تھا برا جانا اس تجویز کو
 پھر اے خالد بن الولید یونس راہبر کے پاس ورنہ نام سکنا خالد بن الولید نے نجیب رکھا تھا پس کہا اُنہوں نے کہ اسی یونس
 آیا ہو سکتا ہو کہ ہلوگ چکر لیاوینگے قوم میں پس کہا اُس نے کہ بیشک تم ملجاؤ گے اُسے اور نہیں ورنہ تو ہم نہیں تمہارے واسطے مگر
 اس حرکت کو ہائینگے لشکر رومی تمہارے یہاں آئیں پس دور پڑ گئے تہم ہر طرف اور ہر جگہ سے پس کہا خالد بن الولید نے کہ چل تو
 ہمارے ساتھ اسی یونس پھر دوسرا کرتا ہو نہیں اللہ غالب و درہرگ پر پس قسم بحق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ہم سے سونے
 واسے شرب کی اور حق بیعت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کہ انہیں کمی کی میں نے انکی طلب و تلاش میں پھر سوار ہوئے وہ اپنے

بن الولید نے کہ وہ میرے واسطے ہو کر جا یا اللہ تعالیٰ نے پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے تقسیم کیا اپنے ساتھیوں کو جا کر وہ پھر
 اور سوار مقرر کیا ایک ہزار سوار پر ضرار بن الازور کو ایک گروہ پر رافع بن عمر الطائی کو اور ایک گروہ پر عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ
 عنہما کو اور ساتھ رکھا اپنے ایک جو تھا فی الشکر کو اور کما سب سے کہ روانہ ہوا اللہ تعالیٰ کی برکت اور اعانت پر اور احتیاط رکھو تم اس
 اس بات کی کہ نہ لکھو تم سب ایک دفعہ بلکہ نکلے ہر سردار تم میں سے اور اس کے اور دوسرے سردار کے پیچ میں کچھ غصہ و افتاد نہ ہو
 پھر متفرق ہو جاؤ تم قوم پر اور جگہ کرو تم سب یہاں تک کہ حملہ کرو غنیمت میں آگے ہوے ضرار بن الازور اور لکھے وہ شکاف پہاڑ سے
 جو وہاں تھا اور قوم طمٹس اور بے ڈرختی پھر پھر ضرار کے رافع بن عمر الطائی پھر پھر لکھے عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما پھر خالد
 بن الولید سب کے پیچھے چلے یہاں تک کہ پہنچے درمیان چراگاہ میں عبد الرحمن بن سعید انہی نے بیان کیا جو کہ تھا میں
 اس جماعت میں جس میں خالد بن الولید تھے پس جب پہنچے ہم چراگاہ میں اور ظاہر ہوئی ہلکوخول اور تروتازگی اس کی دکھائی
 دیا جاری ہوا اس کے پانی کا اور نکلتیں ریشمی کپڑوں کی مابین زردی اور سُرخ کی کے کہ خیرہ کرنی تھی آنکھ کو پس قسم یہ خدا کی
 قریب تھا کہ فتنہ اور آزمائش خدا میں پڑیں ہلوگ اس کے اچھے دکھائی دینے سے اور بارہا میں طلب جہاد سے پس کہا
 ایک شخص نے نبی تم سے بڑا کہ اللہ تعالیٰ دنیا کا پس کون چیز جو زیادہ جانو اسے اس کے جانے اور اس کے اٹت پھیر سے پس
 شروع اس امر سے کہ میں کو طرف دنیا کے کس واسطے کہ وہ بڑی فریب دینے والی اور بڑی مکار ہو پس روئے لکے خالد بن الولید
 رضی اللہ عنہ اس شخص کے کلام سے اور کہا کہ سچا قسم خدا کی قسم نبی اپنے قول میں پھر لگا کر کما مسلمانوں سے کہ طلب کرو
 دشمنان خدا کو اور خواہش کرو ان کی لڑائی میں اور ان کی ہلاکی میں اور نہ متوجہ ہو طرف غلام کے کس واسطے کہ اگر اللہ تعالیٰ سے
 چاہا تو وہ تمھارے ہی واسطے ہیں اور نہیں ہوتی ہر طاقت اور سبب خدا بزر اور بزرگ کے پھر باگ پھیری خالد بن
 الولید نے ساتھ اپنے ہمراہیوں کے قوم پریش پھیرنے شیر کے اپنے شکار پر اور دیکھا ریہیوں نے بطرف گروہ کے کہ لکے اپنا اور
 خالد بن الولید ان کے آگے ہیں اور نشان فوج کا ان کے ہاتھ میں ہو پس جانا انھوں نے کہ وہ گروہ مسلمانوں کا ہو پس لگا رہے اور فوج کی
 انھوں نے کہ خراب اور ہلاک اور برباد ہوے ہم اور لگا رہا تو مانے اپنے گروہ کو اور ہم میں نے اپنے بطارقہ کو پس دوسرے وہ لوگ
 اپنے ہتھیاروں کی طرف اور سوار ہوے گھوڑوں پر اور کما بعض نے بعضوں سے کہ یہ گروہ متوجہ ہو جسکو بھی ہو مسیح نے تمھاری طرف اور
 کیا ہوا تو کفایت تمھارے واسطے پس دوڑو کرو تم ان کی طرف اور اتحاد کرو اور مدد دہی سلیم کے پس زخمی مسلح اور گھوڑوں پر سوار
 ہوا کہ پھر سے قریب مالوں کے واسطے باور کھنے مسلمانوں کے اس سے اور وہ جاتے تھے کہ سوائے خالد بن الولید کے اور کوئی نہیں چڑا اور
 اسی وقت ضرار بن الازور دکھائی دیے انکو ہزار سوار سے اور ظاہر ہوے عبد اللہ بن رافع بن عمر الطائی ساتھ ایک ہزار سوار سے
 اور ظاہر ہوے بعد ان کے عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور خواستگار ہوا اور قصد کیا ہر فرقے نے بجانب قوم کے
 مثل مرغان تیز چنگل پر سمیٹ کر اترے واپس کے اور متفرق ہو گئے گردانے اور بارہ کیا نے اپنے اس چیز کا جو قوم کے تفسے میں تھی
 اور بلند کیا اپنی آواز دن کو ساتھ قول لا اہل الا اللہ محمد رسول اللہ کے راوی نے بیان کیا جو کہ گروہ

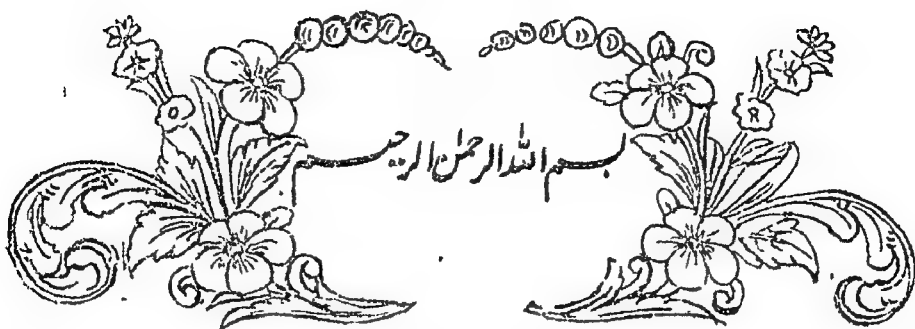
141

کر لیا اُسپر اور وہ بھاری کپڑے دیباچ کے پہنے تھے اور اُسکے سر پر لڑیاں موتیوں کی تختیں پس قید کر لیا میں نے اُسکو اور ان عورتوں کو
 ہر اُسکے ساتھ تختیں اور باندھ لیں میں نے مشکیں ان سب کی اور پیچھے کو بچھا اور دیکھا میں نے ایک بزدل رومی کو بغیر سوار کے
 پس سوار ہوا میں اُسپر اور چاہا کہ بیرون لڑائی کی طرف بچھڑا میں نے قسم ہو خدا کی کہ نہ جاؤنگا میں جب تک دریافت نہ کر لوں
 میں کہ حال یونس راہبر کا کیا ہو پس ڈھونڈتا تھا میں اُسکی جگہ کو کہ دفعہ دیکھا میں نے اُسکو بیٹھا ہوا اور زوجہ اُسکی سامنے
 اور آلودہ ہر اپنے خون میں اور یونس روتا ہوا اُسپر پس پکار کر پوچھا میں نے کہ کیا حال گذرا تیرا ای یونس کہا اُس نے کہ یہ میری
 زوجہ ہے جسکی طلب میں آیا تھا میں کہ مجھ کو سوائے اُسکے اور خواہش نہ تھی اسوا سب سے کہ قسم ہو خدا کی کہ میں اُسکو دوست رکھتا
 تھا پس جب دیکھا میں نے اُسکو کہا میں نے اُس سے کہ اکاد ہو تو کہ یہ بیچ گیا میں تیرے پاس اور تو بھاگتی ہو میرے سامنے
 سے پس کہا اُس نے قسم ہر حق شیخ کی کہ نہ بچھا ہونگی میں اور تو کبھی اور تو نے چھوڑ دیا ہر اپنے دین کو اور داخل ہوا ہر دین محمد
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اور میں نے اپنی جان کو بہرہ کر دیا ہر واسطے مسیح کے اور میں جاتی ہوں قسطنطنیہ کو پس بیان
 جا کر راہبر بن بیٹھوں کی پھر راہ رکھا اُس نے مجھ کو اپنے سے ساتھ لڑائی کے اور لڑا میں اُس سے یہاں تک کہ قابض ہو گیا
 میں اُسپر اور پکڑ لیا میں نے اُسکو پس جب دیکھا اُس نے یہ حال نکالی اُس نے ایک چھری جو اُسکے پاس تھی اور ماری اُس نے اپنے
 سینے میں اور گر پڑی اور مر گئی پس میں روتا ہوں اُسپر بسبب شدت خواہش اور شوق کے اُسکے ساتھ واقع بن عمیر الطائی
 نے بیان کیا ہر کہ میں روئے نگا یونس کی باتوں سے اور کہا میں نے کہ اللہ بزرگ نے عوض دیا ہر تجھ کو وہ چیز جو بہتر اور
 تو بھارت ہو اُس سے اور وہ کپڑے ریشمی اور لڑیاں موتیوں کی درکنگن ہونیکے پہنے ہے اور شل چاندی کے چہرہ اُسکا چمکتا ہو
 پس نے تو اُسکو عوض اپنی زوجہ کے پس کیا یونس نے وہ کہاں پر میں نے کہا کہ یہ میرے ساتھ ہو پس جب دیکھا یونس نے
 اُسکی طرف اور اُسکے زیور کو اور ظاہر محسوس جمال اُسکا گفتگو کی اُس سے زبان رومی میں اور پوچھا حال ایک گھڑی تک
 اور وہ روتی تھی پھر توجہ ہوا یونس میری طرف اور کہا کہ کیا جانا تم نے کہ یہ کون ہو میں نے کہا کہ میں نہیں جانتا ہوں اُس نے
 کہا یہ بیٹی میر قتل بادشاہ اور زوجہ تو ما کی ہو اور مجھ سے آدمی اُسکی صلاحیت نہیں رکھتا ہر اور ضرور قتل خواستگار ہو گا اُسکا
 اپنے لوگ لیکر اور اُسکے عوض مال دیکھا نگو پس کہا میں نے اُس سے کہ اب تو یہ تیرے واسطے ہو اور تو اُسکے واسطے
 پس نے لیا اُس نے اُسکو اور سلمان اُسوقت ایسی لڑائی میں مصروف تھے جس سے زیادہ نہیں ہو سکتے اور بعض یکجا
 کرتے تھے کپڑے ریشمی اور اسباب اور مال کو واقدمی رحمہ اللہ نے روایت کی ہو کہ اسی وجہ سے اس مرج کا نام
 مرج الدیباچ رکھا گیا اور اسی نام سے اب تک مشہور ہو اور وجہ تسمیہ اور شہرت اس نام کی یہ ہو کہ کوئی اہل عرب جس وقت
 کسی کے پاس کپڑا دیباچ کا دیکھتا تھا تو اُس سے پوچھتا تھا کہ یہ کہاں سے ملا تو کو پس وہ شخص جواب میں کہتا تھا کہ یہ
 مال غنیمت مرج الدیباچ کا ہو واقدمی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ کھودیا اور گم گیا مسلمانوں نے اپنے سر مبارک
 خالد بن الولید کو اور نہ دیکھا کہ میں نشان اور پتا اُنکا پس سخت گہرائے اور بے چین ہوئے وہ لوگ اُنکے واسطے

دوری کو اور بیہوش دیا ہمارے لیے دشواری شدید کو اور نہیں کہا میں نے تجھے یہ کہہ رہا تھا کہ مجھے بہت ہر نہیں کے گرفت
 کہ دیکھائی دیگا وہ میری آنکھوں میں سے لوٹگا میں ہر نہیں کو ساقی خداوند اللہ تعالیٰ کے اور یہ امر میرے جی میں ہی اور قسم ہے میری
 وہی بکر سیدی رضی اللہ عنہ کی کہ اگر وہ بتا دیکھا تو ہیکل اسکی طرف تو چھوڑ دو لگا میں تیرا راستہ بدوں عوض مال کے پس جب سنا
 کا کہ یہ کلام کہا کہ اگر وہ عرب کے اٹھ کھڑے ہو تو میرے سینے سے تاکہ راہبری کرو نہیں بجا نب ہر نہیں کے پس اٹھ کھڑے
 ہوئے خالد بن الولید کے سینے پر سے اور اچانک کھڑے ہوئے لگا کا فرامین اور بائیں پھر کیا اُسے کیا دیکھنے ہو تو اس گروہ پر چڑھنے
 والے کو بلندی پر خالد بن الولید نے کہا ہاں اُسے کہا کہ تمہارے قہر جماعت گروہ کا کہ ہر نہیں مقید اس گروہ کا ہوا ورنہ چلنے والی اُسکے سر پر
 ایک صلیب جاہری کی ہر نہیں مقرر کیا خالد بن الولید نے ایک شخص کو تو تم جہم یا زیدہ سے جسکا نام اسد بن جابر تھا اور کہا اسی اسد
 لگا بیان ہو تو اس کے پس اگر چہ بنیاد سے شخص مجھ کو طرف ہر نہیں کے پس چھوڑ دو اُسکے واسطے راہ کو اور اگر وہ اپنے قول میں چھوٹا پس
 مار دو لگا اسکی پس مقرر ہوئے اسد بن جابر پھر چھوڑ دی خالد بن الولید نے ہاتھ اپنے گھڑی کی اور سیدھا کیا اپنے نیکو ہاتھ کہ
 جلتے ساتھ اس جماعت گروہ کے اور چلا کر آواز دی اور کہا کہ سختی ہو تو تم پر کیا ہو تمہارے لیے مجھے نجات اور رہائی اور یہ دن سینچ
 بال پیشہ ہو گا ہر نہیں جب سنا ہر نہیں نے اُنکی آواز اور کلام کو جانا اُسے کہ بعض اہل عرب سے ہیں اور طبع اور امید کی اُسے نہیں کیا
 چھڑ گیا وہ اور پھر گرا اُسکے سرنگان مبارز اُسکے اوپر سے تھے وہ لوگ ہتھیاروں اور تلواروں اور عمروں سے اور نہیں تھا کوئی
 انہیں گرا اہل شجاعت اور دانشمندی کا ہیں حملہ شدید کیا خالد بن الولید نے پھر اور کہا سختی ہو تو تمہارا جانا تھا تھے کہ اللہ غالب ہے بزرگ
 نہ قادر دیکھا مجھ کو تیرا اس چیز پر چھوٹا ہے پاس ہو اور نہ مالک کر لگا ہو مجھ کو تمہارے مال قتل کا میں شہسوار شدت کرنے والا ہوں نہیں
 ولید سردار ہوں نہیں خالد بن الولید ہوں پھر نیزہ مارا ایک سوار کے انہیں سے پس گرا دیا اسکو پھر مارا دوسرے کو واقعی رحمہ اللہ
 نے بیان کیا ہو کہ جب سنا ہر نہیں نے کلام خالد بن الولید کا سمٹ گیا وہ زمین گھڑے پر اور فریاد کر کے پکارا اپنے لوگوں کو کہ سختی ہو
 نہیں رہے تمہیں ہر جسے اٹ دیا ہو ملک شام کو وہاں کے لوگوں کو اور یہ مالک کہہ کر اور نہر کا ہو اور یہ سردار جو ران اور پھر کیا ہو یہ حاکم شوق
 اور جہادین کا ہر تو اُسکے نہیں پس اُگے لیا تھے اور مالک ہو گئے اس شخص پر پھر آوے عزت اور بار و شکاری جیسی کہ تھی اور پھر نیکو شہر تھا
 واسطے اور بے لگے بدلائن لوگوں کو لگا جو مار ڈالے گئے میں تم میں سے تو تم اس شخص کو راوی نے بیان کیا ہو قطع اور امید کی
 تو نے خالد بن الولید میں بسبب کیے اور جدا ہونے اُنکے کے اپنے ساتھیوں سے اور معروف تھے مسلمان بیچ لڑائی رومیہ کے اور لوٹنے
 اُنکے لوٹے اور پھر انہیں کا مشورہ تھا غیبات میں اور زیادہ ہو گئے بطریقہ کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے اس واسطے کہ وہ لوگ ایسے
 پیار و شوار گذار ہو گئے کہ جہنم درخت بکرت اور انہوہ تھے اور گھیر لیا تھا خالد بن الولید کو اس چیز نے جسکے ذریعہ کی قدرت لگاؤ تھی اور
 جی وقت پایا وہ ہے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور اُسے اپنے گھڑی سے اول تلوار اور سپر اور صبر کیا اُنکے مقابلے اور لڑائی میں
 واقعی رحمہ اللہ نے سلسلہ راویوں کے بیان کیا ہو کہ جب اُسے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اپنے گھڑی سے کہا کہ خشک ہوا
 تھا تلوار خالد اور اس کو زمین نے نہیں طلب کیا تھا اور جانا اُنھوں نے اپنے دل میں یہ کہ میں نے اس کام میں خطا کی اور

کرتے تھے پس جب آیا دن پر موک کا دیکھا میں نے انکو امتحان کیے گئے بلایے نیک میں پس لگا ایک تیراٹکے سینے میں اور گر پڑے
 دو مرد ہو کر رحمت کرے اللہ تیرے شکر میں ہو میں تیرے اور بہت درخواست رحمت کی میں نے انکے واسطے تیرے دیکھا میں نے انکو خواب میں
 اور لباس انکا چمکتا تھا اور انکے پانوں میں طلعین طلانی تھی اور پھر تھے باغ سبز میں پس کہا میں نے کہ کیا کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ
 انھوں نے کہا کہ بخشش یا حج کو اور عطا فرمایا جو کو بوض میری زوجہ کے شہر حورین اگر ظاہر ہو انہیں سے ایک نیا میں تو دور کرے روشنی اسے چری کی
 روشنی سورج اور چاند کو پس نیک بدلا دیوے اللہ تعالیٰ تکرار فرما نے بیان کیا ہو کہ ذکر کیا میں نے اس خواب کو فال گذین الولید سے پس کہا
 انھوں نے کہ نہیں میرے مرتبہ قسم میری خدا کی مگر بسبب شہادت کے پس گوارا ہو جسکو نصیب ہووے شہادت واقدری حمد اللہ نے
 بیان کیا ہو کہ جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ پھر سے ساغدا مال لوٹ کے جانا انھوں نے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فلیقبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم نے وفات نہیں فرمائی پس ابوہ کیا کہ لکھیں خط مشرف اور خوشخبری اور کیفیت ملنے مال غنیمت کی اور ابو عبیدہ ابن الجراح نے انکو
 حال وفات حضرت صدیق اور خلافت حضرت عمرؓ کے آگاہ نہیں کیا تھا پس طلب کیا دوات کاغذ اور لکھو اخطان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم
 بعبد اللہ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عامل علی الشام خالد بن الولید الخ وروی ما جلد فانی احمد لله الذی لا اله الا هو
 واصل علی نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وذلك انام نزل من مکاید ذوالعدا علی حرب دمشق انزل الله علينا نصره وقهره فی فتح حنین
 عنده من الباب الشرقی بالسیف وكان ابو عبیدہ قد علی باب الحجابی فخذی الروم فصالحوا علی الباب الاخر ومنعنی ان یسبی اقل
 والقیل عند کنیستہ یقال لہا کنیستہم ہم وامامنا القسوس الذہبان ومنہم کتاب الصلح وان صحر الملك فوما واخو یقال تھر میں
 خوجا من المدینۃ بجان عظیم و حال جیم فسررت خلفہم ونزعت البغۃ من ایدہما وقتلت العینین واسررت ابنا الملك
 ہر قتل تم لہم اہل تیما الیہ وقد رجعت سالما وانا انتظرا صرک والسلام اور لپیٹا خط کو اور مہر کی اسی پر اپنی اور بلایا ایک شخص کو
 اہل عرب سے کہ نام انکا بھی لکھ میں قرط حمالین یا خط انکو اور روانہ ہوئے وہ بجانب مدینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
 میں پہنچے وہ اور خلیفہ اسوقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے پس پڑھا عرضی اللہ عنہ نے آغاز خط کا اور وہ
 تھا خالد بن الولید کی طرف سے بنام خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آیا نہیں
 جانی مسلمانوں نے خبر وفات حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی غیب اللہ نے کہا کہ نہیں یا امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے
 کہا کہ میں نے بھیجا ہو ایک خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے اور سردار مقرر کیا میں نے انکو مسلمانوں پر اور معزول کیا میں نے
 خالد بن الولید کو اور زمین جانتا ہوں میں کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے باوہ کیا ہو سرداری کا اپنی ذات کے واسطے پھر
 سکوت کیا اور پڑھا خط کو اصحاب سیر نے تفاوت سے روایت کی ہو کہ جب وفات پائی حضرت ابی بکر
 صدیق رضی اللہ عنہ نے اور خلیفہ ہوئے پھر انکے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور حق عمر انکی باؤں برسی پس معیت کی
 لوگوں نے اسے بیچ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پوری معیت کہ نہیں چھڑ گیا تھا انکی معیت سے کوئی شخص نہ بڑا
 نہ چھوٹا اور موقوف ہو گئی انکے زمانہ خلافت میں خلافت اور دشمنی اور نفاق اور منقطع ہوا باطل اور ثابت اور

ترجمہ جلد دوم فتح الشام



واقعی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب ہر قل کو یہ خبر پہنچی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متولی
 کام خلافت کے ہوئے کیجی کیا اُسے ملوک اور بطارقہ اور قیصرہ اور اپنے ارباب دولت کو اور ایک ممبر پرچا اُسکے واسطے کہنیں
 انسان میں نصب کیا گیا تھا کھڑا ہو کر اس مضمون کا خطبہ سُنایا کہ اُمّی الاصفیہ دہی شخص ہیں جسے میں نگوڑا تھا تقابلیں سُننا
 تھے میرے کلام کو اور تحقیق دشوار اور سخت ہو گیا کام تمہیں بسبب حکومت مرد گندم رنگ سیاہ چشم کے اور نزدیک ہوا وہ معاملہ
 جو بعد اُسکے ہو بسبب سرداری صاحب فتح مشابہ نوح کے اور قسم ہر خدا کی جو قسم ہر خدا کی کہ ضرور وہ مالک ہو جائیگا میرے
 اس سخت تک پس ڈرو تم ڈرو تم قبل واقع ہونے معاملہ اور پیش آئے سختی اور ویران ہونے محمولوں اور مارے جانے قسوں اور بیکار
 کیے جانے ناقوس کے یہ شخص سردار لڑائی کے ہیں اور یہ شدت اور سختی کی طرف کھینچے والے اہل روم اور فارس کے ہیں یہ عابد
 ہیں اپنے دین میں یہ سخت اور درشت ہیں اُس پر جسے پیروی کی خلاف اُنکے دین کے اور میں اُسید رکھتا ہوں تمہارے واسطے مدد
 اور غلبہ کی بشرطیکہ امرا المعروف اور منی عن المنکر کے پابند ہو جاؤ تم اور چھوڑ دو طریقہ ظلم کو اور پیروی احکام مسیح علیہ السلام کی کرو
 اور اگر نے فرائض اور رغبت کرنے طاعات اور چھوڑ دینے حرام کاری اور سب طرح کی بیہودہ گوئیوں میں اور اگر انکار کر دے تم
 ان کاموں سے اور ثابت رہو گے خلاف حق اور نافرمانی اور میلان خواہش دینا یہ مقرر اور غالب کیا جائیگا تمہیں دشمن تمہارا
 اور ایسی بلا میں تلو تلبلا کر لیا جسکی طاقت تم میں نہیں ہو اور میں جانتا ہوں کہ اس قوم کا دین بہت جلد ظاہر اور غالب جائیگا
 سب نبیوں اور ہمیشہ لوگ اس میں کے نیکو کار رہیں گے جب تک کہ وہ کوئی تفریق اور تبدل اپنے دین میں نہ کریں گے پس تم لوگ یا رجوع
 کرو اس دین کی طرف یا مصالحہ کرو اس قوم سے جزیہ دینے پر پس جب سنا قوم ہر قل نے یہ کلام اسکا جھپٹے اُسکی طرف
 اور قصد اُسکے مار ڈالنے کا کیا پس ٹھہرایا ہر قل نے اُنکے ختم کو گفتگو کے نیک سے اور کہا کہ قصد میرا اس بیان سے نہ تھا مگر دیکھنا
 اور جانتا اس امر کا کہ حیت اور غیرت تمہاری اپنے دین میں کیونکر اور کس طرح ہو اور خوف اہل عرب نے تمہارے دل میں جبکہ
 بکری ہوا نہیں پھر بلایا ہر قل نے ایک شخص نصرانی عرب کو کہ جسکا نام طلحہ تھا کہ بن مازن تھا اور قبول کیا اُسکے واسطے کچھ
 مال دینے کو اور کہا اُس سے کہ روانہ ہو تو اُس وقت بجانب شہر کے اور دیکھ کر اور تامل سے اس امر کو کہ کیونکر قتل کر سکتا ہو تو

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انتقال کیا اٹھون نے اس عالم سے قسم جو خدا کی درخا لیکہ وہ ستودہ صفات تھے اور گئے وہ بجانب وردگ
 کریم کے اور اپنے ذمے لیا عرضیف نے اس کام کو پس اگر عدالت کر لگا وہ اس کام میں نجات پاو لگا اور اگر چھوڑ دیا یا کم اور تصور
 کر لگا ہلاک ہوگا عتبہ بن عامر نے بیان کیا ہو کہ رویا میں یہ حال سکر اور دعاے رحمت کی میں نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے
 واسطے پھر نکالا میں نے خطا اور دسے دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پس جب پڑھا اٹھون نے خطا کو پوشیدہ رکھا خبر کو تا وقت نماز
 جمعہ کے پس جب خطبہ اور نماز پڑھ چکے چڑھ گئے منبر پر پس گردانے بیٹھے مسلمان اور پڑھ کر سنایا اٹھون نے مسلمانوں کو خط
 فتح دمشق کا پس شور کیا مسلمانوں نے ساتھ آواز تکبیر کے اور خوش ہوئے پھر اتر آئے عمر رضی اللہ عنہ منبر سے پس جب اترے
 وہ منبر سے لکھا ایک خطابام ابو عبیدہ بن الجراح کے مشر مشعوبی اُنکے اور مغولی خالد بن الولید کے اور جو حکم و بابلٹ جانے
 دمشق کو پس پھر گیا اور سوچا پس دمشق میں پس پایا میں نے خالد بن الولید کو کہ وہ تو ما اور ہر بیس کے تعاقب میں گئے
 تھے پس یا میں نے خطا ابو عبیدہ بن الجراح کو اور پڑھا اٹھون نے پوشیدہ مسلمانوں سے اور نہیں آگاہ کیا کسی کو حال
 انتقال حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے اور چھپایا اپنی منصوبی اور خالد بن الولید کی مغولی کو یہاں تک کہ واپس آئے
 خالد بن الولید اور لکھا اٹھون نے خطا متضمن فتح کوئے مسلمانوں کے دمشق کو اور غالب ہوئے اُنکے دشمنوں پر اور مالک
 ہونے مال لوٹ مرج الدیلاج اور چھوڑ دیتے بیٹی ہر تل کے اور سپرد کیا خط عبداللہ بن قرقط کو پس جب پہنچے عبداللہ بن
 قرقط پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور پڑھا اٹھون نے سر خط کا از طوط خالد بن الولید الخزومی کے بنام حضرت صدیق
 رضی اللہ عنہ کے ناگوار گذرایہ امر اُنکو اور گندم کون رنگ اُنکا سپید ہو گیا اور کہا ای ابن قرقط آیا نہیں معلوم کیا مسلمانوں
 نے حالات ابو بکر صدیق اور مقرر کرتے میرے ابو عبیدہ کو بکار سرداری مسلمانوں کے عبداللہ بن قرقط نے کہا کہ مسلمانوں کو
 اس حال سے اطلاع نہیں ہو پس خشنماک ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور کیا لیا لگو نکو اور کھڑے ہوئے میرا دوسرا مسلمانوں کو
 حال فتح ہونے دمشق اور حاصل ہونے مال غنیمت مرج الدیلاج کا پس بلند ہوئیں آواز میں مسلمانوں کی ساتھ کلمات خوشی اور دعا
 کے نسبت برادران اسلامی کے پھر کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ ای لوگو میں نے سردار قرار کیا ابو عبیدہ بن الجراح کو جو مراد میں ہیں اور
 پایا میں نے اُنکو لائق اس کام کے اور مغول کیا میں نے خالد بن الولید کو سرداری سے پس کہا ایک شخص نے قوم بنی محروم سے
 کہ آیا مغول کو تھے ہو تم ایسے شخص کو کہ مشہور کیا اللہ تعالیٰ نے سیف ناطق اُنکو اور کیا اُن کو موقع اور دور کرنیوالے مشرکین کا
 اور لوگوں نے اُنکی مغولی کیواسطے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا تھا مگر اٹھون نے منظور نہیں کیا اور کہا تھا کہ نہ مغول
 کرونگا میں اس تلوار کو جسکو کھینچا ہی اللہ تعالیٰ نے اور مدد دی ہی اس سے اپنے دین کو اور اللہ تعالیٰ اور مسلمان معذور جائینگے
 اُنکو اس حال میں کہ تم میان میں کر دو گے خدا کی تلوار کو اور مغول کر دو گے ایسے سردار کو جسکو سردار کیا اللہ تعالیٰ نے تحقیق
 تھے قطع کر دیا یا سدا ہی قرابت کو اور برائی چاہی چاہا نہ بھائی کی یہ لکھو خاموش ہو رہا وہ شخص پھر دیکھا حضرت عمر رضی اللہ
 عنہ نے اُنکی طرف اور پایا اُسکو کم سن پس کہا کہ چنان کم سن ہو کہ خشنماک ہو اپنے چچا زاد بھائی کے واسطے

سفر احماد و قلد نقول و ایہا سافک و انت منتظ یحیلا من د امرضت اخذت فقا و زہبت زہرتھا فاحول الناس لرحال
 دہما الخیہ بما و یکن لاد لا الذخوی و یلع المسلمین ما استنعت و اما الخیلا و الشعیرا الذی قد وجدت قری دمشق و
 لفریقہ ما شاجرکم فہو المسلمین و اما الذهب و الفضة فہما الخیلا و الشعیرا الذی قد وجدت قری دمشق و
 ما الفتح بالعلم سہبا لتال لآلک انت الی و صاحبہ کما مر ان کان حلیک جوی علی الخیلا فاما اللوہ فسلما الیہم السلام
 بلیک یصلح جمیع المسلمین و اما سیرہ خالفہ العدا و الی حرج الدیاج فانا غریبہ داء المسلمین کان یجاہدنا و ابنا
 ہرقل و ہدیہنا کما بیہا بعد اسرہا فہذا لک لفریقہ و قلد کان یاخذ جناما کالیتلو ابرحیم علی ضعفاء المسلمین ہر یسویا خطا کو
 اور میری امیر اور بلایا عامر بن ابی وقاص برادر سعد بن ابی وقاص کو اور خطا کے سپرد کر کے کہا کہ روانہ ہو تم دمشق کو اور دو خط
 نالک کو اور حکم کرو اسے لوگوں کے یکجا کرنے کا اُنکے پاس اور آگاہ کرو وفات حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے اور کہو اسے
 کہ پھر سنا دین وہ خط لوگوں کو اور بلایا شاد بن اوس کو مسافحہ کیا اُن سے اور کہا جاؤ تم عامر رضی اللہ عنہ کے ساتھ
 شام کو پس جب پھر حسین عامر خط کو پس حکم کرو تم لوگوں کو کہ بیعت کریں تم سے تاکہ ہو جاوے تمہارے ساتھ بیعت
 کرنے سے میرے ساتھ بیعت کرنا پس روانہ ہوے دونوں یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درخا لیکہ کوشش کرتے
 تھے وہ چلے بین یہاں تک کہ وارد ہوے دمشق میں اور لوگ منتظر تھے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے دریافت
 حال و اس امر کے کہ کیا حکم کریں گے وہ اُنکو پس جب سامنے ہوے وہ دونوں یا مسلمانوں کے دراز ہوئیں گردن بین
 مسلمانوں کی انکی جانب کو اور دوڑے لوگ انکی طرف اور خوش ہوے اُنکے آنے سے یہاں تک کہ اُترے وہ دونوں خالد
 بن الولید کے خدمت میں اور سلام کیا اُنہر اور یوحنا خالد بن الولید نے کس حال میں چھوڑا تم نے خلیفہ ابوبکر صدیق رضی
 اللہ عنہ نے کہا کہ چھوڑا ہم نے ساتھ خیر کے یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور میرے پاس خط اُن کا ہوا اور
 فنون نے مجھ کو حکم دیا ہوا کہ پھر حکم سناؤں میں مسلمانوں کو پس حکم دو تم اُنکو یکجا ہونے کا پس پرا جانا خالد بن الولید نے
 من امر کو اور شک کیا اُنھوں نے سامنے میں اور یکجا ہوے مسلمان اُنکے پاس اور کھڑے ہوے عامر بن ابی وقاص
 اور پڑھا خط کو پس جب پہونچے مضمون وفات حضرت صدیق رضی اللہ عنہ تک شور کیا مسلمانوں نے ساتھ بڑی
 آواز دینے کے اور روئے خالد بن الولید اور کہا کہ اگر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وفات پائی پس یہ تحقیق متولی
 خلافت ہوے عمر رضی اللہ عنہ اور بخوشی اطاعت اُنکی منظور ہو قسم ہو خدا کی کہ نہ تھی کوئی چیز دوست زیادہ مجھ کو
 خلافت اور حکومت ابوبکر صدیق سے اور نہ تھی کوئی چیز دشمن مجھ کو خلافت اور حکومت عمر رضی اللہ عنہ سے اور اب بخوشی
 اطاعت خدا اور عمر کی اور جو حکم اُنھوں نے کیا منظور ہوا اور پڑھا خط کو آخر تک پس جب سنا لوگوں نے خط کو اور حسین
 حکم بیعت کر لیا تھا شاد بن اوس سے بعض بیعت امیر المومنین کے اُٹھ کر آئے سب لوگ شاد بن اوس پاس اور
 بیعت کی اُنسے پس واقع ہوئی یہ بیعت دمشق میں تیسری تاریخ ماہ شعبان سن تیرہ ہجری میں واقعہ رضی اللہ علیہ نے بیان کیا کہ

اسمیں لوگ سب اطراف و جوانب اور دیہات اور دیروں سے اور قائم ہوتی اس کے نزدیک ایک بازار کہ ظاہر کیے جاتے ہیں اسمیں
 اچھے کپڑے اور رخت دیبلج اور سونا چاندی اور ٹھہرتے ہیں لوگ اس کے نزدیک تین یا سات دن پہر متفرق ہو جاتے ہیں اور تحقیق
 نزدیک آیا یہ وہ وقت ہونے بازار کا پس اگر بھیجی اُسکی طرف ایک لشکر جو جسمیں عرب کے لوگ ہیں کہ چاہیں اُس بازار پر درخالیہ
 وہاں کے لوگ بخوف اور ٹھٹھن ہو گئے پس بے بیویکے مسلمان سبیل جو بازار میں ہوگا اور مار ڈالینگے مردوں کو اور بکریں گے عورتوں کو
 اور انکی اولاد کو اور ہوگا یہ معاملہ باعث مستی مشرکین و حاصل ہونے مال غنیمت کا مسلمین کے واسطے پس جب سنا ابو عبیدہ
 بن الجراح نے یہ حال بہت خوش ہوئے بامید اس کے کہ واقع ہو وہ بات جو معاہدہ نے ظاہر کی ہے اور پوچھا اُس سے کہ ہمارے
 اور دیر کے بیچ میں کس قدر مسافت ہے اس نے کہا کہ دس فرسخ ایک دن کی راہ ہے واسطے جلد چلنے والیکے پھر پوچھا کتنے دن باقی ہیں
 بازار کے جمع ہونے کو اس نے کہا کہ تھوڑے دن ہیں پھر پوچھا کہ کیا کوئی حامی بھی انکا روپیوں سے ہو اس نے کہا کہ نہیں مشورہ ہے یہ معاملہ
 بازار وغیرہ کا بادشاہ کے شہروں میں اس واسطے کہ ہر قتل بادشاہ کی ہیبت اُن کے نزدیک بہت ہے پس جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح
 رضی اللہ عنہ نے یہ حال پوچھا کہ آیا قریب دور کے کوئی شہر شام کا ہے اس نے کہا ہاں اور مدار قریب بازار قوم کے ایک شہر ہے جسکا نام طرابلس
 اور وہ شہر فرضہ ہو ملک شام کا اور اسی کی طرف کشتیان ہر جگہ سے آتی ہیں اور اس شہر میں ایک بطریق بڑا تبرک رہتا ہے کہ دیدی ہے
 بادشاہ نے بطور جاگیر کے وہ زمین اُس کے حصے میں بسبب مغرور ہونے اُس کے اور وہ زمین اتنا ہی بازار میں نہیں اقرار کر سکتا ہوں تم
 سے اس بات کا کہ کوئی ردی اس بازار کا حامی ہو مگر یہ کلاب حامی ہو جاوے بسبب خائف ہونے اُن کے منسے اور اگر روانہ ہو دیں
 جنونی مسلمان بجانب دیر اور بازار کے ہر کینہ اسید رکھتا ہوں میں فتح اور حصول غنیمت کی اگرچہ اللہ تعالیٰ نے پس کہا ابو عبیدہ
 بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں سے کہ لوگو کون شخص تم میں سے ہے کہ دیکھا اپنی جان کو واسطے اللہ تعالیٰ کے اور روانہ ہوگا
 اس لشکر کے ساتھ جسکو میں بازار کی طرف بھیجوں گا پس شاید اللہ تعالیٰ مدد کرے اُسکی اور ہووے یہ امر فتح واسطے مسلمانوں کے راوی نے
 بیان کیا ہے کہ سکوت کیا مسلمانوں نے اور نہیں جواب دیا انکو کسی نے پس دوبارہ پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
 اور نہیں ارادہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے کلام سے مگر خالد بن الولید کو اور براہ شرم انکو خاص مخاطب نہیں کیا پس خاموش رہے
 خالد بن الولید اور کچھ کلام نہیں کیا پس اٹھ کھڑے ہوئے ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح کے درمیان لوگوں سے ایک شخص جوان سبہ آغا
 اور یہ تھے جوان عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما اور تھیں والدہ انکی اسماء بنت عیسیٰ ثعلبیہ باپ کے جعفر طیار رضی اللہ عنہ جو غزوہ
 تبوک میں شہید ہوئے اور باقائے کئے کاٹے گئے اور چھوڑا تھا انھوں نے اپنے بیٹے عبداللہ کو کم سن پس نکاح کیا حضرت ابو بکر صدیق رضی
 عنہ نے ساتھ اسماء بنت عیسیٰ کے اور کفالت اور پرورش کی حضرت صدیق نے عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما کی پس جب زیادہ
 ہوا سن عبداللہ بن جعفر طیار کا کہتے تھے وہ اپنی ماں کا زبان ہمارے باپ نے کیا کام کیا پس کتنی تھیں وہ کہ امیٹے انکو روپیوں نے
 شہید کیا پس کہتے تھے عبداللہ کہ اگر میں جیتا رہا تو بدلا اپنے باپ کاے لوں گا پس جب فاطمہ پائی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے او خلیفہ
 ہونے حضرت عمرؓ آئے عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما بجانب شام کے اس لشکر میں جسکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ

میں سے وہ دیکھتا تھا پھر دیر تک دیکھتا رہا بجانب عبد الرحمن بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما کے پس کہا اُس نے کہ یہ جوان تمہارے ہی کے
 بیٹے ہیں مجھے کسانیں پس کہا اُس نے کہ زور نبوت کا ظاہر ہوتا ہے انکی دونوں آنکھوں سے نیل یا کوئی قرابت ہو انکو تمہارے بنی سے
 مجھے کہا یہ ہمارے بنی کے چچا کے بیٹے ہیں پس کہا اُس راہب نے کہ یہ پتے ہیں اور پتے درخت سے ہوتے ہیں پس کہا عبد اللہ بن جعفر نے
 کہ اے راہب کیا جانا اور پچھانا تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُسے لگا کر میں بخاؤں اور پچھاؤں انکو حالانکہ نام انکا لکھا ہے
 توریت اور انجیل اور زبور میں اس صفت سے کہ وہ صاحب اونٹ سرخ اور شیر برہنہ کے ہیں پھر کہا عبد اللہ بن جعفر نے پس کہوں تو
 انکا بیان نہیں لاتا اور تصدیق انکی نہیں کرتا پس اُنھیں راہب نے اپنے ہاتھوں کو بجانب آسمان کے اور کہا کہ اے اُس وقت ہوگا جس وقت
 چاہیگا انکا اس آسمان مبارک پہن تعب کیا اُسکے کلام سے ہلو گون نے اور روانہ ہوئے ہم اور راہب ہمارے آگے تھاتا اینکہ پیونچے ہم
 ایک جنگل بہت درخت اور پانی والے میں اور راہب نے ہم سے کہا کہ چپکے ٹھہر میں ہم دان اور اُس نے عبد اللہ بن جعفر طیار سے کہا کہ میں جاتا ہوں
 اس غرض سے کہ دریافت کروں میں تمہارے لیے خبر قوم کی پس کہا عبد اللہ بن جعفر طیار نے کہ جلدی کر تو اپنے جان میں اور پھر آہوار سے
 پاس پس روانہ ہوا وہ جنگل اور ٹھہرے عبد اللہ بن جعفر صبح ہلایا اپنے اس جنگل میں پوشیدہ ہو کر پس درست کیا اپنے اپنی راہ کو
 ورکھایا پتے پس گزری تھوڑی رات اُٹھ کھڑے ہوئے عبد اللہ بن جعفر درختوں کی لذات خود لگا رہا فی مسلمانوں کی کرتے رہے
 صبح تک پس جب صبح ہوئی غار پڑھی بنے اور با استغفار پھر آئے راہب کے منتظر تھے پس نہیں آیا وہ اور دیر ہوئی اس کے حال معلوم ہونے
 میں پس بے چین ہوئے مسلمان اُسکے رگ رہنے سے اور خوف کیا کہ اور فریب سے اور شوش کیا شیطان نے اور بدگمان ہوئے
 نسبت راہب کے پس مسلمانوں نے اُسکی نسبت گمان بُرائی کا کیا مگر ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا گمان نیک کھو اُسکے ساتھ اور
 نہ خوف کرو تم اُسکے جانب سے کسی مکر فریب کا اُسکے واسطے ایک شان حال ہو جسکو تم لوگ آئندہ معلوم کرو گے پس تسکین جمعی
 مسلمانوں کو اور اسی وقت راہب پیونچا پس ہلوگ اُسکو دیکھ کر خوش ہوئے اور منگے ہم کہ وہ کیسا اچھا واسطے چلنے کے بجانب شہر کے
 پس اُٹھ کر ہوا وہ مسلمانوں کے پیچ میں اور کہا کہ امی صاحب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قسم ہے حق سبح کی کہ جو حال میں نے تمہیں بیان کیا تھا اس میں
 کوئی میل اور خیانت کی بات نہ تھی اور میں اُمید رکھتا ہوں تمہارے واسطے حصول فیض کی لہذا ایک مبالغہ اور حامل ہو گیا پھر پھر
 اور فیضیت کے پیچ میں پس کہا عبد اللہ بن جعفر طیار نے کہ کیونکر حامل ہو گیا ہو ہمارے اور غیبت کے پیچ میں پس کہا اُس نے کہ حامل ہو گیا ہوں
 ایک یا پڑے زور شور کا اور پھر مارنے والا میرے اور وہ یہ کہ میں گیا تھا تو مکر فریب بالاطمینان و رہن خرید و فروخت قائم ہو چکی تھی اور
 اہل دین نظر نہ وہاں متوجع ہوئے ہیں اور اکثر انہیں کے گرد حسن بنی القیس کے کجاہیں اور جمع ہوئے ہیں پس اُس اور راہب و رطلوک اور
 بطریقہ پس جب میں نے یہ حال دیکھا جانا انہیں اور سب سے بڑے کجاہوں کا دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ دراطر ابلس نے کسی ایک شاہ دوی
 کے ساتھ اپنی بیٹی کا نکاح کیا ہے اور لائے ہیں اس لڑکی کو نزدیک دیرانی القدس کے تاکہ ہو جب ہم اپنے دین کے اُسکے واسطے
 قربانی کریں اور جمع ہوئے ہیں گرد اُسکے بہادران روم اور عرب متصور بکثرت مع تمہیادوں کے اور اس تثلیث سے یکجا
 ہونا انکا بسبب خوف کے ہوتے اگر وہ عرب کے اندر میرے نزدیک قرین تو انہیں جو تم لوگو کا جانا انکی طرف کہ وہ ایک جماعت

نیزوں کو اور عبدلہ بن جعفر کے آگے تھے اور نشان اُنکے ہاتھ میں تھا پس جب نکل آفتاب قصد کیا عبدلہ بن جعفر نے مسلمانوں کی
 طرف اور کیے اُنکے پہنچ کر وہ ہر گروہ میں ایک سو سوار تھے اور ہر سیکڑے پر ایک شخص واقف کار کو سردار مقرر کیا اور کہا کہ ہر ایک
 گروہ تم میں کا ایک جانب بازار سے لیوے اور نہ مشغول ہو تم لوٹ پوٹ میں ولیکن بارہ اور کھنڈ تم تلوار میں کو اُنکے سروں پر
 یہ لکھ کر آگے ہو عبدلہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نشان پیسے ہوئے اور چکر ظاہر ہوئے قوم پر پس دیکھا قوم کو پھیلی ہوئی زمین میں
 مثل جنیٹوں کے بسبب کثرت کے اور گہرے ہوئے تھی ایک جماعت کثیر و مہاسب کو اور وہ اپنے دیر سے سڑک کاے ہوئے
 لوگوں کو نصیحت اور وصیت کرتا تھا اور سکھاتا تھا علوم اُنکی ہلاکی کے اور وہ لوگ اُنکی طرف ٹٹکلی لگائے دیکھ رہے تھے اور
 لڑکی بادشاہ کی دیر میں اُنکے نزدیک تھی اور بطارقہ اور اولاد اُنکی کپڑے دیاج کے پہنے تھی اور اسکے اوپر زرہیں جوشن اور خود
 پہنے ہوئے اور منتظر اُنکے آنے کے اپنے پاس تھے اور احتیاد کو اُنھوں نے چادر اپنی گردانی تھی گویا کہ وہ منتظر تھے کسی شہور اور اکابر
 کے اپنے سامنے سے یا کسی سختی کے جو آئیگی اُنپر اور دیکھا عبدلہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے یہ سب معاملہ پس خوفنا کیا اُن کو اس
 حال سے بچ کام قوم کے اور پکار کر کہا اپنے ساقیوں سے قبل حملے کے کہ اے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حملہ کر نعم برکت دیوے
 اللہ تعالیٰ تم میں اگر فاصل ہوئی عنینت اور خوشی پس وہ فتح اور سلامتی ہوا وہوگی یکجائی ویرا مہاسب کے پاس دراکہ ہر سوار سے
 اسکے اور دلوں پر پناہ مانگتے ہیں ہم ساتھ اللہ کے پس عہدہ گاہ ہماری اور تمھاری بندشت ہو اور ملاقات ہماری نزدیک حوض میر
 چچا کے بیٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوگی پھر جنبش دی اُنھوں نے نیزے کو اور حملہ کیا ہر طرف مشرکین کے اور سو سوار
 ساتھی اُنکے گرد آئے تھے اور اُنکے حملے کے ساتھ حملہ کرتے تھے اور اس میں سابقین الایمان لوگ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے
 اور طلب کیا عبدلہ بن جعفر نے اسکو جان مع عظیم تھا پس وراٹے اُنہیں اور مارتے تھے اُنکو کبھی تلوار سے اور کبھی نیزے سے اور
 مسلمان بھی اُنکے پیچھے حملے میں شریک تھے اور اُنسی رومیوں نے آواز تلیل اور تکبیر مسلمانوں کی پس یقین کیا اُنھوں نے اس امر
 کا کہ لشکر مسلمانوں کا پہونچا ہے اور وہ اُسی کی راہ دیکھتے تھے اور اپنے کام میں بیدار اور ہوشیار تھے اور بازار یون کا یہ حال
 ہوا کہ دور سے وہ اپنے چھیالوں کی طرف اور بجانب بازار کھنے مسلمانوں کے اپنی جانوں اور مالوں سے اور لیں اُنھوں نے
 تلواریں اور نمودار پھرے بجانب مسلمانوں کے مثل پھرتے شیر شکاری کے پس طلب کیا اُنھوں نے صاحب نشان
 مسلمانوں کو اور نہ تھا مسلمانوں کے ساتھ سوائے اس نشان کے جو عبدلہ بن جعفر کے پاس تھا پس گھیر لیا اُنھوں نے
 نشان کو ہر طرف سے اور قائم ہوئی اور جم گئی لڑائی اور بلند ہو اُغبار اور گھیر لیا اُنھوں نے مسلمانوں کو ہر طرف سے
 پس نہ تھے مسلمان مگر مثل سپید تل کے پوست میں اونٹ سیاہ کے اور نہیں پہچانتے تھے اصحاب عبدلہ بن جعفر
 ایک دوسرے کو اپنی جماعت سے مگر ساتھ تکبیر و تلیل کے اور شہرخص کو اپنی ذات سے کام عقار بازار ہاتھ دوسرے سے
 ابو ہریرہ بن ابی ہریرہ بن عبد الغزیز بن ابی قیس نے جو سابق الایمان صاحب ہجرت ہیں بیان کیا کہ وہ حاضر ہوا تھا میں لڑائی ہشت
 میں ساتھ جعفر بن ابی طالب کے اور حاضر ہوا تھا میں بدسا و راحہ اور حنین کی لڑائیوں میں ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

نشان کے نیچے پس اللہ کے واسطے حق نیکو کاری ابو زعفراری رضی اللہ عنہ کی کہ مدد دی انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چبا کے چٹے کو اُس ن اور جہاد اور کوشش کی اُنکے سلسلے میں ساعدہ نے بیان کیا ہے کہ دیکھا میں نے ابو زعفراری رضی اللہ عنہ کو کہ بارہ سب زیادہ ہونے سن کے تلواریں مار رہے تھے رومیوں پر اور اڑتے تھے اپنی قوم میں اور حملوں کے وقت اپنا نام لیتے اور کہتے کہ میں ابو زہرون اور اور سلمان بھی کام کرتے تھے مثل اُنکے کام کے یہاں تک کہ آگے اور سپونچے دل در کھینچے مٹھون تک اور جانا مسلمانوں نے کہ وہی حکم اُنکی قبروں کی ہے **واقعی** رحمہ اللہ نے روایت کی ہے عبد اللہ بن انیس سے کہ عبد اللہ بن انیس نے کہ دوست رکھتا تھا میں جعفر کو اور اُنکی اولاد سے عبد اللہ کو پس جب وفات کی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے دیکھا عبد اللہ نے اپنی ماں یا ساریت عیس کو لگائیں بڑا جانا اُنکو حالت رنج میں کھینچنے کو اور تھے ابو بکر صدیق عیاض جعفر رضی اللہ عنہما وال عبد اللہ کے اور بہت دوست رکھتے تھے عبد اللہ کو پس اجازت لی عبد اللہ بن جعفر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے واسطے جانے تاکہ شام کے اور کہا مجھے کہ ای ابن انیس خواہش رکھتا ہوں میں شام کے جانے اور جہاد کرنے کی پس ساتھ دو تم میرا میں نے کہا کہ ہاں میں ہر جہاد ہونا پس غصت ہو عبد اللہ اپنے چچا علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور مسلمانوں سے روانہ ہوا ہم بارادہ ملک شام کے اور چارے بنیل سواری میں اور قوم از دھتے یہاں تک کہ پہونچے ہم تبوک میں پس کہا عبد اللہ نے کہ ای ابن انیس آیا جانتے ہو تم جگہ قبر میرے باپ کی میں نے کہا ہاں قبر اُنکی موتہ میں ہی انھوں نے کہا کہ خواہش رکھتا ہوں میں کہ وہیں اس جگہ کو پس چچا ہم یہاں تک کہ آگے ہم اُنکے باپ کی قبر اور اس جگہ پر جان لڑائی ہوئی غنی اور قبر پر اُنکی تھیر تھے جو قوم کلب نے واسطے ترک کے رکھے تھے پس جب دیکھا عبد اللہ نے قبر اپنے باپ کو اُترے وہاں اور گئے قبر پر اور روئے پھر دعا پڑھی رحمت اُنکی اُنکے واسطے اور قیام کیا پچھتے قبر کے پاس مل وقت صبح دوسرے دن کے پس جب کوچ کیا ہم نے دیکھا میں نے عبد اللہ بن جعفر کو کہ روئے تھے اور چہرہ اکا مثل رنگ زعفران کے ہو گیا تھا پس پوچھا میں نے سبب اسکا پس کہا انھوں نے کہ میں نے رات اپنے باپ جعفر کو خواب میں دیکھا اور وہ دو کپڑے سبز پہنے ہوئے تھے اور ان کے دو پر تھے اور اُنکے ہاتھ میں ایک تلوار برہنہ خون آلودہ تھی پس دی انھوں نے وہ تلوار نکلا اور کہا کہ اُمی بیٹے لڑو تم ساتھ اس تلوار کے دشمنان خدا اور اپنے دشمنوں سے اور نہیں پہونچائیں اس درخت کو جس کو تم دیکھتے ہو مگر سبب جہاد کے اور گویا میں اُرتا ہوں ساتھ اس تلوار کے یہاں تک کہ رخنہ داہو گئی وہ تلوار میرے ہاتھ میں عبد اللہ بن انیس نے کہا کہ روانہ ہوئے ہم یہاں تک کہ پہونچے ابو عبیدہ بن الجراح کے لشکر میں بمقام دمشق کے پس بھیجا انھوں نے عبد اللہ کو اپنے اس سر پر کار و دار مقرر کر کے بجانب یر اہی القدس کے پس جب دیکھا میں نے یہ واقعہ اُنکے اور رومیوں کے مع میں کہ میں نے اس وقت دل میں کہ قریب ہے کہ سختی میں یرین عبد اللہ بن جعفر پس روانہ ہوا میں تل بری کے اور آیا میں ابو عبیدہ بن الجراح کے لشکر میں پس کہا انھوں نے کہ خوشخبری ہے ایو بیٹے انیس کے کہ میں نے کہا میں نے کہ پچھتم مسلمانوں کو بجانب مدینہ عبد اللہ بن جعفر کے چیر بیان کیا میں نے سبب اُنکی کہ پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے انا لله وانا اليه راجعون و تمام رنج اور غم میں کام آکر ملک ہوئے عبد اللہ بن جعفر اور اُنکی

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کہتے تھے اپنے ساتھیوں سے کہ تو تم مشرکین کو اور صبر کرو اس کروہ خوار کی لڑائی میں اور جان لو تم کو تحقیق اللہ دیکھ رہا ہو تمکو اور تعالیٰ کی ہر قسم پر ارحم الراحمین نے پھر چڑھا اُنھوں نے اس آیت کو کہ لَنْ يَنْفِلَ عَلَيْكَ ذَنْبٌ عَادَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ پس جب دیکھا خالد بن الولید نے مسلمانوں کے صبر اور مضبوطی کو دشمنوں کی لڑائی میں ہنسنا صابر بنے سوائے اسکے کہ جنبش دیا نشان کو اور کہا اپنے ہمراہیوں سے کہ تو تم قوم قبیح اور خبیث کو اور رنگین اور سیراب کرو تم ان کے خون سے تلواروں کو اور بشارت حاصل کرو ساتھ برائے حاجت کے اہل رستگاری اور فتنہ زری کے واقعی رحمت اللہ نے روایت کی ہو کہ اسی حال میں کہ ہمراہیان عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کے سختی میں تھے کہ ناگمان نکلے انکی طرف لشکر مسلمین اور گروہ موحدین کے اور گویا تھے وہ مثل مرغان تیز جنگی اور شیریں حملہ آور کے اور ڈوبے تھے وہ لوہے اور زہنوں میں اور بلند تھیں انکی آواز میں اور آوازیں ہنسنا ہٹ گھوڑوں کی پس جب دیکھا ہمراہیان عبداللہ بن جعفر نے یہ حال یقین ہو گیا انکو اپنی ہلاکی کا اور دیکھنے لگے اس گروہ کی طرف اور وہ انکی جانب آتے تھے پس گھبرائے اور ڈرے اور جانا اُنھوں نے کہ یہ لشکر کاٹے گا ہیرو میوں سے کہ اسکے بارٹانے اور بکڑے کو نکالے ہو پس شوار گزرا انپر یہ معاملہ پس اسی حالت میں سنی اُنھوں نے آواز ہاتھ کی کہ کتا تھا ان الفاظ سے خذل اللہ من و نصر لخصا یاحملۃ القرآن جاءکم الفرج من الرحمن ونصرتم علی عبداء الصلیبان اور تحقیق آسکے اور سوچنے تھے دل اور کلیجے مسلمانوں کے انھوں تک اور کام کیا تھا شمشیر بے بران نے انہیں اور اسی وقت ایک سوار آگے اس لشکر کے شل تیر دکھنے والے کے دکھائی دیا اور اُسکے ہاتھ میں نشان پگھلے والا تھا ساتھ نور کے شل چمکے چاند کے پس پکار کر کہا اُس سوار نے کہ بشارت ہو تمکو اور گروہ مسلمانوں کے ساتھ مدد ہلاک کرنیوالی کافروں کے میں خالد بن الولید ہوں پس جب سنی مسلمانوں نے آواز انکی اور گویا تھے وہ دریا کی موجوں میں پس جواب دیا اُنھوں نے خالد بن الولید کو ساتھ تسلیل اور تکبیر کے پس یقین آوا انکی مثل آواز سخت رعد اور ہوا سے تند کے پھر حملہ کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے مع شکر خدے کے جو بھی لے جہان میں ہوتے تھے اور رکھا تلوار دنگور دیو کے سر و نیر عارین سراقہ نے بیان کیا ہو کہ تھا حملہ انکار و میوں میں مثل بغیر کے بکروں میں پس متفرق کر دیا انکو وائیں اور بایں پر اور ثابت قدمی کی کافروں نے واسطے لڑائی کے اور باز رکھا مسلمانوں کو اپنی جانوں اور مالوں سے اور خالد بن الولید چاہتے تھے کہ پیچ جاویں وہ عبداللہ بن جعفر تک پس جب دیکھا مسلمانوں نے بجانب گروہ آنے والے اپنے طرف نہیں جانا اُنھوں نے کہ یہ کیا ہو یہاں تک کہ سنی اُنھوں نے آواز خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کی اور وہ اظہار اپنی بزرگی اور فخر کرتے تھے اپنی ذات اور نسب میں اور سنا اسکو عبداللہ بن جعفر نے پس کہا اُنھوں نے اپنے ہمراہیوں سے کہ تو تم دشمنوں کو پس تحقیق آئی تمکو مدد آسمان سے پھر حملہ کیا عبداللہ بن جعفر اور مسلمانوں نے ابن الاسقع نے بیان کیا ہو کہ تھے ہملوگ مایوس اپنی جانوں سے یہاں تک کہ بھی اللہ تعالیٰ نے مدد میں نہیں ہوئی تھی تاریکی شب کی یہاں تک کہ دیکھا ہننے خالد بن الولید کو کہ نشان انکے ہاتھ میں تھا اور بجھکاتے اور چلاتے تھے مشرکین کو شل چلانے بکروں کے بجانب چراگاہ کے اور مسلمان قتل کرتے تھے اور تیرہ کرتے تھے انکو اور واسطے اللہ کی تعنی کو کاری اپنی ذرغفاری اور ظہر

[illegible]

پس تندی کی بطریق کے گھوڑے نے اُسکے پیچھے اور کھڑا ہو گیا وہ دونوں پاؤں کے بل روانہ ہوا ہو گیا زمین کی طرف پس پہونچا اور عمود کا گھوڑے کی گردن میں اور گڑب بطریق پشت گھوڑے سے اور اُنکے کھڑا ہو سکا اس واسطے کہ وہ چھپ گیا تھا گھوڑے کی زمین میں پس جلدی کی ضرورت اسکی طرف قبل پہونچنے اُسکے غلاموں کے اور ماری تلوار اسکی رگ گردن پر پس آواز زم دی تلوار نے اور کچھ کار نر نوئی پس اٹھنا چاہا کافر نے اور یقین ہو گیا اسکو اپنی ہلاکت کا پس جھپٹے ضرار و قابض ہو گئے اسپر اور تھا وہ مثل بڑے پہاڑ کے پس بھینک دیا اٹھا کر اسکو ضرر نے اور کر لیا اسکو اپنے پیچھے اور چڑھ بیٹھا اُسکے سینے پر اور تھی ضرر کے پاس ایک چھری میں کی بنی ہوئی اور اسکو اپنے پاس سے بھی جدا نہیں کرتے تھے پس نکالا اسکو میان سے اور ماری ایک ضرب چھری کی اُسکے سینے میں پس گر پڑا وہ مُردہ ہو کر اور جلدی دانہ گردن اللہ تعالیٰ نے اُسکی روح کو بجانب آگ ووز کے اور پھر جھپٹے ضرار اور لے لیا اُسکے گھوڑے کو اور تھا اس گھوڑے پر خُدا ویزو سوتے اور چاندی کا جلی قیمت کثیر تھی پس جب سوار ہوئے ضرار گھوڑے پر تکیہ کی کُنھوں نے اور حملہ کیا دیو میوں پر پس متفرق کر دیا انکو دائیں بائیں اور جب فراخی اور کشادگی حاصل کی ضرار بن الارور نے آگے دشمن خدا کے مالک ہو گئے علیہم السلام جعفر رضی اللہ عنہما دیر کے اور جو کچھ اسپر تھا اور گھیر لیا اسکو مسلمانوں نے پس نہیں لی اُنھوں نے اُسکے سے کوئی چیز اسوقت تک کہ پھیرے خالد بن الولید دیو میوں کے تعاقب سے اور صورت یہ گذری کہ خالد بن الولید نے تعاقب کیا تھا انکا ایک ٹہری ہنرنگ جو انکے اور طرابلس کے بیچ میں تھی اور روحی جانتے تھے اسکی راہ کو پس اُتر گئے وہ لوگ پار اُسکے اور کھڑے خالد بن الولید اور واپس آئے اپنے ساتھیوں کی طرف پس پایا انکو اس حال میں کہ مالک ہو گئے تھے وہ دیر کے اور کجا کیا غلام کو اور جو چیز متاع اور قسام پارچہ اور طعام سے بازار میں تھی وہ اٹلے نے بیان کیا جو جمع کیا تھے اس سب مال کو بالائون میں اور کھائیں تنہا چھی چیزیں کھائی کی اور نکالا مسلمانوں نے ان اشیاء کو جو دیر میں یقیناً قسماً ظروف اور چاندی اور حلاوز وغیرہ سے اور نکالی گئی اُسین سے حاکم کی لڑکی اور اُسکے ساتھ چالیس لڑکیاں تھیں اور زیور اور گڑب تھا اور بار کیا اور سوار کیا سب کو بڑا زمین اور خچرون پر اور بھر کر روانہ ہوئے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غنیمت اور بہت مال کو واقعی حمد اللہ نے بیان کیا جو کہ شمار کی گئی یہ لڑائی تین شخصوں کے نام سے عبد اللہ بن جعفر سردار اُسکے تھے اور عبد اللہ بن انیس پہونچنے والے اور خردینہ والے اور خالد بن الولید لکھ کرنے والے اُسکے تھے اور خالد بن الولید کو اس لڑائی میں بہت مشقت سے سامنا ہوا تھا اور زخم بے دہندہ انکے جسم میں پہونچا تھا پس جب روانہ ہوئے اس مقام سے آئے وہ بجانب راہب رہے اور آہ اُڑی اسکو پس نہ کلام کیا اُسے پھر دوبارہ اپکارا اور دھکا اسکو پس نکلا کر پادہ انکے پاس دیکھا جو کچھ کہنا ہو کہ وہ تم میں قسم حق مسیح کی کہ ہر آئینہ مطالبہ کریگا تم سے مالک اس اسلمن سبز کا ساتھ خون مقتولین کے پس کہا خالد بن الولید نے کہ کیونکر مطالبہ کریگا وہ مجھے حالانکہ ہم بامو بیہ اسلمن مر رہے لڑیں اور جہا د کریں تم سے اور وعدہ کیا گیا ہے جسے اس امر پر ثواب کا قسم ہو خدا کی اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ فرماتے کہ نہ معتض یون ہم سے ہر آئینہ پیچھے آتا رہتا میں مجھ کو تیرے صومعہ سے اور مار ڈالتا مجھ کو سختی سے پس چپ ہو رہا راہب اور روانہ ہوئے خالد بن الولید ساتھ مال غنیمت کے بیان تک کہ پہونچے دمشق میں اور ابو عبیدہ بن الجراح منتظر تھے اُنکے آنے کے پس جب دیکھا

کہا حمید نے کہ تمہا میں ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح کے ملک شام میں پس لکھی انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر فتح بازار کی اور یہ بھی لکھا
 کہ مسلمانوں نے شراب پی اور سزاوار اسکی حد کے ہونے میں پس روانہ ہوا میں نے خط لکھا اور یہ بھی اندیشہ طیبہ میں اور یا امین نے عمر رضی اللہ عنہ کو
 سید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اور تھے انکے نزدیک چند اصحاب جن میں حضرت عثمان اور حضرت علی اور طلحہ اور عبد الرحمن
 بن عوف رضی اللہ عنہ تھے اور باہدگیر بائیں کر رہے تھے پس دیا میں نے خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پس جب پڑھا انھوں نے خط کو سوچنے
 لگے مضمون خط میں پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسرے لکھے شراب پینے والی کو اور پوچھا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور کہا
 کہ تمہاری رائے اس معاملے میں کیا ہے پس کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ ان السکون اذا سکوھذا اذا فھذا الافتوی واذا افتوی فخلید غناون جلد
 فاجلد فی غناون جلد تا پس لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب خط ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا ان الفاظ سے اما بعد فقد در
 کتابک وفھم من نھ بل احم فاجلد غناون جلد تو لغوی ما احصل لھما لا السند او الفقر ولقد کان حقیر من ان یتبعہ لانی اھم یدو اتبوا ھم
 عز وجل ولیدلوا ولیدلوا ویستکون وھن عاذا فاقم فی الحد واقدمی جملہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب یہو بنی خط عمر رضی اللہ عنہ کا
 ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور پڑھا پکار کر سنادی مسلمانوں کو یہ بات کہ جس شخص پر ہرے حد لگائی پس وہ قبول کرے اور دیوے اس
 حد کو اپنی ذات سے اور زیور کرے اللہ تعالیٰ کے حضور میں پس ایسا ہی کیا لوگوں نے اور جسے شراب پی تھی اُسے اجرا سے حد اپنے اوپر
 قبول کی پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ میں ارادہ رکھتا ہوں انطاکیہ کے جاننے کا بقصد روہیوں کے ورنہ یہ کہ اللہ تعالیٰ
 فتح کرے اسکو ہمارے ہاتھوں میں پس کہ مسلمانوں نے کہ چلو تم جہان منظور ہو تم کو ہم تمہارے تابع حکم میں پس خوش ہوئے ابو عبیدہ
 بن الجراح انکے کلام سے اور کہا کہ مستعد ہو جاؤ تم واسطے کو حق کے پس میں تم سب کو لیکر حلب کو جاؤ لگا پس جسوقت ہم حلب کو فتح
 کریں وہینگے تو اگر خدا نے چاہا پھر متوجہ انطاکیہ ہو گئے پس تعمیل کی مسلمانوں نے بجا نصاب اصلاح اپنے حالات اور خبر گیری اسباب اور
 تیاری ساز و سامان جنگ کے پس جب فراغت پائی ابو عبیدہ بن الجراح نے سب کاموں سے حکم کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو
 اس بات کا کہ لیویں وہ اپنے نشان عقاب کو جو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے بروز روز اگلے لکھے جانب الیہ کے بنایا تھا اور روانہ ہوں
 انکے فوج کے لشکر زحف کو ساتھ لیکر پس روانہ ہوئے خالد بن الولید مقدمہ لشکر میں اور تھے انکے ساتھ ضرار بن الازور و رافع بن عقیق الطائی
 اور سبب بن نجیحہ الفزاری اور لوگ ایک دوسرے کے پیچھے پیچھے اور چھوڑا ابو عبیدہ بن الجراح نے دمشق میں صفوان بن عامر الاسلمی کو
 اور چھوڑا انکے ہمراہ باغ نسو مسلمانوں کو روانہ ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح پیچھے مسلمانوں کے اوپر ہمراہ انکے عربین اور مصرقہ واقدمی
 رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ روانہ ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح براہ بقیاع اور دیوہ کے پس جب یہو بنی وہاں تک پہنچا انھوں نے
 خالد بن الولید کو جانب حص کے اور کہا کہ ابوا سلیمان کج کرو تم اللہ تعالیٰ کی برکت اور مدد پر اور جاپڑو تم پر اور تاخت تاراج کرو ارض ہم
 اور قسریں کو اور میں بلبلک کو روانہ ہوتا ہوں ارشاد اللہ تعالیٰ آسان او دیر کرے ہمیں فتح اسکی پھر خدمت کیا انکو اور روانہ
 ہوئے خالد بن الولید مع اپنے ہمراہیوں کے بجانب حص کے اور متوجہ ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح بطرف بلبلک کے اور
 اسی وقت آیا ایک بطریق جو سیر سے اور اس کے ساتھ ہرایا اور تحفے تھے اور مصالحت کیا اُسے مسلمانوں سے ایک سال کا بل پر کرنا اُسے کہ اگر

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

کردہ لوگ ہمارے یہاں نہ آویگئے جنگ کہ جو سیما اور بعلبک کو فتح نہ کرینگے اور اگر لڑو گے تم اُسے اور بادشاہ کو خبر لکھ کر لشکر اور سزا بھیجے
 کی درخواست کرو گے پس تحقیق اہل عرب کسی ایک کو لشکر بادشاہ سے تم تک نہ آنے دینگے اور تمہارے نزدیک سامان کھانے کا نہیں ہو
 جو باعث قوت و قوت محصور ہونے کے ہو گا پس اُن لوگوں نے کہا کہ تیری راے اس معاملے میں کیا ہو اُسے کہا کہ صالحہ کو رو تو
 مسلمانوں سے اُس چیز چسکودہ چاہیں اور طلب کریں تم سے اور کہو تم کہ ہم تمہارے تابع ہیں اور تمہارے سامنے تابو میں بیٹھ
 اگر فتح کرو گے تم حلب اور قسریں کو اور شکست دو گے ہر قتل بادشاہ کے لشکر کو پس بعد اس قرارداد کے جب
 تو مسلمان ہمارے یہاں سے چلے جائینگے کسی کو بھیجا کہ طلب کریں ہم ہر قتل سے لشکر کشیدہ کو اور ایک سردار اُسکے گھر والوں یا اُسکے
 حاجینوں سے اور یکجا ہو جائیگا ہمارے واسطے غلام اور سامان اور بعد اُس کے ہم لڑینگے اُسے پس قرین صواب اور بہتر جانا
 تو مے اُسکی راے کو اور کہا اُس سے کہ اپنی اچھی تدبیر اور راے سے ہمارے اس کام کا سامان اور بندوبست کروے پس
 عیسا بطریق نے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس جانا لیا تھا کہ جو اُسکے نزدیک مغز غلام واسطے منعقد کرنے صلح کے اُنکا اور مسلمانوں کے بیچ
 پس وہ نکل کر روانہ ہوا اور پہنچا ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور اُسے صلح کے باب میں اور جو بطریق نے درباب چلے جانے مسلمانوں کے
 جو اُسے طلب و قسریں اور عوام اور انعام کیے کہ اختیارات چیت کی پس قبول اور منظور کیا اُسکو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور مصالح کیا
 اہل اُص سے بارہ ہزار دینار اور دو سو کپڑے دیے اور مدت صلح کی ایک سال قرار پائی کہ ابتدا اُسکی ماہ ذیقعدہ اور انتہا اشوال سن ہند زہ
 ہو یعنی نئی راوی نے یہاں کیا ہو کہ مضبوط ہوگی صلح اور نکلے بازاری لوگ حص سے اور معاملہ خرید و فروخت اشیاء کا مسلمانوں سے
 جاری کیا اور دیکھا اہل حص نے جو غامدی اہل عرب کی خرید و فروخت میں اور نفع کثیر حاصل کیا اُن لوگوں نے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ
 عنہ سے بلایا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو اور ساتھ کیا اُنکے چار ہزار سوار قوم فہم اور حذام اور کندہ اور کلمان اور سلسل و رہبان و وطی اور
 خولان سے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے اباسلمان روانہ ہو تم یہ لشکر لیکر اور قصد کرو تم معرات کا اور نزدیک تم حلب
 سے اور تاخت تاراج کرو بلا دعوام کو اور پھر واپس آؤ تم اپنے پیچھے کو اور بھیجو تم جاسوس بنے تاکہ لاویں وہ لوگ خبر تمہاری پاس در دیکھو تم
 اور دریافت کرو اس طرح کو کہ قوم کا کوئی سہیل اور مددگار اُنکی قوم سے ہی یا نہیں پس منظور کیا اس بات کو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے
 اور لیا نشان اپنا اور اُسکے ہوئے لشکر کے اور وہ اشوار رجز کے پڑھتے تھے اور پہنچے بمقام شیرز کے اور وہاں نہر مطلوب پر دوون قیام
 کیا پھر ملایا اُفحون نے متصیب بن محاربت ابیشکری کو اور ساتھ کیے اُنکے پانچ سو سوار اور حکم کیا اُنکو کہ تاخت تاراج کریں بلا دعوام
 کو اور روانہ ہوئے خالد بن الولید بن الجراح کے پاس پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے غلام اور قیدیوں کو اُنکے ساتھ بہت
 بوج کو اس طرح پر کہ لوٹتے تھے وہ راہیں بائیں گاؤں کو اور حاصل کرتے تھے غلام اور قیدی پس جب بوجھل ہو گئے اُنکے ہاتھ غلام اور قیدیوں
 سے پھر اُسے خالد بن الولید ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے غلام اور قیدیوں کو اُنکے ساتھ بہت
 خوش ہوئے اور ابو عبیدہ بن الجراح ہی حال میں تھے کہ دفعہ سنا اُفحون نے ایک بڑا شو جو روانہ ہوا بسبب کلمات تمہیل اور تکیہ
 اور وہ تھے کچھ مسلمان اور اُنکے ساتھ ایک بڑی جماعت تھی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اے اباسلمان یہ کون لوگ ہیں خالد بن الولید نے کہا

[illegible]

لڑائی کا اور جو انہر وادروہاں کے لوگ اُس سے ڈرتے تھے اُسکا نام لوقا تھا اور حاکم حلب سے ملک و سلطنت میں دشمنی رکھتا تھا
واقعی رحمت اللہ نے بیان کیا کہ ہر قتل بادشاہ نے دونوں کو اپنے پاس لگا کر کہا تھا کہ اہل عرب کے مقدمے میں تمہاری کیا
راے ہو میں نے کہا تھا دونوں نے بادشاہ سے کہ ہم امن میں ہیں کہ چھوڑ دیں اپنے ملک کو بدوں لڑے بڑے اہل عرب سے میں وعدہ
کیا تھا ہر قتل نے اُسے لشکر کے بھیجنے کا اُنکے پاس درودہ دونوں اس امر کی راہ دیکھتے تھے اور ہر ایک کے اُن دونوں سے دس ہزار سوار تھے مگر
وہ دونوں اکٹھے نہیں ہوتے تھے پس جب سنا حاکم تفسرین نے ارادہ اہل تفسرین کا واسطے صلح کے ابو عبیدہ بن الجراح سے شدت
سے غضبناک ہوا انہر وادراہ مکرو فریب کا اُنکے ساتھ کیا پس بچا کیا اُسے اہل تفسرین کو اپنے پاس درکسا کہ کوئی الا صفر عباد
البحر کیا راے دینے ہو تم اس بارے میں کہ کیا کروں ان اہل عرب کے مقدمے میں اور تم گویا اُنکے سامنے ہو اور وہ آئے ہیں
ہماری طرف پس فتح کر لینگے وہ ہمارے شہر کو جیسا کہ فتح کیا ہو انھوں نے تمام شہر و ملک جو اس میں کسا اُن لوگوں نے کہ اسی سردار تھے
سنا ہو کہ وہ لوگ اہل فادروہ داری کے ہیں اور تحقیق فتح کیا ہو انھوں نے اکثر بلاد شام کو چھین لیا اُسے قتل کیا انھوں نے اُسکو اور
لوٹ لیا اور غلام بنایا اُسکی اولاد کو اور جو شخص داخل ہوا انکی ذمہ داری اور اطاعت میں اُسکو برقرار اور قائم رکھا اُسکے شہر میں دو بگیا وہ
بے ڈر اُنکے دبیر سے اور اسے ہمارے نزدیک یہ ہو کہ مصالحہ کر لیں ہم انہر وادروہاں کے بے ڈر اپنی جان و غیر بطریق نے کہا کہ کلام
نیک کیا اور شورہ بندر یا تم لوگوں نے اس واسطے کہ یہ عرب فتح نہ ہوے ہیں شہر شخص پر جو لڑا ہوا ہے اور ہم منع کر سینگے اُن سے
صلح کو ایک سال کامل کیواسطے یہاں تک کہ پورا کر لینگے ہم لشکر کو ہر قتل بادشاہ کے پاس سے اور باگین پھیرینگے ہم اُنکی طرف حالانکہ وہ
مطمئن اور بے خوف ہونگے پس ہلاک کر ڈالینگے ہم اُن سب کو پس کسا اُن لوگوں نے کہ تو جو نو نے تجویز کیا ہو اور ترقی ہوئی راے اہل
تفسرین اور راے بطریق کی اس امر پر اور اُنکے دلوں میں غم اور فریب کی بات تھی پس بلایا لوقا بطریق نے ایک شخص کو اپنے ہمراہیوں سے
جسکا نام اھل طحہ تھا اور وہ شخص بڑا راہب اور عالم دین نصرانیہ کا اور دین یہودیہ کو بھی جانتا تھا اور زبان عربی میں بھی فصیح تھا
میں کسا لوقا نے کہ جا تو سرداران اہل عرب کے پاس اور کہ اُسے کہ مصالحہ کر لیں یہ ہے ایک سال کامل کے واسطے یہاں تک کہ متاوینگے
اور ہلاک کر سینگے ہم اُنکو ساتھ حیلے اور مکر کے اور لکھا اُسے ایک خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے جسکے مضمون بعد ذکر کرے کلمات کو فر کے
یہ تھا کہ شہر ہمارا باز رکھنے والا ہو اور ہمیں آدمی اور سامان اور کھانا نہایت ہو اور کسی چیز کی کمی نہیں ہو اور تم اگر جالینس میں ہو تو گھیرے
اور بیان مقیم رہو گے تب بھی ہمیر قادر منو سکو گے اس واسطے کہ بادشاہ نے ملک طلب کی ہو و میںوکی تمہارے مقابلے میں حد خلیج سے
رومنہ الکبریٰ تک اور ہم مصالحہ کرتے ہیں تھے ایک سال کیواسطے یہاں تک کہ دیکھیں ہم شہر و ملک کو کسلی ملکیت اور قبضے میں
آئیں اور چاہتے ہیں ہم کہ مقدمہ ہو جاوے ایک نشانی ہمارے تمہارے پیچ میں حد تفسرین در عوم سے یہاں تک کہ جہوت ارادہ کر لیں اہل عرب
تاخت اور تاراج کر نیا اور دیکھیں اُس نشانی کو پھر جاوے اور باز زمین دست اندازی سے اور ہم بادشاہ سے حالت پوشیدگی میں
میں تھے مصالحہ کرتے ہیں کہ سوسلے کہ اگر بادشاہ کو معلوم ہو جاوے لگیا یہ حال تو بار بار لگایا وہ ہلکا و سلاستی تمیر پھر عیاری و عمدہ خلعت دی
اُسے پھر کو اور دیا اُسکو ایک ستر اپنی سواری کا اور ساتھ کیا اُسکے دس غلاموں کو اور روانہ ہوا اھل طحہ اور یہو بنجا محض میں اور پایا

[illegible]

کلام تمھارا اور اس طرح سے تمھارے حال کی ہکوفہ پہنچی تھی کہ چالاک مضبوط ہوا اور دیر نہ گزری کہ تمھاری بات تمھاری ہکوفہ نہیں پہنچی تھی اور ملکہ
 عادات نیک و راستی قول اور نرمی طبیعت تم کو لوگوں کی اور جو ان فردی اور مردی تمھارے گروہ کی تھی اس شخص کی نسبت جو تمھارے
 پاس آتا ہو پہنچتا ہو اور راست بنی جیم کی ہو اور راست ہاے مرحومہ سے ہو اور میں مسالہ کو خلاف ان سب مانوئے دیکھتا ہوں
 اس واسطے کہ ہم تم سے مصاحبہ چاہتے ہیں پس انکار کیا تم نے اور ہم طالب میں ہیں تم سے پس باز رکھتے ہو تم میں کما خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
 نے کہ ہم ایسی قوم ہیں کہ مکر و فریب میں نہیں آتے ہیں اور ہچان لیتے ہیں ہم کلام مکر و فریب کا اور تحقیق جان لیا ہو پہنچے اس مکر و فریب
 مضمون خط سے دریا صلح کے پس بحالت صلح کے اگر اولیگا لشکر بادشاہ کا اور یاد کے تم قوت اپنی جانب کی اور دو گے عہد ہمارا
 اور ہو گے تم پہلے ان لوگوں کے جو ہم سے ٹینگے اور اگر دیکھو گے تم غلبہ کو تو ہنگام جاؤ گے بجانب ناز و نابز واروئے پس گرتو چاہنا ہم کہ ہم
 بیڑے ساتھ صلح کریں تو اس قرار سے کریں گے کہ نہ ٹینگے ہم بدون اسکے کہ ہو جاوے ایک سال کامل پس اگر آیا ہم میں کوئی لشکر اس سال
 میں ہرقل کی طرف سے پس اس لشکر سے ہم ضرور ٹینگے اور جو شخص تم میں کا مقیم ہو گا شہر میں اور لشکر کے ساتھ شریک ہو کر
 نہ لڑے گا اس سے ہماری صلح بدستور رہے گی اور کچھ نہیں ہم اس سے نہ کریں گے اسلحہ نہ لے گا کہ ہم یہ صورت منظور کی پس اس مضمون کی
 ایک دست آوریم لکھ دو پس کما خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ ای سردار لکھ دو تم اسکے واسطے ایک دست آور
 مصاحبہ ایک سال کی جسکی ابتدا اندازہ ذی الحجہ سنہ چودہ ہجری ہوگی پس ایسا ہی کیا انھوں نے جب فارغ ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح دست آور
 لے گئے تھے حضرت عائشہ کے کما اور سردار ہمارے شہر کی حد معلوم اور مشہور ہو اور ہمارے شہر کے سامنے حاکم حلب کا ہو اور اسکے شہر کی
 بھی حد ہو اور ہم چاہتے ہیں کہ تم مقرر کرو دو ہمارے واسطے اس جگہ میں جو ہمارے اور مسلمانوں اور رومیوں کے بیچ میں ہو کوئی علامت کہ
 تمھارے ساتھی اس علامت سے تجاوز نہ کریں پس راضی ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح اس مراد رکھا اس سے کہ تو نے بات اچھی کی
 اور میں مقرر کر کے بھیج دوں گا کسی شخص کو کہ وہ نشانی حد کی بناوٹ تمھارے واسطے پس کما اسلحہ نہ لے گا کہ تم کسی کو اپنے ساتھیوں سے
 نہ بھیجو بلکہ ہم ایک ستون بنا کر کھڑا کریں گے اور اس پر صورت ہرقل بادشاہ کی ہوگی پس جب دیکھیں تمھارے ساتھی اسکو نہ تجاوز کریں
 اس سے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ تو ایسا ہی کر اور دیدی و سب آوریدی کی اسکو اور پھر کر کما ابو عبیدہ بن الجراح نے
 مسلمانوں سے اور تاخت اور تاراج کرنے واسطے لوگوں سے کہ جو شخص دیکھے ستون کو نہ تجاوز کرے اس سے بلکہ تاخت
 تاراج کرے زمین حلب اور اسکی حد کو اور نہ تجاوز کرے ستون سے وہ شخص درہم و پانچادے خبر اسکی حاضر غائب کو پس واپس
 گیا اسلحہ نہ لے گا کہ ہم حاکم قنسرين کے اور دیدیا صلح نامہ اور مطلع کر دیا اسکو سب گفتگو سے جو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ
 ہوئی تھی پس خوش ہوا اور بنایا اسے ایک ستون اور اس پر صورت ہرقل بادشاہ کی اس حشمت سے کہ وہ بیٹھا ہوا اپنے لکھن
 و اقدسی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ بعد اسکے گروہ مسلمانوں کے تاخت تاراج کرتے تھے انتہا سے بلاد حلب اور عین اور
 انطاکیہ کو اور نگاہ رکھتے تھے حد قنسرين اور حاضر کو اور نزدیک نہیں جاتے تھے عمر بن عبد العزیز نے بسا سلسلہ راویوں کے
 بیان کیا ہے کہ صلح مسلمانوں کے ساتھ اہل قنسرين اور حاضر کی چار ہزار دینار بادشاہی اور ایک سوا و قیہ چاندی اور ایک ہزار

ہیں ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانوں سے کہا کہ چھڑو دو تم اور توقف کو تم لوگ اس امر میں ہیں اگر راضی ہو میں یہ لوگ ساتھ میری
تصویر کے تو میں اسکو منظور کرتا ہوں کہ یہ وفائی اس میں نکلے گا اور نہ کیسے یہ لوگ ہماری نسبت کہ عہد کیا تھا تنہا پھر یہ وفائی کی تہنہ ہو
کہ یہ قوم احمق اور بے عقل ہیں پھر منظور کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اس امر کو راوی نے بیان کیا ہے کہ بنائی رہیوں نے ایک تصویر
مثل صورت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ایک ستون پر حسین دو ٹپٹے کی آنکھیں تھیں پس آگے آیا ایک شخص کہ نہیں کجاہالت
خشبہ کی کہ اور چھڑوئی اُنکو اُسے تصویر کی اپنے تیرے سے پس واپس گیا اس طرح جانب حاکم قنسرین کے اور آگاہ کیا اُسکو
اس حال سے پس کہا اُسے اپنی قوم سے کہ ایسی ہی باتوں سے سب ارادے اُنکے پورے ہوتے ہیں پس ابو عبیدہ بن الجراح
تاخت تاراج کرتے تھے وائیں بائیں حص کے باتشخار تمام ہوتے سال کے اور یہی ابو عبیدہ بن الجراح کو خبر پہنچنے میں حضرت
عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس کہ نہ دیکھا اُنھوں نے کوئی خط اُنکا اور نہ کسی رفق کو پس بڑا جانا اُنکے کام کو اور ہر طرح کا گمان کیا اُنکی نسبت اور
جانا کہ لکے دل میں نامردی سا لگئی اور ویل کیا ہو اُنھوں نے بیٹھ کر پتھر پر جہاد سے پس خط لکھا اُنکو اس عبارت اور مضمون سے
بسم اللہ الرحمن الرحیم والی ابی عبیدہ بن الجراح سلام علیک فانی ارحم اللہ اللہ کا اللہ ابوہ صلی علیہ اہل بیتہ تقوی اللہ و
احذرک معاصیہ و افعالک ان تكون من قال للہ ینہم فی کتابہ قل ان کان ابائکم و ابائکم و اخوانکم و اولادکم و عشبکم الایہ و صلی اللہ
علی خاتم النبیین اور روانہ کیا خط اُنکے پاس پس جب پڑھا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط اور سنا مسلمانوں کو جانا اُنھوں نے اس امر کو
کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ پر انگیزتہ اور آمادہ کرتے ہیں اُنکو جہاد پر اور نامد ہوا ابو عبیدہ بن الجراح مصالحت قنسرین سے اور نہ تھا
کوئی مسلمان نگرہ کہ رو یا مسلمانوں خط حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے اور کہا اُنھوں نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ اوسے اس وجہ
باز رکھا ہو مگر جہاد سے پس چھڑو دو تم اہل قنسرین کو اور ارادہ کرو تم یہ کہ ساتھ لیکر حلب اور انطاکیہ کا اور شاید اللہ تعالیٰ
فتح کرے اُسکو اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور تحقیق گذر گئی مدت اور نہیں باقی ہو مگر تھوڑے دن پس ارادہ روانگی کا کیا ابو عبیدہ
بن الجراح نے بجانب حلب کے اور طیار کیا ایک نشان واسطے مصعب بن حمار البشکری کے اور بنایا دو سر نشان واسطے
سہیل بن عمر کے اور سردار کیا عیاض بن غنم الاشجری کو اُنکے مقدمہ لشکر پر اور پیچھے اُنکے مقرر کیا خالد بن الولید کو روانہ ہوا
ابو عبیدہ بن الجراح بجانب دمشق کے اور دھاک کیا وہاں کے لوگوں سے اور اُسے ابو عبیدہ بن الجراح بطرف حات کے پس
آئے وہاں کے لوگ اور تھی اُنکے ساتھ انبیا جہکوا اُنھوں نے ہوئے تھے راہب اپنے ہاتھوں میں اور قس آگے قوم کے تھے اور وہ آئے
تھے واسطے مصالحت کے پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنکو ٹھہرایا اُنکو اور پوچھا کہ کیا چاہتے ہو اُنھوں نے کہا کہ ہم چاہتے
ہیں کہ ہو جاویں ہم تمھارے عہد اور ذمہ داری میں کہ تم ہمارے نزدیک مجبور نہ ہو جاویں قوم سے پس مصالحت کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے
اُسے اور لکھ دی اُنکو ایک دست آور صلہ اور ذمہ داری کی اور درخواست کی اُنھوں نے کہ کسی ایک شخص کو اُنکے پاس چھڑو دیں اور
روانہ ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح یہاں تک کہ پہنچے شیمیر پس استقبال کیا اُنکا وہاں کے لوگوں نے اور اُسے بھی
مصالحت کیا اور پوچھا اُسے کہ آیا معلوم ہو مگر خبر ہر قل کی اُنھوں نے کہا کہ چنے اور کوئی خبر اسکی نہیں سنی ہو سوائے اسکے کہ

[illegible]

وہ سب اہل عرب تھے اور انکی گردن میں سونے کی صلبان لٹکتی تھیں اور وہ باہر سے تھے نیز ونگو در میان رکابوں کے پس جب دیکھا
 انھوں نے ونگو دوڑے ہماری طرف گھیر لیا ہرکو اور ارادہ ہمارے مار ڈالنے کا کیا پس کہا میں نے اپنے ساتھیوں سے کہہ کر تم
 انکو انھوں نے کہا افسوس ہو تجھ کس سے لڑیں ہم اور کیونکر ہی ہکو طاقت مقابلے کی اس لشکر سے اور نہیں ہم سے لڑ کر اپنے ہاتھوں
 قید نہ ہوا جن کے یہاں سان تر ہر قتل سے پس کہا میں نے قسم بخدا کی میں تو اپنے شہین کچی لٹے سپر ونگو کا سواے قتل کے پس جب دیکھا
 میرے ساتھیوں نے میری کوشش کو کیا انھوں نے جیسا کہ میں نے کیا اور لڑے ہم قوم سے پس قید کر لیا انھوں نے ہم میں سے
 دس کو اور میں سست ہو گیا تھا بسبب زخم کے اور گڑبڑ انھوں کے بھلے پلٹے گئے وہ لوگ پس لشکر چلا آیا میں جیسا کہ تم مجھ کو دیکھتے ہو پس میں
 کیا مجھ کو اسکے حال نے اور اپنے پیچھے سوار کر لیا میں نے اسکو اور چاہتا تھا میں پلٹے کہ وہ دفعہ دیکھا میں نے ایک گروہ اپنے پیچھے کہہ دوڑنے
 تھے شمل ہوا بننے والی کے اور وہ غسان سے تھے پس گھیر لیا مجھ کو تیروں نے اور وہ کہتے تھے کہ ہم اہل غسان سے ہیں تم گروہ صلبان اور
 رہا ہے ہیں پس پکار کر کہا میں نے کہ تم گروہ محمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں پس جلدی کی میری طرف بعض نے انہیں سے اور چایا
 کہ بلند کرے میرے اوپر تلوار کو پس کہا میں نے کہ سختی ہو تجھ پر یا قتل کر لیا تو ایک شخص کو اپنی قوم سے اُسے کہا کہ تم کن لوگوں سے ہو میں نے کہا
 کہ قوم خراج بزرگ سے ہوں پس پھر اُسے تلوار کو چھوئے اور کہا کہ تمکو طلب کیا ہے ہمارے سردار جبکہ نے قسم بخدا کہ میں اس کا میں نے کہ
 کہاں ہے یہ پانا مجھ کو جبکہ نے جو طلب کرنا ہی پس کہا اُسے کہ وہ طلب کرنا ہی شخص کن میں کو انصار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر کہا اُسے
 چلو تم خوشی سے اگر منظور ہو ونگو در نہ بارگاہ ناگواری چلو گے پس گیا میں اُنکے ساتھ اور غلام میرے ساتھ تھا یہاں تک کہ پہنچا میں ایک بڑے لشکر
 اور چچے سامان اور بھاری نعمت پر اور صلبان بلند تھیں پس میں اُنکے ساتھ تھا یہاں تک کہ اُسے وہ میرے ساتھ جبکہ بن ابیہم کے شہسے تک
 اور وہ بیٹھا تھا سوئی کرسی پر اور پہنے تھا کپڑے دیبلج کے موٹی جڑے ہوئے اور اسپر لڑیاں جو اہر کی تھیں اور اُسکے گلے میں ایک
 صلیب یا قوت کی تھی اور پھر میں اُسکے سامنے اٹھایا اُسے اپنے سر کو اور کہا کہ کس عرب سے ہو تم میں نے کہا میں سے پس کہا کہ کس قوم
 سے ہو میں نے کہا کہ میں اولاد حارث بن ثعلبہ بن عمرو بن عامر بن ثعلبہ بن امر القیس بن عبد اللہ بن الار دین عوف بن نبث ابن مالک بن ندر
 بن کلمان بن سیاسی ہوں پس کہا اُسے کہ کس لڑکے کی اولاد میں ہو تم اُن دونوں لڑکوں سے جو منسوب اپنی ماں کی طرف ہیں
 میں نے کہا کہ اولاد خراج بن حارث الکرام انصار محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوں پس اُسے کہا کہ میں بھی تمھاری قوم اور
 غسان سے ہوں پس میں نے کہا کہ تمھیں قبیلہ سے ہے جو منسوب کیا گیا ہے وہاں نسب ماوری کے اُسے کہا ہاں میں جبکہ بن ابیہم وہ شخص
 ہوں کہ پھر گیا میں اسلام سے تاکہ ظلم کروں میں آیاتہ راضی ہوئے تمھارے سردار اس امر پر کہ ہوئے مجھ سے شخص اس میں پر یہاں تک
 کہ لیتے تھے مجھے قصاص بوض ایک شخص حقیر کے اور میں سردار قوم غسان اور بادشاہ ہمدان کا ہوں پس کہا میں نے کہ ای جبکہ
 اللہ تعالیٰ کا حق تیرے حق سے زیادہ ہے واجب ہے اور ہمارا دین نہیں پائدا ہو تا ہی مگر انصاف کرنے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
 لیتے ہیں اپنے ذمے حقوق خدا میں کسی کی ملامت کو پس کہا جبکہ نے کہ تمھارا نام کیا ہے میں نے کہا کہ میرا نام سعید بن عامر انصاری ہے
 پس کہا اُسے مجھے سعید بھیجو تم میں بیٹھا میں اور کہا اُسے مجھے کہ کس قدر زمانہ گذرا تمکو حسان بن ثابت انصاری سے

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

زرعہ بنی تخی انھوں نے اور سوار ہوئے تھے اپنے گھوڑے پر کھڑے کما انھوں نے اپنے غلام سے جس کا نام ہمام تھا کہ چل تو میرے ساتھ
 یہاں تک کہ دیکھیں گے تو مجھے معاملہ عجیب کو پس جلدی چلا ہمام اور چلے خالد بن الولید اور آئے دسویں ساتھی اُن کے اور
 ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ دعا کرتے تھے اُنکے واسطے پس جب روانہ ہوئے خالد بن الولید سامنے آئے سعید بن عامر
 الانصاری کے اور کہا اُسے کہ سعید جلیلہ نے تم سے کہا تھا کہ حاکم قنسرین اُسکے پاس ویگا سعید نے کہا ہاں کہا تھا خالد بن الولید نے
 کہا پس بچاؤ تم اُس سے میں جو بجانب لشکر جلیلہ کے ہوں تاکہ پوشیدہ ہو کر ٹھہریں ہم وہاں پس جو قوت آویگا حاکم قنسرین بسطون علیہ السلام
 ہم اُسکا پورا اسکے ساتھیوں کو اور ہلاک کرینگے ہم اُنکو پس وانہ ہوئے سعید بن عامر آگے قوم کے درانحالیکہ کوشش کرتے تھے
 ساتھ اُنکے راہ چلنے میں بجانب لشکر جلیلہ کے اور تھا چلنا اُنکے رات کو پس جب قریب ہوئے اُسے اور پہونچے نزدیک روشنی
 آگ کے اور اُسی انھوں نے آواز قوم کی پھر سعید بن عامر مسلمانوں کو ساتھ لیکر بجانب راہ بطریق قنسرین کے اور پوشیدہ
 ہو کر قنسرین خالد بن الولید رضی اللہ عنہ وہاں سے اپنے ساتھیوں کے صبح تک پس نہ آیا اُنکی طرف کوئی شخص پس غار صبح کی
 پڑھی خالد بن الولید اور مسلمانوں نے اور تھے وہ گاڈی میں پس وہ اُس حالت میں تھے کہ دفعہ دکھائی دیا اُن کو اور
 آیا لشکر جلیلہ بن ایہم اور حاکم عموریہ کا اُنکی طرف گویا کہ عقادہ ایک برج مضبوط اور وہ جانتے تھے ارض عوام کو پس مسلمانوں
 نے خالد بن الولید سے کیا دیکھتے ہو تم اس لشکر کو جو اتنا ہماری طرف بشاریگ اور دھلون اور عدد و کامٹوں اور درختوں کے
 پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ کچھ ہو سیکے گا اُنکی کثرت سے جو قوت ہوگی ہمارے واسطے مدد انہر پس اللہ تعالیٰ
 جو چاہے پس اُسی وقت مل گئے مسلمان اُنہیں آگے گویا کہ تم اُنکے لشکر سے ہو یہاں تک کہ مجاویے بطریق قنسرین اور کرے اللہ تعالیٰ
 جو چاہے پس اُسی وقت مل گئے مسلمان اُنہیں اور ہو گئے بخلا اُنکے اور وہ چپ تھے اور نہیں کلام کرتے تھے رافع بن خدیج الطائی نے
 بیان کیا ہو کہ جب چلے ہم اور ظاہر ہوئے ہلکو نہ عوام اور قنسرین کے کہ دفعہ حاکم قنسرین ہمارے آگے آیا اور بلند گئی تھی اُسکے
 آگے سلیب و قس اوگ اُسکے آگے تھے انجیل پڑھتے ہوئے اور بلند تھا اُنکے پیچ میں کلمہ کفر کا اور قریب تھے بعض اُنکے بعض سے اور کلام
 حاکم قنسرین آگے اپنے ساتھیوں کے تاکہ آوے وہ جانب جلیلہ اور حاکم عموریہ کے اور سلام کرے اُن دونوں کو پس سامنے گئے اُسکے خالد
 بن الولید اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گرد آئے تھے بس جب نزدیک ہوئے وہ اُس سے کہا بطریق قنسرین نے
 سلامت اور باقی کھین سچ اور صلیب نکو خالد بن الولید نے اُس سے کہا کہ سختی ہو تجھ پر ہم لوگ ہندگان صلیب سے
 نہیں ہیں بلکہ ہم اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہیں اور کھولا خالد بن الولید نے دُھارا اپنا اور پکار کر کہا لا الہ
 الا اللہ وحد لا شریک لہ وان محمد عبدا وودودہ اور میں خالد بن الولید ہوں اور مارا خالد بن الولید نے اپنا ہاتھ
 اُسپر اور کھینچ لیا اُسکو زمین سے اور دوڑے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسکے ساتھیوں کی طرف اور
 کھینچا مسلمانوں نے تلواروں کو اُنپر اور بلند ہوئی آواز شور و فریاد کی اور اعلان کیا دشمنان خدا نے ساتھ کلمہ
 کفر کے اور شور کیا مسلمانوں نے ساتھ کلمہ توحید کے اور اُسی جلیلہ اور ہما میان حاکم عموریہ نے آواز مسلمانوں کی

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

اور کیا جبکہ بن ایم کے پاس اور کمانین ہیں یہ عرب مگر شیطان کیا نہیں دیکھتا ہوا اس عربی اور اس کے ساتھی بارہ شخصوں کو اور بے تحقیق
گھیر لیا ہوا انکو ہمارے گھوڑوں کی باکوں نے اور محاصرہ کر لیا انکا اُس بڑے لشکر نے اور وہ کچھ اندیشہ نہیں کرتے ہیں اسل میں اور
مالک ہو گئے ہیں ہمارے ساتھی کے اور وہ اُنکے ساتھ قید ہو اور نہیں چھوڑتے ہیں اُسکو اپنے ہاتھوں سے اور میں خوفناک
ہوں اسل سے کہ مار ڈالیں گے اُسکو پس جاؤ اُس غزلی کی طرف اور کہہ تو اُسے کہ چھ سرداریں وہ ہمارے ساتھی کو ہماری
جانب تاکہ جو اندری اور یمنی کریں ہم انہیں ساتھ انکی جانوں کے پس جب چھوڑ دینگے وہ ہمارے ساتھی کو سیل کرینگے ہم انہیں اور
مار ڈالیں گے اُن سب کو رافع بن عیرہ الطائی نے بیان کیا ہے کہ تھے ہم اُنکے بیچ میں مثل گردہ کے بیچ میدان میں اور ہم کو
انکی کثرت سے کچھ فکر و اندیشہ نہ تھا کسو اسطے کہ ہمکو اللہ تعالیٰ پر اعتماد تھا اور اسی وقت آیا ہماری طرف جبکہ بن ایم الغسانی
اور وہ اپنی بلند آواز سے پکار کر پوچھتا تھا کہ تم کون ہو کیا تم لوگ صحابہ مشہورین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو یا عرب
تابعین سے ہو آگاہ کرو مجھ کو اپنے حال سے قبل اُسکے کہ آوے تمہارا کی اور تھے ہماری طرف سے گفتگو کرنے والے خالد بن الولید
اور کما اٹھوں نے کہ امی جبکہ ہم صحابہ مشہورین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہیں ہم اہل قبلہ اور اسلام ہیں اور بزرگی اور بخشش
کے لوگ ہیں ہم کئی متفرق قبیلوں سے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہماری دولت کو ایک کر دیا ہے اور ہم لوگ سفین ہیں ایک کلمہ پر اور وہ
لا آلا اللہ محمد رسول اللہ ہیں جب کما جبکہ نے کلام خالد بن الولید کا بہت خشنماک ہوا اور کما اُسنے کہ ابو جحان عرب کے
بہاؤ سردار ہو عرب کے خالد بن الولید نے کہا کہ میں سردار انکا نہیں ہوں بلکہ میں انکا بھائی ہوں اسلام میں پس کما جبکہ نے کہ تم کون
شخص ہو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اٹھوں نے کہا کہ میں مشہور سردار بنی مخزوم سے ہوں میں خالد بن الولید ہوں اور
ہر جو میرے دائیں طرف ہیں عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما ہیں اور یہ جو میرے بائیں طرف ہیں وہ ایک مرد
اہل بن بزرگ اور بلند قبیلہ ہے سے ہیں اور رافع بن عیرہ الطائی ہیں اور لیا ہی میں نے اپنے ساتھ ہر قبیلہ سے ہر مشہور
اور دلیر لڑکے کیا گیا اُسکا پس جعفر بن جہان لو ہمکو بسبب ہماری قلت کے اور نہ خوش ہو تم اپنی کثرت پر اور نہیں ہوتے ہمارے
نزدیک لڑائی میں مگر مثل چڑیوں کے کہ بڑا شکاری اُنکا اور وہ پوشیدہ ہیں خانوں میں پس اللہ یا شکاری نے جال کو انہیں پس نہیں
اُٹل گئے انہیں سے مگر بہتر اور برگزیدہ اُن میں کے پس زیادہ ہوا غصہ جبکہ کا خالد بن الولید کے کلام سے اور کما اُسنے کہ عرب
سب جانو گے تم اور بیٹے مخزوم کے کہ یہ کلام تمہارا تمہارا مال بد ہو گا جسوقت گھیر لیوینگے تمکو پھیل نیرنگے اور ہو جاو گے تم اور تمہارے ساتھی
تو لا جاؤ اور ان وحشی کے اس میدان میں کہ چھاڑینگے وہ لگو صبح سے شام تک پس کما خالد بن الولید نے کہ یہ وہ بات ہے کہ نہ گران
گزر گی ہم پر اور یہ آسمان ہے ہمارے نزدیک پس تو اپنا حال بیان کر کہ جس عرب نے کوشش کی ہو واسطے عبادت صلیب کے
انہیں سے تو کون ہو گئے کہ امی سردار غسان اور بادشاہ ہمدان کا ہوں میں جبکہ بن ایم ہوں خالد بن الولید نے کہا کہ تم ہی ہی پھر نہ والا
اسلام ہے اور اختیار کرنے والا اگر ہی کا ہدایت پر اور راہ تیری راہ تاریک اور گمراہی کی ہو جبکہ نے کہا ایسا نہیں ہو بلکہ میں
نے اختیار کیا ہے بزرگی کو دولت پر خالد بن الولید نے کہا کہ تو اپنے نفس کی دولت پر طمع کر نہ والا تو اپنے نفس کو خوار و سبک کر نہ والا تو

قتل کیا انھوں نے پانچوں کو ایک کے بعد ایک پھر ارادہ حملے کا کیا انھوں نے قلب شکروم پر اور سید وقت نکلا ان کے مقابلہ پر پہنچے
 بن ہر اور بہت خستہ ناک تھا وہ اور کہا اُسے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق تجاؤز کیا تھے حد سے ہمارے اوپر اپنے کاموں اور لڑائی میں
 پس کہا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے کہ یہ امر کیونکر ہو حالانکہ بغاوت اور بیوفائی ہماری عادات سے نہیں ہو جابلے نے کہا تم نے خبر دیا
 زمین کو ہمارے ہر ایہونگی لاشوں سے اور میں اس واسطے نہیں آیا ہوں کہ مار ڈالوں میں تم کو کیونکہ تم میرے مثل نہیں ہو بلکہ میں اس واسطے
 آیا ہوں کہ باز رکھوں میں تمھارے ساتھیوں کو تمھاری عانت سے اس واسطے کہ جب ہمارا کوئی ساتھی تمھارے مقابلے کو نکلا ایک شخص
 تمھارے ساتھیوں سے اگر عانت کرے وہ تمھاری اسپر نہیں ہو یہ بات عادت انصاف اور کاموں اثرات سے واقعی احمد اللہ
 نے بیان کیا ہے کہ جب سنا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے کلام جلیلہ بن الایم کہ اے میرے ساتھیوں کو مار کر اور کہا اے میرے ساتھیوں کو مار کر اور
 فریب کا ارادہ رکھا ہو حالانکہ میں تربیت یافتہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے کا ہوں اور میں حاضر ہوا ہوں سرکون اور
 لڑائیوں میں جابلے نے کہا کہ میں مکار نہیں ہوں اور نہیں کہا میں نے مگر احمق پھر کہا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے اُس سے کہ نکل تو
 اور نکلے نیزے سا فخر کوئی دوسری تیری قوم سے اگر سچا ہو تو اپنے کلام میں اور حملہ کرو تم دونوں مجھ پر اس واسطے کہ میں مثل اور کفو کے
 جو اندر ہوں پس جب دیکھا جابلے نے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کو اس حال میں کہ کسی طرح نہیں آتے ہیں وہ اُس کے فریب اور جیلے
 میں متعجب ہوا اُس کے کام و در خواست اور جرأت اور تیزی نیزہ اور انکی کم ہوشی سے اور پکار کر کہا جابلے نے اُس سے کہ آیا ہو سکتا ہے تم سے
 لگاؤ تم ہم میں اور غوطہ دونوں میں تنگو مٹو دیر کے پانی میں پس لگاؤ تم اُس میں سے پاک گناہوں سے اس طرح سے کہ گویا نکلے تم
 مان کے پیٹ سے اور ہو جاؤ گے تم کروہ صلیب و راہل وین مسج سے اور رکھاؤ تم قربان کو اور لو تم انعام بادشاہ رحیم سے
 اور بیاہ دو دن میں تمھارے ساتھ اپنی بیٹی کو اور ہو جاؤ تم مثل میرے بیٹے کے اور زیادہ کرونگا میں تم پر اپنی نعمتوں و بخشش کو اور
 میں وہ ہوں کہ تمھارے بنی کے شاعر نے میری تعریف کی ہے میں جلدی کرو تم اس امر کے کرنے میں جو میں نے تم سے بیان کیا ہے تاکہ
 نجات پاؤ تم ہلاکی سے اور داخل ہو جاؤ تم نعمت باقی اور زندگانی بستر میں پس کہا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے **سَلَامُ اللہِ عَلَیْکُمْ وَحَدَا**
لَا شَرِیکَ لَہِ دان محمد اعبدا لا و رسول سختی ہو تجھ پر جابلے آیا بلانا ہی تو مجھ کو ہدایت سے ضلالت اور گمراہی کیطرت اور ایمان سے
 جمل کجیانت و زمین اُن لوگوں سے ہوں جو ایمان لایا ہو ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور جبکہ پکڑی ہے اسلام نے اُس کے دل میں اور جانا اور
 چچا اُسے راہ راست کو گمراہی سے اور تصدیق کی ہے اللہ کے بنی کی اور دشمن ہو کفار کا پس بے تو ملو اور آمادہ ہو لڑائی کو اگر ارادہ
 رکھتا ہے تو تاہینکہ لگاؤں میں تجھ پر ایسی ضرب کہ جلدی کرو میں اُس ضرب سے تیری موت میں اور خاک میں ملا دوں نیزی ناک کو اور
 راحت حاصل کریں اہل عرب اس امر سے کہ نسبت دیا جاوے تجھ شخص انکی طرف اس واسطے کہ تو نیکان صلیب سے ہی پس
 شہناک ہو جابلے نے کلام سے اور نکالا اُسے اپنی تلوار کو اور ارادہ کیا نیزہ مار نیکان نیز اور کرتے تھے دونوں سپہ سالاروں نے لڑائی کے
 یہاں تک کہ دونوں گزرا نسبت ننگ کے اٹھا نا اپنے نیزے کا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کو پس الیہ اسکو زمین پر اپنے ہاتھ سے اور نکال لیا لگاؤ میں
 سے اور نزدیک ہوئے جابلے سے اور بل گئے وہ دونوں اُن آغا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے جابلے کو اور مارا ایک تلوار کا اُس پر کاٹ ڈالا اُس کے

مگر بسبب قضاۃ امت کے راوی نے بیان کیا ہے کہ دشوار اور پردہ کاری دیا مسلمانوں کو معاملہ اور سختی اور دشواری کی
 اپنے صبر نے اور ملاحی ہوئی انگوزاری اور آئی کافروں پر ہلاکی اور روشن کیا انھیں لڑائی نے آگ کو اور تلواریں چمکتی تھیں اور
 سر لوگوں کے کٹ کر گرتے تھے اور زمین بھر گئی مٹی مردوں سے اور تھے مسلمان روپیہ کے بیچ میں مثل قیدیوں کے اور قوم سخت
 لڑائی میں تھی اور تلواریں کام کر رہی تھیں لوگوں میں کہ دفعہ پکار کر کہا مسلمانوں سے ہاتھ غیبی نے حائل کیا امن و
 نصر الخائف یا حلتا القرآن جاء کم الفرج من الرحمن ونصرکم علی عبدنا الصلطان اور آگے تھے کلیجے ٹھونسن اور کام
 کیا تھا شمشیر اے بران نے اور ہر شخص اپنے نزدیک کے مقابلے میں صبر کرنے والا تھا اور گھر سے ہوئے تھے مسلمان اور ملاحی ہوئی تھی
 تشنگی اور ہر شخص نے اپنی نزدیکی کو رنج میں ڈالا تھا واقعتی رحمہ اللہ نے بسا سلاہ راویوں کے ابی سلم خضریٰ سے روایت
 کی کہ ابی سلم نے کہ تھا میں ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہر لڑائی اجنادین وغیرہ میں اور موجود تھا میں اُس کے
 ساتھ تھیں اور حلیہ میں اور زمین دیکھی میں نے اپنے معاملات جماد میں مگر متیری اور مدد اور قلبہ پس اسی حال میں کہ ہم تھا
 شہر تھے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ ایک رات اپنے خیمے میں تھے کہ دفعہ نکلے وہ اپنے خیمے سے مسلمانوں کو آواز دیے ہوئے
 اور وہ پکارتے تھے انھیں انھیں نقد احیط لفرسان الموحدين پس دوڑے ہم سب انکی طرف ہر جا اور مکان سے اور کہا
 ہم نے کیا حال ہو تھا اور امیر اور انھوں نے کہا کہ میں اس وقت سوتا تھا کہ جگا دیا جگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور
 جگا اور درستی سے نہایا جگا یا ابن الجراح اتا من نصرۃ اللہ لکم اور تھوڑی دیر بعد احوط ابہ السلام فانک
 لشیء بہ ان شاء اللہ تعالیٰ بمشیتہ رب العالمین واقعی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب سنا مسلمانوں نے کلام
 ابو عبیدہ بن الجراح کا دوڑے وہ بجانب ہتھیاروں کے اور سوار ہوئے گھوڑوں پر کسے ہوئے پر اور جلدی کی
 انھوں نے چلنے میں بارادہ جانے خالد بن الولید اور اُن کے ساتھیوں کے پس اسی حال میں کہ ابو عبیدہ بن الجراح
 رضی اللہ عنہ آگے اس گروہ کے تھے کہ دیکھا انھوں نے ایک سوار کو کہ جلد جاتا تھا آگے قوم کے پس حکم کیا مسلمانوں کو
 کہ جا ملیں اُس سوار سے پس مل سکے وہ لوگ بسبب تیز رفتاری گھوڑے اُس سوار کے ابو عبیدہ بن الجراح نے بیان
 کیا ہے کہ گمان کیا میں نے کہ وہ سوار کوئی فرشتہ ہو جس کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لشکر کے آگے بھیجا اور راوی نے بیان کیا ہے
 کہ جب تھا کہ گھوڑے اُس کے پانے سے پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اس سوار سے کہ ٹھہر جا تو اپنے طریقے اور
 پیش قدم پر امیر سوار کو شش کرنے والے اور دیر سختی کرنے والے نرمی کرتا اپنی ذات کے ساتھ رحمت کرے اللہ تعالیٰ پس ٹھہر
 پاوہ سوار جو وقت سنا مسلمانوں کو پس جب قریب ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اُس سے تو دیکھا کہ وہ ام تیمم
 وجہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ہیں پس جب ابو عبیدہ بن الجراح نے پہچانا ان کو کہ ام تیمم کیا چیز باعث تمھارے چلنے کی
 تھی پس کہا انھوں نے کہ امیر سوار جب مسابین نے اس بات کو کہ خالد بن الولید کو دشمنوں نے گھیر لیا پس کہ میں نے اپنے دل میں
 نہ بن دیر بھی بہت اور غلوب نہ ہوئے حالانکہ میرے مبارک مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انکسار میں اور وقت پھر تھکے خیال نکالیں چلے

741

صلح اور جرح دینے کو پس منظور کیا اس امر کو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور لکھدی انکو دست آور صلح کی اور فرض اور مقرب کی ہر رانہ
 جوان پر چار دینار یا اڑتالیس درہم بدے دینار کے اور اسی طریقہ پر حکم کیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے واقدی رحمہ اللہ
 نے بیان کیا کہ روایت کی تھی عبدالملک بن محمد بن ابی عبد اللہ نے سلمان بن علی سے کہا سلمان نے کہ غفابین قیدی یا علی بن قریظ
 میں پس جب عبیدہ بن الجراح نے یاچوان حصہ مال غنیمت کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے کے ساتھ لکھو بھیجا پس جب
 سامنے لائے گئے ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے آئے انکو کہ اپنے ہم نشینوں سے کہتے تھے کہ میری راسے میں یہ آیا ہو کہ مقسور
 کروں میں اس قیدی کو مکتب میں پس تعلیم پادین اور سکھیں بعض لوگ ہمارے پھر سپرد کیا قیدی کو زمین ثابت کے اور کہ ان
 سے کہ جاؤ اور داخل کرو تم قیدی کو عمارت انصاری کے بیٹے کے گھر میں اور یہی دستور تھا عمر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور زمانہ
 خلافت حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما میں پس جب فتح کیا اللہ تعالیٰ نے قسیرین در حاضر کو ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانوں کے ہاتھ پر
 پھر اس حیثیت سے کہ شہر کو از روئے صلح اور دیات گرد و نواح اور زمین مرزوعہ کو ساتھ قرا و غلبہ کے اور مال غنیمت حاصل کیا
 مسلمانوں نے اور بھیجا گیا یاچوان حصہ غنیمت کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانوں سے کہ مشورہ
 دو جو کو اپنی راسے سے رحمت کرے اللہ تم پر اس واسطے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الاستشار موافق اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد
 فرمایا و مشاور ہم فی الامر کیا چلیں ہم بجانب حلب اور اس کے حصار کے یا بطون الظاکلہ و اس کے ملک کے یا پیچھے کو پھیریں ہم پس کہا
 مسلمانوں نے کہا و اس کو نیکو ہو سکتا ہے کہ چلیں ہم بجانب حلب و اس کا کہیے اور مشغول ہو میں ہم ہر قتل کی لڑائی میں اور حال یہ ہو کہ نہ
 صلح کا ہمارے اور اہل شہر اور دیات اور متن اور حصہ در جزیہ کے پیچ میں گذر گیا اور بیشک ان لوگوں نے کہا کیا ہوسامان و اسباب
 قلعہ داری کا اور مضبوط کیا اپنا پتہ شہر کو ساتھ قلات اور شہر کے پس ہم ڈرتے ہیں اس است کہ ہر گندہ اور متفرق کرینگے وہ لوگ ان شہروں کو جو ہمارے
 قبضے میں ہیں اور اناخت و تالاج کرینگے انکو نہ و اہل بعلبک اس واسطے کہ وہ لوگ صاحب شدت اور سختی اور صاحب فوج ہیں اور ہماری راسے
 یہ ہو کہ پھر چلیں ہم اور زمین اسے شاید اللہ تعالیٰ فتح کرے اسکو ہمارے ہاتھوں میں نہر جانا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے انکی راسے کو اور پھر
 وہ اپنی راہ نہیں پایا شہر کو جو کہا کہ مسلمانوں نے کہا تھا کہ مضبوط کیے گئے ہیں سامان جنگ و گیسوں اور جو کے اور نہ تھا ارادہ ابو عبیدہ بن الجراح
 گرد اس واسطے کہ پس پایا اسکو اس حیثیت سے کہ مضبوط کیا گیا تھا وہ اور بھیجا تھا بادشاہ نے اسکی طرف ایک بطریق سخت اور رستہ و ایک کو
 تھروان سے جسکا نام نہیں تھا ساتھ لشکر کثیر کے پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے اس حال کو چھوڑا خالد بن الولید کو واسطے مجاہدہ کرنے
 جس اور خود متوجہ ہوئے بجانب بعلبک کے پس جب پورے قریب اس کے دیکھا ایک بڑی جماعت کو جنگے پاس طحطح کے سامان تجارت کے
 کہ اردن در یستے تھے پس جب دیکھا انکو دور سے کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ یہ لشکر کیسا ہو لوگوں نے کہا ہم نہیں جانتے ہیں یہ کیا ایک گروہ
 جس قافلے کی طرف اور دریافت کی خبر انکی اور بعض انہیں کے یہ خبر لیکر آئے کہ یہ قافلہ روسیوں کا ہمال متاع لیے ہوئے شہر او بن عدی التوحی نے
 بیان کیا کہ بڑا بوجھ قافلے کا لشکر قحیل و اہل بعلبک اس واسطے لائے تھے پس جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ حال کہ مسلمانوں نے کہ بعلبک ہمارے
 واسطے دار الحرب ہوا ہوا اس کے پیچ میں کوئی قول قرار نہیں ہے پس مال غنیمت جو کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے واسطے بھیجا ہوا ہے بیان کیا کہ یہ گھوڑا پتہ قافلے کو اور

حالانکہ مارٹا لاعرب نے میرے لوگوں کو اور زخمی کیا مگر جو ان زخموں سے پس کیا بطریق نے اُس سے کہ میں نے نہیں کہا تھا تجھ سے کہ تو ہلاک کرے گی اپنی قوم اور لوگوں کو اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ چلے اور پہنچ کر اترے بعلبک پہنچیں پکھا شکر کو ڈرا میوالا اور شہر پناہ کو مضبوط اور بند کر لیا تھا اُن لوگوں نے دروازہ ہائے شہر کو جمع کر لیا تھا اپنے جانوروں کو شہر کے اندر اور چڑھ گئے تھے دیوار شہر پر مثل تیرہویں پھیلی ہوئی کے پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے بجانب مضبوطی شہر اور بلندی دیوار شہر پناہ اور شدت سردی اُس مقام کے اور ہمیشہ اُس شہر میں گرمی اور جازے میں سردی تھی تھی پس کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے خواص اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانان اہل راے اور مشورے سے کیا لوگوں کو صلاح دو چکا اپنی راے سے رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمہیں متفق ہوئی راے سبب لوگوں کی ایک ہی مشورے پر کرتے ہو اپنے اور تنگی میں ڈالو انکو پس کیا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہ نیکی کرے اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ اور سردی میں جانتا ہوں کہ قوم اس شہر میں ٹکراتے ہیں بعض اُمین کے بعض سے سبب کثرت کے اور میں نہیں جانتا ہوں کہ شہر وسعت کرے انکو اور اگر ٹرینگے اور غلبہ کرینگے ہم اُن پر تو اُمیر دیکھیں ہم اللہ تعالیٰ سے کہ فرخ کرے گا اُسکو مسلمانوں کے ہاتھ پر اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ وارث اپنی زمین کا کرتا ہی اپنے نیک بندوں کو پھر پڑھا اُنھوں نے اس آیت کو دفعتاً کہ تبتا فی الذہر آخر تک پس کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ ایسی جیل کے کہاں سے جانتے اپنی قوم آپس کی تنگی میں ہیں اُنھوں نے کہا کہ اسوار تھا میں اول اُن لوگوں کا جسے گھوڑا دوڑایا جماعت مسلمانوں سے پس قریب پہنچا اس حصار پسید کے اور امید کی میں نے اس امر کی کہ ملجا نہیں اُنکے اگلے گردہ میں پس حائل ہو جائیں درمیان قوم اور اُنکے شہر کے پس نہ آکر میرے ساتھ کوئی ایک صحابی مسلمانوں سے اور دیکھا میں نے قوم کو کہ شہر میں داخل ہوتے ہیں وہ سب دازوں سے جسطرح کہ میدان میں بائی کی بیانی تھی پس شہر ڈھک گیا وہاں کے لوگوں اور زمین والوں اور گاؤں والوں نے اور سوائے اُسکے جانور قوم کے بھی اُنکے ساتھ ہیں اور وہ مثل شہد کی کھج کے ہیں کثرت میں پس کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ بچ کر اُمتی اور معاویہ نصیحت کی تھے اور نہیں جانا میں نے تم کو مگر مبارک پیچ مشورے کے اور اللہ سے مدد چاہتے ہیں ہم اور اُسی سے درخواست کرتے ہیں ہم توفیق کی اور شب گذرانی مسلمانوں نے دریا لیکہ نگہبانی کرتے تھے بعض اُنکے بضوئی صحابہ پس جب صحابہ کی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے لکھا ایک خط اُنھوں نے بنام اہل بعلبک کے ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من امیر جمیوش اسلمین بالمشاورۃ الناعل علیہم وخلیفۃ امیر المؤمنین فیہم ابو عبیدہ عامر بن الجراح اہل ہذا المدینۃ من المخالفین والمعادین اہما بعلی قلہ المنۃ والطول وقد اظهر المذین ولعن اولیاءہ المؤمنین علی جنود الکافین وفیم علیہم البلاد وابا ما اهل العناد وان کتابنا انا ہو معذرتہ بیننا و بینکم وقد مہ الی کہیکم وصغیرکم سنا قوم لا نری فی دیننا البغی والغداد وما کنا بالذی نقالتکم واتلوا لیکم وغیر ما عندکم فان دخلتہ فمادخل فیہ اهل المدن من قبلکم من الصلح والامان ہما الخناکوان ارنتم الذمام اذ ہما کم فان ابتیم الا الحرب والقتال پھر غصہ کے آخر میں اس آیت کو لکھا انا قد اوحی الینان العذاب علی من کذب وتولی پھر بیسٹا خط کو اور دیا ایک دہقان معاہدین سے اور حکم کیا اُسکو کہ خط لیکر جاوے اہل شہر کے پاس ورنہ جہاد ہو اور نہ پھرے مگر سافہ جواب کے اور ضمانت اور اقرار کیا اُسکو میں درم وینے کا مال مسلمانوں سے اور کہا کہ نہیں کام لیتا ہوں میں کسی سے مگر سافہ پرا کر نے بخشش کے پس لیا معاہدی نے خط کو اور آیا اُسکو لیکر دیا شہر پناہ تک و رفت کو اُنکے اُن سے

A black and white photograph of a building with a gabled roof, possibly a school or institutional building, with a large tree in the foreground. The image is oriented horizontally on the page.

A black and white photograph of a building with a gabled roof, possibly a school or institutional building, with a large tree in the foreground. The image is oriented horizontally on the page.

کرتے تھے وہ بلندی شہر پناہ سے مثل چڑیوں کے خندق میں پس میل کیا میں نے طرف ایک شخص کے انگوٹوں سے جو کرتا تھا ساتھ تلوار کے
 اس راوی سے کہ مارون بن اسکو پس چلا کر کہا اے لفظوں پس کہا میں نے افسوس تو تھپتھپے واسطے امان ہو پس کس چیز نے
 نکال دیا تو چلو جارتی طرف شہر پناہ کے اوپر سے پس کلام کیا اُس نے مجھے زبان رومی میں اور نہ جانا میں نے کہ وہ کیا کہتا ہو پس
 پس کچھ لیگیا میں اسکو بجانب خیمہ سردار ابو عبیدہ بن الجراح کے اور کہا میں نے اُس نے دعا دے کر کہ ای سرور اطلب کرو تم
 اُس شخص کو جو پہچانتا ہو اُس گبر کے کلام کو اس واسطے کہ میں نے دیکھا ہو قوم کو بعض رومی بعض کو گرا دینے میں بلندی شہر پناہ سے
 پس بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے مترجم کو اور کو اُس سے کہ سوال کرو اُس سے پس سوال کیا تو جان نے اور کہا اس سے
 کہ افسوس تو تھپتھپے امان ہو پس سچ بول تو ہم سے پس کہا اُس نے کہ میں دیہاتی لوگوں سے ہوں پس جب سنا ہم نے تمہارے چلنے اور
 پھرنیکا نفس میں سے کچھ ہو کر چلے ہو گدگدیا تو ہم نے تاکہ پناہ بیوں ہم شہر میں اور آئی ایک جماعت کثیر ہلوگوں سے بجانب شہر پناہ کے
 اس واسطے کہ نہیں ہو ہمارے واسطے کوئی جگہ کہ رجوع کریں ہم طرف اُس کے پس جب چلے تم لوگ اسے لڑائی کے نکلے تمہارے مقابلہ کو
 لڑائی کو لوگ پس اُٹھانپ لیا ان لوگوں نے ہلوگ پس حقت سخت ہوئی لڑائی اُنہوں اور آئے اُس پر تیر تمہارے لشکر سے دفع کیا بعض
 لوگوں نے زمین سے بعض ہم کو گولہ اور گولہ دیا تمہاری طرف پس جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے یہ حال خوش ہوئے
 اور کہا کہ اُسید رکھتے ہیں ہم اس امر کی اللہ تعالیٰ سے کہ انگوٹہ ہاری غنیمت کرے اور لیا لڑائی نے اپنی جگہ کو او چلی چلی اسکی اور بلند ہوا
 شور و غلہ اور گرو ہوئے رومی اپنی شہر پناہ کے پس نہیں طاقت رکھتا تھا کوئی مسلمان اُس کے نزدیک جانیکا بسبب تیر اور تھپتھپور
 ڈھلے اسی کے پس ہمارے گئے مسلمان سے بارہ آدمی اور رومیوں نے بہت لوگ وروہ جو گر پڑے شہر پناہ کی بلندی سے اوچے سے
 مسلمان اپنے قیام گاہ کی طرف اور نہیں تھا انکو قصد کھانے پانی میں سوارے روشن کرنے آگ کے بسبب شدت سردی کے پس
 رات گذرائی ہلوگوں نے درختا لیکہ آگ روشن کرتے تھے ہم اور فوج بہ نوبت نگاہ بانی کرتے تھے اور اعلان کرتے تھے ہم ساتھ تہلیل اور
 آگیر کے صبح تک پس جب نماز صبح کی پڑھی ہم نے پکار کر کہا سادی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ قسم ہر سردار کی طرف سے ہر مرد
 مسلمان اس امر کی کہ نہ نکلے کوئی واسطے لڑائی اس قوم کے یہاں تک کہ صبح کرے وہ اپنی جگہ میں اور تیار کرے اپنے واسطے نان خوش گوشت
 کو تاکہ ہوئے وہ فوت و فیواہی والی دشمن کی لڑائی پس دوڑے ہلوگ واسطے اصلاح اپنے کاموں کے اور دیکھا اہل الجلبک نے ہمارے توقف
 اور دھڑ جانی کو اپنی لڑائی سے اور گمان کیا انھوں نے اس امر کو ہماری عاجزی سے پس مید کی انھوں نے ہم میں اور پکار کر کہا اُس نے
 ہر بیس ملعون نے کہ نکلے تو انکی طرف پس نہیں جانا ہم نے مگر یہ کہ دروازے شہر کے کھولے گئے اور نکلے سوار پیدل مثل چڑیوں پھیلا ہوئی
 اور بعض ہماروں نے بڑھایا تھا اپنے ہاتھ کو کھانے کی طرف اور بعض پکاتے تھے کلیچ اور بعض فارغ ہو چکے تھے پس اسی وقت پکار کر
 کہا پکارنے واسطے کہ ای گروہ اللہ کے چلو دشمن پر اور تو تم قوم کو قبل اُس کے کہ جو دم کرے آپرین وہ تمیر محمد بن اسد حضری سے
 بیان کیا ہو کہنا میرے پاس ایک کلیچ کہ پکاتا تھا میں اسکو اپنے ساتھیوں کے واسطے اور لا کر بنایا تھا میں نے زیت و نمک سے
 نان خوش گوشت کو کہ دفعہ آواز چلو چلو کی واقع ہوئی پس ہم خود کی کہ نہیں رعایت کی میں نے اسکی تاہینکہ نکال لیا میں اسکو گولہ دیا لیا اس

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

کہ میں کفایت کروں گا تمہارے واسطے اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور میں قوت اور طاقت ہو کر بسبب اسد برتر اور بزرگ کے پھر بلایا ہو
 بن الجراح نے فرار کو اور بنایا اس کے لیے ایک نشان سرداری کا میں سو سو اور دو سو پیدل پر اور روانہ کیا انکو دروازہ شام پر اور حکم کہ
 انکو ٹھیکہ ان لوگوں سے جو اس دروازہ میں تھے پس روانہ ہوے وہ جیسا کہ حکم دیا تھا انکو صبح کی مسلمانوں نے ناز صبح کی پڑھا
 ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانوں کو تاریکی شب میں اور اپنے انھوں نے ہتھیار اپنے پس جبکہ فتناب قریب طلوع کے ہو اٹھو لاگیا پڑا درواز
 شہر کا پیر ابو عبیدہ بن الجراح اترے تھے اور نکلے لوگ واسطے لڑائی کے اور صف بندی کی اپنے ساتھیوں کی ابو عبیدہ بن الجراح نے اور
 وہ دیکھتے تھے کثرت ان لوگوں کی جو شہر سے انکی طرف نکلے تھے اور ابو عبیدہ بن الجراح مشورہ کرتے تھے اپنے ساتھیوں سے لڑائی کے
 باب میں اور قوم روم پر سے ہونے جاتے تھے گرا اپنے بطریق کے اور وہ کہتا تھا اس لئے کہ اگر وہ نصرانیہ کے وہ لوگ جو تھے
 پہلے تھے تحقیق بدولی اور خوف کیا انھوں نے عرب کی لڑائی سے اور تھے ہبہ کو یا ہو پنی جان کو وسیع کے واسطے اور تم حمایت
 اور نگہبانی کرتے ہو اپنے دین اور اہل اور گھر بار اور ملک کی پس کہا پڑے لوگوں نے قوم کے کہ اس سردار خوش رکھ تو اپنی جان اور بھڑی
 رکھا اپنی آنکھ کو پس تحقیق ہم لوگ ڈھٹے تھے عرب سے قبل لڑے اور آگاہ ہوئے انکی لڑائی سے اور اب جان پہچان گئے ہم انکی لڑائی کہ
 اور معلوم کیا ہے اس امر کو کہ وہ ایسی قوم ہیں کہ جسوقت راست کیا انھوں نے لڑائی کو تو نہ تھے زیادہ تر سخت ہمسے اور نہ بڑے صبر کو
 والے ہمسے اور زمین کا در نکلتا تھا لڑنے کو بدن ہتھیار کے اور نہیں ہتھیار ہر ایک کے پاس مگر ایک کپڑا جس سے چھپا تا ہو وہ اپنے بدن کو
 یا پوسٹیں چلے اور محتاج کی استراہل عرب کا اور دولت ابرہہ انکا ہو اور ہم ایسی قوم ہیں کہ ہمارے پاس پوری زرہیں اور دوسرے جوشن
 اور مضبوط خود ہیں علاوہ اسکے ہم جان دینے کی لڑائی لڑتے ہیں پس جب کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کثرت رومیوں کی
 پکارا اپنی بلند آواز سے اور کہا کہ اگر وہ مسلمانوں کے نہ خوف اور بدولی کو قہم کہ جاتی رہے ہو اتمھاری اور گر جائے ہیبت تمھاری اور ضرب
 اسل ہو جاؤ تم لوگوں کے نزدیک اس امر میں کہ اہل بعلبک نے بھگا دیا انکو اور خوزیری کی تمھاری انھوں نے پس صبر کو تم کو واسطے کہ اللہ
 تعالیٰ نے وعدہ نیک فرمایا ہو صابریں کے واسطے پس کہ مسلمانوں نے کہ اس سردار قریب تر صرف کرینگے ہم کو شمش کو پیر ویسوں کے دونین
 داخل ہوئی طمع اور امید نسبت مسلمانوں کے عسیل بن صلب جیسی نے میان کیا کہ موجود تھا بن بعلبک میں اور نکلے دہانکے لوگ
 ہماری طرف دوسرے دن اور انکو زیادہ طمع اور امید ہو گئی تھی ہم میں اور ارادہ مضبوط کیا تھا انھوں نے حملے کا ہم پر اور میں نے بھی تمھارے ہم
 بارو میں تھا اور میں نہ ہاتھ کو جنبش دے سکتا تھا اور نہ تلواریں اٹھاتا تھا میں بلکہ پیادہ ہو گیا میں اتر کر اپنے گھوڑے سے اور نکال اپنے
 ساتھیوں کے پیچ سے اور کہا میں نے کہ اگر قصد میرا کر لگا کوئی ان گہروں سے پس قدرت ہو گی مجھ کو اسکے دفع کرنے کی اپنی ذات سے
 پس آیا میں بجانب بلندی پہاڑ کے اور چڑھ گیا اسیاں بلند ہو میں دونوں لشکر و نیز اور دیکھتا تھا میں انکی لڑائی اور رومیوں نے طمع
 کی تھی مسلمانوں نے اور مسلمان پکارتے تھے الصیور الصیور ابو عبیدہ بن الجراح وعدہ کرتے تھے اُسے ساتھیوں کے اور قبائل اور گردہ
 مسلمانوں کے انما فرار و لڑائی کا کرتے تھے اور میں دیکھتا تھا ضرب تلوار دیکھتا تھا اور دھال پر اور جنگاریاں انکی تھیں اُسکی انگ اور باہم
 مل گئے تھے دونوں فریق پس کہا میں نے کہ نہیں قریب ہی کہ نفس کرے ہونا سغیر بن زید اور ضار بن الازور کا ہند دروازوں پر

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

سعید بن زید نے منین سناٹا آوا ابو عبیدہ بن الجراح کو اور اگر وہ سننے آرا تو نہ تعاقب کرتے قوم کا اور نہ جاتے اُسکے پیچھے اور
منین جانا سعید نے مگر یہ کہ سلمان سب کے سب مل گئے ہیں انہیں اور چچا کیا ہو انکے نشان قدم کا پس جب پناہ لی بطریق
اور اُسکے بڑے بڑے لوگوں نے اس حصار میں کہا سعید بن زید نے کہ اللہ تعالیٰ نے ارادہ ہلا کی اس گروہ کا کیا پس گھر کو انکو وطن
سے اور نہ چھوڑ کسی کو انہیں سے کہ نکالے سر کو اپنے ساتھیوں سے تاکہ ملجاوین اگر تم میں سلمان و معلوم ہو تو گویہ تجویز اور رات صحران
پھر آئے سعید ایک بڑے مرتبے والے شخص کے پاس مسلمانوں سے اور کہا کہ تم میرے قائم مقام رہو یہاں تک کہ جانیں و دریافت
کروں رات سردار کی ان رویوں کے مقدمے میں پھر لیا سعید نے قریب بیس سوار کے اپنے ہمراہیوں سے اور چلے تا اینکه
آئے وہ سلمان کی طرف پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے انکی طرف کہا انا للہ وانا الیہ راجعون گئے قسم یہ خدا کی سلمان
میں گئے انکے اور پوچھا کہ اے سعید کمان ہیں لوگ ہمراہی تمہارے اور کیا کام کیا تھے اُنکے ساتھ پس کہا سعید نے اُنسے
کہ بشارت ہو تو گویا سردار کہ سلمان ساتھ بہتری اور خلافتی کے ہیں اور معاہدہ کیا ہو انھوں نے دشمنان خدا کو ایک حصار میں
اور بیان کیا سب حال و کہا کہ جب دیر کی غجیر ہو پچنے خبر مسلمانوں نے اُترائیں خود پہاڑ سے تاکہ دریافت کروں میں خبر
مسلمانوں کی اور تمہاری تجویز و رویوں کے مقدمے میں پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ شکر اور تعریف ہو اُس
خدا کی جسے ہنگام دیا اُنکا اُنکے گردنے اور اُنکی حکم سے اُنکو جنش ہی پھر کہا انھوں نے سعید اور ضرار سے کہ یہ کیا مخالفت تھی تمہاری
میرے ساتھ رحمت کرے اللہ تمہارا منین حکم دیا تھا میں نے تم دونوں کو ٹھہرنے کے لیے شہر کے دروازے پر اور باز رکھنے قوم کے
پس کس چیز نے تلو میرے نزدیک کر دیا پس تحقیق بقرار کر دیا تم دونوں نے میرے دل اور میرے ساتھیوں کے دل کو گوارا کر دیا
میں نے کہ تمہارے ہمراہی سلمان ہلاک ہو گئے اور شہر والوں نے مکر اور فریب کیا تھے اور اسی امر نے باز رکھا جو تعاقب کرنے
مفروض میں سے تا اینکه چھو گئے وہ پہاڑ پر پس کہا سعید نے کہ سردار منین نافرمانی کی پہنچے تمہاری کسی مرین اور منین مخالفت
کی پہنچے کسی قول میں اور ہم ٹھہرے تھے جس طرح سے کہ تھے حکم دیا تھا کہ دفعۃً دیکھا پہنچے ایک صوین کو لکھتے ہوئی لکھوا سکی
اور کھائی دیا ہو گویا ہونا اُسکا پس کہا پہنچے کہ یہ سخت ایک اور برکات ہو کار ہاے رویوں سے یا نشانی پکارنے کی ہو لکھوا
پس جلدی آئے ہم تمہاری طرف یہاں تک کہ ہوا جو دیکھا تھے اور ہم ڈرے اس امر کو کہ ٹھہرے میں نبی جگہ پر اور ہو وہی خلاف
کرنے والے تمہارے حکم کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر و ما توفیقی الا باللہ قسم یہ خدا کی کہ اُڑے تھے
دومی ہمیر اور حملہ کیا تھا ہمارے لشکر تپا اینکه کہا تھا میں نے اپنے دل میں کہ کاش ہوتا ہمارے واسطے کوئی چلا کر پکارنا والا
کہ پکارنا وہ سعید اور ضرار اور اُنکے ساتھیوں کو مسلمانوں سے کہہ دے وہ ہمارے ساتھ اور ہوتا کوئی ایسا کہ چھو جانا اس پہاڑ پر
وہو ان کرنا اور دیکھنے وہ دُھوین کو اور آتے ہمارے پاس پس کہا سعید بن زید نے قسم یہ خدا کی کہ دیکھا میں نے آگ کو پہاڑ
اور دُھواں اُسکا پوچھا تھا بجانب ابراسمان کے اور اسی ذکر میں پکارا ابو عبیدہ بن الجراح نے لشکر میں کہ اے
آرہ مسلمانوں کے جس شخص نے تم میں سے روشن کیا تھا آگ کو پس آوے وہ سردار کے پاس سہیل بن صباح نے

کہ میں موجود تھا اس اڑل میں ہر ایمان مسیح بن زید بن اور گیلے لیا تھا ہکرو میوں نے اور صبر کیا تھا پہنے انکے مقابلے میں مثل سر
 ہوتے والوں کے کہ نہیں ہو گئے تھے ہم میں سے نشر آدمی مردہ اور زخمی ہو کر اور ہم سختی اور تنگی میں تھے اور امید
 رنج کی تھی رویوں نے ہم میں تا ایک سنی پہنچے آواز نکیر اور نفیر کو پس جب قریب آئے نشان مسلمانوں کے پھرے رومی
 پہنچے کو دریا ایک کچھ دینے والے تھے وہ بطرف حصار کے اور جاملے ہم انکے کچھ لوگوں میں اور بہت لوگ انہیں سے مارے
 گئے اور زخمی ہوئے بسبب کثرت کے اور پناہ لی انھوں نے حصار میں اور گھیر لیا ہمارے ساتھیوں نے انکو اور زمین چھوڑا ہم نے
 کسی کو انہیں سے اس امر پر کہ نکالے اپنے سر کو حصار سے بسبب خوف تیر کے اور پیوخی خبر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو ان
 لوگوں کی چشید ہوئے مسلمانوں سے اور جو مار ڈالے گئے مشرکین سے اور یہ کہ گھیر لی گئی قوم روم اور زمین ہر انکے نزدیک کھانا
 اور پانی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ شکر اور تعریف ہو اس خدا کی جسے متفرق کر دیا انکو بعد مجمع ہونے کے پھر پڑھا
 انھوں نے یہ آیت وحیل بینہم و آخرک پھرائے وہ مسلمانوں کے پاس اور کہا اُسے کہ پھر حلیم اپنی جگہوں پر اور کھڑے
 کرو تم گردنہر کے خیون کو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے کر کیا تمہارے دشمنوں پر اور وفا کیا اُسے تم سے اپنے وعدے کو
 ذلک بان اللہ مولیٰ الذین امنوا وان الکافرین لا حولا لہم پس پھرائے مسلمان اپنی جگہوں پر جہاں تھے
 وہ پہل مرتبہ اور کھڑا کیا اپنے خیون کو اور مقرر کیا اور بھیجا انھوں نے لشکر طلبا یہ کو اور بھیجا چراگاہ کی طرف اپنے اونٹوں کو
 اور روانہ کیا واسطے لکڑی لانے کے اپنے غلاموں کو پھر روش کیا انھوں نے اپنی آگ کو اور جاتا رہا ان سے
 ڈراور حاصل ہوئی انکو طمانینت اور بعلبک کے لوگ چڑھے شہر پناہ اور شور اور فریاد کی انھوں نے اپنی زبان میں
 پس سوال کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے مترجم سے شرح اُنکے کلام کا پس کہا مترجم نے کہ ای سردار وہ بیان کرتے ہیں
 اوپر کی سختی اور مصیبت کو اور تباہ ہونا اپنے ملک اور گھربار اور فنا اور معدوم ہونا اپنے لوگوں کا وقت آئے اہل عرب سے
 اُنکے ملک میں واقعی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ نزدیک ہو وقت شام کا پس کھلا بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح
 رضی اللہ عنہ نے سعید بن زید کے پاس کہ احتیاط رکھو تم اپنے ہر ہی مسلمان پر اور کوشش کرو تم رحمت کرے اللہ تمہیں
 اس امر کی کہ نہ جاتا ہے تم سے قوم کا کوئی شخص دروسعت و دم جگہ کو واسطے مصویرین کے اس قدر کہ بھاگ جاوے
 کوئی انہیں کا پس ثابت کرے اس پہلے کی دوسرا انکا اور ہووے یہ امر مثل اُسکے کہ حاصل ہوئی کسی شخص کے ہاتھ میں کوئی چیز اور
 ضایع کر دیا اُسے اس چیز کو پس جب آیا ایلچی پیام لیکر سعید کے پاس صیت کی انھوں نے اپنے ساتھیوں کو اس امر کی کہ
 نہ نکلیں وہ واسطے تلاش لکڑی کے مگر سوادمی مسلح اور نہ درجاوین پس نکلی قوم واسطے لکڑی کے جیسا کہ حکم کیا تھا سعید
 نے انکو اور روشن کیا انھوں نے آگ کو اور رات گزرائی دریا ایک وہ تکیا اور تسلیل کئے تھے اور گرد حصار کے گھومتے تھے
 یہ جب دریا بطریق نے اس حال کو آبادہ اپنی قوم کے پاس اور کہا اُسے کہ سختی ہو تمہیں تحقیق برسی تدبیر کی پہنچے اور خطا کی ہم نے
 رائے میں اور زمین ہر ہمارے واسطے مدد اور نہیاری کرنے والا اور بند اور قید کیا ہر اہل عرب نے ہکو اس جگہ تنگ میں

671

کہ یہ ترجمہ سعید بن زید کے پاس نہ رہے یہ کہنے پس کیا سعید بن زید جو خود کے واسطے اس کتاب کو منسوب ہو گیا صرف
 وہ باب اور کچھ دوسرے ان پر یہ کہ کہ جو خود کے وہابی عرف کو پس لگا دیا کہ ترجمان کے واسطے اس کتاب کو منسوب ہو گیا
 ایک چھوٹے سے اور اعلیٰ تہذیب کے پاس اور کہا اس سے کہ تحقیق دیکھا تو اسے اس چیز کو جو نام لیا ہوا ہے اور کہو کہ
 یہ جو عرب نے لکھا ہے وہ جو درستی کے جوہر نام کی کتاب کا حکم دیا ہے اور غائب ہو گئے ہیں عرب ہمیں اور جو ہمیں
 شدت اور سختی میں نہ رہے یہ کہ ہم نے ان کو تو مر جائیے ہم جو کچھ اور یہ اس سے اور بعد اس کے مالک ہو جائیے
 وہ جو اسے غریب دیکھے یا وہ نہ ہو نہ سمجھ کر ہو گئے وہ جو اسے ملے اور ملک کو اور نہیں ہر جا کوئی ملک کرے وہ
 اس سے کہ ہر مالک اور ہر شخص مشغول رہے نہ تو ان کو بد میں نہ رہے نہ باہر اور جس مخصوص اور بادشاہ اور کچھ مالک
 سب فرائض ذات کے ہر مادی مدد ہی سے پس نہ تو اس کو پس کے پاس اور لے آئے ہمارے واسطے ان اور
 قسب و عشق کو تا کہ جان میں آئے یہ میں شاید کہ ہو واسطے ہمارے آئے یہ میں مصالحوہ اور شاید کہ قدرت مگر اور جس
 کی واصل کروں میں نہ یہ کہ میں ہم جو اب شہر کے پس زمین ہم نے اور شاید کہ فون میں آئے اپنے اور تمہارے
 اور شہر کو لے واسطے ان کو کچھ ضروری شدت پر سے ملے کہ غربت دلاؤ نہیں آئے سرور کو شاید کہ وہ خواہش کروں میں
 فون میں اور چلے جائیں اور ہاں میں جسے یہاں تک کہ نہ کہیں ہم کہ آئے اور بادشاہ کے بیچ میں کیا اس واسطے ہو گیا پس کیا
 اختلاف اور پھر ہوا اس نے سعید بن زید کے اور ماہر آدمیوں کو اور بعد اس کے کہ کیا پس اشارے سے منع کیا اس کو سعید بن زید
 نے کہ وہ اس سفر سے اور دوسرے مسلمان اس کی طرف اور نہ کا اس کو اس کام سے پس درود اور کہا ترجمان سے کہ کیوں
 ہاں کہے ہو تم جیسا کہ اس سے کہ تعلیم کروں میں تمہارے سرور کی پس یہاں کیا ترجمان نے اس کے اس کلام کو سعید بن زید سے
 پس کیا سعید بن زید نے کہ ترجمان نے میں کو وہ بندہ خدا ہے برتر کے نہیں جائز ہو سکتا مگر اللہ تعالیٰ کے واسطے پس کہا پھر
 اس نے وہی وجہ سے تسلیم دینے کے تم پھر نہ درود میں پس کیا سعید بن زید نے اس سے کہ کیا سبب ہو ترے آئے کہ اس نے کہا میں اس
 اس سے کیا ہون کی اصل کرو نہیں گئے اپنے بطریق کے واسطے ان کو اور بات عادت سرور ان کو حکام شکر سے نہیں ہر کہ یونانی
 زمین ہو بعد یہ ان کے اور زمین محمد کے سعید بن زید نے کہا کہ شخص شکر خدا کا کہ ہم ان لوگوں میں نہیں ہیں کہ شخص محمد
 اور خدا اور یونانی کریں کسی کے ساتھ اور یہ تحقیق دی میں نے ترے سرور کو امان اور اس کے ساتھیوں سے اس کو
 تیار کر دیا ہے اور لکھے بحالت طاعت بطلب امان کے پس کہا اس نے کہ یہ امان تمہارے اور تمہارے سرور اور تم دونوں کے
 نہ ہون کی طرف سے ہر سعید بن زید نے کہا ہاں ایسا ہی ہر تمہارے لیے پس پھر اور کیا وہ ہر پس کے پاس اور یہاں کیا اس سے
 جذبہ سعید بن زید کا اور کہا پھر کہ تم خدا اور یونانی کے اس واسطے کہ عندہ مالک کہنا ہو خدا کرے واسطے کو اور وہ قوم
 سے جو نہ ہے نہ چاہیے نہ مانے نہ نہ نہیں کہ غرور کرتے ہیں اس پر جو تا ہو آئے پاس واقعتی رحمہ اللہ سے
 یہاں کیا ہو کہ ہر پس نے پس پاس صوف کا اور نکال ڈالا اسے یہی لکھ اور ڈال دیا پھر یوں کو در انحال کہ گرا کر دیا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

پس پکار کر کہا انھوں نے نفون نفون یعنی امان واقدمی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے جانا اس امر کو کہ آگ لڑائی کی روشن کی گئی ہے اہل بعلبک پر کھلا بھیجا سعید بن زید کے پاس کہ جلد آؤ تم میرے پاس اس شخص کو لیکو جسکو تم نے امان دی ہے اور ہماری طرف سے بھی امان ہو اُسکو اور ہم نہیں نا چیز کرینگے تمھاری ذمہ داری کو اور نہ پھیرینگے تمکو کسی کام میں اور نہیں تو پڑینگے تمھارے غم کو پس جب پہونچا اہلی ابو عبیدہ بن الجراح کا سعید بن زید کے پاس چھوڑا اور متفرق کیا انھوں نے اُس حصار پر ایک شخص کو اپنے ساتھیوں سے اور چلے وہ مع بطریق کے تا اینکه پہونچے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس جب ٹھہرا بطریق اُنکے سامنے اور دیکھا اُنکے ساتھ دو کاجاوا اور اُس چیز کو جو سامنے عقی شہر کے شدت اُنکی لڑائی سے جنبش دی اُسنے اپنے سر کو اور کاٹیں دانتوں سے اپنے انگلیوں کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے مشرح سے کہ سوال کرو اُس سے پس سوال کیا مترجم نے پس آیا بطریق اُنکے مترجم کے اور کہا اس سے کہ تحقیق میں نے جانا تھا اس امر کو کہ تم بہت ہوندا وہیں اُس سے کہ جتنے ہو تم اور خیال میں آنا اور معلوم ہوتا تھا ہما کو تمھاری لڑائی کے وقت اور ہنگام اُٹھانے شدت کے تمھاری لڑائی میں یہ کہ تم لوگ بہ تعداد سنگریزوں کے ہو کثرت میں اور ہم دیکھتے تھے سبزے گھوڑوں کو کہ سرکے ہواسے ملے ہوئے اور اُنپر لوگ سبز پوش نشان لیے ہوئے سواہرتے تھے پس جب آیا میں تمھارے پیچ میں نہیں دیکھتا ہوں میں کوئی چیز زمین کی اور دیکھتا ہوں میں تم لوگوں کو اب تھوڑی تعداد میں اور نہیں جانتا ہوں کہ کیا کام کیا اُن لوگوں نے اور کیا ہوئے آیا انھیں لوگوں کو بھیجا ہے تم نے بجانب میں الجرح کے یا اور کسی طرف پس منے آئے اُسکے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور کہا مترجم سے کہ کہ تو اُس سے کہ سختی ہو تجھ پر لوگ گروہ مسلمان کے ہیں بہت دکھانا ہے اللہ تعالیٰ ہماری تعداد کو مشرکین کی آنکھوں میں اور مدد دیتا ہے ہما کو ساقہ فرشتوں کے جیسا کہ اُسنے ہمارے ساتھ بدر کی لڑائی میں کیا تھا اور یہ امر احسان اور بزرگی کا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے اوپر اور اُسی سے نفع کیا اللہ تعالیٰ نے ہمارے اوپر تمھارے شہروں اور ملکوں کو اور اُٹھا دیا اُسنے تمھارے لشکر و نکو اور بگا دیا تمھاری جماعتوں کو اور شاد دیا اُسنے تمھارے بڑوں کو پس نا چیز جاؤ تم اُس چیز کو جو دی اللہ تعالیٰ نے بڑائی سے مسلمانوں کو پس جب سنا بطریق نے یہ کلام جو بیان کیا مترجم نے ابو عبیدہ بن الجراح کے کہنے سے کہا اُسنے کہ بہ تحقیق پہے پہر کیا تھے اُس ملک شام کو جسے عاجز کر دیا تھا اہل فارس اور جرمانہ اور ترک کو اور نہیں جانتے تھے ہم کہ ایسا کبھی ہو گا اور یہ ہمارا شہر ایسا ہے کہ نہیں محصور ہوتا تھا اور نہیں عاجز کرتی تھی اُسکے لوگوں کو لڑائی اسوا سٹے کہ شہر مضبوط ہے کہ نہیں یہ ملک شام میں مثل اُسکا بنا یا تھا اُسکو سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے اپنے واسطے اور مقرر کیا تھا اُسکو گھرا اپنے رہنے کا اور رکھنے خزانہ اپنے ملک کا اور اگر نہ واقع ہوا ہوتا تھا ورنہ ہمارا احد سے اور نکلنا تمھارے مقابلے کو اور خوف ہونا ہمارا شہر سے نہ مصالح کرتے ہم تم سے اور نہ ڈرتے ہم تمھاری لڑائی سے اگر تم مقیم رہتے سو برس تک اور اب تو جو ہوا سو ہوا پس آیا شعلو ہم کو کہ مصالح کرو تم شہر کے واسطے تاکہ مصالح کر لیوں ہم تم سے اور وعدا کرو تم اپنی شراکت اور درخواست میں کہ یہ امر نزدیک تر راہ راست کے ہمارے اور تمھارے واسطے ہے تو قسم یہ حق ہے اور انجیل کی کہ اگر

[illegible]

جزیرہ اور تم بعد اس مصالح کے داغتاؤ تمھارے مقابلے میں اور نہ لکھا پڑھی رکھو کسی بادشاہ سے اور نہ کرو بعد صلح کے کوئی نئی بات اور نہ بناؤ کوئی گنیسہ اور نہ کوئی دیر پس جب سنا بطریق نے ان شرائط کو کہا اُس نے کہ یہ سب تمھارے واسطے ہوا کہ اپنے اوپر منظور ہو اور میں ایک شرط کرتا ہوں تمہارے ساتھیوں پر ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ وہ شرط کیا ہو اُس نے کہا کہ وہ یہ ہو کہ نہ داخل ہوئے غم میں کا کوئی ہمارے پاس اور شہرے وہ شخص جسکو تم بجائے اپنے ہمارے اوپر مقرر کرو گے باہر شہر کے مع اپنے ساتھیوں کے پس ہوگی اُس کے واسطے نگاہبانی اور جزیرہ لینا چھوڑوے مجھ کو وہ اندر شہر کے تمھاری طرف سے واسطے اصلاح اور بہتری اور نگرانی امور لوگوں کے اور ہم باہر لاؤینگے شہر سے اُس شخص کے پاس جو تمھاری طرف سے مقرر ہوگا ایک بانڈا کو کہ دشمن ہر چیز ہمارے شہر کی ہوگی پس خرید فروخت کرینگے بازاری لوگ اُن کے ساتھ اور نہ داخل ہوئیں گے وہ ہمارے یہاں اس خوف سے کہ سخت کلامی کریں وہ ہمارے بڑوں سے پس فساد میں ڈالیں معاملے کو ہمارے اور تمھارے بیچ میں اور ہو چاہے وہ معاملہ سبب غدار اور یوفائی اور عبد شکنی اور آغاز بُرائی کا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ ہم جو قوت مصالحہ کرینگے اُسے اپنے دے کر لینگے تمھارے کام کو اور باز رکھینگے جسے اور کوشش کرینگے تمھارے دشمن پر اس واسطے کہ تم ہو جاؤ گے ہماری ذمہ داری میں اور ہو گا وہ شخص جسکو ہم مقرر کر چکینگے مثل درمیانی کے تمھارے بیچ میں بطریق نے کہا پس مقرر ہو شخص باہر شہر کے اور کرے وہ جو چاہے حمایت اور نگاہبانی سے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمہیں منظور کیا تمھارے واسطے شرط کو اور ہو کوئی حاجت تمھارے تلامذہ میں داخل ہوسے اور اقامت پس نسبت تینوں کی تمھارے شہر میں نہیں ہر بطریق نے کہا کہ تمام ہوئی صلح اس قرار داد پر پس روانہ ہوا بطریق بجانب شہر کے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اُس کے ساتھ تھے پس جب پہنچا وہ دروازے پر برہنہ کیا اُس نے اپنے سر کو موافق دستور کے اور آہستہ کلام کیا اُس نے اپنی زبان میں پس بچانا اُس کو شہر والوں نے اور کہا اُس سے کہ کیا حال ہو تیرا اور تیرے ساتھی کہاں ہیں پس بیان کیا اُس نے سب قصہ اپنا اور اپنے ساتھیوں کا اور آگاہ کیا اُنکو صلح سے پس آئے قوم کے لوگ اور کہا اُنھوں نے کہ ہلاک ہوئیں جانیں اور گیا مال پس کہا اُس نے بطریق نے کہ اے قوم نہیں مصالحہ کیا میں نے اُسے مکر سکین میرا مطلب اور یہ سوائے صلح کے پس کہا اُنھوں نے کہ جاتو اپنی ذات کے واسطے صلح کر اور ہم اُسے کبھی مصالحہ نہ کریں گے اور نہ چھوڑینگے ہم کسی کو عرب سے اس امر کہ واسطے کہ مالک ہو جائیں وہ ہماری گردنوں کے اور داخل ہوویں ہمارے شہر میں اور ہمارا شہر مضبوط تر شہر و نکا ہو ملک شام میں اور بہت ہو سب شہروں سے مال میں اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے آگاہ کیا تھا مسلمانوں کو مصالحہ بطریق سے اور حکم کیا تھا اُنکو کہ باز رہیں وہ لڑائی سے اور پلٹ جاویں اپنی جگہوں اور جنہوں میں پس جب سنی مترجمین نے گفتگو اہل بلبلک کی اُن کے بطریق سے خبر دی اُنھوں نے ابو عبیدہ بن الجراح کو اس حال سے پس متوجہ ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح بطریق کی طرف اور کہا اُس سے کہ کیا جواب دیتا ہو تو پس کہا بطریق نے کہ اے سردار تم اپنی روش اور طریق نرم پر رہو اور چھوڑو مجھ کو اور قوم کو پس قسم ہو حق مسیح کی کہ اگر نہ قبول

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

حق ہوا وہ قوم حاکمان عدالت کنندہ سے اور احتیاط رکھو ظلم سے اس حالت میں اٹھائے جاؤ گے تم ساتھ ظالمین کے اور جان تو تم کو
 اور کہ اللہ تعالیٰ سوال کر لیا تھے اُن لوگوں کی نسبت اور مطالبہ کر لیا تھے اُس کام پر جو خلاف حق کرو گے اور جان تو تم اُس بات کو
 کہ میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ ارشاد فرماتے تھے اِنَّ اللہ تعالیٰ اِدْحٰی الی دَاوُدِیَا دَاوُدِیَا وَعَدَاتِ مٰنِ
 ذَکُوْنِیْ ذَکُوْتِہٖ وَالظَّالِمِ اِذَا ذَکُوْنِیْ لَعْنَتِ بِسْمِ قَلَمٍ اَوْ مَقَرٍّ کَرْتَمٍ کَاوَسَ اطْرَافَ شَہْرٍ مِّنْ اَوْرَنَ لَاحِقٍ ہُوَ لَکُوْغُوْرَا سَوَاسِطُہٗ کَہْمِ اِنِّہٖ
 اَوْ شَمُوْغُوْیْجِ مِّنْ ہُوَا وَاَلِہٖ تَعَالٰی اُنْکِیْ مٰنِ گاہ میں ہوا اور نہیں جاننا میں نے لگو لگو شیار اور میدان ہوا اور اختیار رکھو سواصل دریا سے
 اور تاخت تاراج کرو اور ہووے تاخت تھاری اچیت ایک سویا دوسویا کچم تھارے ساتھیوں سے اور نہ جگہ دو تم کیسکو شہر والوں
 سے اس امر کی کہ شریک ہوا اور نہ وہ تھارے ساتھیوں میں کسی تاخت میں تاکہ نہ طمع کرے دشمن تھارا بسبب نزدیک کے تھاری طرف اور
 اچھا بھلا کر داس شخص کے ساتھ انکی جماعت سے جو اعانت چاہے تھے اور اصلاح کروا گئے اُس کے مقدمات کی اور حکم کرواں کو
 عدالت کا اور رہو تم قوم میں مثل ایک کے معاملات میں اور حکم کرو اپنے ساتھیوں کو اس امر کا کہ باز رکھیں وہ اپنے ہاتھوں کو نیادنی
 سے اور ڈرتے رہو ظلم اور خنڈ سے واسطے رعیت کے اور اللہ تعالیٰ میرا قائم مقام ہے تم پر اور سلامتی ہو تم پر پھر ارادہ کیا تھا ابو عبیدہ
 بن الجراح نے کوئ کا لکھی وقت آیا حاکم غین الجراح کا پس مصالح کیا نصف اُس مقدار چوبیس اہل بعلبک نے مصالح کیا تھا اور حاکم مقرر
 کیا اُس پر سالم بن زویب سلمیٰ کو اور وہ مامون عباس ابن مرواس کے تھے اور وصیت کی اُنکو جیسے کہ وصیت کی تھی رافع بن عبد اللہ کو
 اور کوئ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے بہ طلب جمہور کے پس جب پہنچے وہ درمیان راس اور فیکہ کے ملاقات کی اُس نے حاکم جو سیر
 نے اُس کے ساتھ بہت ہدایا اور تحفے تھے پس قبول کیا اُنکو اس سے ابو عبیدہ بن الجراح نے اور دوسرے مصلح کی اُس کے ساتھ اور روانہ ہوا
 تارینک پہنچے وہ حص میں حبان بن تمیم نے بیان کیا کہ تھانیں اُن لوگوں میں جو رافع بن عبد اللہ کے ساتھ تھے اور حال یہ تھا
 کہ مہینے نسب کیے تھے نیچے سے ہوئے ہالو مگے اور مضبوط کیا تھا اُنکو سجون سے اور قاست کی تھی باہر بعلبک کے نہیں داخل ہوتا
 تھا ہمیں کوئی تم میں کا کو وقت ضرورت خرید کھانے اور غلہ جو کے اور باہر ہم تم تاخت تاراج کرتے تھے سواصل روم کو اور جا پڑنے
 تھے اُن دہات پر جو ہماری صلاح میں نہ تھے اور ہمارے سردار ایک سو آدمیوں پر ایک نشان بناتے تھے اور روانہ کرتے تھے ہر کوش
 جب ہم پلٹ آتے تھے اسی طرح اور دوسرے لگو بھیجتے تھے اور ہمارے آپس میں سریر کی باری مقرر کر دی تھی پس جب ہم جاتے تھے کسی ہری میں
 بھیجتے تھے ہم مال غنیمت کو بعلبک میں پس آسانی حاصل کی اہل بعلبک نے ہمارے ساتھ اور خوش ہوئے وہ ہماری خرید و فروخت سے
 اور دیکھا اُنھوں نے ہلکا ایسی قوم کہ نہ تھا ہم میں جو تھوڑا اور نہ خیانت اور نہیں جانتے تھے ظلم کسی پر اور استعمال کرتے تھے صدق و راستی کو پس اُن
 ہو گئے وہ لوگ اس سبب سے اور خوش ہوئے دل آگے اور فائدہ حاصل کیا اُنھوں نے تھوڑی مدت میں بہت بڑے مال کے پس جب دیکھا اُنکے بطریق نے اُس چیز کو
 حاصل ہوئی اُنکو ہم سے اپنی تجارت میں بکجا کیا اُس نے اُنکو ایک کنیہ سلق شہر میں اور کہا اُس نے کہ ایگرہ جرون اور بازاریوں کے تحقیق تم نے
 جانا ہوں کہ کوئ میرا نے کو کوشش کی تھارے کاموں اور رغبت اور خواہش کی میں نے سلامتی تھاری جانوں اور نگاہ رکھنا اور دیکھنا
 اہل امداد اور حفاظت تھارے شہر پر اور جانتے ہو تم لوگ اُس چیز کو جو کیا میرے مال سے اور میں ایک مرد ہوں مثل تھارے کے لیے مال

206

رحمہ اللہ نے بسلسلہ رایوں کے بیان کیا ہے کہ جب فتح کیا اللہ تعالیٰ نے بعلبک کو مسلمانوں کے ہاتھ پر دو چھوڑا ابو عبیدہ بن الجراح نے بعلبک میں رافع بن عبد اللہ کو متوجہ ہو کر ابو عبیدہ بن الجراح بجانب حص کے پس جب نزدیک جو سیحہ کے پہنچے ملاقاتی ہوا ان سے حکام حبشہ کا ساتھ لیا اور گھوڑے اور تھیاریوں کے اور تجدیدی اُسے صلح کی ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح کے اور ٹھہرے وہ وہاں ایک دن اور روانہ ہوئے اس طرف حص کے پس جب قریب ایک جگہ کے پہنچے جسکو زراعت کہتے ہیں روانہ کیا انھوں نے پیشتر اپنے بیسرو کو اور ساتھ لیے ان کے پانچ سو سپاہیانہ ہوا بیسرو تا اینکہ پہنچے وہ حص میں پس نکلے اور آئے خالد بن الولید انکی ملاقات کو اور سلام کیا آپ رسول خدا ﷺ نے بھیجا تھا ابو عبیدہ بن الجراح نے بنی عیسویہ کے ضرابین الانور کو ساتھ پانچ سو سوار کے اور بدر فرار کے بھیجا تھا عمر بن سعد کرب کو ساتھ پانچ سو سوار کے ہر دن ایک سردار کو اور روانہ ہو کر ابو عبیدہ بن الجراح کے ساتھ باقی لشکر کے پس جب نہ قریب حص کے پہنچا یہ دعا مانگی اللهم علینا فتحا واخدا من فیها من المشرکین اور استقبال کیا انکا سلام انہوں نے اور سلام کیا آپ اور اگر نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مر پیس جب ٹھہرے اور پیام کیا لکھا انھوں نے ایک خطنامہ اہل حص اور اسکے بطریق مرپس کے ان الفاظ سے بعد صلاۃ الرحمن الرحیم من ابی عبیدہ بن الجراح النہدی عامل حیر المؤمنین عمر بن الخطاب علی الساموقاطیل جیوشہ احما جعل فان الله سبحانه وتعالى قد فقم الكتاب لا دم على الدنيا ولا غيركم عظم مدنيتم وتشيعيل بيتاكم وكتوبه تراحم وهلم اجسامكم فاحملنيستكم عندنا انفذنا تاكلم العرب الا كبر ما نصبا على حجارة في وسط عسكرنا والقيتنا للهم فيها جميع العسكر تنوع كل كل خيول وقتل وارواحها ينتظرون فخرها وهلم ايأتى جود وهلم ايأتى مجز ربه وهذا يا بني انا في اسمع فضا جهاد وكل ما فيه امانا ادعوكم الى دين ارتحلنا له ربنا وشهد به جماعته ما نبينا محمد صلى الله عليه وسلم فسمعنا واحضانا فان اجتمعتم كان لكم مالنا وعليكم ما علينا طاروت لنا انكم خلقتنا فيكم ربنا كما انا بعلمكم هدينا وما افروحن الله علينا كما فعلنا بكم اول مرة وان ابيتم الاسلام افردناكم على امرنا المجزية وان ابيتم الجزية فهلم الى خير بيننا حتى يحكم الله بيننا وهو خير الحاكمين يارب بيتنا خطاكو اور سپرد کیا ایک شخص معاہدہ کو جو زبان عربی اور رومی یاد رکھتا تھا اور کہا اُس سے کہ جاؤ یہ خط لیکر اہل حص کے پاس اور لاؤ میرے لیے جواب سکاپس لیا اُسے خط کو اور روانہ ہوا تا اینکہ پہنچا وہ نزدیک شہر سیاہ کے پس ارادہ کیا اہل حص نے اسپر تو دنگ چلائیں کابپس اُسے کہ ای قوم ٹھہراؤ اور رو کو اپنے ہاتھ کو کہ میں ایک شخص نہیں ہے چون اور میرے پاس ایک خط ہی اہل عرب کابپس لٹکانی انھوں نے اُسکے واسطے ایک سلی دربانہ صدیقی کی کر میں اور چلایا اور پہنچے لیا اُسکو اپنی طرف اور لیکن اپنے سردار کے پاس پس ٹھہرا وہ اُسکے سامنے اور سجدہ کیا اُسکے لیے اور دیا خط کيس کہا اس سے بطریق سے کہ پھر کیا تو اپنے دین سے اس قوم کے دین کی طرف اُسے کہاکہ ایسا نہیں ہو ولیکن میں اور میری اولاد انکی بندگی اور رعیت میں ہیں اور تمہیں دیکھی ہیں نے قوم سے ملوئی اور بہتر یہ ہے کہ نہ لڑو تم اُسے اسواسطے کہ قوم بُری سخت اور تشدد میں لڑائی میں نہیں ڈرتے ہیں موت اور آواز سخت سے اور جنگ مارا ہو انھوں نے اُسے دوسرا اور اُس ختم ہو اُنکے

[illegible]

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

اور پھر حفاظ اور زمین پر لکھا تھا انا بعد یا معاشر الجرب قاتین عندناضعفک وسفہ را یکم اذ وجهتمنا الینا العبد
 للقتال ونحن صبیحۃ لخذ الیہ بنصرہم یشاء من حب یرضا ابو عبیدہ بن الجراح نے اس خط کو مشورہ کیا انھوں
 نے اس باب میں مسلمانوں سے پس کہا انھوں نے کہ جاری رہے یہ جو کہ لکھیں ہم اس قوم کو اور درخواست کریں ہم اُسے اس امر کو کہ دیوین ہو کہ
 وہ بہت غلہ کھائے اور ضمانت کریں ہم اُسے اس امر کی کہ کچ کر جاؤ تم اُنکے بیان سے تا یہ کہ فتح کرے اللہ تعالیٰ تم پر سوائے اس شہر کے پھر
 رجوع کرینگے اور پھر نیچے ہم اُنکی طرف اور صرف ہو چکا ہو گا غلہ اُنکے کھانیکا اور متفق ہو گئے ہونگے وہ سب اپنی جھون میں پس تاخت
 تاج کو لائینگے ہم انکو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ تمھاری راہ بہتر اور مضبوط ہو پس اگر چاہا اللہ غالب و وزیر کے تین
 قریب تر ایسا ہی کروں گا جو تمھیں بیان کیا ہو پس طلب کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے دوات اور کاغذ کو اور لکھا انھوں نے جواب
 خط اہل حصان الفاؤ اور عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم انا بعد یا معاشر الناس قاتلکم ورایت ان تولکم صلاحاً ولنا من ید الی البقی علی
 احد من عباد اللہ عز وجل فان امر دتم ان نوحل عنکم فلیعشو الینا مسیلاً خمتہ ایاہ فالطریق قد امننا منایم اذا فتم اللہ علینا وجنا
 الیکم فان غلتم فذلک کان صلاحاً لکم والسلام اور پس خط کو اور رضی اللہ عنہ کی اس پر درو یا ایلچی کو پس جب پڑھا میں نے خط کو بہت خوش ہوا اور
 یکجا کیا اُسے ریسونکو اور کہا اُنے کہ تحقیق عرب تم سے غلہ طلب کرتے ہیں تاکہ کچ کر جاویں وہ تمھارے یہاں سے اس واسطے کہ مثل عرب
 کی مثل جانور درندہ کے ہو کہ جسوقت پاویگا وہ شکار تو نہ تجاور کرینگا اس سے دوسری طرف راوی نے بیان کیا ہو کہ بھیجا میں
 نے قسوں کو اور کھول دیا اُنکے واسطے دروازہ شہر کا پس آئے وہ لوگ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس وریا انھوں نے عہد کچ کر جانے کا
 اور پوری ہوئی صلح اس قرار اور پھر کہا اُسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اہل حصہ ہننے قبول کیا جو لائے تم ہمارے واسطے خوشی
 سے پس اگر تم غلے اور دانے چار کو ہمارے ہاتھ بیچنا مناسب جاؤ پس کرو تم اس کام کو انھوں نے کہا ہاں ہم کو منظور ہے پس مول لیا
 مسلمانوں نے وہ چیزیں جبکہ وہ حاجت مند تھے اور کچ کیا اُنکے یہاں سے اور اہل حصہ خوشی تھے عرب کے غلہ لینے اور کچ کر جانے سے
 راوی نے بیان کیا ہو کہ کچ کیا ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانوں نے حصہ سے تا یہ کہ آئے وہ تین میں وریا اُنکو کہ مضبوط اور پانی
 زمین کثیر اور بھر ہوا لوگوں سے ہمیں بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنکے پاس ایلچی کو واسطے گفتگو صلح کے پس انکار کیا اور کہا انھوں نے کہ ہم صلح
 نہ کیے تا یہ کہ لکھیں ہم اس امر کو کہ تمھارا معاملہ ہر قتل بادشاہ کے ساتھ کیا ہوا ہو اور بعد اُسکے جو اللہ چاہیگا وہ ہو گا ابو عبیدہ بن الجراح نے
 کہا کہ ہم جاتے ہیں بادشاہ کے شہر کی طرف اور ہمارے ساتھ اسباب ہو کہ جو چیز ہو گیا ہو ہو کہ اور ہم خواہش رکھتے ہیں اس امر کی سپرد کریں اور
 چھڑ دیوین ہم اُسکو تمھارے شہر زمین تا وقت اپنے پہنچنے پس لائے اہل رستن ایلچی کو اپنے بطریق کے پاس جسکا نام نقیضا تھا اور
 آگاہ کیا اسکو اس حال سے اُسے کہا کہ جیسے سے دستور ہوا بادشاہ ہو گا کہ امانت سپرد کرتے ہیں بعض اُنکے بعض کے پاس اور یہ امر ضرور نہیں
 کرتا ہو پس کہا بھیجا اُسے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس کہ جو حاجت اور کام تمھارا ہو گا ہم اسکو جلد انجام دینگے واقفی رحمہ اللہ نے ثابت بن
 علقمہ سے روایت کی کہ کہ ثابت بن علقمہ نے کہ تمھیں حصہ میں ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس کچ کیا تھا انھوں نے اور آئے تھے تین تین
 اور بلایا انھوں نے اہل راہ اور مشورہ کو صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا اُسے کہ جان لو تم اس امر کو کہ شہر مضبوط ہو اور

پہنچی خرقہ رستن کی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو سجدہ کیا انھوں نے واسطہ ادا کر کے اور روانہ کیا ایک نذر
 مرو کو اور وصیت کی انکو واسطہ حفاظت رستن کے اور سردار مقرر کیا انہی میں بن عامر الشکری کو پس جب ٹھہرے اور مقام کیا
 ان لوگوں نے رستن میں آئے خالد بن الولید اور عبد اللہ بن جعفر اور سافعی کے ابو عبیدہ بن الجراح کے لشکر میں اور منوجہ ہوئے وہ
 سب بجانب حماہ کے پس جب پہنچے اور رات کے وہاں صبح کے وقت اور داخل تھے وہاں جماد کے لوگ مسلمانوں کی طرح میں جیسا کہ بیان
 کر چکے ہیں ہم اس طرح اہل شیرز بھی مسلمانوں کی طرح میں داخل تھے مگر یہ بطریق انکار کیا تھا اور بھیجا تھا اسکی طرف ہر قتل طاعنی سے
 ایک بطریق ظالم کو جسکا نام نکس تھا پس توڑ دیا اسے صلح کو اور چکایا اہل شیرز کو زائقہ نقصان کا اور جب یہ خبر ابو عبیدہ بن الجراح
 کو پہنچی بھیجا انھوں نے ایک گروہ مسلمانان سب سوار کو پیشہ تیرنے بجانب شیرز کے پس ناخست نالاج کیا گروہ نے انکے ملک کو اور واقع
 ہوا شور و غل اور سنا نکس بطریق نے شور اور فریاد قوم کو پس آیا وہ اہل شیرز کے پاس اپنے ملک سے اور کہا کہ اہل شیرز جانو تم اس
 امر کو کہ بادشاہ رحیم نے حاکم مقرر کیا مجھ کو تیر واسطہ حفاظت تمہارے شہر کے بچہ کھول دیا اسے خزانہ ہتھیاروں کا اور قسم کیا انکو اور حکم کیا انکو
 لڑنے کا پس تم قوم اسی حال میں کہ پہنچے خالد بن الولید اپنے ساتھیوں کے اور ڈرایا انکو اس لشکر نے اور حیران ہو گئے عقیلیں انکی پس
 لکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے خطاب نام اہل شیرز کے ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم ایا اہل شیرز فان حصنکم لیس یحیی
 باضم من حصن ببلک ولا من الرسل ولا رجا الکم یا شیع من رجال الجہد فاذا اقم کما فی هذا فادخلوا فی طاعتی ولا تخافوا فیکون
 وبالکون الذل علیکم اور یہاں ایک شخص کو معاہدین سے پس جب پہنچا تھا اہل شیرز کے پاس یا انھوں نے اس خط کو اپنے بطریق نکس
 پس اسے کہا کیا ماہر تمھاری او اہل شیرز پس کہا انھوں نے کہ سچے ہیں عربا سو واسطہ کہ نہیں ہیں ہماری شہر تیارہ انکو کوئی شہر بنا ہوں سے
 زیادہ مضبوط جسکو سے لیا ہے مسلمانوں نے پس کوئی شیرز انکو باز رکھے گا پس براؤ رخت کا نکس نے انکو اور لغت کی اپنی اور حکم کیا اپنے غلاموں کو
 انکے مار کیا اور لکھے وہ لڑیکو پس توڑ دیا انکو مسلمانوں نے اور داخل ہوئے شہر میں اور واقع ہوئی لڑائی پس خوش ہوئے مسلمان پس ملے
 سے پھر ماری کر دئی ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانوں میں اس امر کی کہ فتح کیا اللہ تعالیٰ نے اس شہر کو تیر ساتھ آسانی کے اور یہ تحقیق
 انکے لئے ہیں اہل حمص اب تمھارے ذمہ داری سے پس اب پھر جلاؤ تم میرے ساتھ انکی طرف پس سوار ہوئے عربا اپنے گھوڑوں پر اور
 ارادہ کیا تھا انھوں نے روانگی کا کہ دفعہ ظاہر ہو انکو ایک بڑا غبار چھٹا تھا انکی طرف انطاکیہ کی راہ سے پس جلدی کی ایک گروہ نے
 انکے اُسکے اور تھا وہ ایکسٹرا انس اور اسکے ساتھ ایک ستورہ زون تھے اور انکو ایک سو گھوڑے ہوئے ہیں اور وہ نہیں جانتا تھا کمانوں کے
 آوئے کا حال شہر میں واقعتی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ انکو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اور تیر کئی مسلمانوں نے اور ہار لکھا
 برادین کو اور قید کر لیا پس وہ گروہ کو اور لیکر پیہ سب بجانب ابو عبیدہ بن الجراح کے اور پایا انکو نہ معلوم پرستفسار حال کیا پس سے
 پس یہاں لکھا اُسے جو کچھ جانتا تھا اپنے بادشاہ کا حال و رویہ کہ سب روم اور روسیہ اور صیقلیہ اور رافخ اور امن نے ملک کی ہر بات لکھی
 اور وہ سب ارادہ رکھتے ہیں تمھارے اور کیا پس بڑا دکھائی دیا یاد ابو عبیدہ بن الجراح کو اور عرض کیا انھوں نے تسبیح سلام کو پس کہا اُسے
 برجان سے کہ کہہ لو اپنے سردار سے کہ شب کو دیکھا تھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں اور اسلام قبول کیا میں نے انکے ہاتھ پر اور

461

کہتے ہوئے اور دوڑے دھکی بڑبڑاتے ہوئے اپنی لخت میں بسبب ظاہر ہونے قتل کے انہیں اور پھر وہ شہل مکینوں کے اور گھیر لیا مسلمانوں کو
 اور پھینکے گبر لوگ تانوں کے بل اور چھپے وہ ڈھالوں کے ساتھ اور خالی یکے تیراڑی سے ترکش کو پس جب دیکھا خالد بن الولید نے
 یہ حال نکلے ساتھ نشان کے اور وہ حص کی لڑائی میں ہو جب حکم ابو عبیدہ بن الجراح کے صاحب نشان تھے اور پکارتے تھے اپنے
 ساتھیوں سے کہ شدت کو تم برکت دیوے اللہ تعالیٰ تم میں اس واسطے کہ یہ معاملہ قسم ہو خدا کا کہ غنیمت ہو دین اور دنیا میں
 پس اسی حال میں کہ وہ برانگختہ کرتے تھے مسلمانوں کو لڑائی پر دفعہ ساہنے آیا ایک بڑا رئیس رومی اور وہ زرہ مضبوط اور باز رکھنے
 والی پہنے اور چش خروش میں مثل شیر کے تناس حمل کیا اُس نے خالد بن الولید پر پس خالی دیا خالد بن الولید نے اُس کے حملے کو اور
 اُسے اُسپر ساتھ اپنی تلوار کے نائیک نہ سوقت قصد کیا لگانے اور مارنے تلوار کا گبر کے سر پر اڑ کر علیحدہ گری تلوار اُس کے ہاتھ سے اور
 باقی رہا قبضہ تلوار کا خالد بن الولید کے ہاتھ میں پس اُس کی گبر سے اُنہیں اور حمل کیا اُنہیں پس و رکے خالد بن الولید اُسپر اور جب
 گھبرا سکا اور سے لیا ایک سے دوسرے کو اپنے گھوڑے کی زین پر اور بلایا خالد بن الولید نے گبر کو اپنے جسم سے اور گود میں لیا اُسکو
 درمیان اپنے دونوں ہاتھوں کے پس پس والین اُنھوں نے پسلیاں اُسکی اور ڈال دیا اُسکو مار کر اور پسلی خالد بن الولید نے تلوار
 اُسکی تین جنبش دی اُسکو اپنے ہاتھ میں پس اُن میں اس سے چنگاریاں شاہد اگ کے اور دھک لیا اُسکے سر کو کو سب زین پر اور پکارا
 بلی بخروم کو اور برانگختہ کیا اُسکو لڑائی پر پس حمل کیا اُنھوں نے اور و رکے وہ رومیوں میں اور خالد بن الولید شمشیر زنی کرنے
 تھے دائیں اور بائیں اور پکار کر کہتے تھے کہ میں خالد بن الولید ہوں اور لڑتے رہے اس طرح تا اینکه لگا اُمتاب سدا آسمان میں اور گرم
 ہوئی زندہ اُٹلی بدن پر پس نکلے خالد بن الولید دھڑکے سے اور بنی مخروم اُسکے پیچھے تھے اور خون انگی زہ ہون پر عطا اور چہرے
 نکلے شل گل لائے کے تھے اور خالد بن الولید بنی اللہ عنہ اشد از جز پڑھتے تھے پس پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ واسطے
 اللہ کے ہونیکو کاری تمھاری ایا با بلسمان تحقیق کو شمش کی اشد کے واسطے جیسا کہ جن کو شمش کا عطا اور جب دیکھا قتال
 ہاشم بن عقبہ نے یہ حال پکارا اپنی قوم بنی زہرہ کو اور حمل کیا یمنہ روم پر اور اُسکے ساتھ یسر بن مسروق تھے مع اپنی قوم کے پس
 مل گئے ساتھ قوم کے یمنہ میں اور مارا انکو اردن سے اور صبر کیا اُنھوں نے موت پر اور حمل کیا بعد اُسکے قیس بن ہبیر نے مع اپنی قوم
 کے یسر روم پر پس وہ قوم کو اپنی تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کرتے تھے اور پارہ پارہ کرتے تھے اُنکو اور حمل کیا بعد اُسکے عکر بن ابی
 جبل نے اور اُسکے گرد ایک جماعت بنی مخروم کی تھی اور و رکے وہ جماعت روم میں پس اسی وقت گرم ہوئی لڑائی اور منتظر
 ہوئیں جانیں مسلمانوں کی واسطے شہادت کے اور یقین کیا اُنھوں نے شہادت کا پس نہیں دیکھا اُنھوں نے حص سے دن
 کسی کو مضبوط زیادہ بنی مخروم سے سوائے اُسکے کہ عکر بن ابی جبل تھے تر تھے انہیں سے لڑائی میں اور وہ اُمید رکھتے تھے تیر و کی
 اور قصد کرتے تھے انکی طرف اور کہا گیا اُس نے کہ یہ ہر کو تم اللہ تعالیٰ سے اور صربانی اور زہری کرو اپنی جان کے ساتھ پس کہا اُنھوں نے
 کہ اے قوم ہر گاہ بن نضاحاتہوں کی طرف سے پس کیونکر آج کے دن اطاعت اللہ اور رسول میں نہ لڑوں اور تحقیق میں
 کیجئے تمھوں خروہ کو ظاہر اور قریب ہونے والی اپنی طرف کہ اگر ظاہر کرے ایک اُن میں کی اپنے ہاتھ کی کلانی کو

[illegible]

بسلسلہ رایوں کے روایت کی کہ کہہ کر اس راقہ نے کہجھاگے ہم آگے رو میوں کے اور تعاقب کیا ہمارا میں نے ساتھ ایک جماعت
 کے اپنے گروہ سے اور وہ ایک ہزار آدمی اور بڑے تخت تختے قوم کے اور جھاگے ہم آگے رو میہ کے بطلب جو سیہ کے اور پہون چنگے
 اور لے لیا ہوا براقہ نے اور تھا مص میں ایک قس بڑھابڑے مرتبہ کا کہ مضبوط کیا تھا اس کے تجربے نے اور جاتا تھا وہ راہ میں
 لگا اور فریب کی اور تھا وہ ایک عالم علمائے روم سے کہ چیری قس اُس نے تو ریتہ اور انجیل اور صحف شینث اور ابراہیم علیہ السلام
 علیہما الصلوٰۃ والسلام کو اور پائی قس اُسے صحبت بعض حواری عیسیٰ علیہ السلام کا ہیں جو بڑے بڑے شہر بنیہ کے اوپر اور دیکھا
 مسلمانوں کو کہ جھاگ گئے اور قبضے میں آگئی جگا گئی اور ٹوٹا جاتا ہوا اسباب اُن کا پیکر رکھتا تھا کہ قسم پر حق سچ اور انجیل کی کہ یہ بات
 لگا اور فریب کی ہوا اہل عرب کی طرف سے اور میں سے منگے ہی ہوا اس کی اہل مصرتی جہت پر اہل اہل حص بہ تحقیق اہل عرب
 نہ سہرے رنگے اپنی اہل اور اولاد کو اگر چہ مار ڈالے جاویں وہ سب کے سب واقعتی رحمت اللہ نے بیان کیا ہوا قس مشور
 کرنا تھا اور اہل حص لوٹتے تھے تو شہ اور اسباب کو اور بطریق میں درپے تھا عرب کا مطلب میں پس بیکار کر لیا ابو عبیدہ بن الجراح
 رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں سے ساتھ بلند آواز سے کہ پھر وچہ وای گروہ مسلمانوں کے برکت دیسہ اللہ تعالیٰ تم میں اور مدد کے تھا ری
 دشمنوں پر جب سنی مسلمانوں نے آواز اُن کی پھرے رو میوں پر مثل ستارہ ٹوٹے واسے کے آسمان سے اور مثل تبر چلنے والے کمان سے گویا
 کہ وہ جانور زندہ گروہ در گروہ مارنے واسے تھے تا ان کے گیر لیا اُن کے لشکر اور ہزیمت اور درو می مسلمانوں نے بیچ میں مثل تل سپید کے سیاہ
 بل میں تھے پس چڑھایا گروہ نے اپنی کمانوں کو اور چلائے عرب سے اپنے تبر سے نہر دار کو اور مسلمانوں کے تھے اپنے مثل جگہ کو
 شیر کے اور مثل باندھے تھے گروہ کے مثل کر گسوں کے پس مار گرتے تھے اُن کو ایک یا تین بیاتہ کہ گوسار کو دیا ہندو کو آئین سے
 عظیم بن فہر الزبیر نے بیان کیا کہ جب دیکھا رو میوں نے ہمارے سامنے کو اپنے ساتھ کھلایا اُنھوں نے یہ نہیں تباہ کیا کہ گروہ
 تنور لڑائی کا اور نکل کر دوڑے خالد بن الولید وسطہ مہر کہ گاہ سے ایک گھوڑے پر کہ گروہ کسائی کے تھے قس اور وہ پہنچے تھے کہ پڑے ٹالائی
 حاکم بعلبک کے اور ان کے سر پر غلامیہ تھا اور وہ جوش خروش میں تھے مثل شیر مست کے اور نکال لیا تھا اپنی تلوار کو بیان سے
 اور بلایا اس کے پس اڑیں اُس سے چنگاریاں اور چمکین وہ مثل روشنی جلی کے اور پکارا بلند آواز سے کہ جمعہ کرے اللہ تعالیٰ اس شخص کو
 جسے نکالا اپنی تلوار کو اور مضبوط کیا اپنے اردوے کو اور بڑھایا اپنے تیر کو اور وہ اشیاء رعب پڑتے تھے پس اُسی وقت نکلا عرب
 نے اپنی تلواروں کو میان سے اور چاہے رو میوں پر مثل گرے چڑیوں کے واسے پر اور پکار کر لیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ
 عنہ نے کراہی کو گروہ تم اپنے حرم اور جگہ کے واسطے اور حمایت کرو تم اہل اولاد کی اس کے تحقیق اللہ تعالیٰ انھار سے سا جئے ہی
 اور دیکھ رہا ہو کہ اور مدد دینے والا ہو تو تھا اسے دشمنوں پر اور تھے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اس حال میں کہ علیہ تھے ساتھ اپنے سر
 سوار کے بجانب جماعت کے پس ٹوٹ پڑے وہ رو میوں پر اور زمینیں آگاہ ہوئے کہ ان روشنی مارا سوقت کہ ضربات پیروزانہ لیا
 تھا اُنکو مثل آگ روشن کے اور پکار کر کہ مسلمانوں سے معاذ بن جبل نے کہ جعفر و دو تم دروازے کو تاکہ نہ خجاست پادین رضی اللہ عنہ
 ہاتھوں سے پس قصد کیا مسلمانوں نے شہر کے دروازوں کا جب دیکھا رو میوں نے اُنکو پھینک دیا اُنھوں نے اسباب کو

Handwritten Persian text in a cursive script, likely from a historical document or manuscript. The text is densely packed and covers most of the page area.

۱۶۱

لیا گیا اسنے جماعت کو اور راستہ کیا لشکر کو پس بقول اللہ اسکے لشکر کا انکا یہ سے آخر لشکر کا کیس فرسید اور بھیجا اسنے و چونکہ بجا
 شہر قیساریہ کنایہ ملک شام کے تاکہ نگہ بان کریں وہ صحر اور راعکا اور طرابلس اور ہیرہ سنہ اور طبرجہ کی ہاوی بھیجا اسنے
 دوسرے لشکر کو بجانب بیت المقدس کے اور توقف کیا بانتظار آنے پاہان ارضی کے کہ آوے وہ ساتھ قوم ارضی کے اور جمع کی
 قسطنطنیہ قوم ارضی سے استفادہ جماعت کہ نین جمع کیا تھا استفادہ کسی بادشاہ نے بین بعد تحوے دن کے آیا لشکر اسکا ہر قل بادشاہ کے
 پاس درنگا بادشاہ اپنے ارباب دولت کے اور پیادہ ہو گیا باہان اور لشکر اسکا واسطے استقبال بادشاہ کے اور دعائیں بین
 اسکے تئیں اور گیا بادشاہ بجانب قیساریہ کے اور بھیجا اسکے منبر کفر پر اور ٹھہرے لوگ اور ہر قادیہ در قیامہ کنید بین اور بلند کیا انھوں نے آواز دیا
 ساتھ گریہ و زاری کے پس منع کیا انکو اس ارے اور کہا اہل صلیب تحقیق بین نے ڈرایا اور دھمکایا کہ عرب سے پس مانا تنے میرے کہنے کو اور تم
 اپنے دین کی کہ ضرور وہ مالک ہو جائیگی میرے اس شگفتہ تک اور گریہ اور زاری کام عزتوں کا اور قہقہے کیا اور تمہارے واسطے استفادہ لشکر
 سامان کہ نین قدرت رکھتا ہی اس مقدار پر کہ فی بادشاہ نصرانی اور تحقیق صرف کیا میں نے اپنے مال اور لوگوں کو تاکہ باز رکھوں میں اہل عرب کو تھے
 اور تمہارے دین اور آدمیوں سے پس تو بہ کرو تم طرف مسیح کے اپنے گناہوں سے اور قصد کرو اپنی اپنی رعیت کی واسطے نیکی کا اور نہ ظلم کرو تم اپنے اور
 صبر کرو تم لوگوں میں اور محسد کرو تم آپس میں اور ڈرتے مہو تم غور سے کہ جس قوم نے غور کیا یہ مختل اور عاف ہو ا و بین ایک بات
 تھے پچھتاہوں اور اسکا جواب تھے چاہتا ہوں پس کہا انھوں نے کہ سوال کرو تھے جو چاہو منظور ہیں کہا اسنے کہ تحقیق تم لوگ بہت
 ہوا زورے ملک و شمار کے اور بڑے بین دلیل تمہارے اور پیادہ ہوتے تھاری اہل عرب سے پس کسوجہ اور کہاں سے واقع ہوئی ثمنہ
 بازمانگی اور عاجزی حال اکثر ترک اور اہل فارس ڈرتے تھے تمہارے دبدب سے اور ہر راعفون نے تمہارے کھان کا قصد کیا اور شکست اٹھا کر
 پلٹ گئے اور اب غالب ہو گئے تم پر قوم ضعیف ترین خلق کی چونکہ بدن اور بھوکے اور بے سامان اور بے پھیا بین اور مار ڈالا انھوں نے
 گلو بھرے اور حوران بین اور غالب ہو گئے تم پر اجنادین اور دشمن اور بھلاک و حرص میں پس سکوت کیا قوم نے اس کلام کے جواب سے
 اور ڈھکھڑاہوا ایک قس عالم اسکے دین کا اور کہا اسنے کہ ای بادشاہ آیا جانتا ہو تو کسوجہ سے عرب ہم پر غلبہ دے گئے ہیں اسنے کہا کہ نین قس
 کہا کہ وہ اسوجہ سے غلبہ دے گئے ہیں کہ ہماری قوم نے تیرے اور بدل کیا ہوا اپنے دین میں اور انکار کی انھوں نے اس چیز کی جسکو شیخ بین
 لائے تھے پس ظلم کیا بعضوں نے بعض پر اور کوئی اکلین یا منہدم بالمعروف اور شیخ عن المنکر کا نہیں ہوا اور انکان کر دیا انھوں نے اپنی ناک
 کو اور کھایا سو کو اور مرتکب ہوئے زنا کے اور ظالم ہوئے انہیں گناہ اور بدکار اور اہل عرب کا حال یہ ہے کہ فرمانبرداری کرتے ہیں جو
 کو کہ اپنے پروردگار کی اور اپنے نبی کی عبادت کرتے ہیں رات کو اور روزہ رکھتے ہیں دنگ اور نہیں سستی کرتے ہیں وہ اپنے پروردگار کی
 یاد اور اپنے نبی پرورد و بھیجے سے اور کوئی انہیں ایسا نہیں ہے کہ ایک دوسرے پر ظلم اور برائی کا اظہار کرے اور خصلت اور عادت انکی
 راستی اور عبادت ہے اگر حکم کرتے ہیں آرزو نہیں پھرتے ہیں اور اگر حکم کرتے ہیں تو نہیں پھینچتے ہیں وہ جان لیا ہوا انھوں نے اس
 اور کو دنیا نیست ہو نیا الی ہوا اور عالم آخرت پا رہا اور باقی ہوا پس جب سنا بادشاہ نے یہ کلام کہا اسنے کہ بالفور اسی جہ سے غلبہ دے
 گئے ہیں اہل عرب تمہارے اور پروردگار تیرا قول یہ ہے پس کوئی ضرورت نہیں ہے مجھ کو تمہاری بددستی کی اور نہ قیام کرو زنگا میں تمہارے چ بین

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

اور جبکہ یہ حال درخشاں تھی دریافت کرنے تعداد لشکر و کئی پس جب قریب ہمارے پہنچیں فوجیں روم کی بیوک میں چڑھ گئیں
ایک دو بیچ زمین پر پس شمار کیے میں نے بنی نشان جب ٹھہرے وہ اپنی گھوڑوں میں بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
روماس حاکم بصرے کو واسطے دریافت اور تلاش انکی تعداد کے پس گئے روماس بہ تبدیل وضع اپنے اور غائب ہو وہ ایک دن رات
پہنچا اس نے پس جب دیکھا کہ اپنے انکو دیکھا ہوئے ہم ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنسے اُنھوں نے
کہا کہ سنا تھا میں نے قوم کو ذکر کرتے تھے کہ کل فوج دس لاکھ ہے پس نہیں جانتا نہیں کہ وہ اس غرض سے یہ تعداد بیان کرتے ہیں کہ میں
اُس کو ہمارے جاسوس اور بیان کریں وہ جسے ناکہ ڈرو تم لوگ اُنسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اورداس تمھاری فوج میں ہر نشانیکے
نیشے کئے لوگ ہوتے ہیں پس کہا روماس نے کہ اورداس ہمارے لشکر و زمین ہر نشانیکے نیچے چاس ہزار تھے میں پس جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح
نے کہ اورداس کو کہا اللہ اکبر بشروا پھر بڑھا اُنھوں نے اس آیت کو کم من فتۃ تلیقۃ آخر تک و اقدمی رحمۃ اللہ بیان کیا ہر کہ جب ہر قل
نے طلحہ اور شکوہ کیا اپنے لشکر کو باہان انبی کا اور خلعت دی اُسکو سوار ہوا ہر قل اور لوگ اور بجائے گئے قرناے واسطے کوچ کے اور
اٹھا ہر قل اب فارس پر واسطے رخصت کرنے اپنے لشکر کے اور چلا ساق اُنکے وصیت کرتا ہوا اور کما قناطر اور جہیز اور دریاں اور اپنے
بچے اپنے قوربر سے کہ لیوے اور اختیار کرے ہر ایک تم میں سے ایک راہ کو اور حکم ہر ایک کا تم میں سے جاری اور نافذ ہوگا اُسکے لشکر پر
سوقت تک کہ صف بندی کرو تم عرب سلین پس حکم رانی تم میں واسطے باہان کے ہوگی کہ اُسکے ہاتھ کے اوپر کوئی ہاتھ نہ ہوگا اور جان تو تم
ہل کر کو تمھارے و اہل عرب کے بیچ میں ہی واقع جنگ ہو پس اگر غالب ہو جاؤ گے وہ تمہیں اکتفا اور قناعت کرینگے وہ شام کے شہر دیر
بھی لکھ بید کرینگے ہم میں اور ڈھونڈھینگے انکو جس شہر میں تم جاؤ گے اور نہ اکتفا کرینگے بالہ سوائے جانکے اور بناؤ گے تمھارے بیٹوں کو غلام اور
لاؤ گے تمھاری انکی بیکو ملکیت میں اور تمھاری حورتوں کو لونڈیاں بناؤ گے پس صبر کرو تم لڑائی پر اور مدد دو اپنے دین اور شہر کو
واقعی احمد اللہ نے روایت کی ہر کہ پھر روانہ کیا اُسے قناطر کو اور پھر کھائی طرطوس اور جبلا اور لاؤ قبیہ پھاؤ نکا اور بھیجا جہیز کو
راہ و معرات اور میر میں کی اور روانہ کیا قوربر کو حلب اور حماہ کو اور بھیجا ویرجان کیا رضی اللہ عنہم اور نفس میں پر اور روانہ ہوا
باہان انبی پیچھے ہر قوم کے مع اپنے لشکر کے اور پیدل لوگ اُسکے آگے آگے تھے کہ دور کرتے تھے پیچروں اور کھنڈے درختوں کو راہ سے اور زمین گرا
کرتے تھے کسی شہر میں گریہ کہ سختی کرتے تھے وہ انکے لوگوں پر اور رانگتے اور لیتے تھے اُنسے مرغیان اور چربان اور وہ جہیز جسکی طاقت اور
قدرت انکو تھی اور لوگ دعا کرتے تھے اپنے اور کہتے تھے کہ خدا انکو پھر ہم پر لاوے اور جبکہ بن اییم الغسانی تقدتہ ہمیش عقا اور اُسکے ساتھ
بنو غسان تھے راوی نے بیان کیا ہر کہ جب بھیجا ہر قل طاعی نے اپنے لشکر کو واسطے لڑائی سلیمان کے موجود تھے جاسوس ابو عبیدہ
بن الجراح کے معاہد میں سے لشکر و زمین میں کہ دریافت کرتے تھا اخبار روم کے پس جب پہنچا لشکر شیزہ تک چلا ہوئے اُنسے جاسوس ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور چلے ڈھونڈھتے ہوئے سلیمان کے لشکر کو پس نہایا انکو حص میں اور کہا لوگوں نے اُنسے کہ لشکر سلیمان کو نکا جاوے
میں ہر اس واسطے کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے جب فتح کیا حص کو چھوڑا تھا اہل حص کے نزدیک اُس شخص کو چلیتا تھا اُنسے خراج
اور جزیہ اور جاسوس چکر جاوے میں پہنچے اور جو دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے بیان کیا پس سنا ابو عبیدہ بن الجراح نے

[illegible]

اور اس مثل شکست اور نہ عزت کے تھے واقع ہوا یہ کہ مشورہ دو مجبور تہمت کرے اللہ تمہیں اٹھ کھڑے ہوئے قیس بن سبیر المرادی غنی اللہ
عنه اور کہا کہ ایامین الامۃ نہ پھر بیگی ہم اپنے اہل و عیال کی طرف صبح اور سالم اگر نکل جائیں گے ہم ملک شام سے کبھی اور کیونکر
بچوڑینگے ہم جتنے بچنے والے اور نہرین اور کھیتی اور انگر اور سونا اور چاندی اور دریشی کپڑا اور کیونکر پھر بیگی ہم بجانب قحط حجاز اور
زین خشک بے گیاہ اور غذا بے لباس صوف کے اور ملک اس مقام میں مثل ایسے عیش و وسیع اور پاک میں ہیں کہ اگر مار ڈائے جائیں گے
ہم میان پس ہشت وعدہ گاہ ہماری ہو اور ہونگے ہم بیسی لغتوں کے کہ ہر ایک نے نزدیک کر لیا اللہ شخص کو جو چھوڑ لگا اور جاو لگا طرف
عالم ثابت اور برقرار اور ہمالی کے محمد مختار صلی اللہ علیہ آلو سلم کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ بچے ہیں قیس بن سبیر اور کلام حق کا
انھوں نے پھر کہا کہ ایو کو آ یا بلو گے تم بجانب شہر تھیا اور ڈھیلے کے اور چھوڑ دو گے تم ان گروں کے واسطے مخلون اور شہر بنا ہوں اور
باغون اور برون اور کھانوں اور پینوں اور چاندی کو تحقیق سچ ہیں قیس اپنے کلام میں اور ہم منین جانیو اے ہن نبی جگہ سے تاہیکہ
حکم کرے اللہ تعالیٰ اہم سچ ہیں اور وہ بہترین حکم کیونکہ اہو پس اٹھ کھڑے ہوئے قیس بن سبیر اور کہا کہ سچ کرے اللہ تعالیٰ تمہارے کلام کا
وراعانت کرے تمہاری سرداری پر اور نہ جدا ہو تم اپنی جگہ سے اور پھر دوسرا کو تم اللہ غالب پس اگر جانی بیگی تھے فتح عالم کی مہد
رکتے ہیں ہم کہ نہ جانا بیگا ہم سے تو اب اس عالم کا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے قیس بن سبیر سے کہ مشکور کرے اللہ تعالیٰ تمہارا
کا نو کو پس سے تمہاری ہو اور بے در پے ہوا قول سلماؤ کا ساتھ اچھائی تجویر قیس بن سبیر کے کفر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کہ وہ چپ تھے
اور کچھ نہیں بولتے قیس نے آئے اٹھ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور کہا کہ ایو اباسیلیمان تحقیق تم موزرگ مثل و تیر سوا اور چالا کہ
ہو اور تم صاحب راہ اور ارادہ اور ہر سب کاموں کے ہو پس تم کیا کہتے ہو قیس کے کلام میں پس کہا خالد بن الولید نے کہ ہاں سنا
میں نے مشورہ قیس کا کر لیا میری راہ سوائے انکی اس کے ہو لیکن میں نہیں چاہتا ہوں کہ مخالفت کروغنین مسلمانوں کی اور تحقیق متفق ہوگی
ہو راے انکی سبک کے ٹھہرنے میں ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ بیان کرو تم رحمت کرے اللہ تمہیں اگر ہوگی راے تمہاری موافق
واسطے مسلمانوں کے اختیار کرونگا پس اسکو اور ہونگا میں تابع تمہاری راے کا پس کہا خالد بن الولید نے کہ جان دو تم اسکا حال
کو کہ اگر ٹھہرے رہو گے اپنی سبک میں پس تحقیق اعانت دو گے تم اپنے اوپر دشمن کو اس واسطے کہ یہ مقام جابیہ کا نزدیک ہو
قیساریہ سے اور سمیر قسطنطین ہر قل کا بیٹا چالیس ہزار کی جماعت سے ہو اور اہل اردن بسبب تمہارے خوف کے وہاں
رہا ہو ہے ہیں اور میں تم کو یہ مشورہ دیتا ہوں کہ کوئی کرو تم اپنی جگہ سے اس طرح سے کہ گویا تم استقبال کرینو اے ہوا نے دشمن کے
اور چھوڑ دو تم اذرعات کو پس پشت اپنے یہاں تک کہ جاؤ تم برموک میں اور ہوگی مدد اور ملک میرا موغنین کے پاس سے
اگر ملنے والی تم میں اور تم سامنے اپنے دشمن کے بچ جگہ کشادہ اور قابل دوڑانے اور گراوے گھوڑوں کے ہو کے پس جب کہا
خالد بن الولید نے یہ کام مسلمانوں نے کہا کہ مشورہ خالد بن الولید کا بہتر ہو کہ اسیر عمل کرنا چاہیے اور اٹھ کھڑے ہوئے ابو عیسان
اور کہا کہ ایو سردار عمل کرو تم خالد بن الولید کی راہ پر اور روانہ کرو انکو اس جانب کو جو نزدیک قادس ہو کہ یہودین وہ عجمین ہمارے
شکر اور دیوبوئے شکر کے جو اراون میں مقیم ہو کہ سختی اور دشواری میں نہ پڑے ہمارا شکر دقت ہمارے کوچ کرے اس واسطے کہ قریب ہو

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

ہوا نشانہ واسطے بلا کے پس طبع بنایا اپنے انبی جان کو واسطے ان عرب کے سین بچانے تھے رومی جن بات کو اور سکوت کرتے تھے
 ان کے جواب سے اور ہمیشہ لیتے تھے عوام الناس کو آگے اپنے تا اینکه پہنچے وہ یہ یوں کہ میں پس اترے وہ بمقام دیر الجبل کے اور
 وہ نزدیک تھا زمین بقاد اور جولان سے اور اپنے اور مسلمانوں کے بچپن میں فرسخ جگہ چھوٹی اور پڑاؤ کے لشکر کا چھ فرسخ طول اور
 عرض میں تھا پس جب پورا ہو گیا لشکر دم کا دکھلائی دیے اور قریب ہوئے اگلے گروہ ان کے مسلمانوں کے لشکر پر اور غفادہ جہل بن
 ویم غسانی اور ساتھ ہزار عرب متفرقہ جو مقدمہ انجیش باہان کے تھے پس جب کچھ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بجا نہ بکرت
 دشمن کے کہا انھوں نے کاحول و کاقوتیہ باللہ العلی العظیم عظیم بن عامر نے بیان کیا ہوا کہ نہیں سنا بہت دیا جاتا تھا
 لشکر و بیوہ کا گروہ جھیل ہوئی کثیری کے جس وقت نہ کر دیتی ہو وہ کنار ہاے آسمان اور زمین کو بسبب نبی کثرت کے اور دیکھا میں نے
 مسلمانوں کو کہ ہل گئیں لگتیں ان کی اور ظاہر ہوا کہ ریح اور گھبراہٹ اور زمین جدا ہوتے تھے وہ بقول کاحول و کاقوتیہ باللہ
 العلی العظیم سے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ دیکھتے تھے اٹکی طرف اور کہتے تھے سر ہما افوغ علینا حبس او ثبت
 اقل احنا احر ایت تک ورا اختیار کیا مسلمانوں نے احتیاط کو اور بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے جاسوسوں کو اور دیکھ کر
 ان کو کہ داخل ہو دیں وہ قوم کے لشکر میں اور دریافت کریں مسلمانوں کے واسطے خبر اٹکی پس مردانہ ہوئے اور غائب رہے
 ایک دن اور ایک رات اور پھر وہ بجا نہ لشکر مسلمانوں کے اور بیان کیا اُسے حال تو راؤ انکا اور گروہ اور گھوڑے اور تمھیا رو نکا
 میں کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اسید رکھتا ہوں نہیں اللہ سے اس امر کی کہ ہوا جو ساز سامان انکا مال غنیمت ہمارے واسطے
 پس جب اُتر باہان سے اپنے لشکر کے مسلمانوں کے مقابلے میں نہریہ موکل و ربلد قناد اور اراض جولان اور بلد سو اوپر چند روز
 نہ رہے وہ مسلمانوں سے اور زمین ڈالا انیر لڑائی کو واقعہ بھی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہوا کہ سبب توقف اور بچھ جانے باہان کا مسلمانوں
 کی لڑائی سے یہ تھا کہ ہر قل نے ایک ایلی بھیج کر باہان کو یہ کہلا بھیجا تھا کہ نہ جاری کرو لڑائی کو اپنے اور مسلمانوں کے بیچ میں یہاں تک
 کہ بھیجے تو اُن کے پاس ایک ایلی بھیج کر اور وعدہ کرواؤ اُسے ہماری طرف سے ہر سال میں ساتھ مال کے واسطے اُن کے سوار عرضی اللہ
 عنہ اور اُن کے ہر ماہ کے اور یہ کہ اُن کے قبضے میں رہیگا جابیہ سے جاز تک پس جب پہنچا ایلی باہان کے پاس اور بیان کیا اس سے
 پس کہا باہان نے کہ افسوس ہو کہ بلا دیں عرب ہوا اس امر کی طرف پس کہا جریر نے کہ جو بادشاہ نے کہا اُس کے کرنے میں ٹھکرو کیا
 مشقت ہو گی پس کہا باہان نے جریر سے کہ جاتو اٹکی طرف اور طلب کرو انہیں سے کسی ایسے مرد عاقل کو جس سے بات چیت
 کرے تو اس امر میں جو سننا ہو تو نے اور کو ششش کرو اس معاملے میں پس پہنچے جریر نے ریشی کیڑے اور باندھا اُسے سر بندیشی
 سندھ اور ڈالیا کو غنیمت جہل و غیہ کو اور سوار ہوا ایک بڑے شہر کی چیر سنہری این تھا اور نکلا اُس کے ساتھ ایک زراوی قوم ندی سے
 پس جب ظاہر ہوئے قریب ہوا وہ مسلمانوں کے لشکر کے ٹھہرائے گئے سامنے اور کہا ان گروہ مسلمانوں کے سامنے آئے ہمارے بھار اسرار
 انکا پیش کریں ہم تمھیں کو اپنی شہید کہ ہم مصالحہ کریں اور نہ خونریزی کریں ہم اور سنا اُس کے کلام کو مسلمانوں نے اور آگاہ کیا
 ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس سنا وہ کہ وہ اپنے گھوڑے پر اور چلے جانا جریر کے ہاتھ کھل گئیں ان کے ہاتھ نہ جانے کی

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

گھوڑے پر سوار ہو کر گئے عبادہ بن صامت سامنے جبلہ کے پسینے کا جہلہ نے ایک مرد سخت سیاہ رنگ کو لکھ دیا وہ قوم شہوہ سے ہو
اور ڈرائے دیکھنے سے سبب بڑی اُنکے ذیل ڈول کے پسینے کا جہلہ نے کہا جو ان قوم کو لکھتے ہو عبادہ بن صامت نے کہا کہ میں اس قوم
سے ہوں کہ جس قوم کا آدمی تو نے طلب کیا ہو میں اولاد و دین عامر سے ہوں جبلہ نے کہا مبارک ہو تم کو کون قبیلہ سے ہو تم عبادہ بن صامت
نے کہا میں قبیلہ خزرج سے ہوں میں عبادہ بن صامت صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہوں میں سوال کرتا ہوں کہ جو تم کو لکھتے ہو میں
نے کہا وہ قبیلہ چچا کے ہیں میں کیا ہوں تمھاری طرف مگر اسوجہ سے کہ میں جانتا ہوں کہ اکثر تھاری جماعت کے لوگ قریب دیکھتے ہیں میں اس میں بھی خواہ
اور شہرہ دینے والا تھا راہوں اور یہ قوم جو آئے ہیں گروا کر دیکھا ہے اُنکی ساتھ ایسا لشکر ہے کہ نہیں سامنا ہو سکتا ہے تو اس سے اور لشکر
کے پیچھے لشکر اور یہ بات نہ کہو تم کہہنے کا ڈالا ہو تمھاری جماعت کو ایک بعد دوسرے اور جان لو تم کہ لڑائی گھوٹنے والی مثل ڈول
کے ہو اور اگر غالب ہو جاؤ گے وہ تم کو نہ تو مگوئی ہو کوئی چاہے پہاڑ گریب و راگردہ شکست اُٹھاؤ گے تو پلٹ جاؤ گے وہ اپنے لشکر اور
شہر رہا ہوں اور خزانوں اور شہروں کی طرف اور جو تھے پایا ہو نہیں لیا تو تم اور پھر جاؤ تم اپنے شہر و ملک عبادہ بن صامت نے کہا کہ فارغ ہوا
تو اپنے کلام سے جبلہ نے کہا کہ ہاں تم کو جو تم کو منظور ہو عبادہ بن صامت نے کہا کہ امی جبلہ آیا نہیں جانا تو نے اس چیز کو کہ ملائی ہو تم
تمھاری پہلی جماعت سے اجنادین وغیرہ میں اور کیونکر فتح اور غلبہ دیا ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر اور بھیجا دیا تمھارے نافرمانی کرنا والوں کو
ہم جانتے ہیں اس امر کو کہ جس قدر تمھاری جماعت باقی ہو اسکا معاملہ پراسان ہو گیا اور ہم رٹے ہیں اور لڑ گئے ایسے دین سے کہ
چاہتے ہیں ہم مدد ہی اُنکی نہیں دیتے ہیں ہم جو آگے آنا ہی ہمارے اور نہیں بہا کرتے ہیں ساتھ تمھاری جماعت کے اور ہم حریص
اور خواہشمند ہیں فوزیری کے پس نہیں دیکھتے ہیں ہم کوئی چیز بہت پیچی و میوئے خوئے اور میں دعوت کرتا ہوں امی جبلہ تم کو بجانب
اسلام کے اور داخل ہو تو اس اپنی قوم کے ہمارے دین میں تاکہ حاصل ہو جو بزرگی دنیا و آخرت کی اور نہ تو تالیسے امر کا کہ فدا کرے تو
اپنی جان کو اپہر ساتھ بڑائی اور شفقت کے اور تو رؤسائے عرب سے ہو اور ہمارا دین ظاہر اور غالب ہو چکا ہو یہ معیت کر اور اختیار کر
تو راہ اس شخص کی جسے رجوع بجانب حق کے کی اور کہ تو سکا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس خشناک ہو اجلہ کلام عبادہ بن صامت
اور کہا اُسے کہ جب ہو تم میرے سامنے ایسے کلام سے کہ نہیں جدا ہو نہ لالہ نہیں اپنے دین سے عبادہ بن صامت نے کہا کہ اگر انکار کرتا ہوں تو
اور بھیگا اپنے کفر پس ڈراہیں امر سے کہ دالین ہم نہ جو اول نیزہ باری میں کہ ہم گزند پہونچا پیو اے میں لڑائی میں اور اگر لیونگی تجھ کو ہماری
الوہ میں تو یہ باری یاد دیکھا تو اُنکی لڑائی تیری سے اور چھوڑ دے تو ہو کہ اور وہیونکوا اپنے مال پر کہ وہ نسبت تیرے آسان اور سبک ہیں اور
اگر انکار کرے گا پس اُسے ورا تا وہ بھیگا اُنکی مدد ہی پر تو اُنکی بھیجہ چیز جو اُنکی آپس خشناک ہو اجلہ اور کہا اُسے کہ تم کسوچہ سے جو
اپنی تلوار سے دراتے ہو آیا نہیں ہوں میں مثل تمھارے اور نہیں ہوتا ہو ایک مرد دیگر مقابل ایک مرد کے عبادہ بن صامت
نے کہا کہ جان لیا ہو کہ تمھارے پاس کرو اور ہمارا نقصان کرنے آیا ہو حالانکہ ہم مثل تم کو گون کے نہیں میں سختی ہو تم پر حال ہو کہ
ہم باوصف اپنی قلت جماعت کے توحید کرتے ہیں اپنے پروردگار کی اور رد و بھیجتے ہیں اُسکے نبی پر اور ہمارے پیچھے ایک لشکر ہو کہ
وہ کنارہ ہمارے عالم کو جبلہ نے کہا کہ میں تمھارے پیچھے کوئی لشکر مثل اس لشکر کے جو تمھارے ساتھ ہو نہیں کیجھتا ہوں ورنہ کوئی اور گروہ تمھارا

[The text in this block is extremely faint and illegible due to extreme fading or damage. It appears to be a single column of handwritten script.]

شکستہ شکرین اور انکی شری سکی کا اور انکار کر کے وہ پھر جانے سے اور مادہ جنگ ہو گئے تو لکھنے انکی طرف کچھ ٹھہرے لوگ کہ یہ دیونگے انکا انکی نشت
 پس تعجب کیا ابوعبید بن الجراح نے خالد بن الولید کے کلام سے اور کیا اباسیلان کو تم تہہ تجزین کی ہو اور بخطابہ ہوا پھر تعجب کیا ابوعبید بن الجراح نے خالد بن الولید کے کلام سے اور کیا اباسیلان کو تم تہہ تجزین کی ہو اور بخطابہ ہوا پھر تعجب کیا ابوعبید بن الجراح نے خالد بن الولید کے کلام سے اور کیا اباسیلان کو تم تہہ تجزین کی ہو اور بخطابہ ہوا
 بلایا خالد بن الولید نے قیس بن سعید بن عبادہ خزرجی اور کعب بن مالک انصاری اور سنا بن جہل اور جابر بن عبد شمر اور ابی ایوب
 خالد بن نید کو جس جہاں ٹھہرے یہ لوگ خالد بن الولید کے سامنے کہا خالد بن الولید نے اُن سے کہ اُمید دگار ان خدا رسول کے یہ عرب انہوں نے تھا کہ
 اُن کے تہہ لڑنا چاہتے ہیں اور وہ قوم غسان اور ختم اور جہاد حمیر چھائی تھا یہ ہیں میں لکھو تم انکی طرف اور انکو کہو اُن سے اور کو شمش کر دے انکی
 پھیرنے میں لڑائی سے پس اگر وہ ایسا کرینگے تو بنو ورنہ لکھو انکی ہمارے تلوار میں گئے تھیں اور وہ دیکھتے ہم کافی انکی لڑائی کو پس انکے اصحاب کو ان
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وہ پہنچ شخص تھے انصار تھے تاہنیکہ سامنے ہوئے جہل کے اور جہاد کیا تھا جب انہوں نے مسلمانوں کے مقابلے میں بارادہ لڑائی
 یہاں تک کہ جب قریب ہوئے صحابہ قوم غسان سے پکارا انھوں نے کہ اگر وہ عرب کے قوم غسان اور ختم جہاد سے بھائی تھا رہے ہیں اور ہم چاہتے ہیں
 نزدیک ہونیکو تھے پس اجازت دی انکو جہل کے اپنی نزدیک انکی پس جب داخل ہوئے صحابہ پاس گئے اور وہ خیمہ سخن ریشمی میں جس میں فرش نذر
 بچھا ہوا تھا گلیہ لگائے بیٹھا تھا اور اُس کے گرد لوگ لالچھنے تھے پس عدوی اسکو متاعی سلطانین کے پس بلند کیا حیلے اُنکے متونو اور کہا اگر
 اولاد چھائی تم غزیر اور لیکلے ہوا دین آیا تھا تھااری طرف لوگوں شکر سے جسے دھانپ لیا یہ لکھو پھر چاہتے ہیں یہ پاس ایسے شخص کو نبی جماعت سے جسے انکا
 میں تجلزار شدت کی پس کو سامہ لکھو میرے پاس لایا پس سبکے پہلے کلام کیا اُس سے جابر بن عبد اللہ اور کہا انھوں نے کہ اگر چہ چاک نہ موندتے تو مجھے انکی انکا
 اسو سے کہ ہمارا دین نہیں قائم رہتا ہو اگر ساتھ نصیحت کے اور مسلمانوں کے واسطے نصیحت کرنا واجب ہو اسو سے کہ تو غزیر اور قرأتی ہو پس ہم
 اُنکے ہیں نیز پاس در خالی کہ جاتے ہیں ہم تجکو طرف سلام کے اور وہ جاکو تو اہل سلام سے اور ہمارا تیرا حال کسان ہو جاو گیا اسو سے کہ دین ہمارا
 بزرگ ہو او بنی ہمارے بزرگ اور دانا ہیں جہل بنے کہا کہ میں اس امر کو دوست نہیں رکھتا ہوں دین اپنے دین میں تمت کیا کیا ہوں اور تم کو
 عربوں اور خزرج نے پسند کیا ہو ایک امر کو او دین نے پسند کیا ہو اپنے واسطے ایک امر کو پس کہا اُس سے انصاف نہ کہ تو مر بزرگ ہو اور جہا
 آدمی نہیں بے علم رہ سکتا ہو اسلام اور اُس کے رتبے سے پس قبول کر تو اسلام کو تاکہ راہ ہو جاکو پس انکا کی جہل نے پس بت کچھ بچھا یا صحابہ نے
 جہل نے کہا دینا ہوں اس امر کو کہ جنت چھوڑ دو میں سے لڑائی کو اور وہ وہ غلیہ واسطے روم کے تیر تو نہ خیر نہ رہو نگاہیں اُنکے اس بات پر
 کہ نکال دینگے وہ مجکو میرے شہر سے اسو سے کہ روم نہیں راضی ہونگے مجھ سے اگر اس بات پر کہ روم میں سے اور انھوں نے مجکو بڑا بنایا ہو اور اگر
 داخل ہو جاو نگاہیں تھا رہے دین میں تو حیر اور ناخیر ہو نگاہیں صحابہ نے کہا کہ ہر گاہ تو اس سے نکال کر تاہی جہن جہن جو وقت کہ غالب اور فتح مند
 ہو جائینگے ہم تو مار دینگے ہم مجکو اسو سے کہ ہمارے تلوار میں بچھا رہا تھی میں ہر یونکو پس سختی لڑائی کی ساتھ غیر تیرے کے دوست تیرے ہمارا
 نزدیک اور ارادہ کیا صحابہ نے اُسکے ڈرانیکا تاکہ بچہ جاوے وہ رومیوں سے اور جہل نے انکار کی اس امر سے اور کہا قسم ہر حق صلیب
 کی ضرر لڑوں گا قوم سے اگرچہ ہو لڑائی بھائی اور سب بگناہوں سے پس کہا قیس بن سعید نے کہ تحقیق کیر لیا ہو شیطان نے
 تیرے دل کو اور تو دورخی ہلاک ہونے والوں سے ہی پس قریب تر تو دیکھ گیا ہم سے ایسی لڑائی کو کہ بوڑھا ہو جاوے گا
 بسبب اُسکے لڑکاپس اُسکے کھڑے ہوئے قیس اور کہا اپنی قوم سے کہ جہل تو دوری اور خواری ہو واسطے اُسکے جہل نے

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

بن فضل لعل سلی کمان بن صفوان بن امیه کمان بن شیل بن عمرو کمان بن رعیہ بن عامر کمان بن خضر بن الازور کمان بن رافع بن عیفر
 کمان بن عدی بن حاتم طائی کمان بن یزید بن عیفر بن ابی ایمن بن کمان کمان بن خضر بن الیمان کمان بن قیس بن الیمان کمان بن قیس
 بن سعید بن خزرجی کمان بن کعب بن مالک انصاری کمان بن شویب بن عمرو بن لغوی کمان بن عبادہ بن صامت کمان بن جابر بن عبد اللہ
 کمان بن ابی بکر انصاری کمان بن عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق الاموی کمان بن عبد اللہ بن عمر بن خطاب بعدوی کمان بن یزید بن الخطاب کمان بن
 رافع بن سہیل کمان بن یزید بن عامر کمان بن عبیدہ بن اوس کمان بن مالک بن خضر کمان بن حارث بن عبد کمان بن قنبر بن ابی الباہہ کمان بن عبد کندر
 بن عون کمان بن قیس کمان بن عباد بن عبید اللہ کمان بن رافع بن عیفر بن اوس بن قیس بن اوس بن قیس بن اوس بن قیس بن اوس بن قیس بن اوس بن قیس
 بن عبید بن ابی عبید کمان بن عبید بن قیس کمان بن بلال بن صابر کمان بن ابی ابی کمان بن کمال بن حارث کمان بن حمزہ بن عمر کمان
 بن عبید اللہ بن یزید و اقری رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ میں نے غصہ کر کے ذکر کیا اور تحقیق خالد بن الولید نے منتخب کیا اکثر قوم انصار
 سے ہیں کا قوم انصار نے خالد بن الولید کے کرتے میں آجے روز انصار کو اور بھیجے کرتے ہیں مساجد میں کو شاید ان کے دل میں کوئی بات ہو انصار
 کہیں سے یا یہ کہ انکو برگزیدہ کرتے ہیں واسطے لڑائی انکی قوم کے ناکہ دیکھیں وہ کہ کیسے صبر نگاہ میں یا ارادہ کرتے ہیں وہ ہل کر کا کہ
 کہ کریں انکو واسطے ہلاکی کے اور شفقت کرتے ہیں اولاد میں وہ ہیں جب سنا خالد بن الولید نے یہ کلام متوجہ ہوئے وہ بہانہ کہ انصار کے
 ہیں میں آئے اور کہا کہ قسم اللہ کی اسے اولاد میں عامر کے نہیں بلایا اور تجوز کیا میں نے تو لوگو اس معاملے میں جو کو پسند کیا ہو میں نے
 اپنی ذات کی واسطے اور نظر چھپے ہونا خواہ کے نیز اور انصار سے یا نہ اس واسطے کہ تمہارے دل میں ایمان نے جگہ لگائی ہو انصار نے کہا کہ تم سچے ہو یہ مصافحہ کیا
 اسنے اکثر قوم نے اندوہ نزدیک ہوئیے ساتھ انکے دل کے واقف می رحمہ اللہ نے میان کیا کہ ہو سکتے تھے ساتھ آویس نے خالد بن الولید نے
 حاطب بن عمرو کو بلایا پس جب بلایا انھوں نے حاطب بن عمرو کو ساتھ لے پیچھے ظاہر ہو ختم اور غصہ انکے چہرے سے اور حاطب کو شدت
 عداوت تھی اپنے بھائی سہیل کے ساتھ اسلام میں ارادہ اکثر کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یا رسول اللہ اگر قدرت پاؤنگا میں اپنے بھائی سہیل کے
 جو بہتر ہو یا تو نگا اسکو پس نبی فرماتے تھے مصطفیٰ انکی بھائی ایمان سے ہیں جب ہوا ان پر مرکب کا انکے کیا خالد بن الولید نے سہیل کو پیچھے چلا
 کو پس لاحق ہوئی حاطب کو عار اور انکے خالد بن الولید کے پاس اور کہا کہ میرے ولید کے تم ہمیشہ دشمن رہے خاندان بن عامر کے لگے کرتے تھے
 جسکو پیچھے ہونا چاہیے اور پیچھے کرتے ہو جسکو آگے ہونا چاہیے اور نہیں ارادہ کیا ہو تمہارا اس امر سے کہ میرے چھوڑ دو ہلکا اور مقدم کر دو ہمارے
 عیرواد نہیں خطا پیچھے تجوز یا میرا منہ میں عمر بن الخطاب کی تمہارے باب میں کہ تم ناکرتے ہو اپنی ولیری اور جو انفر دی ہر ساتھ اس جہیز کے جو فتح
 کی اللہ تعالیٰ نے تمہارے ہاتھ پر اور تم اپنے کو شجاع اور لوگوں کو اپنے سے کم جانتے ہو اور اگر میں نے خدا تعالیٰ سے حالانکہ اللہ تعالیٰ پر بھیجے
 اور تمہا کرتے ہیں زمینوں کو ملانا میں اپنی باک کو تمہاری باگ کے ساتھ اور اپنے گھوڑے کو تمہارے گھوڑے کے ساتھ اور حملہ کر تائیں اور تم ان کا ہر
 پس دیکھتے مسلمان کہ کون ہم میں کا بڑا صبر کرو لاہی مشرکین کی لڑائی پر اللہ تعالیٰ کی راہ میں پس خشنما کہ ہوے خالد بن الولید حاطب
 کے ساتھ اور کہا اسے کہ تم لو اور لوگوں کو کہنے کی بات ہو گئی اور دراز ہو میں زبانیں تمہاری گستاخیں یہاں تک کہ زیادہ کہاتے
 میرے لیے ولایت کو نزدیک عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اور میں نہیں جانتا ہوں اس امر کو تمہارے واسطے اس کلام میں کوئی گناہ ہے

[The page contains dense handwritten Persian script in a cursive style, likely from a historical manuscript.]

پورا کیا تو نے وضو کو اور بلند کیا آواز دنگو ساتھ اذان کے اور نماز صبح کی پڑھائی انکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے پس جب فراغت پائی
 فنون نے نماز سے تو سب کے پہلے جلدی کی نکلنے کی ٹرائی میں خالد بن الولید نے اور وہ شہار رجز پر پڑتے تھے اور گئے وہ اپنے اسباب کی طرف
 ورسپنا اپنے ہتھیار دنگو اور رخصت کیا اپنی ازواج کو اور سوار ہوا وہ آگے شکر سلیمان کو لے کر آیا ہوا تھا ساتھی انکے بس سب سے پہلے جو گئے انکے
 پاس وہ ابو عبیدہ بن الجراح تھے اور تھے ہمراہ انکے زبیر بن العوام اور انکے ساتھ انکی زوجا سمانت ابی بکر صدیق تھیں اور یکجا ان میں نے علی رضی اللہ عنہ تھے
 اور سوار ہوا کرتی فتنہ انکی سلامتی کی اور کتنی تھیں کہ ایو بھائی میرے نہ جبراً ہونا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھیجی کے بیٹے سے وقت اپنے حملہ
 رہنے کے کرنا تم وہ امر جو وہ کرنا اور کرنا تم اس طرح سے جس طرح وہ ٹرین اور نہ لاحق ہو تو انکے کے کام میں ملامت کسی ملامت کی بڑائی کی اور رخصت
 کیا احباب نبی نے اپنے اہل کو اور روانہ ہوئے اور خالد بن الولید انکے بھیجیں تھے گویا وہ شیر تھے اور گرد انکے شیر تھے یہاں تک کہ ٹھہرے وہ سامنے
 ہم یہاں جبلہ کے پس جب دیکھا جو غسان نے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف لانکہ وہ تھوڑے تھے گمان کیا انھوں نے کہ وہ بھیجے ہوئے آئے
 ہیں انکے پاس بطلب مصالح اور ترک ٹرائی کے اور چلا کر یکجا جبلہ نے اپنی قوم کو اور درخوست روانگی کی ان سے اور پکار کر کا غسان سے کہ جلدی کرتی
 بجانب مدوہی صلیب کے پس قبول کیا انھوں نے اور ایسا انھوں نے سامان ٹرائی کو اور بلند کیا صلبا نکو اور صف بندی واسطے ٹرائی کے
 اور بلند ہوا آفتاب پہ اور توڑا این جتنی مثال روشنی آفتاب کے اور چمک خود دیکھی مثل روشنی آگ کے تھی اور ٹھہرے وہ بانتظار اسلحہ کے کہ کیا کام
 کرتے ہیں جو اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور جب برابر ہوئیں دو دنوں جاعتین نکلے خالد بن الولید اپنے ساتھیوں کے پیچ سے اور پکار کر کہانی
 بلند آواز سے کہ امر عبادت کروا و صلیب کے اور کھائیوا و قربان کے نکلو اور چلو تم بجانب ٹرائی کے اور نیزہ باز کے پس جب سنا جیائے کلام
 خالد بن الولید کا ہانا کہ مسلمان بھیجے ہوئے نہیں آئے ہیں بلکہ ٹرینکے آئے ہیں پس نکلا جبلہ قلاب شکر سے اور وہ شہار رجز کے پڑھتا تھا پھر کہا
 جبلہ نے کہ کون شخص ہے ہمارا پکار رہا والا واسطے ہماری ٹرائی کے خالد بن الولید نے کہا کہ وہ شخص ہیں ہوں پس نکلو تم بجانب مثل ٹرائی کے جبلہ نے
 کہ تحقیق نہیں درست کیا ہوا اپنے کام کو تو تمھاری ٹرائی کے واسطے اور تم نہیں دوہوتے ہو ہماری ملاقات سے اور قسم ہر حق مسیح کی کہ نہ منظور کرنا
 ہم اس چیز کو جو تم ہم سے خواہاں ہو چلت جاؤ تم اپنی قوم کی طرف اور آگاہ کرو تم اس مرتے کہ سوائے ٹرائی کے ہم کچھ نہیں چاہتے ہیں پس ظاہر کیا اسکا
 بیہ خالد بن الولید نے تعجب کو اس کے کلام سے اور کہا کہ اچھا جبلہ کیا جانتا ہے کہ تم نہیں آئے ہیں مگر واسطے ٹرائی کے پس اگر تم ہماری نسبت یہ
 کہو گے کہ تم کو قلیل نہیں پس اللہ تعالیٰ مدد اور غلبہ دیکھا ہو کہ تم جبلہ نے کہا کہ ایو جان تحقیق غرور اور فریب کیا تم نے اپنی ذات اور قوم کے ساتھ
 جو تم ہے ٹرینکے آئے ہو خالد بن الولید نے کہا تو ایسا گمان نہ کر پس قسم ہر خدا کی ہم جبراً ہوں ہیں تم سے ٹرینکے ہر روز ہم میں کا تمھارے ایک ہزار کے واسطے
 کافی ہر آدمی ہمارے پیچھے ایسے قوم رہ گئے ہیں کہ وہ زیادہ خوشنم ہیں ٹرائی کے خواہن ریاس سے مدد پائی کی طرف جبلہ نے کہا کہ ایو بھائی غرور کے
 تحقیق میں بزرگ جانتا تھا تو غفل میں اور قصد کیا تھا میں نے تمھارے مقابلے میں چلانے اور بھیجے دلیر و نکو تا ایک سنا میں نے تم سے یہ کلام
 کہ تم ساتھ آدمی قصد ہماری ٹرائی کا رکھتے ہو اور ہم رئیس غسان اور قوم نخم اور جہلم کے ہیں اور اب ہم حملہ کرتے ہیں تمپر ساتھ ہزار سے
 پیش باقی رہیگا تم میں کا کوئی شخص اور پکار کر کہا جبلہ نے اپنی قوم کو کہ اے آل غسان حملہ کرو حملہ کرو پس حملہ کیا ساتھ ہزار نے ایک ہی
 ساتھ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور انکے ہمراہیوں پر پس ثابت قدمی کے انکے مقابلے میں صحابہ رضی اللہ عنہ نے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

بعضی کے بعض کے پاس و گروہ متفرق کا کھا جاتا تھا اس طرح سے کہ گویا کسی یکا یا بیوا سے آسمان سے پکار کر چکا یا تھا انکو اور اے خالد بن
 الولید اور اساتھی انکے وسط میں کہہ رہا تھا ایک سیاح سے تھے وہ بسبب لائق ہونے شہادت اور شدت کے پیش سس اور تلاش کی اسپنے
 ساقیوں کی خالد بن الولید نے پیش دیکھا انہیں انہیں مردوں کو پس طمانچے مارتے تھے وہ اپنے مخموس اور کہتے تھے کہ ہلاک کیا تو نے مسلمانوں کو اور چھ
 ولید کے کل پروردگار عالم کے سامنے تجا کو اس پر میں کیا عذر ہو گا پس دیکھا انکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اور پکار کر کہا اے اے کیا حال
 ہو چکا اور خالد انھوں نے کہا کہ اسرار کم گویا میں نے مسلمانوں سے چالیس شخصوں کو بھلا انکے زیر بن العوام و فضل بن عباس اور جابر و ابو ب
 اور فان اور فلان شمسواران مسلمین ہیں پس اس سے مراجع کی اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے لا حول و کوا تو لا اھو باللہ العلی العظیم اور کہا اے
 خالد میں نے کہا تھا تھے کہ تمھارا غور و قریب تر ہمارے ساتھ کچھ نہ کچھ کر لیا پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے انا للہ وانا الیہ راجعون پس کہا اے
 سلام بن احوں اسلمی سے کہ اسرار تو تم جبکہ لڑائی کو اور تلاش کرو صحابہ کو پس اگر دیکھو گے تم انکو تو خبر ورنہ لوگ یا تو قید ہو گے ہیں یا قاتل
 کفار کا کیا ہو پس الائی گشتیں ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس ششلیں آگ کی اور ورائے وہ لڑائی کی جگہ میں ہیں دیکھا انھوں نے کہ بنی غسان
 سے پانچ ہزار آدمی مارے گئے ہیں اور صحابہ سے دس آدمی شہید ہوئے ہیں ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ احتمال ہے کہ بنی غسان قید میں
 ہیں یا مشرکین کا بیچا کیا ہو پھر کہا انھوں نے اللہ وامن علینا بالفرج وکما یفجعنا یا بن عمہ نبیہا وکلا یا بن عمہ لفقہ
 پھر کہا انھوں نے کہا کہ گروہ مسلمانوں کے کون شخص تم میں سے بھیجا کر لگانا تم کا اور دریافت کر لیا جسے مسلمانوں کی اور ثواب و عفو
 کسی اللہ تعالیٰ پر ہوگی پس منظور کیا اس پر کو خالد بن الولید نے اور کہا کہ میں ایسا کرونگا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ تم اس کلم
 نوذکر کہ تم تھکے اور مشقت اٹھائے ہوئے ہو خالد بن الولید نے کہا قسم پر خدا کی میں ضرور جاؤنگا انکی تلاش کو پھر بدل لیا خالد بن
 ولید نے اپنے گھوڑے کو ہارم بن جبریک گھوڑے سے جسکا نام ہر طال تھا کہ تیز روی میں نہیں تھا تھا اس سے مگر غبار پس کہا ان سے
 گھوڑے کے مالک نے اے اباسیلمان بشارت ہو تو کو ساتھ اس چہرے کے خوش کر لی تھو کہ ایسے گھوڑے پر تم سوار ہو کہ جسکی سوار میں
 نے احمد اور خیمہ اور ذات السلاسل اور مہوک اور بجا مصر میں کی ہو اور سوار ہوئے تھے اس پر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
 و غزوہ خیبہ کے اور سوار ہوئے تھے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بروردہ کے جب کہا تھا انھوں نے کہ لڑو گائیں ساتھ انکے ہمراہ ان
 وولن میرے پس خوش ہوئے خالد بن الولید اور ڈالیا اسکی باگ کو بطاب ثواب قوم و تبعیت کی انکی ایک مسلمانوں سے پس بہت
 دور نہیں چلے تھے خالد بن الولید کو دفعہ سنی انھوں نے کوا و تملیل اور تکبیر کی پس جواب دیا خالد بن الولید نے مثل اس کے پس انکی
 قوم خالد بن الولید کی طرف کہ آگے آگے زیر بن العوام و فضل بن عباس تھے پس جب دیکھا خالد بن الولید نے انکی طرف مرجا
 کہا اے اے العظیم کی انکی اور سلام کیا آپید و کہا فضل بن عباس سے کہا و ابن عم رسول اللہ کے کیا حال تھا تھا انھوں نے کہا
 کہ اے اباسیلمان شکست دی اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو اور پھیر دیا انکو انکے پیچھے پس تعاقب کیا انکو اور یہ ادراسو جہ سے پہنچے کیا
 تھا کہ کچھ لوگ ہم میں کے قید ہو گئے ہیں پس اس سید کی پہنچے رہائی کی پیش دیکھا پہنچے انکو اور بیشک وہ مار ڈالے گئے ہیں خالد بن الولید نے
 کہا کہ قوم ضرور قید میں ہیں زیر بن العوام نے اے پوچھا کہ ان کی قید کا حال تم کو کمان سے معلوم ہوا خالد بن الولید نے

سہارے کوئی شخص سے تین اس پریت ملاست اور قصہ کرتا اور بیان کیا اسنے حال سختی اور تنگی پیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اور صدیق رضی اللہ عنہ کا پھر کہا کہ اوصفہ ایمانین چاہتا تھے کہ تھے وہ دونوں میرے ساتھی اور سہارے وہ ایک دن کو اور میں جا رہا
 ہوں کہ انکے طریقے کی معرفت میں رفاقت کو نہ پھر کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ اگر مرضی اللہ تعالیٰ تھا کہ واسطے دعا کی ہو
 تو میرے چیکے تم قبولیت دعا کو اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس کہا عباد اللہ نے قسم دے خدا کی راہ میں ایمانین کہ جو فقہا اہل حضرت عمر رضی اللہ عنہ
 کے اپنے ذکر کے ہیں میں انکو اتار ہوں وہ لیکن میں اس کے سوا ایک دعا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کی دعا چاہتا ہوں چچا
 نزدیک قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پڑھا یا حضرت علی نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے حضرت امام حسن اور
 حضرت امام حسین اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے اور پڑھی تھیں اس کے پاس حضرت صفوان اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما پھر پڑھا حضرت
 علی کرم اللہ وجہہ نے اس دعا کو اللہ تعالیٰ اقرب الیک یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعا کو تسلیم بہ اندھا جبیت دعوت
 وغیرہ غیبیہ کے اسکا صحت علی عبد اللہ طریقہ و طریقہ لایا وایدات انتخاب غیبک بنصرک یا ذا الجلال والاکرام اور
 انہیں اس دعا سے حضرت علی کی دعا پس کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ روانہ ہوا کہ جیسے قرط کے سین تحقیق اللہ تعالیٰ نہ پھر کیا
 دعا علی اور عمر اور عباس اور حسین اور زون النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حالانکہ وسیلہ اختیار کیا ہو پتے اسکی طرف ساف
 ہر گز ترین خلائق کے علم اللہ نے بیان کیا کہ لنگر یا سہارا بن حجر شریف سے اور میں خوش تھا اور سوار ہوا میں اپنی
 اونٹنی پر اور دریا میں اسکو دشت ہے آب و گیاہ میں بعد نماز عصر کے اسی دن کہ جس روز میں درمیان طیبہ میں داخل ہوا تھا
 اور میں نگاہ رکھتا تھا قطع راہ کو پس جب علی تاریکی اور آبی رات حبشی کو دی میں نے باگ اونٹنی کی پس جب جانا میں نے
 کہ وہ جھکے ہوئے اڑتی ہو اور اسی طرح میں تین دن برابر جلتا رہا پس جب ہوا وقت عصر کا بیسے دن سے قریب ہوا
 میں یہ سوک کے اور نما میں نے شورازان اور تکبیر مسلمانوں کا پس قصد کیا میں نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے خیمے کا
 پس بٹھایا میں نے اپنی اونٹنی کو اور اتر میں اس کے پالانے اور سلام کیا میں نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو سلام کیا پس
 جواب سلام کا دیا انھوں نے جھک کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ میں تعجب کرتا ہوں تمہارے جاہلے جانے اور پھر آئیے حالانکہ راستہ
 دور ہو اور جہالت سے کہ تم ہرے جدا ہوے دس دن گذرے ہیں پس آگاہ کیا میں نے انکو یحییٰ بن عامر حضرت عمر اور حضرت علی رضی
 اللہ عنہما سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ سچ ہوا انکی معائنہ پیری ہوائی ہو پھر پڑھا انھوں نے خط مسلمانوں کو پیش ہوے
 ان کے اور کہا انھوں نے کہ میں کوئی ایسا نہیں ہو کہ نہ چاہتا ہوں شہادت کو میں اللہ تعالیٰ پر وفادار ہوں کہ وہ شہادت پر وفادار ہوں کہ اللہ
 نے عمر بن العلاء سے انھوں نے ایک مرتبہ سے روایت کی کہ کما اس مرد نے کہ جہوت کے بولے اللہ بن قرط ہمارے لشکر میں کہ قبتہ
 شہانے آوازیں ڈرا بیوا کی کو پس دوڑے ہم آوازوں کی طرف کہ اس وقت دیکھا ہے قوم میں کو صیحا اور نہ پھر پڑھا
 اور بلال دین اور عتبہ اور ذی جبلہ اور حنا جرد اور خواہ اور حضرت صہب سے کہ گئے تھے واسطے جہاد کے تھرا
 انکی چہرہ رضی اور پیشروانکے جابر بن خویلد الربیع تھے پس سلام کیا میں نے انکو اور مرجا کہا اسنے اور میں انکی تھی

Handwritten text in a cursive script, likely Persian or Arabic, filling the page. The text is arranged in approximately 25 horizontal lines. The script is dense and flowing, characteristic of historical manuscripts. The ink is dark, and the paper appears aged with some visible texture and slight discoloration. The text is written in a right-to-left direction, as is traditional for these languages. The lines are closely spaced, and the overall appearance is that of a continuous narrative or a detailed record.

گویا میں ایک باغ سنبل اور ہر کین ہوں چین درخت اور پھل ہیں اور میں اس کے پھل کھاتا ہوں اور اس کی ہر دھن کا پانی پیتا ہوں اور جنتا تھا
 میں پھل اور دیتا تھا میں اپنے ساتھیوں کو اور وہ کھاتے تھے اور میں اس سے خوش نہ تھا کہ دفعۃً نکلا میری طرف اُن درختوں سے
 ایک بڑا شیر پس دیکھا اُس نے میرے ٹھکانے کی طرف اور قصد ناگمان و راہ کا کیا پتلا اور میں خوفناک تھا کہ اُس کی قوت لگے اُس شیر پر دو اور بڑے شیر
 پس گراویا اُن دونوں نے زمین پر اس کو پس سنا میں نے اُس سے ایک بڑی آواز کو پس سنا اور یہ کہ گویا میں جواب دے اُس نے اُس کی پٹھان
 تھی پس تعبیر کی میں نے کہ یہ مال غنیمت ہو گا کہ جاصل کر کے مسلمان اس کو اور میں پیچھا ہوا قرآن شریف پڑھا تھا کہ دفعۃً سنا میں نے آواز
 دینے والے غیب کو کہ پکارا تھا جنگل میں اور اشارۃً تقویت اور بشارت دہی کے پڑھا تھا سعید نے بیان کیا ہی کہ جب سنا میں نے
 اشارہ ہاتھ اور اس کی بشارت دہی کو مسلمانوں کے واسطے درباب حصول غنیمت کے سجدہ شکر اللہ تعالیٰ کا ادا کیا میں نے اور
 بیدار ہوئے مسلمان بسبب آواز ہاتھ کے پس پاؤں در کھامیں سے ایک شعر کو اور یاد رکھا شمشاخ بن حصن کلبی نے تین شعر و نگو اور پڑھ کر
 سنایا انھوں نے مجھ کو در خوش ہوئے مسلمان کلام ہاتھ کا شکر و خوش ہوئے والے کے واسطے حصول غنیمت کے اور نکلے مسلمان جنگل سے بعد
 پڑے نماز صبح کے اور پھل جنگل کا دھڑکھٹا پس دیکھا میں نے اس کو اور تحقیق کیا تو وہ جبل رفیع تھا پس جب دیکھا اور پیچھا میں نے اس کو
 نگریں میں نے اور نگریں میں مسلمانوں نے میرے نکیر کہنے سے اور کہا انھوں نے مجھے کہ کیا چیز دیکھی تیرے ایٹھے عامر کے میں نے کہا کہ نزدیک پوچھ
 ہم شام کے شہر کے کہ جبل رفیع اور کھڑا رہی میرے جاہل تھے اور کہا انھوں نے کہ ای سعید قیم کیا چیز پس کہا میں نے کہ میں نے اس
 بہار کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور کیا میں مسلمانوں کو لیکر غار کی طرف پس پڑھی مسلمانوں نے اس میں اور روانہ ہوئے
 ہم تا اینکه پوچھے ہم شہر عمار میں سعید نے بیان کیا کہ کہ تجاؤ کیا میں نے راہ سے ایک گاؤں کی طرف جکا نام آنجا اب تھا پس دیکھا
 میں نے گاؤں والوں کو کہ وہ نکلے تھے گاؤں سے مع لڑکے بالوں کے گویا کہ وہ چھوڑنے والے تھے گاؤں کو پس جب دیکھا مسلمانوں نے ان کو
 حملہ کیا انہر دون اس کے حکم دو تین ان کو حملہ کرنا پس قید کر لیا انھوں نے بعضوں کو اور بھری قوم گاؤں کی طرف اور پھٹی اُس میں ایک شہر بہار
 مضبوط پس پہاڑی انھوں نے اس میں پس نزدیک گیا میں شہر بہار کے اور پکار کر کہا میں نے اُن لوگوں سے جو نہیں تھے کہ سختی ہو تو پھر کیا حال
 اور تمہارا جو نکلے جاتے ہو تم اپنے گاؤں سے پس قریب آیا میرے ایک گاؤں والا ان میں سے اور کہا اُس نے کہ عرب ہم نکلے جاتے تھے
 اپنے گاؤں سے پس لگے کہ ہم تھے اور سب ہمارے جانب کیا پتلا کہ حاکم عمان نے پیام بھیجا تھا ہمارے پاس اور حکم کیا کہ روانہ ہو وین
 ہم اس کے پاس تاکہ ہو جاوین ہم اس کی حمایت میں آیا ہو سکتا ہو تھے اور وہ عرب کے ہم تھا ہی رشتہ داری اور اما دین میں ہیں پس کہا
 میں نے کہ ہاں ہم کو منظور ہے پس واقع ہوئی صلح ہمارے ان کے بیچ دس ہزار درہم پلاؤ رکھدی میں نے اس کو دست او بر صلح کی پس جب قصد
 کیا ہم نے چلنے کا کیا وہ تھا نے کہ تحقیق اس میں دیا اور یہ ذکر کر دیا تھے ہم کو اور وہ عرب کے اور ڈرتے ہیں ہم اپنی قوم سے اور جان آدمی اس کو کہ
 تقیطاً حاکم عمان کی طرف سے ضرور تلخو سختی ہو چکی پس اگر قلعہ مند ہوئے تم اس پر ہو گئے ہو کہ او تو تم کو پس کہا میں نے اُس سے کہ کیونکر تیرا وینکے ہم
 اس پر انھوں نے کہا کہ ملک ہاں ان میں سے کہا بھیجا ہو اس کے پاس کہ کوچ کرے وہ بجانب کنارے دریا کے قیساریہ کو تاکہ ہوئے وہ سنا
 قسطنطین بیٹے ہرقل بادشاہ کے کیا اور تفت پس اگر قلعہ مند ہوئے تم اس پر ہو گئے ہو کہ او تو تم کو پس کہا میں نے کہا کہ کس قدر اس کا لشکر ہوا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

دیکھا دیوں نے انکی طرف پھرے اپنی پشتوں پر جس حکم کیا زبیر بن العوام نے بطریق پراور نیزہ مارا اُسکے اور اُسکے گر کر دیا اسکو زبیر سے
 زمین پر اور جلدی بھیجا اللہ تعالیٰ نے اُسکی روح کو انگ کی طرف اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہما اذندھا اگر اوتھتے تھے شمشورہ کو دیکھو یا نہ
 کہ مارا اُٹھوں نے انکی جماعت سے ہنسنے کو اور پکار کر کہنا زبیر بن العوام نے کہ اگر وہ مسلمانوں کے پرکار اور قید کو تو تم کو موت کو اللہ تعالیٰ
 نہیں کہ تم فریب کیلئے جسکے اپنے دشمن کے ساتھ تادی سے بیان کیا کہ پیچھے ہم اپنی سعید کے اسجگہ میں دیکھا اُٹھوں نے بطرف حرکت
 کے پیش قدمی دیکھا اُٹھوں نے رویوں کو کہ پس میں رڑ ہے ہیں اور بعض انکے بعض کو قتل کرتے ہیں پس جب اندر دیکھا ہوتا کہ کئے سنا اُٹھوں
 نے آواز دیکھا تھلیل کو پس داخل ہوا ہے سب غبار میں پس آئے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ کہتے تھے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے چچا کا بیٹا ہوں پس نزدیک ہو گئے سعید انکے اور کہا کہ واسطے اللہ کے ہمیں کو کاری تھی اور فضل کہین تھارے ساتھ ہیں اصحاب
 ورحل اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فضل نے کہا کہ میرے ساتھ زبیر بن العوام ہیں سعید بن عامر نے بیان کیا کہ نہیں چھوٹ گیا قوم
 سے کوئی شخص مگر یہ کہ مارا گیا اور گرفتار ہوا تھا اور حاصل کیا مسلمانوں نے بڑے مال غنیمت کو اور سلام کیا بعضوں نے بعض کو
 پس آئے زبیر بن العوام سعید کے سامنے اور کہا کہ ابراہن عامر کس چیز نے روک رکھا تھا تلوچلے سے تا انیکہ پایا ہتھے تلوچوں میں
 حالانکہ اُنکے تھے سالم بن نفل العدوی اگاہ کیا تھا اُٹھوں نے ہلکو تھاری روانگی سے ہماری طرف کو پس بڑے ہوئے گمان مسلمانوں کے
 تھاری نسبت میں بھی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ہلکو تھارے و تاراج کو میں ہم عمان کو پس پہنچے ہم تھارے پاس پس شکر ہی
 اللہ کا سلامتی پرچہ حکم کیا زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ نے ہمارے سرد کا اور اُٹھا لیا سرد کو عرب نے نیزوں کی نو کو پیر اور تھے سرخار
 ہزار اور قیدی ایک ہزار اور چھوڑ دیا سعید بن عامر نے راہوں کو اور روانہ ہوئے مسلمان تا انیکہ پہنچے وہ قریب شکر مسلمانوں کے
 اور بلند کیا اپنی آواز دنگو ساتھ تکبیر اور تھلیل کے اور جواب دیا اُنکو ساتھ تھلیل اور تکبیر کے سب لشکر نے پس نبی جگہ سے نکلے
 ہلوگ رویوں کے اور دیکھا اُٹھوں نے آٹھ ہزار مسلمانوں کو اور سرد دنگو نیزوں کی نو کو پس تھیر ہو گئے وہ اس حال کے دیکھنے سے اور
 سلام کیا مسلمانوں نے سعید بن عامر رضی اللہ عنہ پراور بیان کیا مسلمانوں نے حال شامل ہونے مدد اللہ تعالیٰ اور حاصل ہوئے
 غنیمت رویوں کا ابو عبیدہ بن الجراح سے پس سجدہ شکر ادا کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور حکم کیا نسبت ایک ہزار رویوں کے
 پس ماری گئیں گروین انکی قسطنطنیہ بن سعید نے بیان کیا کہ سنیں دیکھا میں نے کسی لشکر رومی کو کہ پیرج رہا اُس سے کوئی شخص مگر
 لشکر عمان کو اور زبیر بن العوام نے لیا تھا اُن میں سے ایک غلام پس ٹھہرا اُنکے نزدیک میں دن اور بھاگ گیا بجانب لشکر یاہان
 کے اور ملاں و زبیر بن العوام کو اُسکے چلے جانے سے پس جو ختم ہوئے لڑائی کے ہاتھ آیا وہ ایک مسلمان کے پس دیکھا اسکو زبیر نے
 اور پچانا اسکو اور طالب کیا اسکا پیش دیا اُس شخص نے اُنکو پس جھگڑتے ہوئے آئے وہ دونوں پاس ابو عبیدہ بن الجراح کے پس
 حکم کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُسکی نسبت واسطے زبیر کے پس لیا اسکو زبیر نے اور تھارہ زبیر کے ساتھ یہاں تک کہ جھڑت
 انکی اُٹھوں نے مدنیہ طیبہ کو اور مضبوط ہوئے دل مسلمانوں کے بسبب اُنکے جائے اُنکے پاس واقعہ می رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ
 جب گرفتار ہو گئے پانچ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیرج ہوا اُنکے گم ہو گیا صحابہ کو اور سب سے زیادہ ابو عبیدہ بن الجراح کو

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

اور سعید بن زید اور سیرہ بن مسروق اور قیس بن ہیرہ اور شرجیل بن حسنہ اور یزید بن ابوسفیان اور سیل بن عمارہ قحطلی بن عمر
 النعمی اور جابر بن عبد اللہ الفزاری اور عبادہ بن مسرات اور سود بن سویہ المازنی اور ذوالکلاع النعمی اور مقداد بن عمر الرطبی اور مقداد
 بن اسود الکندی اور عمرو بن سعد کرب الزبیدی تھے رضی اللہ عنہم اور ہر ایک خاندان الولید منتخب کرتے رہے ایسے ہی بزرگ لوگ نہایت کم
 پورے کیا انکو ایک سو سوار کم ہر فرائین کا اکیلا نکلنے والا تھا ایک لشکر کے مقابلے میں اور سینا انھوں نے تھکایا رو نکلا اور باہر آئے
 اور ڈال لیا اپنے اوپر چادر نکلا اور لشکریاں خبر نکلا اور حوثہ صلیبیہ ڈال لیا ڈھال نکلا اور دائیں طرف اُنکے معاذ بن جبل اور یامین بن جباب
 اُنکے مقداد بن عمرو اور سب گرد اُنکے غلے معاذ بن جبل نے بیان کیا کہ اعلان کیا ہم نے وقت چلنے کے ساتھ نگیں اور تحلیل کے تھریں
 سالم نے بیان کیا کہ دیکھا میں نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو جو وقت کہ روانہ ہوئے خالد بن الولید اور ساتھی اُنکے پرٹھے
 تھے ایک آیت قرآن شریف کی اور اُنسوا اُنکے جاری تھے پس کہا میں نے کہ امیر سردار کون چیز نکلا تھی ہر انھوں نے کہا کہ امیر سیرہ سالم
 یہ لوگ قسم خدا کی مدد دینے والے اس میں کے ہیں پس اگر مصیبت ہو پچھ کسی کو ان میں سے ابو عبیدہ کی سرداری میں تو کیا انکا جواب اللہ
 کے نزدیک واقعتی رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ جب پہنچے خالد بن الولید اور ساتھی اُنکے قریب لشکر روم کے بڑھایا مسلمان نے اپنی
 نگاہوں میں دیکھا انھوں نے دشمن کے لشکر کو بائیں فرسخ تک اور باجگتا تھا اُنکے لشکر میں پس شور کر کے کہا خالد بن الولید اور اُنکے
 ساتھیوں نے لا الہ الا اللہ وحد لا شریک لدوان شجاع عبدالہ اور رسولہ پل سی حالمین تھے کہ اُنکے آئی اُنکے فوج طلحہ روم
 کی کہ پیشرو انکا جبہ اسیم انسانی تھا پس کہا اُنسے کہ تم کون ہو پس جواب دیا گیا کہ یہ خالد بن الولید ہیں کہ چاہتے ہیں باہان لکھنے ہیں اُنکے
 پاس بطوریچ کے بلاتے ہیں اسکو طرف ہدایت کے اُنسے کہ امیر و قوم اپنی جگہ پر اسوقت تک کہ اجازت حاصل کرو نہیں تھا راستے
 ملک باہان سے پھر آیا جبہ باہان کے پاس اور کہا کہ ابادشاہ تحقیق آئے ہیں سردار عرب کے خالد بن الولید اور ہمراہ اُنکے ایک سو سوار
 اُنکے صحاب سے ہیں گویا وہ شیر حملہ کر رہے ہیں پس کہا باہان نے میں نے توقف خالد بن الولید کو چاہا تھا اور اُنکے سواد و سرکین میں بلایا تھا
 پس اگر پھر اجبہ سامنے مسلمانوں کے اور کہا اُنسے کہ امیر و عرب ملک باہان نے نہیں طلب کیا تھا مگر تم خالد بن الولید کو کہ
 سوال کر رکھا وہ جس بات کا ارادہ کر لیا پس بتایا اُن دنوں میں صلح واقع ہو جاوے خالد بن الولید نے کہا کہ تو کہہ دے اپنے سردار سے
 کہ خالد نہ آویں گے تیرے پاس بلکہ صحاب اُنکے ہمراہ اُنکے ہونگے کہ میں نہیں بے بہا ہوں انکی راے اور مشورہ سے پس گیا جبہ باہان کے پاس
 اور گاد کیا اسکو گفتگو سے خالد بن الولید سے پس کہا باہان نے کہ اجازت دے تو انکو انکی پس جب آویں گے وہ سیرہ بن جریج کے پاس پس کہ تو انکو
 گھوڑوں سے اتر نیکا اور تلوار اُنکے جہاز کر نیکا پس گیا جبہ اور اپنے ساتھ چلنے کو اُنسے کہا پس چلے اور داخل ہوئے صحابہ رضی اللہ عنہم اور بطریق
 گرد اُنکے چلتے تھے اور خالد بن الولید سر جھکا گئے ہوئے خاموش تھے اور نہیں دیکھتے تھے دائیں اور بائیں کو اور ساتھی بھی اُنکے نہیں مکار اور
 اندیشہ کرتے تھے روم میں اور نہ اُنکے ساز و سامان میں یہاں تک کہ پہنچے وہ باہان کے خیمے تک پس جب سامنے ہوئے خیمے کے
 پکار کر کہا اُنسے جبہ سے کہ امیر و عرب کے پہنچ گئے تم بادشاہ کے خیمے تک پس اُتر و تم اپنے گھوڑوں سے اور رکھ دو تم اپنی تلوار و نگو پس
 کہا خالد بن الولید نے کہ گھوڑوں سے تو ہم اتر چکے مگر تلواریں ہماری بزرگی عزت ہیں اور ہم نہیں چھوڑیں گے اُس بزرگی

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

زیادتی کر دیاے لوگوں پر تھے ایک گروہ تمہین سے کہتے تھے اور درخواست کرتے تھے ہماری ایلی گری اور ہماری بخشش اور انعاموں کی پس ہم نے یہی کرتے تھے تمہارے ساتھ اور تعظیم کرتے تھے تمہارے مہمان کی اور بڑھاتے تھے تمہارے کو اور احسان کرنے تھے تمہارے اور ایفاے وعدہ کرتے تھے تمہیں اور ہم جانتے ہیں کہ سب قبائل عرب کے ہمارے اس معاملے کو جانتے ہیں اور ہمارے شکر گزار ہیں اس چیز پر جو بخشش کی تھی ہم نے اپنی نعمتوں بزرگ سے نکلیں نہیں اگر گاہ ہوے ہم تا انیکہ کہ تم ہمارے یہاں ساتھ گھوڑوں اور مردوں کے اور جانا پہنچے کہ تم آئے ہو طلب اس چیز کے ہم سے جسکو طلب کیا تھا تمہارے بھائیوں نے پس ناگمان تم سے خلافت پائے گئے یہاں تک کہ آئے تم در داخلہ قتل کرتے ہو مردوں کو اور قید کرتے ہو مردوں کو اور لوٹ لیتے ہو مالوں کو اور رکھ دیتے ہو اور مٹاتے ہو آثار اور نشانوں کو اور چاہتے ہو ہمارے نکال دینے کو ہمارے شہروں سے اور تحقیق طلب کیا ہم سے ان باتوں کو ان لوگوں نے جو تمہارے پیشتر اور تم سے زیادہ تعداد تمہارا اور مال میں تھے اور پھر دیا ہم نے ان کو در داخلہ قتل تھے وہ ناہمیدار ہوئے در میان زمینوں اور رانہ سے ہوئے پس پہلے جو ہم نے ایسا کیا تھا وہ بادشاہ فارس کے ساتھ تھا اور پھر دیا تھا اس کو اللہ تعالیٰ نے اس کی پشت پر ساتھ نامیدی اور ذلت کے اور ایسا ہی ہم نے بادشاہ ترک و جرمقہ وغیرہ کے ساتھ بھی کیا پس تھا کوئی گروہ تم سے زیادہ چھوٹا اور شکستہ حال اس واسطے کہ تحقیق تم اہل بالوں اور شہر آشور و یثرب کے لوگ یعنی محتاج ہو اور تم باہر نہ اسید اور طمع کتے ہو ہمارے شہروں اور مالوں میں اور ہمارے گرد بہت سے مرد ہیں اور ہمارا دبدبہ سخت ہو اور گروہ ہمارے بڑے ہیں اور زمین دور کرتے تمہارے اور ہر گز ان سب سے کہ تم ایسی سواریوں پر کہ نہیں ہیں وہ مثل تمہارے سواریوں کے شام کے ملکوں میں اور فساد کیا تم نے تمام تر سدا اور سوار ہوئے تم ایسی سواریوں پر کہ نہیں ہیں وہ مثل تمہاری سواریوں کے اور پہنچتے تھے ایسے کپڑے کہ نہیں ہیں وہ مثل تمہارے کپڑوں کے اور عرض کیا تم نے واسطے شہروں روم اور انکی انگلیان سپید رنگ اس کرنا لوں کے پس تمہارے ان کو خدمت کنندہ اپنے واسطے اور کھاتے تھے وہ کھانے جو نہیں ہیں مثل تمہارے کھانے اور بھر لیا تھے اپنے ہاتھوں کو سونے اور چاندی اور ستارے بزرگ سے اور تحقیق ملاقی ہوئے ہیں ہم سے اب حالانکہ تمہارے ساتھ ہمارا مال و رستاق اور کچھ ہے تھے تو ہمارے موجود ہیں چھوڑ دیتے ہیں ہم تم کو اس حال میں کہ نہ مطالبہ کریں گے ہم تم سے ان چیزوں کا اور نہ جھگڑا کریں گے ہم تم سے امن اور نہ خشم اور غصہ کریں گے ہم تمہارے گذرے ہوئے کاموں میں اور اب چلے جاؤ تم ہمارے ملک سے پس اگر انکار کر دے کہ تم پھر جانے سے تو غیبت سخت کریں گے ہم تمہیں نیست کر دیں گے ہم تم کو مثل کل کے دے گئے گذرے اور نیست ہو گے اور اگر ریل کر دے کہ تم جیسا صلح کے تو حکم کریں گے ہم دیے کا ہر دو کو تمہارے لشکر سے ایک سو دینا اور ایک کپڑا تمہارے سردار ابو عبیدہ بن الجراح کی واسطے ایک زار دینا اور تمہارے خلیفہ کی واسطے دس ہزار دینار اس قدر کہ تم کھاؤ تم سے اس مر کی کہ پھر دم بجانب ہماری لڑائی کے راوی نے بیان کیا ہے کہ باہان بھی خواہش اور رغبت دلاتا تھا اور کبھی دھمکتا تھا اور ڈراتا تھا اور خالد بن الولید خاموش تھے اور کچھ کلام نہیں کرتے تھے پس جب فارغ ہوا باہان اسنی کلام سے کہ خالد بن الولید نے کہ بادشاہ نے کلام کیا اور اچھا کلام کیا اور سنا ہم نے کلام کلام کو اور ہم کلام کرتے ہیں اور تم سے وہ ہمارے کلام کو پھر کہ خالد بن الولید نے کہ سب تعریف ثابت ہو واسطے اللہ کے جسکے سوا کوئی معبود نہیں ہے پس جب سنا باہان نے یہ کلام بڑھایا اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف اور کہا کہ سچ جو تم نے کہا اور عیسیٰ کہ خالد بن الولید نے کہ کوئی دینا نہیں اسل پر کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بندہ اور پیغمبر ہے اس کے میں پسند کیے گئے ہمیں ابھی اس کے بزرگ یہ ہیں پس کہا باہان نے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

حال یہ ہے کہ توجہ تاسا اس ملک کو کیفیت تے اپنے قوم کی عزت اور مالدار کی اور غلبہ الکا دشمنی اور قرار یکہ مالکون میں یہاں کیا ہیں ہم
 جاننے اور گاہ ہیں اس سے اور جو تے اپنے بخشش کا حال ہمارے ہمایوں عرب پر ذکر کیا وہ بھی ہم جانتے ہیں ولیکن نہیں کیے تھے یہ امر
 واسطے باقی رکھنے اپنی نعمتوں کے اور نظر نگاہ رکھنے اپنی جانوں اور اولادوں کے اور بڑھانے اپنے ملک و عزت کے تاکہ زیادہ ہو جاوے
 جماعت تھاری اور نہ ڈرین اُسکے دبا بے کو وہ لوگ جو ہمارے مقابلے کا قصد کریں اور جو تھے ہماری محتاجی اور اونٹ چرانیکہ ذکر کیا سو اکثر
 لوگ ہم میں سے اونٹ چراتے ہیں اور جس شخص نے ہم میں اونٹ چرایا حاصل ہوئی اُسکو بزرگی شخص پر جسے نہیں چرایا اور جو تو کو محتاج اور سخت
 آتا ہو جس ہم ایسے ہی جاہل تھے اور تحقیق امارات اللہ تعالیٰ نے ہم کو ایسی جگہ میں جہاں نہیں اور درخت اور کھیتی نہیں یہاں گھوڑے اور تھے ہم
 جاہلیت کے لوگ ایسے جاہل تھے کہ نہیں مالک تھا ہم میں کا کوئی شخص ناگ اپنی تلوار اور گھوڑے اور اونٹوں اور کبر لوگ کا اور کھانا تھا زبردست
 ہم میں کا خفیف کو اور نہیں بے ڈراورین میں تھے بعض ہمارے بعض سے مگر چار مینے حرام میں عبادت کرتے تھے ہم سوائے اللہ تعالیٰ کے
 ان بنوں کی جو نہ سنتے تھے اور نہ نفع دیتے تھے اور ہم آپرینڈ کے پھل پرے رہتے تھے یہاں تک کہ بھیجا اللہ تعالیٰ نے ہم میں نبی عربی کو
 کہ چہا ناچنے شرافت اور بزرگی اُنکی اور تھے وہ نبی پیسوا پر ہیز کا ظاہر کیا انھوں نے اسلام کو اپنی دعوت سے اور لائے وہ ہمارے واسطے
 روشن کتاب اور ہدایت مضبوط کو اور دکھایا ہمو راہ راست تمام کیا اللہ تعالیٰ نے بسبب نیک انبیاء کو بسبب حکم کیا انھوں نے ہمو ساتھ
 عبادت پروردگار عالم کے عبادت کرتے ہیں ہم اُسکی اور زمین شریک گردانتے ہیں ہم اُسکے ساتھ کسی چیز کو اور زمین پرستش کرتے ہیں
 ہم اُسکے سوا کسی بت کو اور زمین اختیار کرتے ہیں ہم اُسکے سوا کسی مالک کو اور عالم کو اور زمین سجدہ کرتے ہم چاند اور سورج کا اور نہ
 آگ اور صلیب کا اور نہ قربان کا اور نہیں سجدہ کرتے ہیں ہم مگر واسطے اللہ تعالیٰ کے اور اقرار کرتے ہیں ہم ساتھ نبوت اپنے
 نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ ہدایت کیا اللہ تعالیٰ نے ہمو اُنکے سبب اطاعت کی تھے اُنکے حکم کی بس منجملہ اُنکے احکام کے
 ہمو ایک یہ ہو کہ چہا درین ہم اُس شخص کے ساتھ جو ہمارے دین کو نہ اختیار کرے اور جو ہم کہتے ہیں وہ نہ کہے ہو وہ شخص اُنکو گونے
 جنھوں نے نہیں مانا اور ناسپاہی کی ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور مقرر کیا اُسکے ساتھ شریک کو حالانکہ بزرگ اور بری ہی پروردگار
 ہمارا اس سے کما اخلاص سنہ و لا وہ پس جس شخص نے تعینت کی ہماری ہو گیا وہ ہمارا بھائی اسلام میں اور جسے اُنکا کیا قبول
 کرنے اسلام سے پس جزیرہ دینا بچا تا ہوا اُسکے خون اور مال کو اور جسے اُنکا کی جزیرہ سے پس تلوار حکم ہو ہماری اُسکے پیچ میں یہاں تک کہ
 جاری کرے اللہ تعالیٰ حکم اپنا اور وہ بہترین حاکمون کا ہو اور ہم نگو ان باتوں پر چھوڑتے ہیں یا کہ تم لا الہ الا اللہ وحده لا شریک
 لہ ان محمد عبدہ ورسولہ یا جزیرہ دو ہر سال میں ہر مرد و جوان کی طرف سے ایک دینار اور زمین ہر اس شخص پر جو نہیں ہو چکا ہو
 مرتبہ بلوغ کو اور نہ عورت پر نہ راہب جو بیٹہ رہا ہو اپنے صومعہ میں پس کہ بابا ان سے کہ آیا بھر کئے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے
 کوئی اور بات بھی چھوڑ لازم ہے خالد بن الولید نے کہہ لیا اُسکے نماز پر صومعہ اور زکوٰۃ دو تم اور روزے رکھو رمضان کے مہینے میں اور حج کو تم
 بیت اعرام کا اور قتل کرو کافرون کو اور حکم کو تم ساتھ حکم شریعت کے اور منع کو نہیات شرعیہ سے اور آپس میں جو سستی رکھو اللہ کے
 کام میں اور دشمنی رکھو دشمنان خدا کے ساتھ پس اگر اُنکا کر دے تم اس سے پس لڑائی ہوگی ہمارے اور تمہارے یہاں تک کہ مالک اور

اچھی معلوم ہو وہ میں نکو دیدن خالد بن الولید نے کہا قسم یہ خدا کی ہر قسم خوش کیا تو نے مجھ کو جبکہ مانگا تو نے میری ملکیت کی چیز کو پس میں ہر چیز کو
 تو نے اپنے لشکر کی چیزوں کو کہا پس مجھ کو کچھ اسکی حاجت نہیں پہچانے کہ کہہ کہ تم اللہ کے لوگ ہو ہر شے بخشش کی تھیں اور نیکی کی تھیں خالد بن الولید نے
 کہا کہ تحقیق تو نے ہر چیز حسان اور نیکی کیا جو ہمارے ساتھ نکو قید سے چھوڑا دیا پھر بیٹے خالد بن الولید باہانے پاس سے اور ساتھی اُنکے گرد اُنکے تھے
 اور اُنکے لایا گیا کھڑا اُنکا پس سوار ہوئے وہ اور سوار ہوئے صحابہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور حکم کیا باہان نے اپنے حجاب اور ہر بیویوں کے
 کو باہان وہ مسلمانوں کے ساتھ اُنکے کچھ رکے جو اُنکے قہقہے میں ہیں پس ایسا ہی کیا قوم نے اور پوچھے خالد بن الولید اور ہر اسی اُنکے ابو عبیدہ
 بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور سلام کیا اُنکو اور خوش ہوئے مسلمان رہائی پائے اصحاب بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور میان کیا خالد
 بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح سے تمام سرگزشت کو پھر کہا خالد بن الولید نے کہ قسم یہی صاحب منبر اور رحمتہ تریف کی کہ نہیں چھوڑا باہان نے
 ہمارے ساتھ نکو کچھ ہر چیز تلوار کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ باہان مرد حکیم اور دانشمند ہر مکر شیطان اُسکی عقل پر غالب ہو گیا
 ہو پس کس قرار اور پر تم اُنسے جدا ہوئے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ ہمارے اُن کے لڑائی پر قرار داد ہوئی ہے اور دے گا مدد اور غلبہ
 اللہ تعالیٰ جسکو چاہیگا پس جب ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ حال سنا کچھ کیا پس اُنکو نکو مسلمانوں سے اور کھڑے ہوئے اُنکے پیچھے اُنکا لیکہ وہ خطبہ
 پڑھتے والے تھے پس حملہ اور نہایا اُنکی اللہ تعالیٰ کی مدد کر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور دروہیجا اپنے اور گاہ کیا مسلمانوں کو اس سرے
 کو کل صبح کو دشمن کا اور وہ لڑائی کا پھر اُنسے اور حکم کیا اُنکو ساتھ درستی ساز و سامان کا اور کہا کہ پھر سوار اور عطا کر دو تم اللہ تعالیٰ پر پس دست
 کیا مسلمانوں نے سامان اپنا اور سوار مسلمانوں نے آگاہہ کرتے تھے بعض اُنہیں کے بعض کو اور اے خالد بن الولید اپنے ساتھ بیویوں کے
 پاس اور وہ لوگ لشکر جمع کے تھے اور کہا اُنسے کہ جہان بونہم اس بات کو کہ ان کافروں نے جنہر مدد دی ہو اللہ تعالیٰ نے تمکو بہت
 جنگ نہیں کیجا کی ہر جماعت اپنے ملکوں کی اور میں گیا تھا اُنکے پیچھے اور دیکھا میں نے اُنکو کہ وہ کثرت میں مشغول ہو بیٹھو تھے میں اور وہ مسلمان
 لوگ میں ہرگز دل رکھتے ہیں نہ کوئی اُنکا مددگار ہو اور یہی لڑائی ہمارے اُنکے پیچھے اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہر ذلک
 بان اللہ صلی الذین الصوادات انکافین کا صول اللہ اور قرار پائی ہو لڑائی کی صبح پر اور تم جو غزوہ دی و رشہ تھے لوگ ہو پس کیا راے
 ہو تھلائی رحمت کرے اللہ تمہیں پس کہا خالد بن الولید کہ ہر بیویوں نے کہ لڑائی تو ہماری خواہش اور تنہا ہو برابر صبر کریں گے ہم اُنکے مقابلے میں لڑائی اور
 شدتہ اور بیخود اور تلوار پر یہاں تک کہ حکم کریگا اللہ تعالیٰ ہمارے اُنکے پیچھے اور وہ بہترین حاکموں کا ہو پس خوش ہوئے خالد بن الولید نے کلام سے
 اور کہا اُنسے کہ درست کر دو تم اپنے آلات لڑائی کو پس میں یہ بات گذرائی کسی نے مگر یہ کہ وہ مسلح خف اور رات کا ٹی خوشی سے واسطے تھا
 کے پس جب صبح ہوئی اذان کی ہر فزون نے اور وضو کیا مسلمانوں نے اور نماز پڑھائی اُنکا ابو عبیدہ بن الجراح سے اور سوار ہوئے مسلمان
 اپنے گھوڑوں پر واسطے لڑائی کے اور راستہ کیا اپنی صفوں کو پس ہر یمن میں صفیں کہ نہیں دیکھی تھی ہر صف اپنی چھٹی کو اور آئے خالد بن
 الولید ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا کہ سر دار کیا حکم دیتے ہو تم ہر ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا مقرر کر دو تم معاذ بن جبل کو میں میں
 پس کہا خالد بن الولید نے کہ وہ اُسکے لائق ہیں پس کہا کہ وہاں جو آدمی میں نے پس گئے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بجانب سینہ کے اور
 پھر وہاں ساتھ نشان کے پس کہا خالد بن الولید نے کہ سر دار کسکو مقرر کر دے تم میں سے جو اُنھوں نے کہا کہ کسانہ بن اسیم کو

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

کہ اسے حکم کیا رو میں کو ساتھ زینت اور دستی سامان لڑائی کے پس ایسا ہی کیا انھوں نے مگر یہ مسلمان زیادہ جلدی کرنے والے تھے
 ترتیب لشکر اور دستی سامان جنگ میں راوی نے بیان کیا ہے کہ چلا لشکر و میدان کا بجانب لشکر مسلمانوں کے اور دیکھا بابان اور اسکی قوم نے
 مسلمانوں کو اندھا لگی راشکی صفوں کو گویا چڑیاں کہیں اور صفیں ملی ہوئی ہیں اور نیزے بلند ہیں پس در آیا اسکے دلوں میں خوف
 اور ہمت بھڑا رہا اسے کیا بابان نے اپنے لشکر کو اور نفر کیا اسنے عرب کو قوم غسان اور خرم اور جذام اور عاملہ سے آگے صفوں کے اور آگے کیا اسنے
 اپنی صلیب کو اور وہ صلیب کھری چاندی کی تھی بوزن پنج رطل کے اور سونیکا کام اُسمین تھا اور اس کے چاروں گوشہ جو ہر چکتے تھے
 اور روشن تھے مثل ستاروں کے راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ صفیں جنگو بابان نے آراستہ اور مرتب کیا تھا تیس صفیں تھیں کہ ایک
 صف اُسمین کی مثل لشکر مسلمانوں کے تھیں اور ظاہر کیا بابان نے اپنے تین صفوں میں اور سوار اہل دھوئی دیتے تھے اسکو اور پڑھتے تھے وہ
 انجیل کو اور بہت بنایا بھٹا بابان نے اپنے لشکر میں نشان اور علموں کو سپہ برابر اور پوری ہو گئیں صفیں انکی نکلا ایک بطریق بطافہ
 روم سے بھاری ڈیل ڈول کا جو سنہری زرہ پہنے تھا اور اسکی گردنیں صلیب جڑاؤ سونے اور جواہرات کی تھی اور اسکی سواری میں سبزہ گھوڑا
 تھا اور وہ بطریق مرتبہ والے رو میں تھے حاجو بادشاہ کے تخت کے پاس بکھرا ہوا تھا پس جب نکلا وہ لشکر سے مقابلے کو تو ملاپن کرتا تھا اساتہ
 کلام رومی کے اپنی آواز سے مثل گرجے یا دل کے پس جانا مسلمانوں نے کہ وہ طلب کرتا ہو اور نیوے کو پس توقف کیا مسلمانوں نے نکلنے سے
 پس چلا کہ خالد بن الولید نے صحابہ رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ یہ کہلاتا ہو تگوا سنے اپنی لڑائی کے اور تم بچتے ہو پس اگر تم کو
 نہ نکلو گے اسکی طرف کو تو میں خود نکلوں گا اور ارادہ کیا خالد بن الولید نے اس کے مقابلے میں نکلنے کا کہ وہ فتنہ نکلا ایک سوار مسلمانوں نے ایک پڑے
 بزدل سبزہ رنگ پر اور وہ زردہ وغیرہ سامان سے اچھا اور پورا تھا اور قصد کیا اسنے بجانب بطریق کے پس نہیں تھا کوئی شخص خالد بن الولید کے
 ہمراہیو اسنے کہ بچا تا ہو اس سوار کو پس کہا خالد بن الولید نے اپنے فلام ہام سے کہ جا تو اس سوار کی طرف اور دیکھ کہ وہ کون شخص ہے مسلمانوں نے
 اور کس گروہ سے ہے پس گئے ہما مارا ورا وادی اس سوار کو در آیا لیکہ ارادہ کیا تھا سوار نے نزدیک ہو جائیگا بطریق سے اور کہا ہام نے کہ اے روم کوں
 شخص ہو پس کہا کہ میں روماس حاکم ہوں پس بچے گئے ہما مارا ورا گاہ کیا خالد بن الولید کو اس حال سے پس جب جانا خالد بن الولید نے اس
 لہر کو دعا کی اور کہا اللھم ہدک فیہ و ذذ فی نیتہ پس جب گئے روماس سامنے گبر کے کلام کیا اس سے زبان رومی میں پس بچا یا انکو و می
 نے اور کہا کہ اے روماس کیونکر چھوڑ دیا تھے اپنے دین کو اور میل کیا تھے اس قوم کی طرف روماس نے کہا کہ یہ دین حسین داخل ہوا ہوں میں
 ایسا دین بزرگ ہو کہ جو شخص داخل ہوا اُسمین ہو گیا نیکیخت اور جسے مخالفت کی اسکی پس تحقیق گمراہ ہوا وہ بھر حملہ کیا روماس نے گبر پر اور
 حملہ کیا گبر نے اپنے اور وہ لڑے پس میں ایک گھڑی بیاتیک کہ تعجب کیا دونوں لشکروں نے اُن دونوں کی لڑائی سے پس غافل پایا گبر نے
 روماس کو پس مارا اسنے ایک و آخرت کہ بسنے لگا خون اُنکا اور محسوس ہوئی ایذا ضرب کی روماس کو پس بچے وہ بجانب مسلمانوں کے
 اور بچا کیا اُنکا گبر نے مطالب کے اس طرح کہ نہیں کی اسکی انکی طلب سے اور قریب تھا کہ در آوے اُپس انکارا اسکو مسلمانوں نے ہر طرف سے
 پس مضبوط ہو گیا دل روماس کا مسلمانوں کی آواز دینے سے اور گریا اُنکا اُنکا کرنے سے پانچ بار ہوا کہ اسنے روماس کی طلب سے اور داخل ہوا وہاں
 مسلمانوں کے لشکر میں اور دونوں کے دشمن ہوئے ان تھا اپنی لیا اُنکا ایک جماعت مسلمانوں سے اور باز نہ جانے زخم کو اور شکر یہ ادا کیا اسنے کام پر

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

شب بھائی اور روزہ وغیرہ کے دن پہنچے جم کے تھے پس جب لکھا قیس نے مرثیہ کہ غائب ہو گیا وہ نہ پہنچا ہوا گئے وہ اُسکے ہاتھ سے
 اور دروہو کے گھر سے اور دیکھتے تھے اُسکو کہ شہنشاہ سے بطور غصے کے اور سوچتے تھے اُسکے لیے مکر اور فریب کو مکر نہ نلوارا نکلی نکلی گئی اُنکے ہاتھ سے
 پس پھیری باگ اپنے گھوڑی بارادہ آئے کے مسلمانوں میں تاکہ یوں وہ کسی کی تلوار کو اور پھرین طرف لڑائی کے اور تحقیق بایوں گئے تھے وہ اپنی
 جانے پس جب پھیرا باگ کو درخالی کر وہ مکر نہ ہوا تھے شہنشاہ نے اُسکے پیچھے اور ڈرائی طلب میں پس کسی کی قیس بن سیرہ نے پلٹے میں اور کہا اپنے
 اُمین کو اُن قیس طلب تیرا دوست اور کچھ لکھا پھر نوجوان گھر کے پس کار کہا اُسے خالد بن الولید نے کہ اے قیس میں خدا اور رسول کا واسطہ نہ خود تیرا
 ہون کہ پھر کو تم اور چھوڑ دو تم اُسکے کام کو میرے اوپر اور یہ اسوا سے تھا کہ خالد بن الولید نے دیکھا تھا اُن میں نصب کو پس کہا قیس نے کہ اے خالد تم نے
 میری قوم دلائی اُنکو لیکن اگر کچھ آؤ لگا میں تمہارے پاس آکر بارہا دوں گے تم میرے وقت مقربین خالد بن الولید نے کہا کہ میں قیس نے کہا میں خفیہ
 کروں لگا میں فرار کو اور نہ ہوں لگا میں اصحاب نارسے بلکہ صبر کروں لگا میں اور پھر نوجوان میں مرتبہ بخشش کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور پھر سے
 وہ اپنے نزدیک کی طرف اور اُنکے ہاتھ میں تلوار نہ تھی بلکہ کال لیا تھا اُنھوں نے خنجر کو اُنکی کہیں تھا پس دیکھا خالد بن الولید نے قیس بن سیرہ
 کو اس حال سے کہ لکھے ہاتھ میں تلوار نہیں ہے پس کہا خالد بن الولید نے کہ کون شخص ہو کہ لگا اس تلوار کو اور پھر نوجوان دیکھا قیس بن سیرہ کو
 بامیہ حصول ثواب خدا سے غالب اور بزرگ کے پس کہا عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہ اے ابوباسلیمان میں اس کام کو کروں لگا
 پس کہا خالد بن الولید نے کہ یہ کام تمہیں سے ہو گا اور بیٹے صدیق کے پھر نکال لیا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار کو میان سے
 اور بجائے وہ قیس بن سیرہ سے بارادہ پہنچا دینے تلوار کے پس جب دیکھا دروہو میں نے بجانب عبد الرحمن رضی اللہ عنہ اور
 اُنکے آئے کے قیس بن سیرہ سے گمان کیا اُنھوں نے کہ وہ بارادہ اعانت قیس بن سیرہ کے اُسی بطریق پر آئے ہیں پس نکار دروہو
 سے ایک دوسرے بطریق اور آیا وہ اپنے ساتھی کے پاس اور پھر اُسکے ساتھ اور دید یا تلوار کو عبد الرحمن نے قیس بن سیرہ کو اور
 پھر سے وہ اُسکے پاس اور نہ پھر سے وہ جس وقت کہ دیکھا اُنھوں نے دو کو اور وہ گھر نکلتے والا لشکر دروہو میں سے کچھ پھری باتیں کرتا تھا کہ مسلمان
 کچھ بھی اُس کلام سے واقف نہیں ہوئے پس کہا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے کہ خوار ہو توجو کیا بات کہا تو کہ ہم نہیں سمجھتے ہیں نیز کلام
 کو پس نکلا اُنکی طرف ایک مترجم دروہو سے اور کہا اُسے کہ اگر وہ عرب کے آیا نہیں کہا تھا تھے کہ ہلوگ صاحب نصاب اور حق ہیں درخالی کہ
 نکلتے ہو تم دوسوا ایک سوار کہا عبد الرحمن نے نہیں قسم یہ خدا کی ترجمان نے کہا میں نہیں دیکھا تھے تمہارے انصاف سے کچھ بھی درخالی کہ نکلتے
 ہو تم دوسوا ایک سوار کی طرف عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اسوا سے نکلا ہوں کہ دیدوں میں اپنے ساتھی کو تلوار اور بیلے جاؤں
 اور اگر نکلیں تم میں سے ایک سوار ہم میں سے ایک شخص کے مقابلے میں تو ہرگز نہ ہوا اور نہ توان ہو گا پھر ہمارا رگاہ ہو کہ تم میں شخص ہو اور
 میں آکر لکھا ہوں اور میں تمہارے واسطے کافی ہوں پس رگاہ کیا مترجم نے اپنی ساتھی کو پس تعجب کیا اُسے عبد الرحمن کے کلام سے اور
 دیکھتے تھے وہ دونوں کو شہنشاہ سے براہ تکرار غضب کے پس کہا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے کہ درخوست کرتا ہوں میں تم سے واسطہ
 اللہ تعالیٰ کے اے قیس کہ تم نے مشقت اٹھائی ہے پس پھر جو تم تاکہ ایک ساعت آرام حاصل کرو اور دیکھو تم اس امر کو جسے ہو گا پھر حکم کیا
 عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے اُس شخص جیسا سے گفتگو کرتے تھے پس نیزہ مارا اُنھوں نے اُسکے سینے میں کہ جا نکلا اُسکی پشت سے

[illegible]

وشن کو قسم میں ہر حق اور عدالت پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس واسطے کہ تم احکام شریعت کے حکم نہیں کرتے ہو اور منیات شرعیہ سے باز نہیں
 رکھتے ہو واقعی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ توڑا اور قلع کیا باہان نے اپنے اس کلام سے کلام سن طریق کا جسے خواب کا حال بیان کیا
 تھا اور حکم کیا باہان نے اس سے کہہ پر آگندہ اور فاش کر دے اس حال کو کسی سے واقعی حملہ شدہ روایت کی ہے کہ حبیب بن سہیرہ اور عبد الرحمن
 رضی اللہ عنہما نے مارڈالا تینوں کے دون کو اترے عبد الرحمن اپنے گھوڑے اور لیا انھوں نے اور قیس بن سہیرہ نے ہتھیا اور کچرے مقتولین کے اور بیت
 آئے وہ بجانب مسلمانوں کے اور دیکھے کچرے وغیرہ مقتولین کے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس کہا انھوں نے کہ یہ تم دونوں کا حق ہے ہر شخص نے
 قتل کیا کسی ہو کو پس وہ مالک مقتول کے اسباب کا کہ ایسا ہی حکم دیا ہے مجاہد امیر المؤمنین عن الخطاب رضی اللہ عنہ نے یہ لیلیا قیس بن سہیرہ
 نے اسباب کو اور جاکھڑے وہ اپنی آنکھ میں جہاں خالد بن الولید نے انکو تھرا یا تھا اور پٹے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ بجانب میدان لڑائی کے پس گرداواں
 انھوں نے دونوں صفوں کے چھین اور وہ اس طریق کے شہری پر سوار ہوئے جسکو انھوں نے مارڈالا تھا پس دیکھا اسکو کہ نہیں جلدی کرتا
 ہر وہ گھوڑا انکی سواری میں جیسا کہ نگاہ رکھتے تھے وہ غری گھوڑے کو پس پھر وہ اور بدل دیا اس شہری کو اور سوار ہوئے اپنے گھوڑے
 پر اور تھکا کیا انھوں نے بیسندہ دم پر پس گھراوا انکی صفوں کو اور مارڈالا انھیں سے دو سواروں کو اور پٹے پس حملہ کیا قلب پر پھر متوجہ ہوئے طرف
 بیسندہ کے پس چلائے گئے انہیں تیرہ پس پھر وہ یہاں تک کہ ٹھہرے سامنے لشکر کے اور ڈرتے تھے رو میڈو کو اپنے نام سے اور بلا تے تھے
 میدان میں نکلنے والی کو پس انکاٹے مقابلے کو ایک گھبراہٹ پس نہیں گرداواں عبد الرحمن نے اس کے ساتھ مکرانہ کہ یہاں تک کہ مارڈالا اسکو
 اور نکلا دو سر گھبراہٹ پس مارڈالا پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اللہ عزرہ واحفظہ فان عبد الرحمن قد صطی الیہ
 بقتال حیثی الودع وحدا پھر کیا کہ کہا کہ عبد الرحمن قسم پر نکلو اپنے باپے بڑھاپے اور انکی بیعت کی کہ پھر اؤ تم اپنی جگہ پر اور چھوڑو و تم اپنے مسلمان
 بھائیوں کو واسطے لڑائی کے پس پھر ائے عبد الرحمن اپنی جگہ جب قسم دلائی انکو خالد بن الولید نے خرام قسم نے بیان کیا ہے کہ پوچھا میں نے ایک شخص سے
 جو یہ روک کی لڑائی میں موجود تھا کہ کیا عورتیں بھی تمہارے ساتھ لڑائی میں موجود ہوتی تھیں اس شخص نے کہا ہاں ایک عورت کی اسماء زوجہ خیر
 بن العوام اور خولہ بنت النضرہ اور ام ابان زوجہ عمر بن ابی جہل اور غزوہ بنت عامر اپنے شوہر سلمہ بن عود ضمیر کی اور رملہ بنت طلحہ الوبیدی
 اور عکرمہ اور امہ اور زینب اور نعم اور ہند وغیرہ اور لبنی اور مثل انکے اور عورتیں کہ یہ سب ایسی سخت لڑائی لڑتی تھیں جس سے راضی کرتی تھیں
 اللہ غالب اور بزرگ اور اسکے رسول کو واقعی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویوں کے بیان کیا ہے کہ واقعہ یرموک کی ابتدا ایک جنگاری زنیوالی اور انتہائی
 آگ بڑی تھیں کہنے والی تھی اور چلائی والی تھی مسلمان بھائیوں کو واسطے لڑائی کے پس پھر ائے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ اپنی جگہ پر اور چون لڑائی کا
 اتفاقہ گذرے ہوئے دن سے سخت اور دشوار ہوتا تھا عمرو بن جریر نے بیان کیا ہے کہ دیکھا میں نے یرموک کی لڑائی کو کہ پہلے دن
 انکے تھی اور تھکے دن سخت اور دشوار تھی اور سبب اسکا یہ تھا کہ باہان نے حکم دیا تھا دس صفوں کو مسلمانوں پر حملہ کرنے کا اور
 ہر سبب اس کے ہوا تھا کہ مارڈالا تھا عبد الرحمن نے جس کسی کو کہ مارڈالا اور حملہ کیا مسلمانوں نے انہیں اور متوجہ ہوئے لوگ ساتھ لوگوں کے
 اور دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے وہ متوقف تھے اور نہیں حملہ کرتے تھے باہان کے لشکر پر اور جانا انھوں نے کہ قریب تر
 آئے معاملہ سخت اور دشوار ہو گا پس کہا انھوں نے سلاحد و لا توہم لا باللہ العلی اعظم اور پڑھتے تھے اس آیت کو الذین قالوا انہم من

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

روئے قیس رضی اللہ عنہ اور کہا کہ اے جنتیجے ہر وقت معین اور لکھا ہوا ہے اور شاید کہ تمہارے واسطے وقت دراز ہو پس کہا سوید نے کہ قیس ہی قریب ہوا ہے قسم جو خدا کی معاملہ پس یا قدرت اور طاقت رکھتے ہو تم میں مری کہ اٹھا لچلو جگو بجانب مسلمانوں کے اور مروین اسی جگہ قیس کے کہا ہاں پس اٹھا لیا قیس نے اُنکو اپنی پیٹھ پر اور لائے اُنکو مسلمانوں کے لشکر میں اور لیکے اُنکو فرود گاہ میں اور کپڑا اڑھا دیا اُنکو اور سنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے قیس بن مسیرہ کے آنیکو پس آئے وہ اُنکے پاس اور دیکھا اُنکے جنتیجے کی طرف کہ اُنھوں نے جو عمروی کے ساتھ اپنی جان ہی میں سلام کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنکو اور بیٹھے قریب سر کے اور روئے وہ اور مسلمان پس کہا اُنسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کیز کو اور کس حلی میں پاتے تھکو میرے جنتیجے سوید نے کہا ساتھ نیکی اور بہتری اور مغفرت کے جزائے نیک عطا کرے اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس ہر کہینہ سچے تھے وہ اپنے قول میں اور درست ارشاد کیا تھا ہے اور سوید بائیں کرتے تھے ابو عبیدہ بن الجراح سے یہاں تک کہ مر گئے وہ رحمت کرے اللہ تعالیٰ انہیں پس نہیں جدا ہوئے ہم لوگ تا نیکہ چھپا دیا ہم نے اُنکو انکی قبر میں اور گاہ کیا قیس نے ابو عبیدہ بن الجراح کو مشرکین کے قتل کرنے سے پس بہت خوش ہوا وہ اور جانا اُنھوں نے کہ یہ بات نشانی مدد اور غلبے کی ہے اور باقی رات گذرانی مسلمانوں نے در اٹھا لیکہ پڑتے تھے وہ قرآن مجید کو اور مانگتے تھے اللہ تعالیٰ سے مدد اور اعانت کو اور باہان کا یہ حال گذر کہ جب پورا وہ بجانب اپنے لشکر کے یکجا ہوا ہے اُسکے پاس بطارقہ کروم اور راہب اور عالم دانشمند اور لایا گیا باہان کے سامنے کھانا اور بچیا لایا گیا دسترخوان اُسکا پس نہیں کھایا اُسے کچھ بسبب واقع ہونے خوف کے اُسکے دبیں اُس خواب سے جسکو ایک بطریق نے دیکھا تھا اور طلب اُسکا مصلح کر لینا عرب سے اور دنیا جزیرہ کا تھا لگتا نظر تھا اپنی رائے میں بسبب خلاف کرنے رومیوں کے اُس سے اور جو خوف ہر قتل بادشاہ کے دکن لقیضی اللہ اہل کان مضبوط لڑائی نے بیان کیا ہے کہ قس اور راہب سلنے باہان کے آئے اور کما اُنھوں نے کہ کیا حال ہے بادشاہ کا جو باز رہا ہو کھانے سے بسبب بچ اور غم معاملہ لڑائی کے ہو تو حال یہ ہے کہ لڑائی پھر چلی ہے مثل ڈول کے ایکدن نیزے واسطے ہو اور ایکدن ٹھیکر ہو اور جان تو ای بادشاہ اس امر کو کہ قوم مسلمان غلبہ اور مدد دیے گئے ہیں ہم پر اور نہیں ہلاک کر سکتے ہیں ہم اُنکو لگرا سطح کہ ہم سب سب پر حملہ کریں پس باقی رکھیں انہیں سے ایک کو باہان نے کہا کہ میں نہیں جانتا ہوں مگر ایک چیز کو تمہارے واسطے جو کیا تم نے بدلوانے احکام اپنے دین سے اور ظلم کرنے اپنی حکومت میں پس اسی وجہ سے غلبہ دیے گئے عرب تم پر پس اُنکو کھڑا ہوا ایک مرد اُسکے دین والوں سے اور کہا اُسے کہ ای بادشاہ تو ہمیشہ زندہ رہے حال یہ ہے کہ میں ایک مرد اہل بلدا اور تیرے دین والوں سے ہوں اور میرے پاس ایک سو مکر یاں تھیں جنکو میرا بیٹا چراتا تھا پس خیمہ کھڑا کیا ایک بڑے آدمی نے تیرے بڑے مرتبے والوں سے بکریوں کے پہلو میں چھوڑ دیا اور کیا اُسے وہاں پس لے لیں اُسے بکریوں سے بقدر حاجت کے اور لیا باقی بکریوں کو اُسکے ساتھیوں نے پس اُنکی اُسکے پاس میری عورت در اٹھا لیکہ وہ شکایت کرتی تھی اُسکے نزدیک میری بکریوں کے لیجا نیکی پس جب دیکھا اُسے اُس عورت کو حکم کیا اُسکو اپنے پاس آنیکا پس داخل ہوئی وہ اُسکے پاس اور دیر تک اُسکے نزدیک ٹھہری پس جب دیکھا اُس حال کو اُسکے بیٹے نے آیا وہ نزدیک خیمے کے پس دیکھا اُسے کہ اُسکی ماں اُسکے ہم پہلو ہے پس شور کیا اُسکے نے پس حکم دیا اُس بطریق نے اُسکے مار ڈالنے کا اور مارا گیا وہ اور آیا میں اُسکے پاس بارادہ رہائی اپنے بیٹے کے پس بلایا اُسے محکوم اور مارا مچھ پڑا کو پس لیا میں نے دار تلوار کو اپنے ہاتھ پر پس کاٹ ڈالا تلوار نے ہاتھ کو پھر بعد اس کلام کے نکالا اُس شخص نے اپنے ہاتھ میں وہ ہاتھ در حقیقت کٹا ہوا

اور وہ خواہست کی عین میں آئے اس لئے صلح کی پس نہ قبول کیا انھوں نے اور کیے میں نے اُنکے واسطے جیلے اس امر پر کہ پھر جاوین وہ اپنے ملک کی طرف نہ گیا
انھوں نے اور بہت سخت اور خوفناک ہو گیا ہر لشکر یا شاہ کا اُسے اور میں ڈرتا ہوں اس امر کو کہ بددلی اور ڈر اُن سب کو شامل اور اُن سب کے
دلوں میں داخل ہو جاوے اور یہ امر سبب کثرتِ رواجِ ظلم کے ہوا کہ انہیں اور تحقیق کیا گیا میں نے عقلاً اور اہل نصیحت کو اپنے ساتھ ہی لے لیا اور متفق
ہوئی ہماری اسکی راے کو چ کرنے پر تمام اپنی جمعیت سے ایک دین اُنہیں اور برابر لڑنے کے ہم آئے یہاں تک کہ حکم کرے اللہ تعالیٰ ہمارے اُنکے پیچھے میں ہر ایک
غالب کر دیا اللہ تعالیٰ ہمارے دشمن کو ہم پر پس پڑی ہو جاوے ساتھ حکم خدا کے اور جان تو کہ دنیا دور ہو ہوئی ہر جیسے پس نہ افسوس کرنا تو اس چیز
پر جو جاتی رہے اس دنیا سے اور نہ غبطہ کرنا دنیا کی کسی چیز پر جو تیرے ہاتھ میں ہو اور جابل تو اپنی پناہ کی جگہ اور دارالریاست قسطنطنیہ
میں نیکی کرنا اپنی رعیت کے ساتھ نیکی کرے اللہ تعالیٰ تیرے ساتھ اور ہم کر تو کہ رحم کیا جاوے تجھ اور عاجزی اختیار کر واسطے اللہ کے کہ بلند مرتبہ
کرے تجھ کو اللہ تعالیٰ اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ انہیں دوست رکھتا ہو خود کرنا الیک اور تحقیق کیا میں نے مکر اور حیلہ سردار قوم خالد بن الولید کے
بلانے میں پس قادر ہو سکا میں اور خواہش اور غمت دلا یا میں نے اُنکو اپنی پس قبول کیا انھوں نے اور دیکھا میں نے اُنکو حوی پر ثابت اور قائم
اور راہ دہ کیا تھا میں نے اُن پر ناگمان درانیکا اور مکر کر نیکا پس خوف کیا میں نے انجام کار کرنا اور نہیں غلبہ دیے گئے وہ مگر سبب عدالت
اور وجہ طریقیہ اپنے نبی کے اور سلامتی ہو تجھ پر کھینچا خط کو اور بھیجا اُنکو بعض گبروں کے ہاتھ سے اپنے ہمراہیوں سے پاس ہر قتل کے راویوں نے
بیان کیا ہر کہ باہان بعد پہلی لڑائی کے سات دن مسلمانوں سے نہیں لڑا اور نہ مسلمان اُس سے لڑے اور بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح نے
اپنے جاسوسوں سے اُس شخص کو جو دریافت کرے اُس امر کو جسے باز رکھا ہو قوم کو لڑائی سے پس غائب رہا وہ جاسوس ایک دن اور
رات پھر واپس آیا اور گاہ کیا اُسے ابو عبیدہ بن الجراح کو اس امر سے کہ باہان نے خط لکھا اور ہر قتل بادشاہ کو اور وہ راہ دیکھتا ہوا سکے
جواب کی پس کہا خالد بن الولید نے کو اس سردار قسم ہو خدا کی کہ نہیں باز رہا ہر باہان لڑائی سے مگر اسوجہ سے کہ در آیا ہر خوف ہمارا اُسکے دل
میں پس روانہ کر دو تم ہمارا اسکی طرف ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ خالد جلدی کر دو تم کہ جلدی کرنا شیطان کا کام ہو واقعی جسے اللہ نے بیان کیا
کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نرم طبیعت تھے اور دوست رکھتے تھے نرمی کو پس جب اُنھوں دن ہوا دیکھا باہان نے فوسل و طلال
اپنے ساتھیوں کو لڑائی پر پس بلایا اُسے ایک شخص کو عرب متغیر سے اور کہا اُس سے کہ جاتو اور داخل ہو اُس قوم کے لشکر میں اور دریافت
کر تو میرے واسطے اُنکے حالات کو اور دیکھ تو اس امر کو کہ اُنکے نزدیک ہماری خبر کیا ہو اور کیونکر ہوا اُنکے ہمارے لڑائی میں اور کام اور خصلتیں
اُنکی کیا ہیں اور کیونکر ہر خوف ہمارا اُنکے دلوں میں پس چلا وہ شخص بھی یہاں تک کہ داخل ہوا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
لشکر میں اور بٹھرا وہاں ایک دن اور ایک رات درانیکا کہ پھر تھانہ اُنکے لشکر میں اور کوئی مسلمان اُس سے انکار نہیں کرتا تھا اسوجہ سے
کہ وہ عرب سے تھا اور اُسکے اور اُنکے لباس کیساں تھے پس دیکھا اُسے مسلمانوں کو کہ بے ڈر اور مطمئن ہیں نہیں ہر اُن میں کسی طرح کا بے نگرانی
کہ حال اُنکا درست اور اُن میں نماز اور قرآن اور تسبیح جاری ہو اور اُن میں کوئی امر تجاؤز کرنے کا حد سے نہیں ہو اور نہ کوئی
کسی پر ظلم اور ستم کرتا ہو اور قصد کیا اُس نے اُس جگہ کا جہان ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ تھے پس دیکھا اُن کو گویا
وہ ضعیف ترین عرب کے ہیں کبھی بیٹھے ہیں زمین پر اور کسی وقت سو رہتے ہیں پس جب آتا ہو وقت نماز کا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

اسکے اس کام سے کچھ انگی نہ تھی پس جب صبح ہوئی اذانیں کہیں ہوؤں نے اور اے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور عمارؓ نے ساتھ لوگوں سے
 وردہ نہیں جانتے تھے بابائے مکرر قریب کایس پڑھا اُفحون نے پہلی رکعت میں سورۃ الفجر کو یہاں تک کہ جب پڑھی اُفحون نے یہ کہتے اَللّٰہُ رَبُّکَ لَبَّ اَلْحَمْدُ
 پس پکار کر کہا مسلمانوں سے ہاتھ غیبی نے درخا لیکر وہ نماز میں تھے یہ کلام غفرم بالقوم وما یفتی کیدہم شیئا وما اجری اللہ ہذا لہ اے علی
 لسنہ امیر کہ اس ابتداء لکھیں جب مسلمانوں نے آواز ہاتھ کو تعجب کیا اُفحون نے پھر پڑھا ابو عبیدہ بن الجراح نے دوسری
 رکعت میں والشمس یغیبہا اس آیت تک قدام علیہم سر بعد بن نبھہم فصور ما وکلیات عقبہا اور اسی وقت ہاتھ غیبی نے کیا
 ثَمَّ اَلْقَالَ وَصَحَّ الرُّجُزُ هَذَا عَلَیْہِ الصَّلَیٰ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ جب فراغت پائی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے نماز سے کہا اُفحون نے مسلمانوں سے
 کیا یا سنی تھے آواز ہاتھ غیبی کی اُفحون نے کہا کہ ہاں سناہتے وہ ایسا ایسا کہتا تھا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ یہ قسم ہے خدا کی ہاتھ
 ہمداد و غلبہ اور پیچھے مطلب کا پس خوش ہو تم ساتھ در اللہ تعالیٰ کے پس قسم ہے خدا کی کہ اللہ مدد اور غلبہ دیکھا حکوانہ اور بھیجگا اُن پر
 شدت اور سختی عذاب کی جیسا کہ انا تھا اللہ تعالیٰ نے عذاب کو اگلے لوگوں پر بھیجے کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ اسے گروہ
 مسلمانوں کے جاتو تم اس امر کو کہ میں نے رات کو خواب دیکھا جو دلالت کرتا ہے ہمارے غلبے کو اعداد پر اور شامل ہونے اعانت کے اللہ تعالیٰ
 کی طرف سے پس دعا دیکر کہا مسلمانوں نے کہ کیا خواب دیکھا تھے اُفحون نے کہا کہ دیکھا میں نے کہ میں کھڑا ہوں سامنے دشمنانِ روم کے
 آنا لیکر گھیر لیا محکوم ایسے لوگوں نے جو سفید کپڑے پہنے تھے مثل اُنکے منین دیکھا تھا میں نے اور چمک اُنکے نور کی ڈھانچ لیتی تھی ہینائی
 اکھونکو اور اُنکے سرو پر عمامے سبز اور اُنکے ہاتھ میں نشانِ زرد اور وہ سبزے گھوڑوں پر سوار تھے میں جب صف بستہ ہو گئے گروہ میرے
 کہا اُفحون نے مجھے کہ اگے بڑھو تم اپنے دشمنوں اور نہ ڈرو تم کہ تمہیں غالب ہوا واللہ تعالیٰ مددگار تھا رہا اور بلایا اُفحون نے کچھ لوگوں کو تم
 میں سے پس بلائی اُنکو شراب جو اُنکے کاموں میں تھی اور گویا میں دیکھتا ہوں اپنے لشکر کو کہ داخل ہوا وہ لشکر روم میں پس جب دیکھا رہیوں
 نے ہلکے ہمارے سامنے سے بھاگ نکلے وہ لوگ پس کہا مسلمانوں نے کہ صالح اور نیک کرے اللہ تمکو اور سرداریہ بشارت ہے کہ تم ٹھہرا کیا
 اللہ تعالیٰ نے اُسکے سبب تمہاری اکھونکو اور اچھی بشارت دی تمکو پس اُنکو ٹھہرا ہوا ایک شخص قومِ خولانسے اور کہا اُسے کہ صالح اور نیک
 کرے اللہ تعالیٰ سردار کو میں نے بھی رات کو ایک خواب دیکھا ہوا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ نیک خواب دیکھا اور نیک ہوگا اگر چاہا اللہ تعالیٰ
 نے کیا دیکھا ہے رحمت کرے اللہ تم پر اور پھر اُفحون نے کہا کہ دیکھا میں نے کہ گویا ہم نکلے ہیں اپنے دشمن پر پس اُفحون نے ہم پر لڑائی کو کہ اُس وقت
 ٹوٹ پڑیں اُپر آسمان سے سفید چڑیاں جنکے پر سبز اور چمک اُنکے مثل گرگس کے تھے سپہ ہر تڑپتی تھیں اُنکو مثل نوڑنے چڑیوں تیر چمک کے پس جب
 تیہی کی کسی مروے تو ایسا چمک مارا اُفحون نے کہ ٹوٹے کر دیا اُسکو پس خوش ہوئے سلمان اس خواب سے اور کہا بعضوں نے بعض سے
 کہ بشارت ہو تمکو کہ تحقیق بخیر کرنا اللہ تعالیٰ نے اور غلبہ دیا تمکو اور ناسید کی تمہاری ساتھ فرشتوں کے کہ لڑینگے وہ تمہارے ساتھ ہو کر جیسا اُفحون
 نے تمہارے ساتھ بدر کے دن کیا تھا اور خوش ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح اور کہا اُفحون نے کہ یہ اچھا خواب ہے اور پھر ہوا اور تعبیر اُسکی مدد اور غلبہ ہو
 اوسین امید کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے واسطے انکوئی حاجت پر میرے گاروئے پس کہا ایک شخص نے زمرہ مسلمانوں سے کہ سردار کیا سبب ہے تمہارے
 توقف کرنا ان گروہ کتون سے اور کس چیز کے سبب تم منتظر لڑائی کے ہوا دشمن خدا نے مکر اور فریب کیا ہے ہمارے سبب یا نہی اُسے کے اور میں چاہتا ہوں

اور پھر دیکھو اپنے سامنے رکھو اور رغبت دلاؤ تم مسلمانوں کو لڑائی پر پس اگر فتح اور غلبہ ہمارے واسطے ہو پس رہو تم جرح پر کہ ہو اور اگر ہجرت
ہوے دیکھو تم کسی مسلمان کو پس رہو تم ان کے دشمنوں میں چونکہ اور تجھ کو دیکھاؤ تم ان کی اولاد کو اور کہو تم اس نے کہ لڑو تم اپنے گھر بار اور
اولاد اور اسلام کیا سٹے پس کہا عرقون نے کہ اے سردار خوش رہو تم اس امر پر جو کہ آسان دکھائی دیا ہو تم کو واقعتاً یہی رحب اللہ نے
بیان کیا ہے کہ جب پناہ میں کر دیا ابو عبیدہ بن الجراح نے عرقون کو سیلاب پر متوجہ ہوئے وہ واسطے ترتیب لشکر کے دوڑے لوگ لڑائی کی طرف
بعد ازینکہ آراستہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے انکو سینہ اور دیرہ اور قلب اور دونوں بازو پر اور ان کے کیا صاحب نشانوں کو اور مقرر کیا اس جرن
اور الفار کو قلب میں اور ظاہر کیا مسلمانوں نے سامان اور تہذیب اور فکوار گردانیں اپنے لشکر میں تین صفیں پہلی صف میں نیزاندار لوگ
اہل میں سے تھے اور ایک صف میں ڈھال تلوار والے لوگ اور ایک صف میں صاحب تیرو اسیان و سامان تھے اور تیسرے کیا سواروں کو
تین فرقوں پر پس اسکی تین صفیں کہیں اور مقرر کیا اس میں شخص کو شہسواران مسلمان سے کہ ایک اُمین کے غیاث بن جریہ عامری
اور دوسرے سلمہ بن سیف الیرونی اور تیسرے قحط بن عمرو التیمی تھے اور چھٹے مسلمان ان کے نشانوں کے بیچے اور چھٹے
ابو عبیدہ بن الجراح اپنے اُفس نشان کے بیچے جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وقت ردائی حجاب ملک شام کے ان کے واسطے بنایا تھا اور وہ
زر و نشان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا جو غزوہ خیبر میں ہمراہ تھا راوی اسے بیان کیا ہے کہ خالد بن الولید کے ساتھ پہلے تھا
تھا اور سیاہ رنگ تھا اور پیدل لوگوں پر شریل بن حسد اور بازو سے سینہ پر یزید بن ابی سفیان اور بازو سے میسرہ پر قیس بن امیہ عربی
جب آراستہ ہو گئیں صفیں چلے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ صفوں کے بیچ میں اور وہ ترغیب دیتے تھے مسلمانوں کو لڑائی پر اور کہتے تھے اور
اگر مدد دے گے تم اللہ تعالیٰ کو مدد دیکھاؤ تم کو اور لازم پکڑو صبر کو کہ صبر نجات دینے والا ہے اور پسندیدہ پروردگار اور دفع کو نہوالا دشمن کا ہر
پس نہ دور کرو تم اپنی صفوں کو اور نہ توڑو اپنی نیتوں کو اور نہ چلو تم ایک قدم بلکہ کہ یاد کرو تم اللہ غالب اور بزرگ کو اور نہ آغاز کرو تم لڑائی کو
یہاں تک کہ ابتدا کریں وہ تم پر اور راست کرو تم نیزوں کو اور چھپاؤ تم اپنے کو ساتھ ڈھالوں کے اور الزام کرو تم خاموشی کا کمر اللہ غالب
اور بزرگ کے یاد کرنے میں اور کوئی نئی بات نہ کرو یہاں تک کہ حکم دین میں تم کو اس کے کرنے کا پھر گئے وہ قلب فوج کی طرف اور چھٹے
اُمین پھر نکلے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ دران حالیکہ وہ ترغیب دیتے تھے لوگوں کو اور یہ کہتے تھے یا اہل الدین دیا انصار الہدی
والحق اعلوان رحمنا الله تعالى لا تاتال الہ بالعل والنیة ولا تات الہ بالعتیة والتمنی تغیر کل مرضی ولا یخال الہ بالاجتہاد ولا بالاعمال و
الصالحات رحمنا الله عز وجل ولا یوفی الله رحمنا ومغفرنا الواسعة الہ الصالحین والصادقین المسمعون قول الله عز وجل
وعد الله الذین امنوا منکم وعملوا الصالحات یتکفبنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم ولکن الہم دینہم الذی اتوا فی
لہم ولیلہم من خوفہم انما العبد اتی الا بئشرون لی شیان من کون بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون ویتخیروا حکم اللہ من اللہ
تعالیٰ یرکم اللہ منہم من عدلکم وانتم فی نقض ولس لکم حلج امن وند اور برابر معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ مسلمانوں سے
ایسا ہی کچھ کہتے تھے یہاں تک کہ پھر وہ اپنی قوم کی طرف اور نکلے بعد ان کے سبیل بن عمر کہ چلتے تھے صفوں کے بیچ میں اور نصیحت
رتے تھے مثل نصیحت معاذ بن جبل کے اور پھر وہ اپنی قوم کی طرف اور نکلے بعد ان کے ابوسفیان بن حرب پس گھوڑے وہ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

میرے کہ انھوں نے خالد بن الولید سے کہتے تھے کہ کیا رائے ہے اور اباسیلیمان پس کہنا خالد بن الولید نے کہ جاؤ تم اس امر کو کہ باہان نے آگے
 کیا جو حمایت کنندگان اپنے ہر ایک پر تلے تھے لشکر کے اور صف بندی کی اور انکی بمقابلے مسلمانوں کے واقفی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے
 کہ باہان نے اپنے آگے کیا تھا روپیوں سے اُن کو لنگو جنکی شجاعت اور دشمنی اور ثابت قدمی شہوتی ایک لاکھ پس جب دیکھا حال
 بن الولید نے اُنکو جانا انھوں نے کہ وہ لوگ اہل شدت سے ہیں پس کہا انھوں نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ میری رائے یہ ہو کہ
 تم اپنی شجاعت پر جہان تم ہو سید بن زید کو اور دھڑو تم انکی پشت پر محاذی تلے جمعیت دو سو یا تین سو مسلمانوں کے اپنے ساتھیوں سے پس جب
 جانیکے مسلمان اس امر کو کہ تم آگے پیچھے ہو شرم کرینگے وہ اللہ پاک سے پھر تم نہ بھاگیں گے وہ پس قبول کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
 شہرہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کا اور بلایا سید بن زید بن غنفل کو اور یہ سید مجملہ اُن مسلمانوں کے ہیں جن سے رہنا مندی اپنی
 ارشاد فرمائی ہو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں لقا رضی اللہ عنہ عن المومنین آخر تک پس پھر اپنا اُنکو اپنی جگہ پر منتخب کیا ابو عبیدہ
 بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ایک سو سوار شہسواران میں سے اور ان میں کچھ لوگ مہاجرین سے تھے اور پھر اُنکو لیکر پیچھے صفت
 کے محاذی سید بن زید کے راوی نے وصف بن معلل التنوخی سے جو ربوک کی لڑائی میں نشان بردار ابو عبیدہ بن الجراح کے
 تھے روایت کی ہے کہ اُدھر سے کہ پہلے جو نکلا الرکابی کو مسلمانوں کے لشکر سے وہ ایک شخص قوم انو سے کم سن تھا پس کہا اُس شخص نے
 ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ اوسرا میں جا ہاں میں کہ تسکین دون اور میرا کروں اپنے دل کو اور جہاد کروں اپنے اور اسلام کے
 دشمن کا اور خرچ کروں میں اپنی جان کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں شاید دجاوے مجھ کو شہادت پس آیا اجازت دیتے ہو تم مجھ کو اس بارے میں اور
 اگر کوئی تمہارا مطلب و حاجت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو پس آگاہ کرو تم مجھ کو اُس سے پس روئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
 اور یہ کہا انھو محمد امینی السلام واخبرہ انا وجدنا ما وعدنا ربنا حقا وواقفی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ پھر ازدی نے اپنے
 گھوڑے سے اُتر کر حملہ کیا بارادے لڑائی کے پس نکلا وہ اُنکے مقابلے میں ایک گہر گار روم سے پورا فدا و قاست کا سہرے گھوڑے پر
 پس جب دیکھا اُسکا ازدی نے چاہے اُسکی طرف اور تحقیق تید کیا تھا انھوں نے اپنی جان کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں پس جب نزدیک ہوئے
 پڑھا انھوں نے شہر بڑ کا اور حملہ کیا ہر ایک نے اُن دونوں سے اپنے ساتھی پر پس جلدی کی ازدی نے زوی پر اور تیرہ مارا اُسکے سینہ پر
 اور گرا دیا اُسکو زمین پر پھوٹ اورے لیا اسباب اور گھوڑا اُسکا اور سپرد کیا یہ سب ایک دو اپنی قوم سے پھر پلے وہ میدان کی طرف اور بگایا
 اُنہو سے کہ پس نکلا اُنکے مقابلے میں دوسرا زوی پس مار ڈالا اُسکو اور نکلتا تیرا اور چھٹا یا تنک کہ قتل کیا انھوں نے چار روپیوں کو
 پس نکلا اُنکے مقابلے میں پانچواں زوی اور تیرا کیا اُس نے ازدی کو رحمت کرے اللہ تعالیٰ اُس پر پس خشناک ہوئے قوم تو بہت بڑے جانے
 اپنے ساتھی کے اور نزدیک ہوئے وہ روپیوں کی صفوں سے پس اسی وقت آگے بڑھے زوی اور چلے مثال پھیلی ہدی ٹیری کے یہاں تنک
 کہ نزدیک ہوا ایک کندہ اُنکا بہتہ سلمیں سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ تحقیق دشمنان خدا اور تمہارے آئندہ حملے کے
 ہیں اور جاؤ تم اس امر کو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے پس قلم کو تم اپنے تئیں ساتھ صبر و راستی کے اور ملاقی اور شامل ہونے مدد کے اللہ تعالیٰ
 پس سے پھر دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے گوشہ چشم سے آسمان کی طرف اور یہ دعا اُنکی انھوں اللہم انکے نصیب دیا انکے نصیب دیا انکے نصیب دیا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

گروہ مسلمانوں کو پس پکار کر کہ عورتوں نے آپس میں کہ ای بیٹیاں عورت عرب کی تو تم مردوں کو اور پھر اور باز کھوشگست اٹھا بیٹھے
 سعید بن عاصم خولان نے بیان کیا کہ کئی میں سب عورتوں میں اس ن ٹیلے پر سب جب چھوڑ دیا اپنی جگہ کو مینہ مسلمانوں نے
 آزادی پہ کو غیہ نہت غفار نے کئی عورت عربیہ کو تم مردوں کو اور اٹھا لایا اپنی اولاد کو اپنے ہاتھ میں اور استقبال کرو تم ساتھ پکارا نہ اور
 ترغیب لائیک راوی نے بیان کیا کہ کئی برصغیر عورتیں در اٹھا لیکہ تیر مارئی تھی وہ گھوڑوں کی تھو نیز اور عیاض بن متنبہ کی بیٹی
 پکار کر کہ تین تین کر اور زبون کرے اللہ تعالیٰ اٹھا اس مرد کا جو بھاگے اپنی زوجہ سے اور سب عورتیں اپنے شوہروں سے کئی تھیں کہ تم ہمارے
 شوہر نہیں ہو اگر نہ بچاؤ گے تم ہر گز دینے عیاض ابن سہیل بن سعید الطائی نے بیان کیا کہ خولہ بنت الاذہر اور خولہ بنت ثعلبہ
 انصاریہ اور کعب بنت مالک بن عاصم اور سلمیٰ ہاشمیہ نے تم نے تھوڑی عورتیں ہند متنبہ بن ہشام اور دینہ بنت الجریجر یہ آگے سب عورتوں کے
 تھیں اور بعد بلج ان کے ساتھ تھے اور وہ اشعار نصیحت امیر نسبت مسلمانوں کے پڑھتی تھیں اور برابر ترغیب لاتی تھیں وہ لڑائی پر نہیں
 مسلمان کھٹکست اٹھا نہ بچت تھو تاوت سننے رغبت دی عورتوں کے اور نکالیں ہند متنبہ اور ان کے ہاتھ میں خود تھا اور ان کے پیچھے
 عورت ہمارت تھیں اور ہند پڑھتی تھی وہ اشعار جو ہر جنگ حد اٹھوں نے پڑھے تھے پھر استقبال کیا ہند سے گروہ مسلمانوں کا پس پکار کر
 بھاگتے ہوئے پس آواز دیکر کہا اے کہان بھاگتے ہو تم اللہ تعالیٰ سے اور وہ سامنے جو تھا ہمارے اور دیکھا ہند سے اپنے شوہر ابو سفیان
 بھاگتے ہوئے پس لڑائی کے گھوڑے تھو کو چوبھی سے اور کہا کہ ان جاؤ گے تم ای بیٹھے تھو کے پھر وہ لڑائی کی طرف اور چرخ کر وہ اپنی جان کو میان تک
 کہ خالص در پاک کرے اللہ تعالیٰ ان کو اس حیر سے جو گزری تھو تھو ترغیب ہی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پس پھر ابو سفیان جب سنا اٹھوں
 نے کلام ہند کا اور پھر مسلمان لڑائی میں اور دیکھا میں نے عورتوں کو کہ کھڑے اور عورتوں نے ابو سفیان کی معیت میں پس دیکھا میں نے عورتوں کو کہ
 کرنی تھیں وہ مسلمانوں پر وہ گھوڑے تھو پیچ میں تھیں اور دیکھا میں نے ایک عورت کو کہ وہ لڑائی تھی ایک بڑے گہرے بچہ پر سوار تھا پس لڑائی
 وہ عورت اسی سے پس نہیں جدا ہوئی وہ اس گہرے میان تک کا اندھا گردا دیا اس کو گھوڑے پھر مار ڈالا اس کو اور وہ کستی تھی کہ یہ معنی زہد اللہ کے
 ہیں بریر نے بیان کیا کہ کئی مسلمانوں نے در اٹھا لیکہ نہیں مطلوب تھی ان کو اس حملے میں سوارے رضامندی اللہ غالب اور بزرگ اور
 رضامندی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بہت سخت لڑائی تھی تو مذہب اتفاق ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے یہاں تک کہ ظاہر ہوا انہیں قتل کلم
 آئی امیر ایک جماعت کثیر اس واسطے کہ اٹھوں نے صبر اٹھا لیا تھا اپنی جان پر پس شہید ہوئے انہیں سے اس قدر کہ نہیں شہید ہوئے اس قدر کہ سوار اور
 قبیلوں سے سعید بن عمرو بن نفیل نے بیان کیا کہ مسلمانوں کی مینہ میں اسی سخت لڑائی تھی کہ کئی شکست کھاتے تھے اور کبھی ہجرت تھے لڑائی
 کی طرف اور کبھی ہجرت تھے اور کبھی ہجرت تھے اور دیکھا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے شکست کو کہ پوچھا کہ یہو قلب شکست پس پکارا اٹھوں نے
 اپنے ہمارے نکو و متوجہ ہوئے ان کی طرف چھینا آزادی کی جماعت سے اور تکیہ کیا اور حملہ کیا و میں پس ہر اقتل اور چرخ کیا انہیں یہاں تک کہ دور
 کر یا دشمنان خدا کو مینہ اور قلب سوار پھر دیا ان کو ان کی پشت کی طرف پھر حملے وہ یہاں تک کہ پھر اٹھوں نے مینہ اور قلب کو اپنی جگہوں پر اور
 پھر خالد بن الولید آگے آئے اس میں کہ دور کرتے تھے اور بھاگتے تھے وہ اس شخص کو جو رویدے مسلمانوں کے نزدیک تھا پس لڑائی شکست
 اٹھائی و دیوں نے خالد بن الولید کے آگے سے اور دیکھا خالد بن الولید نے ان کے شہسواروں کو پس پکار کر کہ اٹھوں نے لڑائی اسلام اور لڑائی کے لوگ

b7d

انھوں میں اور چلائی تھیں اپنے پیروں کو اور پکار کر کہتی تھیں کہ کمانک شکست اٹھا کر اور چھوڑ کر جاؤ گے ای لوگ سلام کے مارا
 ہنوں اور لٹے اور لٹکیو لٹکوا یا بارہ اُسکے سر پر لٹکیا گروں کو رکھتے ہوں منہ مال دوجی نے بیان کیا کہ میں نے قسم کناہوں کہ ہر ایک
 عورتیں ہر چہخت اور شدید تھیں رہی ہونے پس سخت پھرنا پھرے مسلمان نہایت سے اور پکارا بعضوں نے بعض کو اور وصیت کی آپس میں لنگہا
 اور صبر کی اور پھر وہ رو میونہ سخت پھرنا اور قتاسہ بن الکتانی کے مسلمانوں کے تھے درخا لیکہ مارتے تھے وہ مشرکین کے منھوں کو بھی تلوار سے اور
 کبھی نیزے سے یہاں تک کہ ٹوٹ گئے تین نیزے اُنکے اور وہ شہار جزیرہ تھے واقعی جسما اللہ نے بیان کیا ہے پھر حملہ کیا قتاسہ نے یہاں
 ٹوٹ گئے و تلواریں اُنکی اور جب کوئی تلوار یا نیزہ ٹوٹ جاتا تھا تو وہ کہتے کہ کون شخص بعاریت دیکھا حملہ تلوار یا نیزہ اللہ کی راہ میں با
 دینا اسکا اللہ کا پرہیز پکار کر کہا انھوں نے کایا گروہ تیس کے تو تم حصہ اپنا تو اب و مزدوری سے اور صبر دینا میں بڑگی ہوا آخرت میں جہت
 اور فضیلت پر فاصد و اوصا و ادا و رابطہ و اتھوالہ لعلم انھوں پس قبول کیا اُنکے کام کو اُنکی نوم نے اور خوش ہو کر وہ اُنکی ہم راہی میں لڑنے کو قتاسہ
 نے بیان کیا کہ دیکھا تھا میں نے مثل حملہ قنا اور اسکی قوم کے ملادیا تھا انھوں نے ہمارے بعض کو بعض سے اور پھرے خالد بن الولید اپنے حملہ
 جمعیت دو ہزار کے اور کہا انھوں نے تلوار کو میونہ میں پر رٹا لال انکو بہت جلد اور میونہ بہت لوگ مار گئے اور آئے خالد بن الولید اپنے سے اور
 کہتے تھے کہ بڑے خیر و عافیت اللہ تعالیٰ قتاسہ بن شہم الکتانی کو کہ ہمارے واسطے اچھا ہے اٹھایا انھوں نے پس جب سنا خالد بن الولید نے یہ کام آئے وہ قنا
 کے پاس اور پس دیا اُنکی انھوں کو اور سر کو اور کہا کایا قتاسہ بڑے خیر و عافیت اللہ تعالیٰ کو سلام کیوے اور اُنکی رعبیت اللہ تعالیٰ سے اُنکے اور وہ کتنی تھیں کہ
 کیا خالد بن الولید نے یہاں تک کہ کٹھنی اُنکی خالد بن الولید کے سامنے اور کہا کہ دیکھتے دیکھتے کیا تھے سکھایا اور مسلمانوں کو بھاگنا لڑائی سے حالانکہ لوگ اپنے سردار کے تابع
 ہیں پس اگر اب قتل کرے میں سزا زنا بت قتل کرے میں لوگ نیکے ساتھ اور اگر شکست کھاتے ہیں تو شکست کھاتے ہیں لوگ ساتھ آئے پس کہا خالد بن الولید
 کہ تم ہر مذہب کی زمین شکست کھاتے ہو میں تمہارے ساتھ تھا وہ شخص جو لڑنا تھا کہ وہ غلبا میں مگر میں پس کہا وہ میرے کہ بڑا کہ اللہ کا جسے دیکھا اپنے
 کو ثابت قدم اور جگہ لگا و اقدری جسما اللہ نے بیان کیا کہ دیکھا ہا ہا نے لشکر کھینک کہ وہ روز کیا شل روضہ لے جانے چڑے کے پس بغیر
 لایا بھیجے اُسے انکو لڑائی پر پس سوقت نکلا ایک گرگراں روم سے لشکر ہمنہ سے اور پورا تھا وہ ہتھیار و زمین کو با ایک لشکر اپنا کا اور سوار تھا ایک شہر بڑے
 قوت و طاقت والے پس لشکر کیا وہ دونوں صفوں کی ہیں اور گروا دیا اُسے اپنے شہری پر اور وہ سوخت لڑائی کی پس نکلا اُسکے مقابلے کو ایک جوان قوم اند
 میں میں گروا دیا اُسے ساتھ اُسکے مگر انکے یہاں تک کہ بار ڈالا اُس جوان کو گرنے پھر طلب کیا اُسے لڑیو ایک پس ارادہ کیا اُسکی طرف نکلنے کا معاذ بن جبل
 رضی اللہ عنہ نے پس کہا اب ہمیدہ رضی اللہ عنہ نے کایا معاذ وہ سوخت لڑا ہونیں تم سے حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس امر کی کہ
 شہر و غزنی جگہ پر اوپر رہا اپنے قتل کو کہ تھا لڑنا اور لے رہا نشان کا دست تری جگہ تھا نکلے سے اسے گریو پس پھر گئے معاذ بن جبل ساتھ نشا
 پھر پکار کر کہا انھوں نے کایا گروہ مسلمانوں کے جو شخص چاہتا ہو گھوڑیکو کہ سوامہ ہو کر ہے میں میرا گھوڑا اور ہتھیار موجود ہیں جو بدیا انکو لے بیٹھے عبدالرحمن نے اور
 کہا میں اس کام کو کر دنگا ایسے باپ ورختے جو ان عبد الرحمن پس سلم ہو وہ اورے لیا گھوڑا اپنے باپ کا اور سوامہ ہوئے شہر اور کہا کہ وہ یہاں ہیں اُس گ
 کی طرف جانا ہوں پس اگر صبر کیا میں نے اُسکے مقابلے میں تو ہسان ہکا اللہ کا عجیب اور اگر اڑا اُسے جگہ پس پیڑ سلام پر اور اگر نیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 و سلم سے کوئی مطلب خاص نہیں وصیت کر دے مجھ کو پس کہا معاذ رضی اللہ عنہ نے کایا بیٹے میرے عرض کر دے میرے بھائی و کئے معاذ میں سلام کو اور عرض کر دے

مُتَحَنِّنِ اور چلائی متحین انہی تھیں کہ کو اور پکار کر کسی متحین انے کہ کمانک شکست اٹھا کر اور چھوڑ کر جاؤ گے اور لوگ اسلام کے مان اور
 بہنوں اور لڑکے اور لڑکیوں کو ایسا راہہ انکے سپرد کر دیا کہ دن کو رکھتے ہو تم شمال دوسی نے بیان کیا کہ میں قسم کناہوں کہ ہر آئینہ
 عورتیں چھوڑتے اور شدید متحین درویشوں سے پس سخت پھرنا پھرے مسلمان نہایت سے اور پکارا بعضوں نے بعض کو اور وصیت کی اسپین نگہبانی
 اور صبر کی اور پھر وہ درویش نہایت پھرنا اور قسامہ بن الکتانی انکے مسلمانوں کے تھے در انکا لیکہ مارتے تھے وہ ششکین کے تھو کہ کچھ تلوار سے اور
 کبھی نیزے سے یہاں تک کہ ٹوٹ گئے تین نیزے انکے اور وہ اشعار جزیرہ تھے واقعی جس اللہ نے بیان کیا ہی پھر حملہ کیا قسامہ نے بہا کر
 ٹوٹ گئے دو تلواریں انکی اور جب کوئی تلوار یا نیزہ ٹوٹ جاتا تھا تو وہ کہتے کہ کون شخص بجا ریت دیکھا عجب تلوار یا نیزہ اللہ کی راہ میں بدلا
 دینا اسکا اللہ کا اور پھر پکار کر کہا انھوں نے کای گروہ تیس کے تو تم حصار بناؤ اب در درویشی سے اور صبر دینا میں ہر کی ہوا آخرت میں حمت
 اور فیصلت میرا صبر و ادب اور رابطہ اللہ تعالیٰ انھوں نے کہا کہ کلام کو انکی تو تم نے اور خوش ہو رہے انکی ہم ابھی میں لڑنا قسامہ
 نے بیان کیا کہ پھر دیکھا تھا میں نے مثل حملہ فاطمہ اور اسکی قوم کے ملا دیا تھا انھوں نے ہمارے بعض کو بعض سے اور پھر خالد بن الولید اپنے حکم سے
 جمعیت دو ہزار کے اور کہا انھوں نے تلوار کو درویشوں میں پناہ دلا انکو بہت جلد اور درویش بہت لوگ مار گئے اور آئے خالد بن الولید اپنے سے مسلمان
 کہتے تھے کہ جزیرہ خیرہ سے اللہ تعالیٰ قسامہ بن شیم الکتانی کو ہمارے واسطے اچھا ہی اٹھایا انھوں نے پس جب سنا خالد بن الولید نے یہ کلام آئے وہ قسامہ
 کے پاس اور بوسہ دیا انکی انکو تلوار اور سرور اور کہا کہ کای قسامہ جزیرہ خیرہ اللہ تعالیٰ کو اسلام کیلئے اور میں نے رعبیت الحرت ٹیلے سے اترے اور وہ تھی متحین کہ کیا کا
 کیا تھا بن الولید نے یہاں تک کہا کہ تھی انھوں نے خالد بن الولید کے سامنے اور کہا کہ ایسی بیڈ لید کے آیا تھے کہ سلا یا سلائی کو بھاگنا لڑائی سے حالانکہ لوگ اپنے سردار کے تابع ہوتے
 ہیں پس لڑا بہت تھی کرتے ہیں سوار تو ثابت تھی کرتے ہیں لوگ انکے ساتھ اور اگر شکست کھاتے ہیں تو شکست کھاتے ہیں لوگ ساتھ انکے پس کہا خالد بن الولید نے
 کہ تم ہر خدا کی کہیں شکست کھاتے ہو ان میں میں تھا درویشین تھا درویشین جو لڑا تھا اگر درویشا میں لگتوں پس کہا درویشے کہ بڑا کہ اللہ اسکا جسے دیکھا اپنے سردار
 کو ثابت قدم اور جاک نکلا واقعی جس اللہ نے بیان کیا کہ پھر دیکھا ہا ہا ہا نے شکر بہت کیوں کہ وہ روند گیا مثل بعض نے جانے چڑے کے پس غیب
 دلا بھی اسے انکو لڑائی میں اس وقت نکلا ایک گہراں روم سے شکر بہت سے اور پورا تھا وہ تھیا درویشین گویا ایک ٹکڑا سپاہ کا اور سوار تھا ایک شہر بڑے
 قدامت کے پس نکلا آیا وہ دونوں صفوں کی چین اور گرا دیا اپنے اپنے شہری پر اور درخواست لڑائی کی کی پس نکلا اسکے مقابلے کو ایک جوان قوم اندس
 پس نہیں گرا دیا اپنے ساتھ اسکے مگر اندک یہاں تک کہ مار ڈالا اس جوان کو گہرے پھر طلب کیا اسنے لڑو ایک پس راہہ کیا اسکی طرف نکلنے کا معاذ بن جبل
 رضی اللہ عنہ نے پس کہا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کای معاذ درخواست کر یاہو میں تمہے بحق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس امر کی کہ
 جو قوم اپنی جگہ پر اویسے نہ ہو اپنے نشان کو تمہارا ٹھہرنا اور یہ نہا نشان کا دوست تری جو تمہارے نکلنے سے اس گہرے کیوں پس ٹھہر گئے معاذ بن جبل ساتھ نشان
 پھر پکار کر کہا انھوں نے کای گروہ سلطان کے جو شخص جانتا ہو گھوڑ کو کہ سوار ہو کر اسے اس پر لگھوڑا اور تھیا جو وہ میں پس جا بدیا انکو کئے بیٹے عبد الرحمن اور
 کہا کہ میں اس کام کو کر دنگا ای میرے باپا ور تھے جو ان عبد الرحمن پس مسلمان ہوئے وہ اورے لیا گھوڑا اپنے باپ کا اور سوار ہوئے سپہ اور کہا کہ وہ سپاہ میں اس گہر
 کیوں جانا ہوں پس اگر صبر کیا میں نے اس کے مقابلے میں تو ہسان ہکا اللہ کا عجیب اور اگر مار ڈالا اسے تجھ کو پس سپہ اسلام اور اگر نکلو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم سے کوئی مطلب خاص میرا پس وصیت کرو تم مجھ کو پس کہا معاذ رضی اللہ عنہ نے کای بیٹے میرے عرض کرو تم میرے حکم کے معذو میں مسلم کو اور عرض کرو تم

[illegible]

بن الایم ہی اور میں نکلا ہوں تختاری طرف کو جسوقت کہ دیکھا میں سب کو اور تحقیق مار ڈالائے اس طریق سخت کاوردہ شل باہان اور جبر جبر کرتھا
 شجاعت میں پس نکلا میں تختاری طرف تاکہ مار ڈالوں میں نکلا اور بہرہ مندی حاصل کروں میں باہان اور ہر قتل کے نزدیک تمھارے مار ڈالنے سے
 عامر بن طفیل نے کہا کہ جو تونے شدت اور سختی قوم کی اور بڑے ہونے ڈیل ڈول کا ذکر کیا پس اللہ تعالیٰ شدید تر ہی باز رکھنے میں اور ہلاک
 کرنیوالا ظالموں کا ہوا اور جو تو یہ کتاب کو میرے مار ڈالنے سے بہرہ مندی حاصل کر گیا نزدیک مخلوق کے اور وہ مثل تم سب کے ہی پس میں
 مادہ رکھتا ہوں کہ بہرہ مندی حاصل کروں سبب اپنے جہاد کے فیکے نزدیک پروردگار عالمین کے اور حکم کیا عامر بن طفیل نے جملہ بن ایہم پر اور
 حکم کیا جملہ نے آپ اور ملاقی ہوئے دونوں غزوہ سے پس نکلا دار عامر بن طفیل کا بیکار اور بے جگہ اور نکلا واجبلہ کا کارگر اور جگہ پس لٹ ڈالائے
 کیسے سے شائے تک پس کہ عامر بن طفیل شہید ہو کر رضی اللہ عنہ اور گھو باجلہ عامر بن طفیل کی جگہ گر پڑنے پر اور ٹھہرایا اور تعجب
 کرتا تھا وہ اپنے دل میں اور اس چیز جو کیا تھا اُسے اور طلب کیا جملہ نے کرنیوالیکو پس نکلے اسکی طرف جند بن عامر بن طفیل الدوسی
 اور اُنکے پاس نشان تھا پس آئے وہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا کہ اے سردار میرے باپ مار ڈالے گئے ہیں اور میں چاہتا ہوں
 کہ انکا بدلہ لوں یا جالوں انہیں اور سے دو تم اپنے نشان کو جو میرے پاس ہے جس شخص کو چاہو تم قوم دوس سے پس لیا ابو عبیدہ بن
 الجراح نے نشان کو اُنکے ہاتھ سے اور دیدیا ایک شخص کو قوم دوس سے پس اُٹھا لیا اُسے نشان کو اور نکلے جند بن عامر واسطے
 لڑائی اجلہ کے اور وہ اشعار پڑھتے تھے اور نزدیک ہوئے جملہ بن الایم سے اور چلا کر کہا اُس سے کہ تھم تو ای قاتل میرے باپ کے
 کہیں اُنکے عوض نہ جو مار ڈالو انکا جملہ نے کہا کہ تم کون ہو عامر کے اُنھوں نے کہا کہ میں اُنکا بیٹا ہوں جملہ نے کہا کہ کس چیز نے برا کیجئے کیا تم کو
 اور اپنی اولاد کے ہلاک کرنے پر اور قتل نفوس کا جزا اور حرام ہو پس کہا جند بن عامر کہ قتل نفس شد کی راہ میں نیک اور بہتر ہی جس کے
 سبب بڑا مرتبہ ملتا ہے جملہ نے کہا کہ میں تمھارا مار ڈالنا نہیں چاہتا ہوں حالانکہ تم جوان کم سن ہو پس بیٹ جاتو تم یہاں تک کہ نکلے میرے
 مقابلے کو اور کوئی اسوائے تمھارے جند بن عامر نے کہا کہ میں کیونکر چھڑا سکتا ہوں حالانکہ غدیہ ہوں بسبب موت اپنے باپ کے قسم یہ خدا کی
 نہ پھر ونگا میں یا اُنکا بدلہ لوں انکا میں یا اُسے جالوں انکا پھر حملہ کیا آپر جملہ نے اور حکم کیا اُنھوں نے جملہ پر اور برابر ایک دوسرے پر دراتے تھے
 اور کھلی ہوئی تھیں آنکھیں لوگوں کی دونوں کی طرف اور دیکھا جملہ نے جند بن عامر کی طرف اور اس چیز کو جو ظاہر ہوئی انکی شجاعت سے پس جانائے
 کہ وہ بڑے سخت اور شدید ہیں لڑائی میں پس اختیار کیا اُسے اُسے احتیاط کو اور قوم غسان دیکھتی تھی اپنے سردار جملہ کو پس جب دیکھا
 اُنھوں نے جند بن عامر کو کہ غالب ہو گئے ہیں وہ لڑائی میں پس پکار کر کہا بعض نے انہیں سے بعض کو کہ یہ جوان جو نکلے ہیں تمھارے سردار کے مقابلے
 کو جوان شریف اور بزرگ ہیں پس اگر دیکھو تم انکو کہ غالب ہو گئے ہیں تمھارے سردار پر پس کمک کرو تم اپنے سردار کی اور نہ چھوڑو انکو کہ مار ڈالیں
 انکو پس مادہ ہوئے مسلمان غسان واسطے حملے کے بجائے اپنے سردار کے تاکہ پادین انکو اگر لاف ہو جاوے انکو کوئی امر سخت اور دیکھا انکو انوں
 اپنے ساتھی جند بن طفیل کی طرف اور انکی شدت اور شجاعت کو پیش کش ہوئے وہ ہل کر سے اور دیکھا سردار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
 انکو اور انکے کاموں کو پس روئے وہ اور کہا کہ ایسے ہی ہوتے ہیں وہ لوگ جو فرج کرتے ہیں اپنی جان کو اللہ کی راہ میں ایسے اندر نہ فرماؤ اس کر
 اُنکے واسطے اُنکے کاموں کو جابر بن عبد اللہ انصاری نے بیان کیا کہ موجود تھا میں یرموک کے دن پس میں دیکھا میں نے کسی جوان کو شریف اور

[illegible]

یرموک کے مشرکین پر ڈالا مشرکین کو بڑے قہار و ذلت میں اور قرین ڈالا انکو مشرکین نے اور ڈرانے والا حاکم کیا مشرکین نے پس در
 ہوئے اور چھوڑ دیا مسلمانوں نے جبکہ کو اور تھے صاحب نشان مسلمانوں کے یرمزیرموک کے عیاض بن غنم الاشعری پس شکست اٹھائی انھوں
 نے اور دیکھا مسلمانوں نے بجانب عیاض بن غنم الاشعری کے کہ بیٹھ بیٹھ کر انھوں نے اور نشان اُنکے ہاتھ میں جو پس چلا کر کہا اُنسے مسلمانوں
 نے اُن بات کو قدم اور رٹنے والوں کی نہیں ہوئی جو کہ سبب اُنکے نشان کے پس دوڑے واسطے لینے نشان کے عمرو بن العاص اور خالد بن الولید رضی
 عنہما اور انھیں سبقت کہتے تھے وہ دونوں نشان کی طرف پس سبقت کی عمرو بن العاص نے نشان کے لینے میں اور برابر لڑتے رہے وہ یہاں
 شکست اٹھائی رومیوں نے اور فتح کیا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے ہاتھ اور تیسرا دن یرموک کا بہت سخت تھا کہ تین مرتبہ شکست اٹھائی
 شمسواران مسلمین نے کہ کھیرتی تھیں انکو عمرو بن العاص کے ساتھ تھیں اور چوبون خیمہ کے اور ظاہر کرتی تھیں اُنکے سامنے لڑو کو پس پھر مسلمان بجانب
 لڑائی کے راوی نے بیان کیا کہ اُن کی رات ساتھ اپنی تاریکی کے اور لوگ لڑتے تھے اور مشرکین کے بہت لوگ مار گئے اور مسلمانوں میں
 قہورے شہید ہوئے مگر تین دن سے انہیں بہت نمی ہوئے تھے پس جب آئی اپنی رات ساتھ اپنی تاریکی کے روانہ ہوئے رومی اپنی جگہ پر اور رات
 گذرانی انھوں نے بجانب سلاح ہندی کے اور یہی حال مسلمانوں کا تھا اور زمین تھا اُنکے واسطے کوئی اداہہ مگر ناز اور بد اس کے باز نہا
 انھوں نے زخموں کو اور نماز پڑھائی انکو ابو عبیدہ بن الجراح نے و نماز میں ایک ہی ساتھ پھر کہا کہ ای لوگو رحمت کو کہ اللہ تیرے جھوٹ
 سخت اور دشوار ہو گیا پس منتظر ہو کھڑے ہو گئے کہ آتی ہو وہ اللہ تعالیٰ کی نزدیک سے اور روشن کو دم آگ کو اور نگاہ ساری کو دم و نماز کو دم
 تسلیم اور نگہ کیا اور اُٹھ کھڑے ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ دران حالی کہ وہ چلتے پھرتے تھے مسلمانوں کے پیچ میں اور وہ پکڑتے تھے
 ہاتھ خالد بن الولید کا اور پرستش حال کرتے تھے مسلمانوں کی اور باندھے تھے اُنکے زخموں کو اپنے ہاتھ سے اور کہتے تھے کہ ای لوگو دشمن بھی
 تھا کہ ریح آگین ہیں جیسا کہ تم ریح آگین ہو اور امید رکھتے ہو تم اللہ تعالیٰ سے اُس چیز کی جسکی وہ امید نہیں رکھتے ہیں اور پھر لگے کہ
 ابو عبیدہ بن الجراح مع خالد بن الولید کے اور ڈراتے رہے مسلمانوں کے خیموں میں تمام رات صبح تک اور قطع کی
 رومیوں نے راہ کو بجانب یرموک کے ساتھ باہانکے اور چھڑکا اور خشناک ہوا وہ اُنہیں اور کہا اُنسے کہ میں جانتا ہوں کہ تمھارا
 یہی حال ہوتا ہو سبب اُس چیز کے جو دیکھا تھا میں نے تم میں خوف اور بددلی اور بے صبری سے دو چند اہل عرب سے پس عذر
 کیا انھوں نے اُس سے اور کہا کہ ہم کل اُنسے (ٹینگے) اس واسطے کہ ہم میں ہمارا دشمن لوگ ہیں جو اب تک نہیں لڑے ہیں اور کل بہت
 بازی کریں گے ہم اُنسے لڑیں اور غالب ہو جائیں گے ہم اُنہیں سکوت کیا باہان نے اپنی جھڑکی سے اُنہیں اور حکم کیا انکو کہ اپنے سامان اور
 ہتھیاروں کی اصلاح اور درست کریں پس ایسا ہی کیا انھوں نے اور رات گذرانی دونوں فریق نے در انھیں لگا سہائی کرتے تھے وہ اپنے
 لشکروں کی اور ڈرتے تھے رومیوں کے دل بسبب مارے جانے لوگوں کے انہیں اور مسلمان لوگ قوی تھے اپنے دین میں اور درست تھیں نتیجہ اُنکی پس
 جب صبح ہوئی غار خوف کی چھی ابو عبیدہ بن الجراح نے ساتھ مسلمانوں کے اور اُنسی وقت دیکھا صلحان کو کہ ظاہر ہوئے وہ بغلبہ
 مسلمانوں کے اور نشان رومیوں کے بلند ہوئے مثل شمار شوک اور درختوں کے گویا انہیں ملائی ہوئے تھے وہ کسی دشمن سے اور
 نہیں لڑتے تھے پس پھر وہ اپنی صفوں کی جگہ میں اور رکھا گیا باہان کا تخت اُس فیصلہ چہان وہ بیٹھا تھا بغرض دیکھنے حال دونوں

[illegible]

انہرودی پس دور کر دیا انکو انکی جگہ سے تا انیکہ ملا دیا انھوں نے انکو اسی ٹیلے پر چڑھو تین تھیں اور گھیرا رومیوں نے ٹیلے کو پس آواز دی
 ایک عورت انصاری نے کہ کہاں ہیں دین کے مدد کرنا ہے کہاں ہیں اسلام کی حمایت کرنا ہے **راوی** نے بیان کیا ہو کہ زبیر
 بن العوام رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے اپنی نوجوان ساریت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس دران حالانکہ علاج کرتے تھے وہ اپنی آنکھ
 کا اور انکو عارضہ آنسو بہا شہم کا تھا کہ دفعۃً سنی انھوں نے آواز عورت کی جو پکارا تھی تھی کہ کہاں ہیں مددگار دین کے پس کہا انھوں نے اپنی
 زوجہ سے کہا اس عورت کا کیا حال ہے جو آواز دیتی ہو مددگار دین کو پس عیضہ بنت خفاری نے کہا کہ امی ابن عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم شکست اٹھائی ہو شکستہ مسلمانوں نے یہاں تک کہ ملا دیا ہوا انکو ہم میں اور سوچے اور ملے ہیں گہرا میں اور یہ عورت انصاریہ
 طلب مدد کرتی ہو مددگار دین سے پس کہا زبیر بن العوام نے کہ قسم جو خدا کی میں مددگار دین سے ہوں اور نہ دیکھ کا محکوم اندر پاک
 اسی جگہ بیٹھے ہوئے پھرا دیا انھوں نے کہ پڑے کو آنکھ سے اور سوار ہونے وہ اپنے گھوڑے کی پشت پر اڑے لیا اپنے چھوٹے نیزے کو اور بڑے
 اپنا نام لیکر اور کہا اپنے گلے میں کہ میں زبیر بن العوام ہوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پھوپھی کا بیٹا ہوں اور برابر اُمین
 نیزہ بازی کرتے تھے یہاں تک کہ پھیر دیا انکو انکی پشتوں کی طرف اور گھوڑے اُنکے پھرتے تھے اپنی دُمون کی جانب لیٹ بن جا بڑے
 کہا ہو کہ واسطے اللہ کی قسم نیکو کاری زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کی کہ تحقیق پھرا انھوں نے رومیوں کو ایک ذات سے جو وقت
 حاکم کیا انہر اور سوائے اُنکے کوئی شخص عرب سے اُنکے ساتھ تھا یہاں تک کہ پھیر دیا انکو انکے شکر لکیر اور پھرے گروہ عمرو بن العاص کے اور
 لوگ اُنکے اور زبیر بن العوام پکارتے تھے **الوجهۃ** الجنتۃ الجنتۃ الخمر الخمر یا اهل الاسلام الصبر بھرحمہ کیا عمرو بن العاص اور
 اُنکے ساتھیوں نے اور دور کر دیا رومیوں کو بعد شکست اٹھانے کے **واقعی** احمد شہ نے بیان کیا ہو کہ جریر ابنی نے ساتھ جمعیت
 تین ہزار قوم ارس کے شہر حبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملہ کیا پس خالی کر دیا جگہ ہمارا بیان شہر حبیل بن حسنہ
 نے اور نہیں ثابت قدم ہا سوائے اُنکے کوئی واسطے لڑائی کے مع چند کس اپنی قوم کے سوائے پانچ سو آدمی کے پس حملہ کیا شہر حبیل بن
 حسنہ نے قوم ارس پر اور پھیر دیا انکو انکی پشتوں کی طرف پھیر بیٹھے وہ حملے سے اور وہ یہ کہتے تھے یا اهل الاسلام افراد من الموت اہل
 الصبر پس پھرے ہمارے اُنکے اور حملہ کیا وقت اُنکے پھرنے کے قوم ارس پر پس پھیر دیا انکو انکی پشتوں کی طرف اور شمشیر زنی اور نیزہ
 بازی اور تیر اندازی کی ہمارا بیان شہر حبیل بن حسنہ نے ارس پر یہاں تک کہ ایسی مصیبت پہونچائی انھوں نے ارس کو کہ نہیں پہونچائی
 تھی ارس نے انکی نہریت کے وقت پھراے شہر حبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ اپنی جگہ پر اور اُنکے ساتھی گروا اُنکے ہو گئے پس درستی کی
 شہر حبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے انہر ساتھ غصے کے اور وہ کہتے تھے اپنے ہمارے ہونے کہ کیا صدمہ پہونچا انکو جو شکست اٹھائی اُنم نے
 ان عجمیوں نے سختہ بریدہ کافروں سے حالانکہ تم لوگ حمایت کرنے والے دین کے اور فرمانبردار اور اہل قرآن اور بندگان رحمان ہو
 آیا نہیں سنا ہو تھے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب مجید میں فرماتا ہو **ومن یولکمہ یدعونہا لعلہم یؤمنوا** اور **تقتال** اور **تقتال** الی وغیرہ
 بفضل باع بفضل من اللہ آیا نہیں سنا ہو تھے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد کرنا ہو اپنی کتاب بزرگ میں **ان اللہ اشبک من المؤمنین**
نفسہم واما للہم بان للہم الجنة آیا موت سے تم لوگ بھاگتے ہو آیا بہشت سے گریز کرتے ہو پس کہا انھوں نے کہ صحابی رسول اللہ

ذوالکلاع الحمیری نے پس جب واپس آیا غلام نکلا نکلا وہ دور کج جانب گبر کے اور سخت گردا دیا انھوں نے اور تھے ذوالکلاع حمیری اہل شجاعت
 سے پس گریوے وہ ساتھ اپنے نیزے کے اور لنگے گرد گوما گبر اور وہ دونوں نیزہ باز تھے پس قریب ہو کر سخت تیرہ بازی کی دونوں نے یہاں تک
 کہ خشک گئے نیزہ بازی سے اور ایک ساعت جدا ہو گئے وہ دونوں میں نکلا لان دونوں نے تلواروں کو اور نزدیک ہوئے پس باز ذوالکلاع نے
 تلوار کو گبر پر اور گبر نے بھی تلوار ماری اور تھی وہ کٹنے والی اور بازو اس کے قوی تھے پس کاٹ ڈالا اس نے اپنی تلوار کے دار سے سپرد زرہ
 اس کے پیچھے کے کپڑے نکلا اور پڑی تلوار ذوالکلاع الحمیری کے بازو بہت زخمی کر دیا انکو اور بوجھ ہو گیا یا تھا انکا آپر جب دیکھا ذوالکلاع
 الحمیری نے اس امر کو جلاقی ہوا انکو کمر سے پھیرا انھوں نے سر پہنے گھوڑے کا بارادہ لشکر مسلمانوں کے اور دیکھا گبر نے باگ پھرتے ہوئے
 پس طبع کی اس نے امنیں اور لگا را اپنے بڑوں سوار نکوتا کہ لجاے اس نے اور گھوڑا ذوالکلاع الحمیری کا تیر چلنے والا تھا پس ہمیں
 پایا ان کو گبر نے یہاں تک کہ مل گئے وہ مسلمانوں میں اور خون جوش مارتا تھا ان کے زخم سے مثل ٹوٹی کے
 اور دیکھا ہوئے اس کے پاس شمسواران قوم حمیر کے اور کما انھوں نے کہ کیا حال ہو تھا راسی سردار پس کما انھوں نے راسی شمسواران
 حمیر در و دم غور سے اور نہ بھروسہ اور دم لڑائی میں ہتھیاروں اور انکی مضبوطی پر اور بھروسہ اس کے اور غالب اور بزرگ ہر قوم حمیر نے
 کہا کہ اسی سردار یہ بات کیونکر ہو پس کما انھوں نے کہ میں نے بار رکھا تھا اپنے غلام کو لڑائی سے بہ نظر شفقت کے اس کے
 حال پر جو قوت کہ نہ تھی اس کے پاس زندہ پس کیا اس نے بے خندہ بریدہ نے میرے ساتھ وہ معاملہ جو تم دیکھتے ہو قسم ہو خدا کی کہ
 قبل اس کے کسی لڑائی میں جھکوا یا زخم نہیں لگا تھا پس باز ہا قوم حمیر نے ان کے زخم کو اور ٹھہرے ذوالکلاع الحمیری اپنے نشان کے
 نیچے جس کو ایک شخص انکی قوم کا اٹھائے تھا پس پکارا ذوالکلاع الحمیری نے کہ کوا گبر کے اگرچہ کہے تھے اے سردار زخمی ہو کر پس یا
 نہیں ہو کوئی تم میں سے ایسا جو انکا بدلا لیوے پس نکلا ایک سوار شمسواران حمیر میں سے اور اس کے پاس پھر سے تھپتھپاتے تھے ہمیں کے سینے
 ہوئے تلواروں اور نیزے سے مثل شعلہ لگ کے اور دیر انداز چل گیا اس نے بجانب گبر کے اور بڑا گردا دیا اس نے اس کے ساتھ اور پھیرا
 حمیری نے اپنے نیزے کو گبر پر کہ تمام کر دیا اس نے سینے میں اور مار ڈالا اس کو اور جلدی لے گیا اللہ تعالیٰ اس کی روح کو کج جانب
 دوزخ کے اور ارادہ کیا حمیری نے اترنے کا اپنے گھوڑے سے واسطے لینے اسباب اور کپڑے گبر کے پس حملہ کیا اسپر ایک گروہ
 نے رومیوں سے پس دور کردیا رومیوں نے حمیری کے اترنے کو پاس سے اور پھیر دیا حمیری نے انکو ذلیل اور خوار
 پھر واپس آئے حمیری گبر کی طرف پس لے لیا اسباب اس کا اور لائے وہ اسباب ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس دے
 دیا ابو عبیدہ بن الجراح نے وہ اسباب انکو پس حوالہ کیا انھوں نے اسباب کو اپنی قوم کے اور پھر وہ اپنی جگہ لڑائی پر پس نکلا انکی
 طرف دوسرا گبر پس مار ڈالا انھوں نے اس کو اور نکلا تیسرا گبر پس اس کو بھی مار ڈالا پس نکلا چوتھا گبر پس قتل کیا اس نے حمیری کو
 اور ارادہ کیا گبر نے حمیری کے اسباب لینے کا پس تیر چلایا اسپر ایک مرد نے تیر اندازان انصار سے پہلے راتیر سے سینے پر اور زمین پر گرا دیا
 اس کو بے ہوش اور جلدی لے گیا اللہ تعالیٰ اس کی روح کو طرف آگ دوزخ کے اور گرے وہ دونوں
 ایک ساتھ پس آواز دی بعض بھارتھ نے بعض کو اور ڈرے وہ مسلمانوں کی جماعت سے اور یہ بظریق

اور سختی اور تیزی کو پس دور ہو وہ اُسکے سامنے سے مثل شکست اٹھانے والے ایک پس جانا کہہ کر شکست اٹھائی اُنھوں نے پس نقاب
کیا اُنکا اور کی کی شرجیل بن حسنہ نے اپنے گھوڑے کے دوڑانے میں تاہنکہ جسوقت جانا اُنھوں نے کہ گہر نزدیک پہنچ گیا اُنکے پھیری باگ
کو اُسکی طرف اور پھیرا نیزے کو اُسپر بارادہ مار دینے کے اُسکے سینے پر پس خالی دیا شترک نے نیزے کو اور صحیح و سالم رہا پھر کہا اُس نے
کہ اگر وہ عرب کے نہیں چھوڑتے ہوتے فریب اور کمزریں کما شرجیل نے کہ پھر سختی ہو تجھ پر آیا نہیں جاتا تو نے کہ لڑائی فریب و حیلہ اور
اور کمزریں حاصل اُسکی پر پس کہا کہ گہر نے کہ کیا نفع دیا تھو مگر نے پھر متوجہ ہوے دونوں بجانب حمل کے اور شمشیر زنی کی آپس میں نہانے لگے
اور لڑ لگے دونوں تلواریں اور بہت سخت لپٹ گئے آپس میں دونوں پس تھا شترک مضبوط اور بھاری قد و قامت کا اور شرجیل
بن حسنہ نحیف اور لاغر تھے بسبب ہمیشہ روزہ رکھنے کے پس ایسے زور سے اُنکو دیا یا شترک نے کہ سُست کر دیا اُنکو اور قصد کیا
اُس نے اُنکے اٹھا لینے کا زین اسپ سے دونوں گردہ دیکھتے تھے اُنکی طرف ضرر بن الاذور نے بیان کیا ہوا کہ در آیا مجھ میں غصہ اور
کہ میں نے اپنے دل میں کہ افسوس ہو تجھ پر اور اس بات کا کہ یہ قتل کر گیا کا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس کس چیز نے
بار کھایا تھا تو اُنکی مدد ہی سے واقعی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہوا کہ ننگے ضرر بن الاذور اُنکی طرف در اٹھا لیکہ وہ پھیل تھے اور دوڑتے تھے
اپنے قدر سے مثل بہرں باریک کر کے یہاں تک نزدیک ہوے وہ اُن دونوں کے اور وہ دونوں اس حال سے بے علم تھے اور ضرر کے ہاتھ میں خنجر نکال
مارا غارے مخو کو اُسکی پشت سے پس نکلا خنجر اُسکے دلی طرف سے پس گرا گہر وہ ہو کر اور چھوڑا یا اللہ تعالیٰ نے شرجیل بن حسنہ کو اُسکے
خنجر اور سختی سے راوی نے بیان کیا ہوا کہ جب گڑا گہر اپنے گھوڑے پر سے اترے اور گئے شرجیل بن حسنہ اور ضرر بن الاذور گہر کی طرف اور
بیلیا جو کچھ زندہ وغیرہ سامان لڑائی کا اُسکے پاس تھا او سوار ہوے ضرر اُسکے گھوڑے پر اور پھر وہ اور شرجیل بن حسنہ بجانب مسلمانوں کے
پس مبارکباد وی مسلمانوں نے شرجیل بن حسنہ کو اُنکی سلامتی پر اور شکر ادا کیا ضرر بن الاذور کے کاموں کا پھر شرجیل بن حسنہ نے
لیا اسباب گہر کا پس جھگڑا کیا اُس نے ضرر بن الاذور نے اور کہا اسباب مجھ کو چاہیے اس واسطے کہ میں نے گہر کو مارا ہوا اور شرجیل بن
حسنہ نے کہا کہ میں نے اُسکو مارا ہوا اور مزاحمت کی اس بارہ میں اُنھوں نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس پس خوف
کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اس امر کا فیصلہ کریں وہ اس مقدمہ میں پیش راضی ہوں وہ دونوں اُنکے فیصلے پر اور لکھا خط بنام ہیرا بن
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ان الفاظ سے یا امیر المؤمنین ان رجلا جرحا جرحا الی البراء و قاتلہما من علوج الروم و
بلغ معدنی الحرب الی حصن جمیل و خرج اخر من المسلمین فاعانہم علی قتل العلم فاسبب لمن ہونہما پس آیا جواب حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے اس تفصیل سے کہ اسباب قتل کا اُسکے مار دینے والے کو چاہیے پس بیلیا اسباب کو ابو عبیدہ بن الجراح نے
شرجیل بن حسنہ سے اور دیر یا ضرر بن الاذور کو پس کہا ایک مرد مسلمان نے شرجیل سے کہ کیونکر یا یا ضرر نے اسباب کو پس کہا شرجیل
نے ذلت فضل اللہ بوجہ ہونے پشاد راوی نے بیان کیا ہوا کہ جب مار ڈالا ہوا ضرر بن الاذور نے بادشاہ لان کو خشمناک ہوے
روی پس نکلا اُنھیں سے ایک مہادر سواران و کھالیکہ طلب کرتا تھا وہ لڑیوے کو پس نکلا ہیرا بن العوام رضی اللہ عنہ اور مار ڈالا
اُس سے کو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا دوسرا سوار پس مار ڈالا نیزے اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا تیسرا

ساکت ہیں جواب دینے سے پس لگا رہا تھا میں ہر قبیلہ عرب کو اور ہر قبیلہ بازرہا تھا بسبب اپنے معاملہ ذات کے مجھ کو جاہدینے سے پس
ہمت پڑھا میں نے کلام ساحل و لا قوت الا باللہ العلی العظیم کو پس تھوڑا عرصہ نہیں گذرا تھا کہ نازل ہوئی مدد آسمانی اور معاملہ
بہ گذرا کہ مسلمان لوگ پھرے بجانب ٹیلہ عورتوں کے اور نہیں ثابت قدمی کی اُنکے ساتھ کسی نے سوائے صاحب نشانوں کے عمل نہ دیا
نظر اذوی نے بیان کیا کہ موجود تھا میں شام کی سب لڑائیوں میں پس نہیں موجود ہوا اور نہیں دیکھا میں نے زیادہ سخت
کسی لڑائی کو مسلمانوں کو یرموک کے دن سے اور نہیں موجود تھا اور نہیں دیکھا میں نے یرموک کے دن زیادہ سخت یوم التعمیر سے اور
چلتے تھے گھوڑے مسلمانوں کے اپنی دھول کی طرف اور رطتے تھے سردار مذات خود اور نشان اُنکے ہاتھوں میں تھے یہاں تک کہ ابو عبیدہ
بن الجراح اور یزید بن ابی سفیان اور عمرو بن العاص جان دینے کی لڑائی لڑتے تھے اور دیکھا میں نے شریک بن حسنہ اور ضرار بن
الانزاد اور ہاشم بن علی اور سعید بن بختہ الفزازی اور عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہم کو کہ بہت بڑی لڑائی
لڑتے تھے پس کہا میں نے اپنے دل میں کہ کتنی بدست یہ لوگ لڑ سکتے ہیں حالانکہ وہ چند کس ہیں نا انیکہ شہادت کی اللہ تعالیٰ نے ہمارے
ساتھ علی ان عورتوں کے جو حاضر ہوئی تھیں لڑائی میں ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس وہ علاج راندہ رہی نے بیان کیا
کہ عورتیں حاضر ہوئی تھیں میں ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس وہ علاج راندہ رکھنے لگی تھیں اور پانی پلاتی تھیں اور میاں
بہنگ میں لڑنے کو نکلتی تھیں پس نہیں دیکھا میں نے کس عورت کو عورات قریش سے لڑی تھیں وہ ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے اور نہ جنگ یمامہ میں ہجواہی خالد بن الولید کے مثال اُسکے کہ لڑیں عورتیں قریش کی یرموک کے دن جو وقت کہ سخت ہوا مسلمانوں کو قتل اور
لنگے لوی مسلمانوں میں پس بڑی شمشیر زنی کی عورتوں نے یہ بات زمانہ خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں واقع ہوئی اور ملکسین عورات ساہرین
کی ساتھ عورتوں غم اور حزام کے اور قائم تھی لڑائی پیر کے محل اور ظاہر نشانیاں اُنکی پس بیان کرنی تھیں عورتیں اپنی قومیت اور نام
اپنی ماؤں کے اور اپنے لقب پر اور جان دینے کی لڑائی لڑتی تھیں اور ماری تھیں گھوڑوں کے منھوں میں چوبوں کو اور ظاہر کرنی
تھیں اولادوں کو اور بعض اُن میں لڑتی تھیں مشرکین سے اور بعض لڑتی تھیں مسلمانوں سے یہاں تک کہ پھرے مسلمان بجانب
لڑائی کے اور حمایت کی اور دچایا اُنھوں نے لوگوں کو تا انیکہ شکست اُٹھائی مسلمان عورتوں غم اور حزام اور خدلان نے پس ملکسین
اُنکی طرف خولہ بنت الانزاد بن طارق اور ام حکیم بنت الحرث اور لبنی بنت سلیم اور سلمیٰ بنت لوی بن عاصم الیربوعی اور ماری تھیں
وہ اُنکے منھوں اور سروں پر چوبوں کو اور کتنی تھیں کہ نکل جاؤ تم ہمارے بیچ سے کہ تمہیں شکست کر دیا ہماری جماعت کو پس پھر میں
عورتیں غم اور حزام کی اور وہ جان دینے کی لڑائی لڑیں ام حکیم بنت اخوت تلوار سے آگے لشکر کے لڑیں اور پھیرتی تھیں وہ مشرکین
کو واقعی رحمہ اللہ نے میان کیا کہ دیکھا میں نے ہند بنت عتبہ کو کہ اُنکے ہاتھ میں ہندی تلوار تھی اور وہ شمشیر زنی کرتی
تھیں مشرکین میں اور پکار کر کتنی تھیں رچی بلند آواز سے کہ اے گروہ عرب کے کاٹ ڈالو تم گردن بے خنہ بزد کو ساتھ تلواروں کے
اور اسوقت سوائے آواز ابو سفیان کے اور کسی کی آواز سُنی نہ جاتی تھی اور وہ نصیحت کرتے تھے اپنی بلند آواز سے اور کہتے
تھے کہ اے گروہ مسلمانوں گئے یہ ایک دن ہے اللہ تعالیٰ کے دنوں سے پس آزمائش نیک میں در آؤ تم اللہ کے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

اور خوش بیان اور فصیح ترین عرب اور بلند آواز تھے بنی محارب میں ایسے مشہور تھے کہ آتے تھے فصحاے عرب کے پاس واسطے سماعت
انکی نثر اور نظم کے واقعی جسمائے شہدائے سلسلہ راویوں کے صفوان بن راشد سے بیان کیا کہ ہمیں پھیل لوگوں نے نہریت اور شکست
بعد حکم اور بدو اللہ تعالیٰ کے یرموک کی لڑائی میں مگر کلام ایک مرو کا بنی محارب سے جبکہ نام مفرح تھا اور کوئی کلام انکا خالی از سبج اور
تافہ نہیں ہوتا تھا کہ وہ جمع کرتے تھے اس کلام کو اپنی حسن ترتیب سے اور یاد کیا ہم نے انکے کلام کو نہریت یرموک کے دن جسکا ذکر کرینگے
ہم فصحاے متاخرین صبی اور ابو عبیدہ عمر اٹھین کے فرزند کی بیوی کرتے تھے اور وعظ ان کا بہ نسبت مسلمانوں کے بروز جنگ یرموک کے یہی
ایما الناس بعد ایوہ صابعا وقد عایتہ قریبہ وبعلا ولین تنالوا الجنة لا بالاصبر علی المکاد بل باللہ صابدا خلها من ہوقی لجمعا
کارمہ واللہ فی معرض السموات خبتہ محفوفۃ بالمکاد والاعلیٰ الدجات درجۃ الشہادۃ فارضوا علیہم العقیبۃ الشہادۃ وھذا
قد قار علی ساقیہ وبلد الشفای فی اسواقہ واخلقی نفاقہ فی افاقہ ما اتم اصحاب نبی العصر افا یستلیم من الثبات والنصر بشریہ وخصی
شبانکہ وقد ہوا الغر بقاء نیا کم ویا کر ولون الاسبار فستوجب غضب الجبار واما الذی قد مر قلنا واجر الفلک اللہ واز کل
شیء عندہ مقدارا قل نہریت لکھویر العین باید یمن ابارق وکاس من معین فمن طلب دار البقاۃ ان علیہم یوم سالیفی فصحا طلبکم
تنالوا ربکم وحفظکم احمکم تنالوا البغینکم واطعنوا الصل ورتناوا الحرت وشروعوا الاسد تنالوا الجنة واما علی الصبر ینتسب لکم الاجر
بشر المؤمنین یمن وعلمکم ویا کر ان تفضلوا عن سبیلکم لا توفقوا الکفار فی جملہم واعدوا من طبع قلوبکم ووافقوا من بین من اسلافکم فی
فعلکم واسمعوا ما نزل فی القرآن من اجلہم علی اللہ الذین امنوا وعلو الصلحت لیتفلفم فی الارض کما استغلنا الذین من قبلہم قال
صیتا وایس لیم ہم الذی ارتقی احم علیہم النعم من بعد خوفنا انہم یمن یعلم السر المکنون فقال عید ذی وکیش کون لی شیا من کفر بجلالت
فلولک ہم الفاسقون سبیروا افتد سبیر المعذون واجتہلوا فقل فاذا المجتہدون فقال عید ذی وکیش کون لی حتی تھا تموکہ ہوت
الاولیٰ بنہر سبیرون اور کہ کیا خالد بن الولید نے اور وہ سرخ سر بند باندھے تھے اور ڈانٹتے تھے رومیہ نگاہ نام سے اور کہتے تھے کہ میں خالد بن الولید
ہوں اور نگاہ انکے قلب میں ایک بطریق جبکہ نام مشہور تھا اور وہ شہر کی طرح پینے تھا اور کیا وہ ریحانیکہ طلب کرتا تھا خالد بن الولید کو بجانب میدان لڑائی کے
اور وہ تلپا بن کرتا تھا اپنی زبان میں اور راتی ہوے دونوں اور بڑی سخت لڑائی لڑ جیسا کہ چاہیے پس وہ نہایت لڑائی کی تیری میں تھے کہ دفتہ شہر سے
اگر کہ خالد بن الولید کا اوچھکے خالد بن الولید علی اللہ غنہ اس کے سر کی طرف اور دیکھا مسلمانوں نے انکی جانب کہ وہ جھکے ہیں پس کہا مسلمانوں نے
کھلو لا قوۃ الا باللہ العلی اعظم اور خالد بن الولید کہتے تھے یہی اور بلند کیا بطریق نے بھی نکلا اور خالد بن الولید کی پشت پر پس سرست کر دیا انکی

بن الجراح نے لا الہ الا اللہ کہا دونوں سواروں نے محمد رسول اللہ پس نزدیک آئے اُنہی ابو عبیدہ بن الجراح اور دیکھا تو ایک
انہیں کے زیر بن العوام رضی اللہ عنہ اور دوسری زوجہ انکی اسار بنت ابی کرصہ رضی اللہ عنہا ہیں پس سلام کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے
اپنے اور کہا کہ اے ابن عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کس چیز نے تلو لکھا ہے انہوں نے کہا کہ میں نگاہبانی مسلمانوں کی کرتا ہوں اور
سبب اسکا یہ ہے کہ میری زوجہ اسار نے مجھے کہا کہ اے ابن عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریب ہے کہ مسلمان باندہ ہیں گے اس
رات میں نگاہبانی سے پس آیا ہوسکتا ہو تھے کہ ساعدت اور قوت دہی کر دو تم میری مسلمانوں کی نگاہبانی پر میں منظر کیا میں نے انکی
بات کو پس اداے شکر کیا انکا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور قسم دلائی انکو پھر جانکی اپنے گھر بار کی طرف پس نہیں کیا انہوں نے ایسا اور
زیر بن العوام اور زوجہ انکی تمام اس رات میں گشت کرتے رہے واقعی رحمہ اللہ نے بسلسلہ رادیوں کے بیان کیا ہے کہ وہیں کے
شکین ایک شخص حص کا تھا جسکو لوگ ابو الجحید کہتے تھے اور وہ روسائے حص سے تھا پس جب یکجا ہوئے رومی اور روانہ ہوئے مسلمانوں کی
طرف بجانب یرموک کے تو اترے وہ کھینٹو نہیں اور ابو الجحید نے اپنا سنکس اسجگہ مقرر کیا تھا بسبب خوش ہونے آب وہو کے اور چلا حص
سے اور اتر انشکروم کا کھینٹو نہیں اور وہان درخت ابو الجحید کے تھے اور اسکی زوجہ نگاہبانی کرتی تھی انکی پس ابو الجحید نے رومیوں کو
اپنا سامان کیا اور بزرگداشت کی اور کھانا کھلایا انکو اور پانی پلایا پس جب باغ میں آئے سبکے سونے رومیوں نے اُس سے کہا کہ لا تو اپنی اونٹنوں کو
ہمارے پاس میں نکار کیا اُس نے اس امر سے اور گالیاں دیں اور وہ لوگ نہیں چاہتے تھے مگر اسکی ہم بستری کو پس جب بجلی کیا ابو الجحید نے
اپنے اس کلام میں قصد کیا انہوں نے ہم بستری کا پس لیا اُس عورت کو تمام رات معصوم بازی رہی اُسکے ساتھ پس ویا ابو الجحید اور شکر کیا اُسے
اور دعائے بد کی اپنی پس مار ڈالا انہوں نے اُسکے بیٹے کو پس لئی اُسکی ماں اور لیا اُسے سر اپنے بیٹے کا اپنے دوپٹے میں اور لائی اُسکو جانب
پیشہ و شکر کے اور شکایت کی اپنے حال کی اُس سے اور کہا اُس سے کہ دیکھ تو میرے ساتھیوں نے میرے بیٹے کے ساتھ کیا سما دیا ہے اور میں جنت
رسانی کرتو میری پس منوجہ نہ واوہ اس کے کلام پر اور عرض اُسکے بیٹے کا نہ لیا پس کہا اُس لڑکے کی ماں نے کہ قسم خدا کی کہ کینہہ ہیشہ غالب
ہوئے عرب تمہارے چہرے کی وہ دعائے بد کرتی تھی اپنی پس تھوڑا عرصہ گزرا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے ہاتھ میں انکو ہلاک کیا پس جب آیا میں کو کھا
اجدا اُسکے کہ مار ڈالا خالد بن الولید نے دستور بطریق کو آیا ابو الجحید مسلمانوں کے لشکر میں اور کہا کہ یہ لشکر جو تمہارے سامنے آتا ہے یہ ہر لشکر ہی
اور اگر حوالہ کرینگے وہ اپنے بیٹن تلو واسطے قتل کے تو ہر آئینہ فرصت نہ پاوے گے تم اُنکے مار ڈالنے سے مدت کثیر ہیں پس اگر کرو فریب
کر نہیں اُنکے ساتھ اس رات میں ایسا فریب کہ قتیاب ہو جاوے تم اپنی تو میرے ساتھ کیا کرو گے اور کیا تجھ کو دو گے مسلمانوں نے کہا کہ
ہم کچھ دیتے اور یہ چیزیں اور کچھ ہم جزیہ نہ لیوینگے تجھ سے اور نہ تیری اولاد سے اور اس بات پر ایک عمر زما تلو لکھ دیوینگے داوئی
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب عمر بنے لیا اور مضبوطی حاصل کی اُسے مسلمانوں نے کیا وہ رومیوں کی طرف اور وہ لوگ نہیں آگاہ تھے
یا قوصہ سے اور یا قوصہ ایک بڑی ندی ہے پس اُس تارا ابو الجحید نے انکو اُسکے پیلو میں اور کہا اُسے کہ اس جگہ سے نہ دور ہو تم میں قریب
نزدی قریب کرو لنگا تمہارے واسطے ساتھ عرب کے کہ اُسکے سبب وہ ہلاک ہو جاوینگے اور کیا اُسے یا قوصہ کو اُسکے اور عرب کے بیچ
میں اور وہ لوگ نہیں جانتے تھے کہ اُسکی بیٹی کس قدر ہی پس بعد یوم التغویہ کے آیا ابو الجحید ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس پلایا

[The page contains dense handwritten text in Arabic script, which appears to be a continuation of the manuscript's content. The handwriting is cursive and fills most of the page area.]

اور بغاوت کو دم کہ ظلم کرنا اور ظالم اور اس کے دن توقف میں ڈالو تم لڑائی کو جسے پس جب کل ہوگی تو ہمارے تمہارے فیصلہ ہو جائیگا
ایمانی ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور اسے پیام کیا اُسے پس قصد کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُسکی درخواست کی منظوری کا پس
سنہ کیا انکو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اس امر سے اور کہا کہ اچھا میرا ایسا نہ کرو تم کہ بعد اسکے قوم کیواسطے اچھا نہیں ہو پس کہا
ابو عبیدہ بن الجراح نے بھی سے کہ جانو اپنے ساتھی کے پاس اور کہدے تو اُس سے کہ ہم لڑائی میں تاخیر نہ کریں گے اور ہمارے کام میں جلدی ہو پس
ایلیٰ باہان کے پاس اور گاہ کیا اسکو ابو عبیدہ بن الجراح کے جواب سے سے یس بڑا اور دشوار گذر اُس پر اس پر سب سے ہوا وہ اور کہا اُسے
کہ میں عرب سے اس امر میں چتر اشتغال کی رکھا تھا پس قسم جو حق صلیب کی کہ نہ نکالے گا اُنکے مقابلے کو سوا میرے دوسر کوئی شخص بھی نہ دے اُسے
رومیوں اور راکان تحت بادشاہ اور اُن لوگوں کو جو میرے سوا نہ تھا وہ سختیوں میں دیکھ دیا اُسے کہ دست کریں وہ ہلکا نہ دے اُسے لڑائی کے راوی
بیان کیا کہ مستعد ہو وہ لوگ دیکھا باہان اُنکے لشکر کے اور صلیب کے اُنکے قحی اور اسبوقت مسلمانوں نے لیا اپنی جگہوں کو واسطے لڑائی کے
اور صورت اُسکی یہ ہوئی کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے نماز صبح کی پڑھائی مسلمانوں کو اور حکم کیا انکو جلدی کرنا لڑائی میں اور لیا اُنھوں
اپنی جگہوں کو واسطے لڑائی کے اور پھر ابو عبیدہ بن الجراح اور خالد بن الولید اُس لشکر میں جو مشہور بہ شکر حضرت تھا اور نکلا آفتاب پس
اسبوقت نکلا جرجیر جو بعض ملک رومیوں سے تھا طلب کیا اُسے لڑنے دے کو اور کہا اُن سے سے شکلیہ مقابلے کو مگر سردار لشکر کا پس
جب اُس ابو عبیدہ بن الجراح نے حوالہ کیا اُنھوں نے نشان کو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے اور کہا تم اس کے سختی میں پس اگر میرے دنگا میں اس
بطریق کی لڑائی سے پس نشان میری اور اراکار ڈالیا گاہ جگہ پس تم تکفل سرداری کے رہنا یا تا تک کہ تجویز کرینگے حضرت عمر رضی اللہ
عنہ موافق اپنی راے کے پس کہا خالد بن الولید نے میں اُسکے مقابلے کو جانو لگا سوا تھا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ میں ایسا نہ کروں گا
اور ضرر میں اُسکی طرف جانو لگا اور جرجیر میں تم میرے شریک ہو پھر نکلا ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمان اس امر کو نہ جاننا تھا اور
مسلمان اُنھیں درخواست باز رہنے کی کرتے تھے پس سب انہی کیا اُنھوں نے لکھتے میں اور چھوڑ دیا مسلمانوں نے اُنکی ذات پر جس جب نزدیک
ہوے ابو عبیدہ بن الجراح جرجیر سے اور دیکھا انکو اُسے کہا کہ اُنھیں اس لشکر کے سردار ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ باہان میں سردار ہوں اور میں نے منظور
کیا میری درخواست کو واسطے لڑائی کے پس تو ہوا اور میدان لڑائی کا تو میں نہیں باقی ہو کوئی اور تھا اُنکی شکست میں مگر یہ کہ مارا انہیں شکر اور بعد
جرجیر باہان کو جرجیر نے کہا کہ اُسے صلیب کی ترچہ غالب ہو جائیگی پھر حکم کیا جرجیر نے عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ پر اور حکم کیا اُنھوں نے جرجیر
اور طول ہوئی اُن دونوں میں لڑائی لوھا لڑیں ابو عبیدہ بن الجراح کے اور دعا سلامتی اور مدد کی اُنکے
واسطے کرتے تھے راوی نے بیان کیا کہ وہی اختیار کی جرجیر نے ابو عبیدہ بن الجراح کے سامنے سے اور چلا سامنے لشکر کے اور طلب کیا اُسے اُس نے
میں میرے لشکر میں کو دیکھا کیا اسکا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور با ائمہ ہدایہ اور سلامتی کی رکھتے تھے اور چلے ابو عبیدہ بن الجراح اُسکے پیچھے پس سرفقت
چلا اچر جرجیر متزلزل علی کے اور ملاتی ہوئے دونوں ساتھ دو ضرب شمشیر کی اس ابو عبیدہ بن الجراح نے سبقت کی اپنے دار میں پس پڑی ضرب اُنکی
جرجیر کے ایک نشانے پر کہ جانکلی اُسکے دوسرے نشانے سے پس شمشیر کی سبقت ابو عبیدہ بن الجراح نے اور کہیں مسلمانوں نے اور پھر ابو عبیدہ بن
الجراح رضی اللہ عنہ اُنکی لاش پر اور تعجب کرتے تھے اُسکے بھاری دیل دل سے اور میں اُنھوں نے کوئی چیز اُسکے اسباب سے لیا کہ اُنکو خالد بن الولید

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

اپنے ہاتھ پر نکلے زمین پر اور ارادہ کیا مالک نے نیزکے لکالے کانین نکال سکے اس واسطے کہ نیزہ دریا تھا گھوڑی کی سیلیوں میں پس ٹوٹ گیا
 نیزہ اور گر کر ٹکڑا گھوڑا مع بطریق کے اور وہ اسکی پشت پر تھا اور زمین قادر ہو سکا بطریق گھوڑی کی پشت سے اترنے پر اس واسطے کہ وہ ساقہ
 زنجیر کے بند تھا اپنے زمین میں پس دیکھا مسلمانوں نے بجانب مزارین الارور کے کہ وہ دوڑے بطریق کی طرف مثل آہو بار یک کروائے کے
 میاں تک کہ پہونچے کبر کی طرف پس رانا اپنی تلوار کو اس کے سر پر پس روٹ کرے کو دیا اس کے سر کو اور ٹھرسے اور لیلیا اس کے اسباب کو پس آئے اس کے
 سلسلے مالک غنی اور کما کیہ کیا بات ہی اسی مزارین الارور کے شریک ہوئے ہوتے تھے مزارین مزارے کہ انھوں نے شریک نہیں بلکہ میں اس کا ایک
 ہوں پس مالک نے کہ تم میں مالک ہو سکتے ہیں نے مارا اس کے گھوڑے مزارے کہ مارا بساع قاعد اکل جہاں میں سے مالک غنی کو در کما کہ
 تو اپنے شکار کو گوارا کرے اللہ اس کو تھارے تیز مزارین الارور نے کہا کہ میں نے یہ کلام نہیں کیا تھا مگر بطور مزاح کے تو تم اس اسباب کو
 پس قسم ہو خدا کی نہ لوں گا میں تمہیں سے کسی چیز کو اور وہ حق تھا راہی اور تم سختی زیادہ ہو پس اٹھا لیا مزارے اس اسباب کو اپنے
 کا دے پلو زمین قریب قریب اور کراٹھا وہ اس اسباب کو بسبب گرانباری کے اور پسینا ٹپکتا تھا اس کے بدن سے بسبب بار کے زمین عابد نے
 بیان کیا کہ وہ دیکھا میں نے مزار کو کہ ہوتے وہ پیدل چلے تھے اور مالک غنی سوار تھے یہاں تک کہ پہونچا یا اور ڈال دیا مزارے اس اسباب کو
 مالک غنی کی نفرو گاہ میں پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ حال دیکھا کہ قسم یہ تھا کہ یہ قوم میں جنہوں نے یہ کہہ کر دیا ہی اپنی جان کو نکال دیا
 اللہ کے اور نہیں پہونچتے ہیں وہ دنیا کو راوی نے بیان کیا کہ جب مارا گیا ہی مزارین الارور کے پس آواز دہی سے
 اپنی قوم کو اور دیکھا گیا ان کو پہونچے پاس اور کما اسے کہ منوتم ای ہر ایمان بادشاہ کے اور پہونچا تو اس کو میرا پیام کہ میں نے نہیں لکھا تھا
 کسی طرح کی کو مشمش کراسن کی مدد دی میں اور حمایت کی میں نے بادشاہ کی اور لڑا میں اسکی نعمت کے سبب اور میں نہیں قوت اور
 راقہ رکھتا ہوں غالباً ہو جائیگی آسمان کے پروردگار اس واسطے کہ اسے راہ نبلا دی ہو عرب کو پہونچا اور مالک کو دیا ہوا انگوٹھا مزارین الارور
 اور اب میں کیا انگوٹھا بادشاہ کے پاس جاؤنگا یہاں تک کہ لکڑی کا میں اسے لڑائی کے اور جاؤنگا میں نیزہ ہارنی و شیرازی کی جگہ میں اور
 میں نے ارادہ کیا ہو کہ ہم دو زمین صلیب کو تم میں کسی کو اور نکلوں میں اسے لڑائی مسلمانوں کے پس اگر مارا لگا جاؤنگا میں اور راحت پاؤنگا میں علو
 شاہ سے اور بادشاہ کی سرکش سے اور اگر نصیب ہو گا غلبہ اور عوض ان کا میں مسلمانوں سے اور پھر ونگا میں صحیح اور سالم تو جانیکا بادشاہ
 اس امر کو کہ نہیں کی کی میں نے اسکی مدد دی سے پس کہا ان لوگوں نے کہ تو بادشاہ نہ جاؤ بجانب میدان جنگ کے یہاں تک کہ جاؤنگے ہلوگ
 بجانب لڑائی کے تیرے پیشتر میں مارا اسے ہلوگ تو اختیار ہو چکا اس کام کے کہ کیا جو چکا منظور ہو گا پس قسم کھائی باہان چاروں کی
 اس امر کی کہ اس کے پیشتر کوئی لڑے نہ ہو گا وہ پس جب قسم کھائی باہان نے باز رہا وہ لوگ اس کے پھیرے سے پس بلایا باہان نے اپنے بیٹے کو
 جو اس کے ساتھ تھا پس دیکھی صلیب اس کو اور کما اس سے کہ تھو تو میری جگہ میں اور سامنے لایا گیا باہان کے سامان جنگ پس
 پس لیا اسے اس کو داندی دھکے دے روایت کی ہو کہ وہ سامان جنگ جس کو باہان پہنکر لڑنے کو نکلا تھا ساٹھ ہزار کے برابر تھیں
 کیا گیا کہ وہ سب جزاؤں تھا موتی اور یا تو ت سے اور جب قصد کیا اسے بجانب میدان کے نکلنے کا آیا اس کے سامنے ایک تارہ عرب کا
 اور کما اسے او بادشاہ میں نہیں دیکھتا ہوں تیرے واسطے کوئی راہ میدان جنگ میں جائیگی اور نہیں درست رکھتا ہوں میں

اور تکیہ کے پس کچھ قحور اصر کیا رویوں سے انکے مقابلے میں یہاں تک کہ جب غائب ہوا آفتاب اور تاریک ہو گیا کنارہ آسمان کا چھوڑ دیا رویوں نے اپنی جگہ کو درخانی کی وہ شکست اٹھا بیٹھے اور بھاگنے والے تھے اور قاتل کیا انکا مسلمانوں نے درخانی کی قتل کرتے تھے اور گشتا کرنے تھے انکو پس مار کے انہیں سے قریب لگا کر کے اور گرفتار ہوئے چالیس ہزار اور ڈوب مری ندی میں ایک جماعت کثیر جنگ شمار نہیں ہو سکتا ہو اور اگر اسے اور ہلاک ہوئے بعض انہیں کے پہاڑوں اور جنگلوں میں اور گروہ مسلمانوں نے انکو پیچھے تھے کہ لاتے تھے انکو پہاڑوں سے گرفتار کر کے اور برابر مسلمان انکو قتل اور قید کرتے تھے یہاں تک کہ گذری کچھ قحوری بات پس کہنا صحیح ابو عبیدہ بن الجراح مسلمانوں کے پاس یہ کہ قبضہ ڈرو تم انکو صحت تک پس مسلمان لوگ پھرتے تھے اپنے لشکر کی طرف اور ہاتھ انکے پر تھے غنائم اور سرحدات اور سوئے چاندی کے برتنوں اور مالائی اور عراقی اور طائف سے واقفی رحمۃ اللہ علیہ بیان کیا ہے کہ مقرر کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو واسطے کیا کہ غنائم کے اور رات گذرانی مسلمانوں نے درخانی کی وہ خوشی اور سردی تھے بسبب شامل ہونے مدد اللہ تعالیٰ کے آپ یہاں تک کہ صوفت صبح کی انہوں نے پس نہ معلوم ہوئی رویوں کی کوئی خبر اور جا پڑے اکثر وی رویوں کے غارت اور گرفتاریوں سے روای نے بیان کیا ہے کہ ارادہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے شمار کرنے تعداد مقتولین شہرین کا پس قادر ہو سکے وہ اسکے شمار پر گرسافت لکھیے پس حکم کیا انہوں نے کانٹے لکڑی کا جنگل سے اور رکھتے تھے شمار کو قتل ہر مقتول پر ایک لکڑی کو پس اشیا لکڑی کو لکڑی کو معلوم ہوا کہ تعداد مقتولین کی ایک لاکھ یا پندرہ اور قیدی چالیس ہزار تھے اور مارے گئے مسلمانوں سے چار ہزار کچھ زیادہ اور پایا ابو عبیدہ بن الجراح نے کچھ سونو رویوں کے پس نہیں بچائے جانے تھے کہ آیا وہ سرعوب تنصو کے ہیں یا مسلمانوں کے پس حکم کیا انکے غسل دینے کا پھر نماز پڑھی آپر اور ان لوگوں پر جو مانگیے تھے اور حکم کیا انکے دفن کرنا اور جدا ہوئے گروہ مسلمانوں کے ستلاشی رویوں کے پہاڑوں اور جنگلوں میں اور ہیبت و قت و کیا انہوں نے ایک چوداہم کہ رسائے آیا ہوا انکے پس انہوں نے اُس سے کہ آیا گذرا ہجیری طرف ہو کر کوئی شخص مصیب سے اُسے کہا ہاں کیا ہے میری طرف ایک طریق اور اسکے ساتھ قریب چالیس ہزار آدمی کے تھے واقفی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ یہ طریق جسکا حال چوداہنے نے بیان کیا باہان ملعون تھا پس بھیجا انکا خالد بن الولید نے اور دوڑتے جاتے تھے وہ انکے نشان قتل کو روانے ساتھ لشکر خوف کا تھا پس پایا انکو دمشق میں پس جب نزدیک ہوئے اُسے بتگیم کہ مسلمانوں نے اور حملہ کیا خالد بن الولید نے اور کھانا اور کوائیں پس مار ڈالا انہیں سے بہنو کو اور باہان پایادہ ہو گیا تھا اپنے کھڑے سے اور یہ کام اُسے اپنی جان بچانے کیواسطے کیا تھا پس ماٹے آیا ایک شخص مسلمانوں سے پس حمایت کی باہان نے اپنی جان کی پیش مار ڈالا اسکو اور قاتل باہان کے نفعان بن ازوقی یا عاصم بن زحل لبروی تھے اور اختلاف ہوا روئیں اس بات میں کہ ان دونوں نے کسی شخص سے باہان کو قتل کیا ہو اور اللہ تعالیٰ بڑا جاسنے والا ہے واقفی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ نکلیے اپنی دشمنی اور آئے وہ خالد بن الولید کے پاس اور کہا انہوں نے کہ آیا ہم اپنے اُسی غم پر ہیں جو ہمارے تھا ہے ہمیں ہوا کہ خالد بن الولید نے کہ تم اپنے اُسی غم پر پھر چلے خالد بن الولید تلاش قوم میں پس رڈالا انکو حبان کہیں پایا تا انیکہ ہو پئے وہ بیشتر العفات تک پس اقامت کی رہاں ایک دن پھر واپس آئے اپنی اولاد میں یہاں تک کہ پس پھرے وہاں اور پہنچی خبر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس روانہ ہوئے وہ یہاں تک کہ آئے وہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے مع اپنے ہمراہی مسلمانوں کے راوی

مسلمان اس کے سبب اور جاننا انھوں نے کہ شیطان خواب میں صورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انہیں بن سکتا ہو راوی نے بیان کیا ہو کہ جب اسے حذیفہ بن الیمان اور بن سلمان مع خدا ابو عبیدہ بن الجراح کے شفر قریعہ شام کے پس تھا مضمون اس کے خط کا مطابق ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس جبہ شکر کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور پھر شکر کیا خدا کو ان کو پس بلند ہوئیں آوارین لمانوئی ساتھ شکر اور تریف پروردگار عالم کے پھر کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حذیفہ سے کہ آیا تقسیم کر دیا ابو عبیدہ بن الجراح نے غنائم کو انھوں نے کہا کہ میں یا ایہذا المؤمنین بلکہ انھوں نے پھر کیا یا نبیجہ حصہ کو اور وہ فقط تھا حکم کے ہیں پس منکا یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قلم و دات کو اور لکھا خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ بن الخطاب فی عام الفیہ الشام سلام علیک فانی احمد اللہ الذی کمالہ لا اله الاہ واصلی علی نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقل فرحت بما فقم اللہ علی المسلمین من نصرہ وذلہم اعداءہم فاذا واصل الیک کتابی ہذا فانتقد انما علی المسلمین بفضل اھل السیف وعلی اھل حقہ واحفظ المسلمین من الکفر واشکو لکم صبرہم وذلہم اعداءہم فلو ضلعت حتی یاتیک امری السلا علیک علی من معک وحممہ اللہ ویکون علیہم فی خط اور یا حذیفہ بن الیمان کو پس اس حذیفہ نے خط کو اور روانہ ہوئے وہ تا انیکم پہنچے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس پایا انکو دمشق میں پس سلام کیا انکو اور دیا خطا ابو المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا پس جب پڑھ کر سنایا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے خط مسلمانوں کو حکم کیا لائے غنائم کا پس لائے گئے غنائم اس کے سامنے پس تقسیم کیا اسکو مسلمانوں پر پس ہو چکا ہر سوار کے حصہ میں چودہ ہزار مثقال سرخ سونا اور ہر پیادے کے حصہ میں آٹھ ہزار اور اسی طرح چاندی بھی تقسیم ہوئی اور دیا فرس بچھین کو ایک سہم اور فرس بچھین کو دو سہم اور ملا دیا زبیر بن کعب نے پس جب اس طرح تقسیم کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا اصحاب ابیجین نے کہ ملا دو تم ہو کہو ساتھ عرب کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ میں نے تقسیم کیا ہو غنائم کو تم پر جیسا کہ تقسیم فرمایا تھا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ملا دو تم ہو کہو صحابہ کے قیمت کو پس مانا انھوں نے اس کے قول کو اور لکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حال اختلاف لوگوں کا پہنچ خیل اور بھین اور عرب کے پس لکھا انکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط اس عبارت سے اما بعد فانک تخلت سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاحکم فلفظ العربی سمعین والسمیعین سمعنا واعلم ان رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم عربی والعربی والھجین فی جمل الھجین سمعنا والھجین فی جمل الھجین سمعنا پس جب ہو چکا تھا ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور پڑھ کر سنایا مسلمانوں کو انھوں نے کہا کہ قسم جو خدا کی انہیں ارادہ کیا تھا ابو عبیدہ بن الجراح نے ناچیز کرنے کسی مرد کا تم میں سے ولیکن تعینت کی تھی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی واقعی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب تقسیم کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے غنائم کو مسلمانوں پر کہا ان سے خالد بن الولید نے کہ ایک شخص مسلمانوں سے خواہش کرتا کہ میرے واسطے سے اس امر کی ملا دو تم اس کے بھین گھوڑے کو عربی گھوڑے میں اور دو تم اسکو دو سہم پس انکار کی ابو عبیدہ بن الجراح نے اور کہا قسم جو خدا کی کہ چھانا سٹی کا جو کو دوست تر ہو اس سے غنم بن زہیر نے روایت کی کہ حذیفہ میرے جازیر بن العوام پر ہو کہ کی لڑائی میں اور اس کے پاس دو گھوڑے تھے کہ ایک دن ایک پر سوار ہوتے تھے اور ایک دن دوسرے پر پس جب آیا وقت تقسیم غنائم کا دیا ابو عبیدہ بن الجراح نے انکو شین سہم اور اس کے گھوڑے کو دو سہم پس کہا زبیر بن العوام نے کہ آیا تم میرے ساتھ اس طرح سے نہ کرو گے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بروز خین کے میرے ساتھ کیا تھا میرے ساتھ دو گھوڑے تھے پس یہاں تھا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

بیٹا بلایا اسی بیت ابو عبیدہ بن الجراح نے یزید بن ابی سفیان کو اور بنایا اُسکے واسطے ایک نشان کھنجر اور دیا اُنکو وہ نشان اور ساتھ کیے لکے
 پانچ ہزار سوار مسلمانوں سے اور روانہ کیا اُنکو اور کہا اے بیٹے ابی سفیان کے میں نہیں جانتا ہوں تھو لکھ کر خیر خواہ دین کا پس جب قریب ہو تم
 شہر ہلبا کے پس بلند کو تم اپنی آوازوں کو ساتھ بتلین کہ یہ ہے اور سوال کرتا ہوں میں اللہ سے بواسطہ مرتبہ اُسکے نبی اور صالحین مسلمان
 بیت المقدس کے اس ہر کار آسان کرے اللہ تعالیٰ اُسکی فتح کو مسلمانوں پر پس لیا یزید نے نشان کو اور روانہ ہوئے وہ بارگاہ بیت المقدس
 کے پھر بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے شرجیل بن حسنہ کا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور بنایا اُسکے واسطے
 ایک نشان سیاہ اور سپرد کیا اُسکے اور ہمراہ گئے اُسکے پانچ ہزار سوار اہل یمن اور حرموت اور کلمان اور طے اور خولان اور انس
 ازد سے اور کہا وہان ہو تم اور یہاں تک کہ پہنچو قوم بیت المقدس کو پس اترو تم مع اپنے لشکر کے اور نہ ملاؤ تم اپنے ساتھیوں کو
 یزید بن ابی سفیان کے ساتھیوں میں پھر بنایا تیسرا نشان ازادہ نشان سفید تھا اور سپرد کیا قتال ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص کو اور ساتھ کیے
 اُسکے پانچ ہزار سوار عرب قوم سفرد و خیرہ سے اور روانہ کیا اُنکو بھی شرجیل بن حسنہ کے اور کہا کہ اترو تم بیت المقدس کی شہر پناہ پر اور
 جگہ تھا اسی اُتریں اور تمہارے دونوں ساتھیوں سے اور بنایا چوتھا نشان اور سپرد کیا سید بن جثتہ الفزاری کو اور کہا اُسے کہ جالو
 اپنے بھائیوں میں اور ساتھ کیے اُسکے پانچ ہزار سوار قوم نخع اور شہام اور غطفان اور فزارہ سے اور بنایا پانچواں نشان اور سپرد کیا
 قیس بن ہیرۃ المرادی کے اور ساتھ کیے لکے پانچ ہزار سوار اُنکی قوم سے اور پھر بنایا چھٹا نشان اور سپرد کیا عروہ بن مسلم بن زید الجبل کے
 اور ساتھ کیے اُسکے پانچ ہزار سوار اُنکی قوم سے داؤدی رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ تمام وہ لشکر جو روانہ کیا تھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
 بجانب بیت المقدس کے تیس ہزار تھا اور روانہ ہوئے سرداران لشکر چھ دنیں اسطرح سے کہ ہر سردار ایک مہینہ روانہ ہوتا کہ ڈراوین وہ
 و نشان خدا کو ہر روز سبب پہنچنے ایک سردار مع لشکر کے اور جو پہلے ظاہر ہوئے اُنہو یزید بن ابی سفیان تھے پس جب قریب ہوئے
 اُسے تکبیر کہی اُنھوں نے اور اُنکے ساتھیوں نے اور اُنکا اہل بیت المقدس نے سنو اُنکی آوازوں کا پس لگے دل اُسکے اور چمکے وہ شہر پناہ کے
 اور پس جب دیکھا اُنھوں نے بجانب ثلث ہر ایمان یزید بن ابی سفیان کے ناچیز جانا اُنکو اور سمجھے کہ کل خدا و لشکر کی یہی ہو پس اُترے
 یزید بن ابی سفیان مع ہمراہیوں نے قریب باب الرجا کے اور آئے دوسرے دن شرجیل بن حسنہ اور تیسرے دن قتال ہاشم بن عتبہ
 بن ابی وقاص پس اُترے وہ باب غزنی پر اور آئے تیسرے دن سید بن جثتہ الفزاری پس اُترے اُتر طرف بیت المقدس کے اور
 آئے جو تھے روز قیس بن ہیرۃ المرادی پس اُترے سامنے اُسکے اور عروہ بن مسلم بن زید الجبل پس اُترے وہ قریب راہ رملہ
 سامنے خراب داؤد علیہ السلام کے عبد اللہ بن عامر بن القطفانی نے بیان کیا کہ ہم نے نہیں آیا اور اُتر کوئی شخص مسلمانوں سے بیت المقدس پر
 لکھ کر کہ اُتر کر غزنی اُسے بیت المقدس کے سامنے اور تکبیر کہی اور دعاے مدد اور فتح کی دشمنوں پر اُنکی اور پھر ابو عبیدہ بن الجراح اور
 خالد بن الولید اور باقی لوگ اور اولاد اور عورتیں اور جانور اور چیزیں اللہ تعالیٰ نے جانور دن اور مال سے دی یقین اور
 نہیں جدا ہوئے اپنی جگہ سے اور پھر اُترتے اور توقف کیا مسلمانوں نے تین دن اور اُترے بیت المقدس پر و ناخالی کہ نہیں اُترتے
 تھے اُنہو لڑائی کو اور راہ دیکھتے تھے اُنکی طرف کے ایچی کی پس نہیں کلام کیا مسلمانوں سے کسی نے وہاں کے لوگوں سے

مسلمانوں نے جس پڑوسی یزید بن ابی سفیان نے ساتھ اپنے ہمارے ہوئے یہ آیت یا قوم ادخلوا الارض المقدسة التي كتب الله لكم آخرتها
 پس روایت کی ہو کہ ہر سردار نے اپنے ہمارے ہوئے کے ساتھ یہی آیت نماز میں پڑھی گویا وہ سب ایک وقت پر تھے پس جبار غ ہوئے وہ نماز سے بیکار
 انھوں نے کہ جبار و مخلوق خدا کی پس پہلے سب بنو حمیر اور میں کے لوگ نکلے واسطے لڑائی کے اور نکلے مسلمان مثل شیر حملہ آور کے اور دیکھا اہل
 بیت المقدس نے مسلمانوں کو اور ظاہر ہوئے وہ واسطے لڑائی مسلمانوں کے اور چڑھایا انھوں نے اپنی کمانوں کو اور چلایا مسلمانوں پر اپنے تیروں کو
 اور تھے وہ تیر مثل پہلی ہوئی طیر کے پس بجائے تھے مسلمان تیروں کو ساتھ سپرد گئے اور صبح سے غروب آفتاب تک برابر انہیں سخت لڑائی ہوئی
 رہی اور نہین ظاہر کرتے تھے وہ مسلمانوں کی طرف سے کی طرح خوف اور دہشت کو اور نہین امیدوار کرتے تھے مسلمانوں کو اپنے
 شہرین پس جب غروب ہوا آفتاب چہرے مسلمان اپنے لشکر کی طرف اور نماز پڑھی انھوں نے اور اصلاح طعام متنبہ کیا پس جب واقعہ
 ہوئے وہ ہیں کثرت سے روشن کیا آگ کو کہ لڑکھان اُنکو ممکن اور موجود تھیں پس بعض قوم زار پڑھے تھے اور بعض قرآن مجید کی تلاوت کرتے
 تھے اور بعض جناب باری کی درگاہ میں دعا اور زاری کرتے تھے اور بعض سوتے تھے بسبب ہونچے مشقت لڑائی کے پس جب صبح ہوئی
 چلے مسلمان اُنکی طرف اور آمادہ ہوئے واسطے اُنکی لڑائی کے اور بکثرت ذکر اور تحریف اللہ تعالیٰ کی کی اور درود بھیجا انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم پر اور آگے بڑھے چلائیو اے تیروں کے اور وہ تیر چلائے تھے اور ذکر اللہ تعالیٰ کا اور تسبیح سُنکی کرتے تھے واقعتی رحمہ اللہ نے
 نے بیان کیا ہو کہ مسلمان دین لڑائی اہل بیت المقدس میں مصروف رہے اور اہل بیت المقدس ظاہر کرتے تھے سرور کو اور اُنکے
 دلوں میں مسلمانوں کی طرح فیہ کچھ جنبش اور گہرا ہٹ نہ تھی پس جب ہو گیا رصوان دن ظاہر ہوا اپنے نشان ابو عبیدہ بن الجراح کا جسکو
 غالب بن سالم نے تھے اور نشان کے بھیچے شہسواران مسلمین اور دلیان موجد بن گرد ابو عبیدہ بن الجراح کے تھے اور خالد بن الولید اُنکے دائیں
 طرف اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اُنکے بائیں جانب تھے اور اُنیں عورتیں اور مال پس بڑا شور کیا مسلمانوں نے ساتھ
 انہیں اور تکیہ کے پس جواب دیا اُنکو تمام قبائل نے اور واقع ہوا عیساہل بیت المقدس کے دلوں میں اور رجوع کیا اُنکے رئیسوں اور بطارقہ
 نے بجات اُس کنیسہ کے جو اُنکے نزدیک معزا اور نام اُسکا قمامہ تھا پس جب بٹھڑے وہ اپنے بطریق کے سامنے اور سجدہ تعظیم کیا اُنکو پس کہا
 اُس نے کہ یہ کیا شور ہو چومیں سنتا ہوں پس کہا انھوں نے کہ تحقیق آئے ہیں ہمارے قوم کے ہماری طرف اور نزدیک ہوئے ساتھ باقی مسلمانوں کے
 چہے پس یہ شور اُنکے سبب سے ہو پس جب سنا بطریق نے یہ کلام اُس نے بلکھا رنگ و رخسار ہو گیا چہرہ اُسکا کہ اُس نے ہی ہی پس کہا انھوں نے
 کہ یہ کیا بات ہو اُس نے کہا کہ قسم اُسی حق انجیل کی کہ اگر میں وہ سردار اُنکے پس نہ دیکھ ہوں ہاکی تھاری انھوں نے کہا کہ یہ معاملہ کیونکر ہو بطریق
 نے کہا کہ جو علم ہکو تقدیر سے بطور وراثت کے چلا آتا اُس سے ہکو معلوم ہوا ہو کہ جو شخص فتح کرے گار میں کو طول اور عرض میں وہ
 سرخ رنگ صحابی اُنکے ہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونگے پس اگر وہی آئے کہیں تو کوئی راہ نہین تھارے واسطے اُنکی لڑائی کی اور
 نہ تھو طاقت مقابلے اُنکے کا ہوئی ہو اور عرض ہو کہ قریب ہوں میں اُسے اور دیکھوں اُنکی صفت کو پس اگر وہی میں تو میں اُسے
 مصالحہ کر لوں گا اور قبول کروں گا جس امر کا وہ ارادہ کرے گی اور اگر اُنکے سوا کوئی اور میں پس نہ سیر کروں گا میں شہر کو بھی
 اس واسطے کہ پکارا شہر نہ فتح ہو گا مگر اُس شخص کے ہاتھ سے جسکا ذکر میں نے تم سے کیا ہو پھر کھڑا ہوا تس اور

میں نے فخر بن الانور کو کہنے بجانب طے درہ ازبہ شہر پناہ کے اور ایک بڑا بطریق تھا جسکے سر پر سونے کی صلیب تھی اور گرد اس کے غلام کرتے
 پہنے ہوئے اور ان کے ہاتھ میں عسکر اور کمانیں تھیں جو تھی کہ میں اور بطریق لوگوں کو لڑائی پر غریب دینا تھا پس دیکھا میں نے ضرار کو کہ قتل کیا
 اس کی طرف اور وہ چھپتے تھے اپنی دھمال کے نیچے پرانک کہ وہ نزدیک پہنچے اس برج کے جس پر وہ بطریق تھا پھر چلا آیا انھوں نے اپنے تیر کو
 بطریق پر پس دیکھا میں نے تیر کو کہ نکلا اور برج اور پناہ پاس کہا میں نے کہ کیا کام کر گیا یہ تیر تا ہنگام پہنچنے کے اس دیوار تک اور کیا کار
 ہو گا اس گھر پر چلا نکلا اس پر وہ وغیرہ سامان جنگ پر پس قسم کتا ہوں میں کہ پڑا تیر اس پر پس پھیر دیا اس کو بجانب اسفل ان کے شہر پناہ کے پس سنا
 میں نے واسطے قوم کے ایک بڑی آواز دھماکا دیا کہ اس پر چلا میں نے کہ مار ڈالا ضرر نے اس بطریق کو اپنے تیر سے اور برابر ابو عبیدہ بن الجراح
 رضی اللہ عنہ کرتے رہے اہل بیت المقدس سے چار مہینے کا مل اور کوئی دن ایسا نہ تھا جس میں سخت لڑائی نہیں ہوتی تھی اور سلمان صبر کر رہا تھا
 سرور اور پانی اور برون پر پس جب دیکھا اہل بیت المقدس نے شدت محاصرہ اور اس چیز کو جو داخل ہوئی انہا آسمانوں سے گئے وہ لوگ بجانب
 قمار کے اور پھر وہ سامنے اپنے بطریق کے اور سجدہ کیا اس کے سامنے اور کہا کہ ہمارے سردار دیکھو گیا ہم پر محاصرہ عرب کا اور ہم امید کھتے تھے
 کہ دیکھیں ہمارے پاس ملک بادشاہ کی اور تحقیق باور بادشاہ ہم سے بیشک بذات خود سبب شکست اٹھائے اپنے لشکر کے اور کوئی دن ایسا
 نہیں گذرنا جو میں بہت لوگ ہمارے مارے نہیں جاتے ہیں اور ان کے بھی لوگ مارے جاتے ہیں مگر کہ وہ لوگ زیادہ تر خوار شہنشاہین لڑائی کے ہر سجدے
 زندگانی کے اور حیرت سے وہ پھر اترتے ہیں کوئی ایک کلام بھی نہیں اٹھتے نہیں کیا ہو اور ان کے کلام کا جواب دیا ہو سبب ناچیز جاننے کے انکو
 اور اب تحقیق دور ہوا چھپنا حال کا اور سخت دشوار ہو گیا کام ہمارا اور ہم چاہتے ہیں تجھ سے کہ خلیفہ کو قریب توں مسلمانوں کے اور دیکھو اور دریافت
 کر تو کہ وہ ہم سے کس امر کے خوابان ہیں اگر ہو گا اور دشوار کہہ دینگے ہم دزدانہ کو اور نکلیں گے ان کے مقابلے کو پس سب سے ہم مار ڈالے جا چکے
 یا شکست دیوینگے ہم انکو پس منظور کیا بطریق نے اس کی درخواست کو اور ظاہر کیا اس نے اپنے لباس کو اور چڑھا وہ شہر پناہ کی دیوار پر اور اٹھائی گئی
 صلیب اس کے سامنے اور کجا ہوئے پس اس صاحب لوگ گرد اس کے جنگ ہاتھ میں انھیں انھیں کھلی ہوئیں اور انھیں حیاں حونیکی تھیں اور آیا بطریق انھیں گھر
 جہاں ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ اترے تھے اور پکار کر کہا ان میں سے ایک مرد فصیح زبان عربی کے کہ اگر وہ عرب کے عمدہ شخص میں نصرت اور
 خاص شہریت اس میں کا تو ہر تیسے گفتگو کر سکیں پھر دیکھ ہمارے آدے سردار تمہارا پس آگاہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح کو ان کے کلام سے پس پھر آئے
 وہ چلتے ہوئے اس کی طرف اور ایک جماعت صحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گردانے تھی اور مترجم انکا ان کے ساتھ تھا پس جب کہ پھر
 وہ سامنے آئے کہا ابو عبیدہ بن الجراح کے مترجم نے کہ کیا چاہتے ہو تم اور کیا مانگتے ہو تم یہ سردار عرب کے ہیں جو تمہاری طرف آئے ہیں بطریق
 نے مترجم سے کہا کہ تو ان سے کہہئے تم کیا چاہتے ہو پس یہ شہر ارض مقدس ہو اور جسے اسکا ارادہ کیا ہو قریب ہو کہ اللہ تعالیٰ اس پر غضب اور
 اسکو ہلاک کر دیا پس آگاہ کیا مترجم نے ابو عبیدہ بن الجراح کو اس گفتگو سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے مترجم سے کہ کہ تو ان سے کہ
 ہر چاہتے ہیں اس مکر وہ شہر بزرگ ہو اور اسی شہر سے تشریف لینگے تھے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نزدیک ہو تھے اپنے پروردگار سے
 پس قریب ہوئے تھے وہ بقدر دو گوشہ کمان کے بلکہ کتر اس سے اور یہ شہر معدن انبیاء اور انکی قبور اس میں ہیں اور ہر کو بہ نسبت تمہارے اہل
 شہر کے ساتھ زیادہ متعلق ہو اور یہ برابر اترے رہیں گے یا مالک کر دیا اللہ تعالیٰ ہر کو اس شہر کا جیسا کہ مالک کر دیا ہو اس نے ہر کو

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

دوست رکھتے ہوڑائی کو اپنے ساتھ باز رہنے کو تیسے بطریق نے کہا کہ اسی عرب تم نہیں چھوڑتے ہوا اپنے ظلم اور جبر کو کہہ بیٹھے سچی بات تیسے کہہ رہی تھی
 بجائے خوف کے اور تم ڈرائی کے خواہاں ہو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ ڈرائی مرغوب نہ ہے ہمارے دل کو زندگانی سے امید رکھتے ہیں ہم ڈرائی کے
 سبب سے بڑے مرتبے اور بخشش کی اپنے پروردگار کی طرف سے پھر مراجعت کی ابو عبیدہ بن الجراح نے اور حکم کیا انھوں نے مسلمانوں کو باز رہنے
 ڈرائی سے پھر کیا اور آگاہ کیا انکو بطریق کی گفتگو سے اور باند کیا مسلمانوں نے اپنی آوازوں کو ساتھ تسلیل و تکبیر کے اور کہا انھوں نے کہ ایسا ہمارا طریق
 کو اور کہو امیر المؤمنین کو یہ حال پس شاید وہ روانہ ہوں ہمارے طریق اور فتح کرے اس شہر کو اللہ ہمیں اسی وقت لکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے
 خط اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم بعد اللہ امیر المؤمنین عمر بن الخطاب من عامل علی استقامہ علی عہد ابی حنیفہ عمار بن الجراح اہل اہل
 اللہ علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا اللہ واصلی علی نبیہ وعلی اہل بیتہ امیر المؤمنین اہل اہل حنیفہ علیہ السلام علیہم السلام علیہم السلام علیہم السلام
 المسلمون حقیقتہ عظیمہ من الہم لا ملأ ولا یموت ولا ینزل ولا یرتفع ولا یرتفع ولا یرتفع ولا یرتفع ولا یرتفع ولا یرتفع ولا یرتفع ولا یرتفع ولا یرتفع ولا یرتفع
 بطریقہم الذی یعظمونہ قالہ عہد فی کتبہم انہ یفقیہونہم الذی یفقیہونہم الذی یفقیہونہم الذی یفقیہونہم الذی یفقیہونہم الذی یفقیہونہم الذی یفقیہونہم الذی یفقیہونہم
 فلعل اللہ ان یفقیہہم الذی یفقیہونہم الذی یفقیہونہم الذی یفقیہونہم الذی یفقیہونہم الذی یفقیہونہم الذی یفقیہونہم الذی یفقیہونہم الذی یفقیہونہم الذی یفقیہونہم
 لیجاہلکایہ خط کو بجانب عموم الخطاب رضی اللہ عنہ کے اور ضروری اسکی اللہ پر ہر پس جلدی کی جواب میں بصرہ بن مسروق بجسی
 نے اور کہا انھوں نے کہ اسی سردار میں الجلی ہو نکا اور واپس آؤ نکا ساتھ عمر رضی اللہ عنہ کے اگر جابا اللہ تعالیٰ نے ابو عبیدہ بن الجراح
 نے کہا کہ تو خط کو برکت دیوے اللہ تعالیٰ تم میں پس لیا خط کو بصرہ بن مسروق نے اور سوار ہوئے وہ اپنی اوستی پر اور برابر
 کو شش کرتے رہے چلنے میں یہاں تک کہ آئے مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس داخل ہوئے وہ رات کی وقت
 اور آئے مسجد شریف میں اور سلام کیا قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قبر ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر پھر آئے وہ ایک گھر مسجد میں
 اور سو رہے حالانکہ کئی راہنیں انکو گزری تھیں کہ وہ نہیں ہوئے تھے پس لگ گئی انکھیں انکی پس نہیں بیدار ہوئے وہ مگر حضرت عمرؓ کی
 افان سے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اعلان کرتے تھے اذان میں پس جب اذان کی انھوں نے داخل ہوئے وہ مسجد میں اور یہ کہتے تھے لصلوۃ
 رحمکم اللہ بصرہ نے بیان کیا ایک کلمہ کھڑا ہوا میں اور وضو کیا میں نے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز صبح کی پڑھی میں نے پس
 جب پھر وہ نماز سے کھڑا ہوا میں انکے سامنے اور سلام کیا میں نے انکو پس جب دیکھا انھوں نے مجھ کو مصافحہ کیا مجھے اور خوش ہوئے اور
 کہا انھوں نے کہ بصرہ میں قسم پروردگار کی قسم اور کہا کہ تمہارے پیچھے کیا حال ہوا اے مسروق کے میں نے کہا کہ اسی امیر المؤمنین بہتری اور
 سلامتی پر پھر دیا میں نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا خط پس بصرہ دیا انھوں نے خط کو اور پڑھ کر سنا یا مسلمانوں کو پس خوش
 ہوئے مسلمان اسکے مضمون سے اور کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ کیا ارے دینے ہو تم موت کرے اللہ تمہارے بارہ میں جو مجھ کو امین اللہ
 نے لکھا ہو پس سبک پہلے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے کلام کیا اور کہا انھوں نے کہ اسی امیر المؤمنین اللہ تعالیٰ نے
 دلیل کیا رو میونکو اور نکالا انکو ملک شام سے اور مدد و غلبہ دیا مسلمانوں کو اپنے اور محاصرہ کیا ہی ہمارے ساتھیوں نے ایلیا کا اور
 تنگی میں ڈالا ہوا ان کو اور ہر روز ان کی ذلت اور سستی اور دہشت بڑھتی جاتی ہے پس اگر کھڑے رہو گے تم مجھے بیان

[illegible]

لکھاتے تھے سلمان ساتھ اُنکے پھر کوچ کرتے تھے پس برابر اسطرح سے ود کوچ کرتے تھے عمرو بن مالک عیسیٰ نے بیا نکلیا ہر کھانا میں ہر ہفتہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جوت کہ وہ روانہ ہوتے تھے بجانب ملک شام کے پس گذرے اثنائے راہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک پانی بیڑ جس کی مالکۃم جذام تھی اور اُسپر گروہ جذام کا اُترا تھا اور جبکہ پانی کی ذات المنار کے نام سے پکاری جاتی تھی پس اُسے سلمان اُسپر بیٹھ جالی حال میں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں اور صحابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گروا گئے تھے کہ اُنکے پاس ایک قوم جذام کی پس کہا اُنھوں نے کہ اسی سردار ہمارے نزدیک ایک مرد ہے جسکی دوز و جبہیں اور وہ دونوں پہنیں ہیں ایک ماں باپ سے پیش خشناک ہونے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور کہا کہ لاؤ تم اُس مرد کو پس کہا حضرت عمرؓ نے کہ یہ دونوں عورتیں کون ہیں اُسے کہا میری زوجہ ہیں حضرت نے کہا کیا اُن دونوں کوئی قرابت ہے اُسے کہا کہ ہاں وہ دونوں حقیقی بہنیں ایک ماں باپ سے ہیں پس کہا حضرت عمرؓ نے کہ دین تیرا کیا ہے یا تو سلمان ہیں یا اُسے کہا کہ میں مسلمان ہوں حضرت عمرؓ نے کہا کہ آیا نہیں جانا تو نے کہ یہ صورت حرام ہے تجھ پر آیا نہیں فرمایا یا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں دانائے محبوبین لاختیص الاہل الاحقاد سلف اُس مرنے کہا کہ تم یہی خلک ہیں اس امر کو نہیں جانتا ہوں کہ وہ دہلن چھچھرام ہیں پس خشناک ہوئے حضرت عمرؓ اور کہا تو جھوٹا ہے تم یہی خدرا کی کہ وہ دونوں تجھ پر حرام ہیں ہر آئینہ چھوڑ دے تو راہ ایک کی اُن دونوں سے درہ میں تیری گردن مار دو لگا اُس مرد نے کہا کہ آیا آغاز کا گھارا ابھی میری میری مذہب کے مقدمہ میں یہ ایسا دین ہے کہ نہیں پہنچا میں اُس میں کسی بہتری کو ہر آئینہ تھا میں بے نیاز اُس میں داخل ہونے سے پس کہا حضرت عمرؓ نے اُس سے کہ نزدیک آؤ میرے پس نزدیک ہوا وہ اُسے پس راے حضرت عمرؓ نے چند درے اُسکے سر پر اور کہا آیا کالی تو ہے اور ہر کتنا ہے تو سلام کو ای دشمن خدا کے اور دشمن اپنی جان کے حالانکہ یہ وہ دین ہے جسکو پسند کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں و پیغمبروں اور بہترین لوگوں کے واسطے چھوڑ دے تو سختی ہو تجھ پر راہ ایک کی دونوں سے درہ میں حد اقرائی تجھ پر جاری کر دو لگا اُس مرد نے کہا کہ میں کیا کروں میں ماں دونوں کو دوست رکھتا ہوں مگر قرعہ ڈالو تم دونوں کے بیچ میں پس جس پر قرعہ پڑے وہ میری ہے اور میں اُسکا ہوں اگرچہ میں دونوں کو دوست رکھتا ہوں پس قرعہ ڈالو حضرت عمرؓ نے اُن دونوں عورتوں پر اور پھر ایک پتھر منہ اُن دونوں سے پس کھا اُس مرد نے ایک کو اور چھوڑ دیا دوسرے کو پھر آئے حضرت عمرؓ کے سامنے اور کہا کہ اُس مرد را درنگاہ رکھ میں امر کو جو میں تجھ سے کہتا ہوں کہ جو شخص داخل ہوا تھا دین میں پھر رجوع کی اُسے دین سے تو ہم اُسکو مار ڈالتے ہیں اور ڈور جو داہونے اسلام اور اس مرد سے کہ خبر ہو پچھ جگو تیرے بارہ میں یہ کہ شب گذرا فی تو نے ساتھ میں اپنی زوجہ کے پس اگر تو ایسا کر گیا تو میں تجکو سنگسار کروں گا وہی نے بیا نکلیا کہ روانہ ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُس مقام سے یہاں تک کہ پہنچے ایک قبیلہ ربیعہ قرعہ سے پس اسی وقت دیکھا اُنھوں نے ایک قوم کو کہ کھڑے کیے گئے ہیں وہ آفتاب میں درخالیہ سختی کی جاتی ہے یا نبیہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ اس قوم کا کیا حال ہے چاہئے سختی کی جاتی ہے لوگوں نے کہا کہ انکے ذمہ خراج ہے پس اُسی کے مطالبہ میں ابتر سختی کی جاتی ہے پھر حکم کیا حضرت عمرؓ نے اُنکے چھوڑ دینے کا اور کہا کہ وہ لوگ کیا کہتے ہیں لوگوں نے کہا کہ وہ لوگ عذر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نہیں پاتے ہیں کہ جواد کریں ہم خراج کو حضرت عمرؓ نے کہا کہ چھوڑ دو انکو اور نہ تکلیف دو انکو اُس چیز کی کہ جسکی وہ طاقت نہیں رکھتے ہیں پھر تھیں میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے لا تأخذ بالانسان فان الذین یبذلون الناس فی الدنیا یبذلونہم واللہ یجر القیامۃ پھر راہ وہ حضرت عمرؓ یہاں تک کہ جب آئے وہ داوی القری میں آگاہ کیا لوگوں نے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

پسے تھے جسکو انھوں نے یریک سے پایا تھا پس حکم کیا حضرت عمرؓ نے مٹی ڈالنے کا اُنکے منہ پر اور پھاڑ ڈالنے کا اُنکے کپڑوں کو اور برابر چلتے
نقدہ کھائی پہاڑ پر یہاں تک کہ قریب بیت المقدس کے پہنچے میں جب دیکھا بیت المقدس کو کہا انھوں نے اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ
انتم لنا فتحا کبیرا وادخل لنا من لدنک سلطانا صلیوا اور استقبال لگا لیا اگر وہ مسلمانوں اور سردار نشانوں نے اور چلے حضرت عمرؓ
رضی اللہ عنہ یہاں تک کہ پہنچے وہ اُسجہ بن حمان ابو عبیدہ بن الجراح اُنسے تھے پس کھڑا کیا گیا اُنکے واسطے ایک خیمہ بنا ہوا بالوں کا
پس بیٹھے اُنکے کنارے کی جانب میں مٹی پر بچھو کھڑے ہوئے اور چار رکعت نماز پڑھی انھوں نے راوی نے بیان کیا یہ کہ بلند ہوا واسطے مسلمانوں
ایک بڑا شوخ پیش دینے والا ساتھ تلبیل اور تکیہ کے اور سنا اہل بیت المقدس نے شور کو بدون لڑائی کے پس چڑھ گئے وہ شہر پناہ پر
پس کہا اُنے اُنکے بطریق نے کہ سختی ہو تب دیکھو تم کہ عرب کا کیا حال ہو بلند ہوئیں ہیں آوازیں اُنکی بدون لڑائی کے پس قریب ہوا
ایک مرد عرب منتشر سے اور کہا اُنے کہ اگر وہ عرب کے آگاہ کرو تم ہم کو اپنے قصد سے مسلمانوں نے کہا کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ آئے
ہیں ہمارے پاس مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس یہ شور مسلمانوں کی خوشی کا سبب اُنکے اُنے کے
ہوئیں پھر وہ منتشر اور آگاہ کیا اُنے بطریق کو مسلمانوں کے کلام سے پس چپ ہو رہا وہ اور کچھ کلام نہیں کیا اُنے پس جب صبح ہوئی
اور نماز صبح کی پڑھائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کو کہا انھوں نے کہ عام جاؤ تم قوم کی طرف اور آگاہ کرو تم اُنکو اس امر سے کہ میں
آیا ہوں پس گئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور پکارا اُنکو اور کہا اُنے کہ اگر لوگ اس شہر کے ہمارے سردار امیر المومنین عمر بن الخطاب
آئے ہیں پس کیا کرو گے تم اس زمین جو تم نے کہا تھا پس آگاہ کیا لوگوں نے بطریق کو پس نکلا وہ اپنے کنیسہ سے اور وہ لباس تلبیو بالوں کا
پہنے تھا اور گرد اُنکے راہب و رتس اور اساقف تھا اور اُٹھائی گئی تھی اُنکے سامنے بڑی صلیب جسکو وہ نہیں نکالتا تھا اہل شہر کی واسطے
مگر اُنکی عیادت اور چلا اُنکے ساتھ باطلین جو اہم بیت المقدس کا تھا اور وہ کہتا تھا بطریق سے کہ اگر تو انکی صفت کو پہچانتا ہو تو خیر والا نہ
کھینچے ہم اُنکے واسطے دروازے کو اور چھوڑ دے تو ہم کو اور عادات ان عرب کو پس شادی گئے وہ ہم کو یا شادی گئے ہم اُنکو بطریق نے
لے کہا کہ میں یا سیاہی کر ڈنگا اور بلند ہوا وہ شہر پناہ پر اور سامنے آیا ابو عبیدہ بن الجراح کے کہ کو تم جو نکو منظور ہوا شیخ نیکل اور
خوش سیرت ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ یہ امیر المومنین جنکے اوپر کوئی سردار نہیں ہوا بھی آئے ہیں پس نکلو تم اُنکی طرف اور کو تم
اُنسے امان اور فہم اور مقرر کرو تم اُنکے واسطے جزیرہ کو بطریق نے کہا کہ ای مرد اگر سردار تمھارے آئے ہیں اور وہ ایسے ہیں جن پر کوئی
سردار نہیں ہے پس کو تم اُنسے کہ قریب و سامنے ہوں وہ تم سے پس پہچانیں ہم اُنکی صفت اور فہم سے اور جدا کرو تم اُنکو اپنے
بیچ سے اور پھر میں وہ سامنے شہر پناہ کے تاکہ دیکھیں ہم اُنکو پس اگر ہو گئے وہ ساتھی ہمارے جنکی صفت ہم انجیل میں پاتے ہیں
اُنہیں ہم اُنکی طرف اور منعقد کریں گے ہم اُنسے امان اور ذمہ داری کو اور اقرار کریں گے ہم اُنکے واسطے جزیرہ دینے کا اور اگر وہ سوا
اس شخص کے ہیں جنکی صفت اور فہم ہو کہ معلوم ہو نہیں پڑتا کہ وہ ساتھی ہمارے واسطے ہماری طرف سے سوا لڑائی کے پس پھر
ابو عبیدہ بن الجراح بجانب حضرت عمرؓ کے اور آگاہ کیا اُنکو بطریق کے مقولہ سے پس قصد کیا حضرت عمرؓ نے کھڑے ہوئے اور چلے
پس کہا اُنے اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ یا امیر المومنین جاتے ہو تم اُنکی طرف تنہا اور نہیں ہو تمھارے پاس

مسلمانوں کو راہ میں پس مسلمان اسکو دیکھتے تھے ہنگام آئے بیت المقدس کے اور تعجب کرتے تھے اور یہ کہتے تھے الحمد للہ الذی اودنا یادہم
 مثل هذا من الدنيا ولوسويت الدنيا عند الله جنتهم بوضعت ماسی کا فوضنا بشر بقاء عون بن سالم نے یہاں لکھا ہے کہ قسم یہ خدا کی نہیں تھا
 کوئی مسلمان ایسا جسے ہاتھ لگایا ہو کسی چیز پر لکھا ہے اور ابو الجحید نے اُن سے کہا کہ یہ وہی قوم ہے جسکی تعریف اللہ تعالیٰ نے
 توریت اور انجیل میں بیان کی ہے اور وہ ہمیشہ حق پر ہیں اور کوئی شخص لکھی لڑائی میں نہ ٹھہر گیا جب تک کہ وہ قائم رہیں گے اُس چیز پر جو
 قائم ہوئی ہے قرآن میں بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دس دن بیت المقدس میں قیام کیا شہر بن حوشبہ روایت کی ہے کہ کعب بن احبار
 کہتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جسوقت مصالحو کیا اہل بیت المقدس سے اور دخل ہوئے وہ وہاں تو اقامت کی انھوں نے وہاں
 دس دن اور آیا میں اُن کے پاس اور تھا میں ایک گائونین دیات نسطین سے پس آیا میں اُن کے پاس تاکہ اسلام اختیار کروں میں اُن کے ہاتھ پر اور سبب اسکا تھا
 کیرے باپ بڑے جانتے والے اُس چیز کے جو نازل کی تھی اللہ تعالیٰ نے موسیٰ بن عمران علیہ السلام پر اور مجاہد بہت دوست رکھتے تھے اور مجاہد بہت
 شفقت کرتے تھے اور کوئی چیز انھوں نے مجھ سے نہیں چھپائی تھی مگر یہ کہ تعلیم اور آگاہ کر دیا تھا جو اُس چیز سے پس جب اُنکی موت کا وقت آیا ہلایا
 انھوں نے مجھ کو اپنے پاس اور کہا کہ میرے بیٹے تم جانتے ہو کہ میں نے نہیں جمع کیا اور نہیں اٹھا رکھا افسہ کسی چیز کو جسکے میں جانتا تھا اگر میں نہ
 ہوں تھا کہ واسطے کہ خدوہ کر میں بعض جھوٹے لوگ ہیں تعیت کو رقم لکھی اور میں رکھتا ہوں ان دو ورقوں کو اس مکان کے روز میں جو کو رقم دیکھتے ہوں نہ
 متعرض ہونا اور نہ دیکھنا انکو مگر اسوقت کہ شہوت مجبزی کی جو آخر زمانہ میں مبعوث ہوئے اور نام اُنکا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگا پس اگر جاہل
 اللہ تعالیٰ انھارے ساتھ نیکی اور برتری کو پس تعیت کرو گے تم اُنکی پیروی کرو گے میرے باپ جہاد سے تعیت کر نیچے مجاہد پس فرمایا میں نے اُنکو پس نہیں لکھی
 کوئی چیز دوست تر مجھ کو اس سے کہ گزرجا دین ایام تعزیت کے تاکہ نہ کیجوں کہ ان دو ورقوں میں کیا ہو پس جب گزر گئے دن تعزیت کے آیا میں روزن کی طر
 پس کھولا میں نے اسکو اور لکھا لا میں نے اُن دو دن و ورقوں کو اور پھیلا یا میں نے اُنکو اور نظر کی میں نے بجا نب اس چیز کے جو اسمیں تھی اور
 دیکھا میں نے کہ اسمیں یہ لکھا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ خاتم النبیین لانی بعد لا مولد ولا یولد ولا یخلف ولا یجوز طیبۃ الطیبۃ الامتۃ لیس فیہ ولا
 غلیظ ولا سفاد ولا محادون والذین یحییون اللہ علی کل حال السنہم وطبۃ بالتکلیف والتملیل وهو منہ و علی کل مناد لا من اعدا و رحمہم لیس فیہ
 قوجہم ویستوفون واساطیرہم انامیلہم فی صلہ و درہم و تراجمہم بنہم تراجم الانبیاء میں لکھا ہم اولہم بنی الخلیفۃ یدوم القیامۃ میں لکھا ہم و درہم
 المسابقون المقبولون السافون المشفق لھم کعب نے کہا ہے کہ جب پڑھا میں نے اسکو کہا میں نے دل میں کہ آیا کوئی چیز بھی تیرے
 باپ نے جو تعلیم کی ہے جو اس سے بہتر ہو پھر توقف کیا میں نے بعد موت اپنے باپ کے جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا تا انیکہ میں نے
 یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر ہوئے ہیں مکہ منظمہ میں اور وہ مکرظا ہر کرتے ہیں اپنے کام کو پس کہا میں نے اپنے دل میں یہ وہی ہیں لا محالہ
 قسم یہ خدا کی اور برابر میں ذکر اور گفتگو کرتا تھا اُنکے حال و کام سے یہاں تک کہ بیان کیا لوگوں نے مجھ سے کہ لکھ کو چھوڑ کر شرب میں آئے ہیں
 پس نگاہ رکھتا میں اُنکے سوالہ کی یہاں تک کہ جہاد کیا انھوں نے اور اڑے وہ لڑائی ان اپنی اور غالب ہوئے اپنے دشمنوں پر پس قصہ راہ
 سامان کیا میں نے اُنکے پاس جانی کا پس میں نے کہا انھوں نے اس عالم سے انتقال فرمایا پس کہا میں نے اپنے دل میں کہ شاید یہ وہ نہیں
 تھے جنکا میں انتظار کرتا تھا تا انیکہ دیکھا میں نے اپنے خواب میں کہ گویا دروازے ہمارے کھولے گئے ہیں اور فرشتے گروہ درگاہ اترتے ہیں

بعد ازک دالبا بک ابراہیم الایہ پھر شیخ حضرت عمرؓ نے آیت ماکان ابراہیم موداد لا نصاریٰ لکن کان یحییٰ فی آیت و من یتبعنی
 الاسلام دینا فلن یقبل منہ پھر شیخ یہ آیت الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا پھر شیخ یہ آیت و ما جعل
 علیکم فی الدین من حرج ملتزم ہو کر ابراہیمؑ کو المسلمین من قبل کعب اخبار سے بیان کیا کہ جب سنا میں نے یہ کہا
 یا امیر المؤمنین انا اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدًا رسول اللہ پس خوش ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بسبب سلمان ہونے
 کعب کے پھر کہا انھوں نے کعب سے کہ آیا ہو سکتا ہے کہ چاہے میرے ساتھ مدینہ طیبہ کو پس زیارت کرو تم قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کی اور فائدہ حاصل کرو تم قبر شریف کی زیارت سے پس کہا میں نے کہ ہاں یا امیر المؤمنین میں ایسا ہی کرونگا راوی نے بیان
 کیا کہ کعب کو کعبہ کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب انہیکہ کہہ دیا اہل بیت المقدس کو عند نامہ اور ساکن کر دیا ان کو ان کے شہر میں
 اولے جزیرہ پر اور روانہ ہوئے مع اپنے لشکر کے بجانب جابیہ کے پس پھر وہاں اور ترتیب دیا دفتر کو اور لیا خسران سبط
 اللہ غالب اور بزرگ کے اس چیز سے جو دی اور پوری کی تھی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر بھی تقسیم کیا ملک شام کو دو قسموں پر
 دیا ابو عبیدہ بن الجراح کو خوزان سے حلب تک اور جواسکے قریب تھا اور حکم کیا ان کو روانگی حلب اور وہاں کے لوگوں
 سے لڑنے کا یہاں تک کہ فتح کرے اللہ تعالیٰ حلب کو ان کے ہاتھوں پر اور دیا ارض فلسطین اور ارض القدس
 اور ساحل یرید بن ابی سفیان کو اور مقرر کیا ابو عبیدہ بن الجراح کو حاکم اپنا اور حکم کیا انکو کہ زمین وہ ساکنان قیساریہ
 سے تا انیکہ فتح کرے اللہ اس کو ان کے ہاتھوں پر اور دیا اکثر ملک اجنادین کا ابو عبیدہ بن الجراح کو حاکم بن
 الولید کے اور روانہ کیا عمرو عاص کو بجانب مصر کے اور مقرر کیا عمدہ قضاے حمص پر عمرو بن سعید الانصاری کو پھر
 روانہ ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بجانب مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کعب کو اپنے
 ساتھ لیا اور مدینہ منورہ کے لوگ گمان کرتے تھے اس امر کا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اقامت کوین کے ملک
 شام میں بسبب جینے کثرت بہتری اور پاکی اور ازانی رزخون ملک شام کے اور اس وجہ سے کہ اس ملک کو بلاد النہج
 کہتے ہیں اور وہ ارض مقدس ہی اور اس سے محشر ہو گا پس ڈھونڈتے تھے ان کی خبر کو اور نکلتے تھے شہر کے باہر مردن
 بانٹنا ان کے آئے یہاں تک کہ آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور جنش میں آیا مدینہ طیبہ ان کے آنے کے دن میں اور خوش ہوئے
 صحابہ ان کے آنے سے اور سلام کیا آپ اور مرعبا کہا اور مبارکباد دی انکو اس چیز پر جو فتح کیا اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں پر پس
 پہلے سب کے آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد شریفین میں اور سلام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت
 ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اور چند رکعتیں نماز کی پسین اور بلایا کعب اخبار کو اور کہا اُن سے بیان کرو تم مسلمانوں سے جو کہ
 دیکھا تھا تم نے دو رتوں میں پس بیان کیا کعب نے پس زیادہ کیا لوگوں نے ایمان کو رضی اللہ عنہم جمعین

اہل قتل نے حاکم عرش لاؤن بن نبیال کو ساتھ بیس ہزار دلیران قوم دوسرے کے اور بھیج دیں سکے واسطے کشتن ان غے اور کھانگی جب دیکھا
 یزید بن ابی سفیان نے یہ حال اور جاننا انھوں نے کہ نہیں قدرت ہو انکو قیساریہ پر خط لکھا انھوں نے بنام امیر المومنین عمر بن الخطاب اس کے
 بسم اللہ الرحمن الرحیم من یزید بن ابی سفیان عامل علی بعض اشیاء الی امیر المومنین عمر بن الخطاب سلام علیک فانی احمدا للہ الذی لا اله الا
 القیم صلی علی نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ما لبدا یا امیر المومنین انی نزلت قیساریہ فی مدینۃ اہلنا الخلیفۃ کثیرۃ الحمد للہ لیس الیہما سبیل ان
 قسطنطین بن الملک ہرقل بن اسیر، تا بہ عقدا نجد لا بہ صاحب عرش وھو ملائکہ بن نبیال فی عشرين الفاسا لد و سیت و المارک بن علی بن
 کلید و بالحق قدما الطعام دار یلنا نجد و السلام و یحییٰ ذاک و یحییٰ حضرت فنی اندر عنہ کے ساتھ سالم بن حمید النخعی کے ہیں جب پہونچے سالم مدینہ
 طیبہ میں پھر دیکھا خط حضرت عمر کو اور سلام کیا انہیں کہ حضرت عمر نے کہ یہ خط کہاں سے ہے سالم نے کہا کہ تمھارے عامل یزید بن ابی سفیان
 کی طرف سے ہیں پس لیا حضرت عمر نے خط کو اور کھولا اور پڑھا اسکو پس جب پہونچے اسکی اتنا کہ کمال فکر یزید بن ابی سفیان کے کام اور انکی دولت
 میں کی اور سی وقت حضرت علیؑ نے اپنے پیڑ ٹھکڑے ہوئے حضرت عمر اور ساتھ کیا اُنسے اور سلام کیا ایک نے دوسرے کو پوچھا کہ وہ دونوں کمالی ہیں کیا
 حضرت علیؑ نے کہ یا امیر المومنین کیونکر وہ حال تمھارا پس کہا حضرت عمر نے کہ میں اندر کیرف سے ساتھ نیک اور برتری کے ہوں اور میں اس سے دعا
 اعانت کی کرتا ہوں اُس کام میں جو اُنسے مجھ کو سپرد کیا ہو قسم خدا کی کہ اگر ضایع اور رانگاں جاوے گی کوئی بکری کنارے دریائے فرات کے تیرا فو
 ہونگے اُسکے سبب سے اور یہ خط یزید بن ابی سفیان کا جو قیساریہ شام پر میں بطلب کمک کے مجھے آیا ہو پس کہا حضرت علیؑ نے کہ تم
 سلمان بن بکر پھر پیرخ اور غم نکرو اور نہ بے صبری کرو تم اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ قریب تر اسکو فتح کرے گا پھر یہ حالت خاک میں ملائے نشتر
 کے پس کمک کرو تم یزید بن ابی سفیان کی جس قدر قدرت رکھتے ہو تم میں خط لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ بن الجراح کو
 حکم لکھ کرنے اور مدد دینے یزید بن ابی سفیان کے اور روانہ کیا اُنکے پاس خط کو وادی رحہ اندر نے بیان کیا ہو کہ تعداد لشکر کی ساتھ
 ابو عبیدہ بن الجراح کے بیس ہزار اور ساتھ یزید بن ابی سفیان کے چھ ہزار اور ساتھ عمرو بن العاص کے دس ہزار تھی پس جب پہونچا خط
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس بھیجا انھوں نے یزید بن ابی سفیان کے پاس تین ہزار سواروں کو حرام
 حرب بن عدی کے اور باقی رہی ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس ستون ہزار کہ اکثر تمیں اہل یمن سے تھے اور معاملہ یہ گذرا ابو عبیدہ بن
 الجراح نے صلح کی فنی اہل قسطنطنیہ اور حاضر کے ساتھ بحالت خواری اُن لوگوں کے بائچ ہزار اوقیہ سونے اور اُسی قدر چاندی
 سپید اور دو ہزار کپڑوں اقسام دیباچ اور پلچ سو یا شتر زنبیوں اور انگور پر پس جب تمام ہوئی صلح اُن کی اور منظور اور
 حاضر کی انھوں نے وہ چیز جسکے ذمہ دار رہے تھے وہ اپنے شہر سے لکھدی ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنکو دستاویز
 صلح کی اور مقرر کیں اس میں شتر میں اُنکے واسطے اور داخل ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح اور خالد بن الولید اور چند سردار
 سلمان شہر میں پس کھینچا انھوں نے شہر میں خط مسجد کا اور سنا اہل حلب نے حال صلح قسطنطنیہ اور روانگی عرب کا اپنی
 جان کو پس بہت گھبرائے اور وہ تھے اہل حلب پر دو شخص رئیس اور وہ دونوں حقیقی بھائی ایک مان باپ سے اور وہ رہتے
 تھے شہر میں اور اسوقت تک شہر قلعہ میں داخل نہ تھا بلکہ قلعہ سے جدا تھا اور ایک بڑی کمان پونفا تھا اور دوسرے کا نام

تو اسے صلح کی اور مقرر کر ڈالنے واسطے ایک مقدار مال کو دیکر نہ تو ان کو ہر سال میں جب تک ان کے واسطے قلیہ پر جس جب سنا یو قنا سے
 یہ کلام اپنے بھائی کا خشناک ہوا اس پر کہ کہ مسیح تیل کر کرین کیا بھی اور عاجز اسے ہی تیری اور تیری مان سے تجکو یا سب اور قس پیدا
 کیا اور تجکو یا دشا اور لڑنیا لائیں پیدا کیا اور دیا ہوئے دل نہیں ہوتے ہیں اس واسطے کہ غلام کی زربت اور ترکاوی ہوا ورنہ گوشت
 نہیں کھاتے ہیں اور نہ تو کو نہیں پہچانتے ہیں اور نہ انکو لڑائی میں دانش اندگسی ہی اور نہ لوگوں سے بھڑا جانتے ہیں تو بادشاہ اور بادشاہ
 کا بیٹا ہون اور میر گئے بیچ میں اسے لڑائی کے اور کچھ نہیں اور نہ منسوب کر تو بادشاہ کو بجا ب عجز کے سختی ہو تجکو اور کیونکو ہو سکتا ہو کہ سپر
 کر دیں ہم اپنا ملک عرب کو اور دیں ہم سی اپنی جان کو ان کے ہاتھ میں بدل لڑے بھڑے جس جب سنا یو قنا سے یہ کلام اپنے بھائی کا
 ہنسا اس کے کلام سے مثل ہنسنے تعجب کے اور کہا اس سے کہ ای میرے بھائی قسم یہ حق مسیح کی کہ میں جانتا ہوں اس ترکاوی تیری سو نہ نزدیک
 انی ہوا سو طیکہ تو سہ گار اور باغی ہو کہ دوست رکھتا ہو تو خون ریزی اور ہلاکی جانو لو اور میں تیری جماعت کو ہر قل کی اس جماعت سے زیادہ
 نہیں جانتا ہوں جسکو اسے یرموک میں یا ان کے ساتھ کی کیا تھا اور ان قوم کو ہم پر غلبہ دیا گیا ہی پس فر تو اللہ سے اور نہ اعانت کر تو اپنی
 ہلاکی پر جس جب سنا یو قنا سے کلام اپنے بھائی کا غضبناک ہوا اور کہا اسے یوحنا سے کہ تو نے بہت بات چیت کی اور خبری تعریف کی تو
 اہل عرب کی اور میں مثل اس جماعت کے نہیں ہوں جسکا ذکر تو نے کیا اور ان میں نہیں ملایا جاتا ہوا ملاہ ہرین میں تو ایک کو بھی ان لوگوں سے
 جسکا تو نے اہل شہوں وغیرہ سے ذکر کیا ہی نہیں جانتا ہوں کہ اسے اپنے شہر کو از روے غلبہ اور قہر مسلمانوں کے پیش از لڑائی کے سپر
 مسلمانوں کے کر دیا اور میں نے الی اس واسطے کیا کیا ہو کہ اس کے سبب سے اپنی اذیت کو دفع کروں اور میں نے اہل عرب کی لڑائی پر اتفاق کر لیا ہو
 پس اگر خلیاب کر مکی حلیب تجکو اور غلبہ دیوینگے تجکو مسیح مسلمانوں پر تو تماش اور طلب کرونگا میں عرب کو یہاں تک کہ جاؤنگا میں
 جسکے مجھے چار میں اور سیاہی لگا دوں گا سب بادشاہوں پر اور پھر ونگا میں ملک شام میں بادشاہ ہو کر اور ہر قل مجھے مقابلے
 اور جھگڑے کی قدرت نہ رکھیکار اگر شکست دیوینگے تجکو عرب تو ونگا میں اپنے اس قلعہ میں اور نہ چھوڑونگا اسکو اسواسطیکہ میں
 میں کیا ہو نہیں نوشہ اور کھانا جو تجکو مدت تک کافی ہوگا اور ونگا میں اس میں گرامی اور معزز تادقت موت کے اور نہ ڈالونگا میں اپنے ہاتھ
 عرب کی طرف اور نہ چرخ کرونگا میں اپنے مال کو بدن سبب کے اور نہ حد سے تجاوز کروں میرے ساتھ بیچ کسی معاملہ عرب کے ساتھ ایسے کلام
 کے کہ حسین تو بلاتا ہو تجکو صبح کی طرف مگر یہ سخت گیری کرونگا میں تجھ پر شیراز کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ تحقیق گھبراہٹا تھا
 یو قنا کے دل کو اور آرا سے کر کے دکھایا تھا اسکو برے کام کو پس جب سنا یو قنا سے کلام اپنے بھائی یو قنا کا کہا اس نے کہ تجکو مجھے بے
 کرنا ہیشہ کے واسطے حرام ہوتا اس کے رجوع کرے تو میری راے اور مشورہ کی طرف اور ہووے اتماے کار تیرا میرے کلام کی جانب پس لڑ
 کھڑا ہوا یو قنا بھالت خشناک کے پس جب دوسر دن آیا کیا یو قنا نے سبیل اپنے لشکر کو قوم ازین اور نہ تھوہ وغیرہ سے اور اپنے ساتھ
 پس یہب کیسے ہتھیار لگا اسکو ہتھیار دیا اور تقسیم کیا مال کو اس میں اور رسل اور آسان ظاہر کیا تھا اپنی معاملہ عرب کا اور کتنا تھا ان کے
 کہ وہ لوگ قہورے ہیں بہت نہیں ہیں اس واسطے کہ جماعت انکی جدا اور متفرق ہو گئی ہو بعض ان میں کے بجانب قیساریہ شام کے روانہ ہو
 ہیں اور بعض اور طرف گئے ہیں واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ یہ ارادہ کیا یو قنا نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی لڑائی پر قبل سے

[illegible]

لشکر کاڑی میں ہر بین کھائی دیا لشکر ہماری پشتوں کی طرف سے اور دفعہ آدراہین گھوڑوں کے سمون کی بلند تختیں پس نہیں آگا دھوے مگر شہوت
 اگر آہرہ لشکر ہمیں پس نہیں کیا ہم نے اپنی ہلاکی کا بعد اس کے کہ یقین رکھتے تھے ہم حصول غنیمت کا اور ہو گئے ہم گرو گئے بیچ میں پس ضرور ہوا ہنگو
 اڑنا پس جدا ہو گئے مسلمان تین گروہ میں ایک گروہ نے شکست اٹھائی اور ایک گروہ نے واسطے لڑائی کاڑی کے قصد کیا اور ایک گروہ
 کو رہنے کے ساتھ رہا اور وہ کو شش کرتا تھا تو تنا اور اس کے ساتھ پرستش کرتا والوں حلیب کی لڑائی میں مسعود بن عون نے بیان کیا ہے کہ وہ
 اللہ کے نیکو کاری قوم کندہ کی کہ وہ بہت سخت لڑائی لڑے اور آزمائش کیے گئے وہ ہلائے نیک میں اور ہر کر دیا تھا انھوں نے اپنی جانوں کو
 واسطے اللہ تعالیٰ کے بیان تک کہ مار گئے نہیں سے اس دن ایک سو آدمی ایک جگہ پر اور بڑا سخت کام کیا گاڑی اے لشکر نے اور کعب بن مسلم
 بے آرام تھے مسلمانوں کے حال اور اڑتے تھے مشرکین سے اور وہ گروہ ادا دیتے تھے ساتھ نشانہ اور پکارتے ان کا تھے یا محمد یا محمد انزل اللہ انزل اللہ انزل اللہ
 انبتو لکم فاما اھی ساءت فاقم اللعول اور مسلمان آتے تھے ان کے پاس ہاتھ کر کیا ہو گئے وہ گروہ کے پس دیکھا کعب بن خمر نے انکو اور زخم ظاہر
 تھے انہیں اور مار گئے مسلمانوں نے ایک سو ستر آدمی پس رئیس لوگ انہیں سے یہ لوگ تھے عبادین عاصم بنی اور زمر بن عامر البیاضی اور
 خازم بن شہاب ورسیل بن شہید الجمالی اور قاعلیہ بن حصن نظری اور عامر بن در الضمری رقیس بن طالب الضمری ورجبہ بن دایم الضمری وریحان بن
 سیف الضمری اور حجام بن خمرہ الضمری اور عجب بن جابر البیسی اور سنان بن خودہ اور سعید بن مفلح اور جبرائی یوم الساسل ورفوہ بنوک میں
 سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور جنگ یرامہ میں بہراہ خالد بن الولید کے حاضر تھے مسعود بن عون نے کہا یہ کہ قسم یہ خدا کی
 کہ افسوس کیا ہم نے سعید بن مفلح کے قتل پر اور انہیں جابلے خیمے دیکھے تھے کہ وہ سب کے سیدے میں تھے اور کوئی زخم انکی پشت میں تھا
 پس چوہہ رئیس تھے مگر کوئی شخص نہیں مارا گیا ہاتھ تک کہ مار ڈالا اُسے ہتھوڑوں کے مشرکین سے اور ظاہر ہوئی بدول مشرکین میں جہوت کہ دیکھا
 انھوں نے ثابت قدمی مسلمانوں کو انکی غصہ اور مارا جانا اپنے ہمراہی لوگوں کا پس قصد کیا انھوں نے شکست اٹھائی کا پس ثابت قدم
 کیا انکو یوقنا نے اور کہا اُسے کہ سختی ہو تم پر نہیں ہیں عرب مگر مثل کھیر گئے کہ اگر ہٹائے اور پھیرے جاتے ہیں تو پھر جاتے ہیں اور اگر اپنے حال پر چھوڑے
 جاتے ہیں تو اسب وار طع کرتے ہیں اور جب دیکھا کعب بن خمرہ نے ان لوگوں کو ان کے نشان کے نیچے مار گئے بہت مال و زائد و نگین ہوئے
 وہ پل ترے وہ اپنے گھوڑے اور سپاہ ایک زہرہ کو زہرہ پر اور مضبوط باندھا اپنی مکر کو چپ سے اور ہاتھ پیر اپنے گھوڑے کے پیچھے پر اور اس کے تنھو پر اور وہ گھوڑا اُس کے
 پاس اکثر اڑیو نہیں موجود رہا تھا اور جہاد کیا تھا انھوں نے اُسکی سوار میں سلسلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اُسکا نام ہلال رکھا
 تھا پھر سوار ہوئے اُسپر اور ڈھکے اُسے مسلمانوں کے اور دیکھتے تھے مقتولین کی طرف اور وہ اندریشہ مند تھے اپنے کام میں اور نشان اُس کے ہاتھ میں کیا
 اور راہ دیکھتے تھے ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف کسی لشکر یا کسی طبع کی جاوے انکی جانب کو پس کوئی اثر اور نشان اُسکا انھوں نے نہیں
 دیکھا اور سب یہ ہو کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے باز رکھا تھا انکی طرف کی روانگی سے آنا اہل حلب کا اور صورت انکی یہ ہوئی کہ جب روانہ ہوا تو تنا
 واسطے لڑائی مسلمانوں کے کیا ہوئے رئیس اور پڑھے آدمی حلب میں بعض ان کے بعض کے پاس اور کہا کہ اے قوم جاتے ہو ہلال بن جہلیب نے ان عرب کی اعلیٰ
 قبول کی ہ اور انکی زمیناری میں داخل ہے میں اور بعض نہیں سے ان کے دین کی طرف رجوع کیا اور جو شخص اُسے لڑا وہ زیاں کا ہوا پس آیا ہو سکتا ہو
 تم سے کہ چلو تم سہوار عرب کے پاس اور طلب کرو اُسے صلح کو اپنے واسطے اور مصالح کرین ہم سب اپنے شہر کے واسطے اور دیوبن ان کو

تھوڑے اُسکی آبادی پر اور زندگانی کرینگے ہم تمہارے ساتھ عدالت میں اور اگر تم صلح سے انکار کرو گے پس جھاکینگے لوگ تم سے اور چلے
جھاکینگے وہ اتنا ہے اپنے شہر و لوگوں اور مشہور ہو جاوے گی پھر خبر کہ تم مصالحہ نہیں کرتے ہو پس نہ بانی ریسکا کوئی شخص کرو تمہارے پس آگاہ کیا
مترجم نے ابوعبیدہ بن الجراح کو انکی گفتگو سے پس دیکھتے تھے ابوعبیدہ بن الجراح انکی طرف اور اُسی وقت نکلا انکی طرف سے ایک مرد
پستہ قامت مسخ رنگ اور وہ حکماء و قوم سے اور فصیح و تیز زبان عرب میں پس کہا اُسے کہ ایسے سردار سنو تم جو بیان کرنا ہو میں تم سے اس
علم کو جو اللہ تعالیٰ نے معفوین اپنے انبیاء پر نازل کیا ہو پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ کہ تو ہم سنتے ہیں پس اگر وہ حکم حق ہو گا عمل کرینگے ہم
اُس پر اور اگر حق نہ ہو گا نہ سنینگے ہم اُس کو پس کہا اُسے کہ ایسے سردار اللہ پاک نے نازل کیا ہے اپنے انبیاء پر انا انبیا ابوالرحمن خلیفۃ الرحمن
قلوب المؤمنین والی لا ادری من لا یرحم فیما احسن الید من تجاوز تجاوزت عنہ ومن عفا عفوت عنہ ومن طالبی وجد فی من اغاث ضررہ
استبیر الیقینہ و بسطت لہ فی روز قیامت لہ فی عمرہ و کثرت لہ اھل و ذریت علی عبد و لا من شک الحسن علی احسان فقد شکوئے اور ہم
آئے ہیں تمہارے پاس بحالت اللہ اور خوف کے پس قبول کرو تم ہماری فرشتوں کو اور میں دو تم ہمارے خوف کو اور احسان اور نیکی
کو تمہارے ساتھ پس روئے ابوعبیدہ بن الجراح اُسکے کلام سے اور پڑھا اُنھوں نے اس آیت کو ان اللہ یحب المحسنین پھر کہا اُنھوں نے
صلی اللہ علی محمد و علی جمیع الانبیاء و علیہم السلام اسل سنی الی جمیع الخلق فالحمد للہ علی اھل البیت لہا پھر متوجہ ہوئے ابوعبیدہ بن الجراح
مسلمانوں کی طرف اور وہ لوگ گرد آئے تھے اور اُٹھیں رو سائے مہاجرین و انصار تھے اور کہا اُسے یہ لوگ بازاری اور تاجر ہیں اور یہ
دراخواہ ہیں اور میری راہ یہ ہے کہ نیکی اور مصالحہ کرو میں اُنکے ساتھ اور خوش کرو اُنکے دل کو اسی واسطے کہ جب شہر ہمارے قبضہ میں آوے گا
بازاری لوگ ہمارے ساتھ ہونگے تو وہ اعانت کرینگے ہمارے ساتھ رسد اور کھانیاں اور آگاہ کرینگے ہمارے دشمن کی غریبت اور ادا
سے اور ہونگے وہ جاسوس ہمارے پس کہا ایک مرد نے سلمہ بن زید کے نیک چال رکھے تھو اللہ تعالیٰ ایسے سرداران کو گون کا شہر قاعدہ سے نزدیک
ہو اور ہم مطمئن اور سیریز ہیں اس قوم سے اس امر پر کہ راہ بنادین وہ دشمن کو ہمارے پوشیدہ کا نوپور آگاہ کریں دشمنوں کو ہمارے حال سے
اور نہیں آئے ہیں قوم کو بارادہ کر اور فریب کے آیا نہیں دیکھتے ہوتے ہیں کہ کہ بطریق اُنکے نکلا ہے بارادہ ہماری لڑائی کے پس کہو نہ کہ لوگ
ہم سے صلح چاہتے ہیں اور کچھ شک نہیں ہے اس امر میں کہ اُنھوں نے کعب بن ضرہ اور اُنکے ہمراہوں کے ساتھ فریب کیا ہو ابوعبیدہ بن
الجراح نے کہا کہ ایسے نزدیک گمان کرو ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور اتمہا کرو اللہ تعالیٰ پر اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ ہم کو خورد دلیل نہ کرے گا اور
ہمارے دشمن کو ہم پر غلبہ نہ دے گا پس رحم کرے اللہ تعالیٰ اس شخص پر جسے نیک اور بہتر بات کہی یا سکوت کیا اور میں اُن سے صلح میں شرط دار
ہوں خواہی مسلمانوں کی کرو لوگ پھر متوجہ ہوئے ابوعبیدہ بن الجراح بجانب قوم حلب کے اور کہا اُسے کہ میں چاہتا ہوں کہ تم اپنی صلح میں
اس قدر مجھ کو و جس قدر اہل قسریں نے دیا ہے اُنھوں نے کہا کہ ایسے سردار شہر قسریں ہمارے شہر سے پہلے ہو اور لوگ اُس میں بہت
ہیں اور ہمارا شہر مختلف ہو لوگوں سے بسبب ظلم ہمارے سردار کے ہم پر اس واسطے کہ اُس نے لیلیا پر ہمارے مال اور اکر کو لوگ اور سکا لیکر قلعہ پر
چڑھ چکا ہے اور باقی رہ گئے ہیں ہمارے نزدیک ضعیف اور وہ لوگ جنگے پاس مال نہیں ہے اور ہم سوال کرتے ہیں تم سے اس امر کا کہ نرمی کرو تم ہم میں اور
نیکی کرو ہم سے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم کس قدر مال ہکوانی صلح میں دو گے اُنھوں نے کہا کہ جس قدر اہل قسریں نے

اور جانتے تھے کہ سلمان بیشک ہلاک ہوئے کعب بن ضمرہ نے بیان کیا کہ میں اس دن بذات خود ڈرا تھا اور باز رکھتا تھا مشرکین کو مسلمانوں سے اور نگاہ رکھتا تھا میں انکو ساتھ اپنی جان کے ہیں جب باز رکھا اور ملول کیا بھگڑائی نے پناہ لی میں نے ظن اپنے ساتھیوں کے اور باوجود اور دیکھتا تھا اسباب اللہ تعالیٰ سے یہی کشود کار کی رکھتا تھا راہ آئے نشان ابو عبیدہ بن الجراح کے پسیری کی اس امر نے ہم پر اور برابر لڑائی جاری ہی کی کہین اور رات دوسری صبح تک میں قسم کھاتا ہوں میں اللہ کی اس امر پر کہ کسی کو نماز میسر ہوئی اور نہ کوئی کھائے پانی تک پہنچا اور ہم درمیان یا سلاور اسید کے تھے اور میں اسید رکھتا تھا راہ قنسرین پر اس امر کی کہ ظاہر ہو نشان اسلام کا اس سے اور نہیں دیکھا میں نے کوئی اثر اسکا کہ دفعہ دشمن کے لشکرے جنبش کی اپنے کنا دینے اور ایک بڑا ستور وغل کا بلند ہوا پس کیا میں نے کہ نہیں یہی ہر گز کہ ان ملی ہو اسکے شہر یا بادشاہ کے پاس سے پس پناہ لی میں نے ساتھ اس کلمہ کے جو حالت رخ و سختی میں کما جاتا ہے فی لا حول ولا قوة الا باللہ العلیٰ اعظم پس ہم عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ نہیں کچھ کھاتے ہیں کلمہ کو تاہینکہ رکھا میں نے دشمن کے لشکر کو چھوڑ دیا اُسے اپنی جگہ کو اور پھر اپنی پشت کی طرف پس کیا میں نے الحمد للہ حمد اللہ انکوین اور میں گمان کرتا تھا کہ کسی واردینے والے سے آواز دی ہو انکو سمان سے پس بھگا دیا ان سبکو یا انکے نائل ہوے ہیں پھر مثل جنگ بدر کے پس نہیں دیکھا میں نے کوئی اثر اور نشان دشمنوں کا اور اراہہ کیا میں نے انکے قافلے کا پس پکار کر کہ مسلمانوں نے کہ گمان جاتے ہو انکے کعب بچو تم ہمارے طریقہ آیا نہیں کافی ہو تلوے احسن میں ہم چلو تم ہمارے ساتھ اور راحت دو ہو ملو مشقت اور سختی سے اور نگاہ رکھو ہمارے واسطے فرخ کو اور آرام دو ہمارے گھوڑوں کو کہ نہیں بھلاؤ اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کو ہمے مگر اپنے ارادے اور قدرت سے پس اترے کعب بن ضمرہ اور آرام کیا مسلمانوں نے و اقرمی جملہ مشرکے بیان کیا کہ دیر کی خبر کعب بن ضمرہ نے ابو عبیدہ بن الجراح پر پس جب نماز پچھی اُنھوں نے فصیح کی بھرے وہ نماز سے اور متوہ ہوئے مسلمانوں کی طرف اور خطاب کیا خالد بن الولید سے اور کہا کہ ای ابا سلیمان تمھارے بھائی ابو عبیدہ نہیں سوئے نجات کو سبب بچ کے اگرچہ واجب ہو ہر شکر کرنا اس چیز پر جو فتح کی ہو اللہ تعالیٰ نے ہم پر اور دل پر کچھ سے یہ کہتا ہو وہ لوگ جو کعب بن ضمرہ کے ساتھ ہیں ہلاک ہوئے اور مار گئے سبب بیان کرنے اس گروہ کے جسے کہ ہمے درخواست اور فدا داری کی تھی اس راہ رواں کا مالک یوقنا رواں ہو اس مسلمانوں کی طرف اور میں کوئی اثر نشان انکا نہیں دیکھتا ہوں اور گمان کرتا ہوں اس امر کا کہ اسنے دیکھا ہوا ہے صاف یہ تو پس لڑا اُسے اور مار ڈالا ان سبکو پس کیا خالد بن الولید نے کہ میں بھی تمھاری طرح قسم ہو خدا کی نہیں سو یا سبب رنج کے مسلمانوں پر پس کیا کام کر نیکا تھا ارادہ ہو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ میں کوچ کا قصد رکھتا ہوں بچہ حکم دیا کو گناہ و سستی سلمان سفر کا پس کوچ کیا مسلمانوں نے اور روانہ ہوئے بارادہ حلب کے اور اگے لشکر کے خالد بن الولید اور تیجی ابو عبیدہ بن الجراح تھے پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو کہنا انکے آئے خالد بن الولید مسلمانوں پر وہ لوگ سوئے تھے اور فکر کیا تھا اُنھوں نے اپنے واسطے دیبیران تاکہ نگہبانی کریں پس جب انکے قریب آئے خالد بن الولید اور نشان فوج کا انکے ہاتھ میں تھا پکارا مسلمانوں کو ان کلمات سے انھیں انتہی با انصار الدین پس لڑے کھڑے ہوئے مسلمان اپنی خواہا ہوئے مثل شیروں دکارنے والوں کے اور سوار ہوئے اپنے گھوڑوں پر اور استقبال کیا صاحب نشان کا اور پچان انکو پس پکار کر کہا بعض نے بعض سے کہ خوش ہو تم کہ یہ نشان مسلمانوں کا جو جسکو خالد بن الولید کھائے ہیں اور انکے لوگ اُنہیں اور آئے ابو عبیدہ بن الجراح پس جب دیکھا اُنھوں نے کہ کعب بن ضمرہ بھی اور سلام ہیں حمد اور شکر اللہ کا ادا کیا اور دیکھا لڑائی کی جگہ کو اور دفعہ پس کی لاشوں کو اور مسلمانوں نے

[The page contains dense handwritten Persian script in a cursive style, likely from a historical manuscript.]

بھائی سے کہ کر تواب جو کچھ چھو کرنا ہو میں لے کر تو قاتل میرا تو میں جاتا ہوں بجانب بہشت کے میں بہت گران گذر ایقنا بطریق یہ اسلام
 اپنے بھائی کا اور مصالحت اہل شہر کا اور خوف مسلمانوں کا میں بے گنجتہ کیا غصے نے اسکو ہل کر ہر کہہ کر کے ڈال دیا اسنے سر اپنے بھائی کا اسکے
 بدن سے جھٹک کرے اللہ اور یوحنا کے ہر اسکے آنا وہ ہوا وہ واسطے مار ڈالنے اہل شہر کے اور وہ لوگ دار چاہتے تھے میں نہیں دادرسی کرتا تھا اور
 سوال کرتے تھے اس سے میں نہیں جواب دیتا تھا انکو اور نہیں باز رہتا تھا اسنے میں یادہ ہوئی میں آواز چلائی اور بلند ہوا شور و غل اٹکا اور
 کچھ لڑا تھا یونٹلے لشکر کے شہر کے شہر کو ہر طرف سے اور مایوس ہو گئے تھے اہل حلب بنی جازون سے اور اسیدت آئی امیر کشود کا اور سپہ سالار
 احانت دلتہ دھانی دیکھ کر نشان اسلام کے اور گردنشان کے ہمارے اور دیر مودین کلمہ توحید کہتے ہوئے اور خالد بن الولید آئے انکے
 اور انکے اپنے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ تھے میں جب دیکھا خالد بن الولید نے اہل حلب اور انکے شور و غل اور دوسے کو کو ابو عبیدہ
 بن الجراح سے کہ اسو سزا دے اور ہلاک ہوئے قسم جو خدا کی قسماری صلح اور ذمہ داری کے لوگ جیسا کہ تھے مذکور کیا تھا میں لگا کر خالد بن الولید
 نے اپنے گھوڑے پر اور حملہ کیا اور نشان انکے ہاتھ میں تھا اور ڈانٹا اپنے حملہ میں قوم مشرکین کو اور کہا کہ دور ہو تم ای کو وہ گروہ کے ہمارے
 اہل صلح کے پاس سے پھر اچھی طرح سے رکھا انہیں نیزے کو اور حملہ کیا اصحاب رسول اللہ علیہ السلام نے اور خرمج کیا انھوں نے تلواروں کو
 گروہ میں پس جب دیکھا یونٹانے اس حال کو رکھا گا وہ اپنے قلعہ کی جانب سے اپنے سب بطارقتہ کے محسن بن عمر و امیری نے بیان کیا ہر کہ
 کشافش دی اور دور کیا اللہ تعالیٰ نے رخ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے دل سے جیسا کہ دور کیا اسنے رخ کو ہمارے دلوں سے
 بسبب اسے جانے گروہ سے حلب کی لڑائی کے دن میں جہاں سے دوسری اہل حلب کے دگروہ ایک گروہ نے نہیں سے پناہ لی بجانب قلعہ کے او
 ایک گروہ نے جنگل کی راہ لی پس جسے کہ پناہ لی طرف قلعہ کے دھچ رہا اور جنگل کی طرف بھاگا وہ مارا گیا اور کل تعداد ہمارے اہل صلح کی
 جنگل یونٹانے مار ڈال انھیں سو مرد تھے اور پتہ یونٹلے میں ہزار ہزار ہو چکا مار ڈالا پس ایک عجیب واقعہ تھا کہ خوش ہوئے مسلمان اسکے سبب
 میں جب مار ڈالے گئے وہ لوگ جو مار ڈالے گئے اور دور کیا اللہ تعالیٰ نے اہل حلب سے اس امر کو جسکو پایا تھا انھوں نے ابو عبیدہ بن الجراح
 سب حال اپنا اور کیفیت مار ڈالنے یونٹانے اپنے بھائی کو و اقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہر کہ جب بیچ گیا یونٹا مسلمانوں کی تلواروں سے
 اور داخل ہوا وہ اپنے قلعہ میں درست کیا اسنے سامان قلعہ کا اور قائم کیا اسی دھواو اسیدوں اور عادات کو اور ظاہر کیا ہتھیاروں کو
 قلعہ کی دیوار و پیر اور بنایا اسنے سامان قلعہ داری کا اور اہل حلب لائے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے میں ابو عبیدہ
 بن الجراح نے اپنے منہ سے کہ کہ تو اسنے کہ کس واسطے تھے انکو قید کیا ہوا انکو کون نے کہا کہ یہ لوگ یونٹلے کے ساقدان ہیں جو ہمارے پاس آئے
 ہیں پس میں مناسب جانتے ہوں انکا چھپا رکھنا اسنے اس واسطے کہ وہ ہماری صلح میں داخل نہیں ہیں پس عرض کیا ابو عبیدہ بن الجراح
 آپ اسلام کو پس نکالے ساتھ آدمیوں نے دین اسلام قبول کیا اور باقی نے انکار کیا پس ماری گئیں گروہ میں مکی موجب حکم ابو عبیدہ بن الجراح
 کے پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اہل حلب کے تحقیق تھے غیر خواہی کی اپنی صلح میں اور قریب نزدیکی کے تم مجھے وہ امر و عادت تمھاری خوشی کا
 ہو گا اگر چاہا اللہ تعالیٰ اسے نوازے تم ہمارے اور تمھارا حال کیسا نہ جانتے ہیں اس لیے تمھارے بطریق سے پناہ لی اس لیے میں اسے چاہتا ہوں کہ کوئی پوشیدہ راہ
 سے تباہ نہ ہو کہ اگر میں اسے نہ پائے کہ تو اسکا اللہ تعالیٰ اسکو پیر تو ہو گا تھا کہ مجھے ہمارے ساتھ اس انیت کو جو لوگ تھے ہم تمھاری مصلحت تمھارے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

بعض کے پس چوگ مارے گئے پھر دن سے بروز صبح قلعہ طلب کے نام لگے یہ ہیں بلوں لاسلع الرابعی اور فحان بن عبید الرابعی اور
 مالک بن جزیلی الرابعی اور حسان بن خلف الرابعی و سلیمان بن رفاع العامری اور عطاء بن سائر الکلابی اور سراقہ بن سلم بن عوق الحدادی
 اور عاصم بن قناح الحدادی اور مرہ بن سفیان الحدادی اور زید بن مہیث الحدادی اور سواد بن مالک الحدادی اور سب وہ لوگ
 جو اس دن مار گئے ان میں چار آدمی بنی بصر سے اور ایک شخص اور اولاد عامر سے اور ایک بنی کلاب سے اور سات آدمی بنی عدی سے تھے
 مسروق بن مالک نے بیان کیا ہے کہ تم جیڑا کی بھڑاس سانچہ کے برسوں ہم ایک جماعت کو لشکر اور اولاد مکیٹے تھے کوئی شخص میرے لشکر
 تھا اور کوئی شخص ہمارے سے بچتا تھا اور بچتا تھے ہم انکو طلب کی لڑائی میں پس اس وقت گھر گیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے نشان کو باہر
 شہر کے اور دیکھا کہ کما مسلمانوں نے کیا ہو تو میرے پاس حمت کرے اللہ پھر تباہ کیا ہوئے مسلمان گردائے اور کما ابو عبیدہ بن الجراح سے
 کہ لوگو لوگو تم اُسے آجکے دن بحالت غفلت اور نا آزمودگی کے پس من کر دو تم شہید و گناہر باندھو تم خستگی ان لوگوں کو جو زخمی ہوئے
 ہیں پس دوڑے مسلمان در اٹھا لیکہ دفن کرتے تھے وہ شہداء کو اور خوش ہوئے رومی بسبب شکست اٹھانے مسلمانوں کے اور
 نازل ہوئے سختی کے انہیں پس کما رومیوں سے یوقنا نے کہ نہ پھر بیٹے مسلمان بجانب قلعہ کے اسکے بعد کبھی اور قسم جیڑا کی کہ مکر و فریب
 کر دینگے اس لئے ساتھ پھرتے دنگامین ان کے لشکر کی طرف واقفی رحرا شدتے بسا سلسلہ راویوں کے بیان کیا ہے کہ جیڑا لیا یوقنا نے
 دو ہزار کو اپنے لوگوں سے اور ایک رات کو حکم کیا انکو اترنے کا پس اترے وہ قلعہ سے اور دیکھا اس جماعت کے پیشروے بجانب لشکر
 مسلمانوں کے اور آگ روشن تھی لشکر کے کناروں میں پس گھومتا تھا گرد لشکر مسلمانوں کے تا اینکه دیکھا اُسے ایک کنارہ اُس کے لشکر کو
 کہ ٹھٹھی ہو گئی ہو ایک اُنکی اور اس طرف سے مسلمان باویہ میں کے شل مراد اور بنی کعب اور ملک کے تھے عبد اللہ بن معنواں اعلیٰ نے
 لیا نکلیا کہ ہم اس رات میں ہتھیار دینے پر ہند اور مٹن اور بیڈر تھے اپنے دشمن کی طرف سے بسبب اپنی کشتی کے اور غافل تھے نگہبان
 ہمارے میں نہیں خبردار ہوئے ہم مکر و دیو کی اس کی بول جال سے اور بقیق کہ ناگمان در گئے وہ تباہ و برباد ہوئے تھے اپنی زبان میں اور ظاہر کیا
 تھا انھوں نے گرد و غبار کیا اپنے پیچ میں اور ہم نہیں سمجھتے تھے کہ وہ کیا کہتے ہیں اور کھلتا انھوں نے تلوار کو پس غلام و گرامی ہم میں ہی شخص
 سوار ہو اپنے گھوڑے پر اور غالب کیا اُسے نجات کو اپنی ذات کی واسطے اور وہ نہیں جانتا تھا کہ کیونکر اور کمانے سختی میں ڈال گیا ہوا کیونکر
 رہا یا پوچھا اور کس سمت کو متوجہ ہوگا اور واقع ہوا تھا حملہ مسلمانوں کے لشکر میں اور لوگ پکارتے تھے اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اور وہ
 دوڑتے تھے بجانب بنی ابو عبیدہ بن الجراح کے اور پکار کر کہتے تھے کہ اوسو دارا پڑا پڑا پڑا پڑا اپنے لشکر اور ہم امیر کے پس اس وقت سوار ہوئے
 ابو عبیدہ بن الجراح مع لوگوں کے اور گھومتے تھے وہ گرد لشکر کے اور جانبر وار دھم سے کہ عرب پہونچے اور لگے اس میں پس آواز دہلی اور
 کہا اُسے اپنے ساتھیوں سے کہ جس کسی نے کوئی چیز لی ہو پس چھوڑ دیوے اسکو اور طلب کرے نجات اپنی جان کو اسوا سے کہ عرب
 ہم تک پہونچے تھے پس عبد اللہ بن معنواں نے بیان کیا ہے کہ لیا انھوں نے ہمارے لوگوں سے ایک جماعت کثیر کو قریب پچاس آدمیوں کے
 اسوا سے اُن کے جوہر کی جگہ میں مار گئے اور وہ ساتھ آدمی عقین سے اور اکثر ان میں قوم حمیر سے تھے اور رومی حمایت کرتے تھے بعض ان کے لشکر
 اور طلب کرتے تھے قلعہ کو پس جب دیکھا خالد بن الولید نے ہر حال کو حملہ کیا ساتھ اپنے گروہ کے پس لیا اس جماعت سے قریب پچاس آدمیوں کو اور

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

سناؤش نے گروہ رومیوں کو اپنی طرف آتے ہوئے متوجہ ہوئے وہ بجانب مسلمانوں کے اور کہا اُن سے کہ مراد لاؤ زنان عریضہ کے یہ ایک طریق بطاقتہ
 روم سے ہمارے سامنے آیا ہو پس لو تم جہاد کو اور صبر کو سختی پر تاکہ پہنچو تم بہشت کو پھر حکم کیا مسلمانوں نے رومیوں پر پس در آیا اُن پر دشمن
 ساختہ اپنے گروہ اور لوگوں کے پس شدت کی مسلمانوں نے اُن پر اور بہت سخت لڑائی لڑے اور مار گئے سناؤش بن ضحاک و غیلان بن اسود
 عذیف بن ثابت اور شعیب بن عاصم اور کلمان بن مرہ اور مطرب بن حمید اور بارس بن عوف اور بشیر بن سراقہ اور شعیب بن الاستیع اور نبال
 بن الیشر اور بخام بن عقیل اور مسیب بن نافع اور حنظلہ بن ماجد اور سناؤش بن شیطا اور ربیعہ بن خازع اور مرہ بن ماہر اور قنفل بن عدی
 اور عتاب بن یاسر اور عقال بن جماہر و سالم بن خفاف اور فضل بن ثابت اور لقرع بن قانع اور حبیط بن عامر اور یہ سب قوم طے
 سے تھے اور منجملہ ایک سو کے تیس اسی دی مار گئے اور مالک ہو گئے رومی جانوروں اور اونٹوں کے ساتھ تھے اور پھر مسلمان بحالت
 شکست اٹھائے پس اسی وقت متوجہ ہوئے بطریق اپنے ہمراہ ہر ایک طرف اور کہا اُن سے کہ اودوم پوجھو نکو اونٹوں سے اور مار ڈالو انکو نرونی نوکوں سے و لیلوان
 جانور نکو چنر سدھ اور چلو پرا پرا و پوشیدہ ہو کر ٹھہر دیا اُن میں عرب کی آنکھوں سے درندہ اسی وقت اونٹوں کے منہ پر گروہ عرب کے مثل ہوا کے پس سختی
 ڈالینگے نیز نائیکہ جب تاریکی رات کی ہوگی چلیں گے ہم قلعہ کو اور پیڑ ہو جائیں گے پس اسی وقت قصد کیا رومیوں نے اونٹوں کی طرف اور
 گرا دیا اُس چیز کو جو انکی پشتوں پر تھی اور نیزے مارے اُنکے سینوں اور لیا اُن جانور نکو چنر سدھ تھی اور پھر بجانب پہاڑ کے ایک
 گاؤں میں جو پہاڑ پر تھا پس ٹھہرے وہ تمام دن در اٹھا لیکہ پیدہ تھے رات کی تاک پھر جاوین بجانب قلعہ کے اور مقرر کیا اپنے واسطے
 نگاہبانوں کو نگاہبانی کرتے تھے اُنکی عرب سے یعقوب بن صباح الطائی نے بیان کیا کہ کہیں ہمدن مسلمانوں کے گروہ میں تھا جبکہ مار گئے
 سناؤش چھاپیرے اور ہلوگ ٹھوڑے تھے اور آڑے اور سختی میں ڈال اٹھا ہلوگروہ رومیوں نے پس جب دیکھا اچھے اُنکی کثرت اور شدت لڑائیگر
 ساتھ قلت اپنی تعداد کے پھر ہلوگ پنے پیچھے کو سر آیا پس اپنے مسلمانوں کے لشکر میں اور گروہ ساختہ ہمارے پیچھے میرے تھے پس دس اوبھیروہ بن
 الجراح رضی اللہ عنہ اور کہا کہ تھا یہ پیچھے کیا حال ہوئے کہا کہ ہمارے پیچھے لڑائی متوسط ہو مار گئے قسم ہر مذکر سناؤش اور مار گئے اُنکے ساتھ بہت لوگ
 شمسواران طو اور زبیر سے اور لیلیا گیا ہمارے ساتھ کا غلام اور جانور ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ کس شخص نے تم پر سختی ڈالی ہو حالانکہ
 خاصہ میں ڈالو اللہ تعالیٰ نے رومیوں کو پس کوئی انہیں کا قدرت نکلنے کی نہیں رکھتا ہر مسلمانوں نے کہا کہ ہم نہیں جانتے ہیں سوائے اسکے
 کہ دیکھا ہے ایک بڑے طریق کو آیا وہ ہمارے سامنے اچھے سامان اور لشکر کثیر مستعد پر کیا رہے کہ نہیں جانتے ہم تو لو انکی اونٹین جانتے ہم کہ کہا کہ
 آئے پس ناگمان در گئے وہ ہم پر اور ہم چلے جاتے تھے پس مار گئے سردار ہمارے اور مار ڈالا آنکھوں نے ہمارے لوگوں کو اور لیلیا آنکھوں نے جو کچھ
 ہمارے ساتھ جانوروں اور غلے سے تھا پس جب سنا ابوعبیدہ بن الجراح نے یہ حال بلایا خال بن الولید کو اور کہا اُن سے کہ ابراہا سیامان تمہیں سے
 یہ کام ہو گا اور تمہیں با سامان ہوا ہے کامونکیو سے اوڑین اعتماد رکھتے ہوں اللہ تعالیٰ پر زور تمہارا نہیں میں طلب سبزی کی اللہ تعالیٰ سے
 سب کام نہیں لو تم اپنے ساتھ سامان نکو جس قدر چاہو اور روانہ ہوتا کہ پہنچو تم ساختہ کی جگہ پر پہنچو اگر تم نشان قدم اُن لوگوں کا جنہوں نے مار ڈالا
 ہمارے لوگوں کو اور طلب و تلاش کرو تم انکو جہاں کہیں وہ ہوں پس شاید کہ جاؤ تو تم آئو اور لیلو بلا مسلمانوں کا اور جانور اُن میں مار کر کہیں نے نہ صلا
 کیا ہو میں نکل کے لوگوں سے اوڑین نہیں ڈرتا ہوں کسی عہد کو اور نہیں کھولتا ہوں کسی گروہ کو کہ تو نے فریب کیا ہو پس اُن کو کہیں بجانب کے قتل کی راہ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

انکو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور سب مسلمانوں نے ساتھ کلمہ اور تکبر کے اور آئے خالد بن الولید اور ان کے ساتھ زیادہ تین سو قیدی کے سات
سوسے یا کچھ مقتولین سے تھے پس عرض کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے انہیں اسلام کو پس لٹکا کر کیا انھوں نے اور کہا کہ ہم تم کو اپنی عرض میں بالذکر دینگے
پس کہا خالد بن الولید نے کہ بتو گروہ میں اکی بار ناسا نے اہل قلعہ کے کو ایسا کرنے میں دشمن خدا اور دشمن مسلمانوں کو ضعف اور سستی ہوگی پس جب سنا
ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ کلام خالد بن الولید کا حکم دیا انھوں نے سب قیدیوں کی گردنیں مار نکالیں ماری گردنیں اٹکی اور پوتا اور ساتھی اٹکے
اس کو دیکھتے تھے پس جب ماری گردنیں اٹکی کہا خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ ہم جانتے تھے کہ تم قوم کو محاصرہ کیے ہو اور اب
وہ لوگ غلام اسکے ہیں کہ وہ امیدوار رہتے ہیں ہماری غفلت کے اور انتظار کرتے ہیں ہماری نافرمانی کی اور اسے بیٹے ہیں ہمارے اور دشمن
اور جاوے اور بتو کہ اگر تم حکم کرنا چاہو تو لوگوں کو بے سامان اور ہوشیار اور میدان پر کا اور نگہبانی کر تم دشمنین پر ہر راہ میں تاک نہ ممکن ہو
انکو نکلا اٹکے قلعہ سے اور تنگی میں ڈالو انکو جہالتک ہو سکے تھے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ جزا کے بغیر دے انکو انہر لٹکا
ایا یا سلیمان تمھارے مشورے میں آپس جب ہوا و وسردن نماز جمعہ پڑھا لی ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانوں کو اور مشورہ ہوا وہ نماز سے
اپنے ہر امید کی طرف اور بلایا عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق اور فرار بن المازور اور سعید بن عمرو بن طفیل اصمعی اور قیس بن ہبیر اور میر بن
سریق کو پیش تفرق کر دیا انکو گرو قلعہ کے اور حکم کیا انکے لینے اور ضیق میں ڈالنے لایو انکو اور قنایہ پس ایسا ہی کیا انھوں نے اور شدت کی انھوں نے
انکے اوپر تنگ گیری میں تا انکہ اگر ارڈی اُسکی طرف کوئی چڑیا تو شکار کر لینے انکو اور اقامت کی قوم مسلمانوں نے محاصرہ قلعہ میں پس جب طویل ہوا
وہ زمانہ انکے گھیر لینے کا رومیو نکو اور بقیہ رہوے ابو عبیدہ بن الجراح بسبب طویل مقام کے حکم کیا لوگوں کو کوچ کر نکلا اور ارادہ کیا دور پڑھکا
انے اور قلعہ سے تا انکہ پاویں وہ انے کسی غفلت کو کہ غنیمت جانیں وہ اسکو یا موقع پس جنت کو کہ پوچھیں بجانب قلعہ کے پس وہ رہوے
جب قلعہ کے کی میل اور وہ چاہتے تھے کسی نکرا و فریب کو کہ پوچھیں اُسکے سب سے قلعہ نکلا اور قنایہ میں اُترنا تھا قلعہ سے اور نہیں کھولتا تھا انکے
دروازہ کو اور ابو عبیدہ بن الجراح کو یہ امر بت ناگوار اور زبون معلوم ہوا اور آئے وہ خالد بن الولید کے پاس اور کہا انے کہ اے ابو سلیمان
میں گمان کرتا ہوں اس امر کا کہ جاسوس دشمن خدا کے پوچھتے ہیں خبر اسکو اور دڑتے ہیں اسکو سے اور میں تم کو قسم دیتا ہوں اے ابو سلیمان اس
امر کی کہ گھومو تم ہمارے لشکر میں اور آنا پیش کرو تم لوگوں کے کام کی پس شاید در اؤ تم دشمنان خدا کے جاسوس نہ پس ہوا ہوا خالد بن الولید اور
حکم کیا لوگوں کو گشت کرینکا لشکر میں اور وہ ہفت روزہ کے ساتھ تھے اور حکم کیا انکو کہ اگر انہیں ہر کا کہ قبضہ کر لیں وہ ہر شخص پر جسکو وہ نہ پہچانتے
ہوں پس ہی حالین کہ خالد بن الولید گشت کر رہے تھے کہ دفعہ دیکھا انھیں نے ایک کو کہ رہے اور اس کے سامنے ایک کل تھا جسکو وہ لٹا پٹا
تھا پس خالد بن الولید اسکو دیکھتے تھے اور انکار کرتے تھے اُسکی شناسائی میں پس ترجمہ ہوا اُسکی طرف اور سلام کیا اُسپر اور کہا اُس سے
کایا واد علی تو کس عرب سے ہے اُس نے کہا کہ میں ایک درہون میں سے خالد بن الولید نے کہا کہ تو کس قبیلہ سے ہے پس ارادہ کیا تھا انے
بیان کرینکا اپنے کو غیر قبیلہ اپنے سے پس چاری کیا اللہ تعالیٰ نے امرت کو اُسکی زبان پر اور کہا انے کہ میں قوم غسان سے ہوں پس جب
خدا خالد بن الولید نے کلام اُسکا قبضہ کر لیا اُسپر اور کہا اُس سے کہ دشمن خدا تو عرب تنہو سے ہوا تو دشمن کا جاسوس ہے اُس نے کہا کہ
میں نصرانی نہیں ہوں میں مسلمان ہوں پس ترجمہ ہوا خالد بن الولید اُسکو ایک جانب ابو عبیدہ بن الجراح کے اور کہا انے کہ اوپر تحقیق تنجب کیا ہو مجھ کو

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

ایسا نکاح کر قطع کیا انھوں نے ارض بخان کو صفا کہ نکاح در یہ مقامات قلعہ عرب کے تھے نزدیک تھاکے پس جب پہنچے وہ دونوں وہاں سامنے آیا انکے ایک سوار گھوڑے پر اور وہ زہرہ بیٹے تھا اور خود اسکا چکلتا تھا آفتاب کی روشنی میں شکائے ہوئے تھا اور کاب میں اپنے نیزے کو گویا وہ نکلا تھا اپنے دشمن کے مقابلہ میں یا جاتا تھا کسی لڑائی پر پس جب دیکھا اُسے اُن دونوں کو قصد کیا اُنکی طرف کا پس کہا عبد اللہ بن قرقطہ جعدہ بن حیران سے کہ سختی ہو تو ہمارے دشمن پر کیا امنیں دیکھتے ہو تم اس سوار کو کہ سامنا کیا ہو اُسے ہمارا ایسی جگہ اور ایسے حال میں جعدہ بن حیران سے کہا کہ سردار ان عرب اور اُنکے لوگوں کو ڈرنا چاہیے اور نہیں ہوں شہر میں کوئی ایسا شخص جو صاحب خیمہ اور خرگاہ ہو مگر یہ کہ وہ ہمارے ساتھ ہو شریعت محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پس جب قریب ہوا وہ سوار ان دونوں سے سلام کیا اُسے اپنے اور کہا کہ تم دونوں کون شخص ہو اور کہاں سے آئے ہو اور کہاں جاتے ہو ان دونوں نے کہا کہ ہم صحیحے ہو سردار ابو عبیدہ بن الجراح کے ہیں بجانب امیر المؤمنین عمر بن الخطاب کے پس تم کون شخص ہو سوار نے کہا کہ میں ہلال بن رزید الطائی ہوں پس کہا دونوں نے کہ کیا سبب ہے کہ ہم تم پر ساز و سامان لڑائی کا دیکھتے ہیں ہلال نے کہا کہ میں جاتا ہوں ساتھ ایک گروہ اپنی قوم اور ایک جماعت اپنے ہمراہوں کے بجانب شام کے واسطے جماد کے بسبب اُنے خط امیر المؤمنین عمر بن الخطاب کے ہمارے نام پر پس جب دیکھا میں نے تم دونوں کو جنگل کے پیچھے سے آیا میں تمھاری طرف کو تاکہ دریافت کروں کہ تم کون ہو اور تمھارا ارادہ کیا ہے اور میرے ساتھی میرے پیچھے آئے ہیں پھر سلام کیا اور روانہ کیا اُن دونوں نے اپنے اونٹوں کو اور روانہ ہوئے اور اسی وقت دکھائی دیے گروہ اور اونٹ آئے ہوئے اور چلے ہلال بن رزید اور جاٹے اپنے ساتھیوں میں اور آگاہ کیا انکو حال دونوں صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس خوش ہوئی قوم اس حال سے اور روانہ ہوئے بارادہ شام کے اور عبد اللہ بن قرقطہ اور جعدہ بن حیران پہنچے مدینہ طیبہ میں اور داخل ہوئے مسجد شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اور سلام کیا حضرت عمر اور سلمان بن امیر اور دیا حفظ حضرت عمر کو میں جب پڑھا انھوں نے خط کو خوش ہوئے اور بلند کیا دونوں ہاتھوں کو طرف آسمان کے اور کہا اللہ عکرمہ وسلمین شہداء و شہداء شہداء کہ کیا ناکار کو پکار دیوے کو کوئیں الصلوٰۃ جامعہ تیس جب پکارا ہوئے لوگ پڑھ کر سنایا انکو حضرت عمر نے خط ابو عبیدہ بن الجراح کا پس نہیں پڑھ چکے تھے خط کو تاکہ اُنکے پاس کچھ لوگ حضرت عمر کے پاس آئے اور کچھ لوگ جس کے درواں اور سب اور مارب سے درانجا لبیکہ در خواست کرتے تھے وہ حضرت عمر سے اپنے اپنے روانہ کر کے بجانب شام کے حضرت عمر نے پوچھا کہ تم کتنے آدمی ہو بکرت دیوے اللہ تعالیٰ تم میں انھوں نے کہا کہ ہم سب قریب چار سو سوار کے ہیں اور تین سو اونٹیاں ہیں کہ اپنے دو دو آدمی سوار ہیں اور کچھ لوگ ہمارے ساتھ ہیں ہر ایک کے پاس سواری نہیں ہے پس اگر مٹا دیوں امیر المؤمنین سوار لیں تو سوار کریں ہم اپنے لوگوں کو تاکہ پورے جہاد میں ہم اپنے دشمنوں تک پس کہا اُسے حضرت عمر نے کہ وہ کتنے لوگ ہیں انھوں نے کہا کہ ایک سو چالیس ہیں حضرت عمر نے پوچھا کہ عرب ہیں یا غلام انھوں نے کہا کہ عرب ہیں اور غلام بھی ہیں جنکے مالکوں نے اجازت دی ہو انکو جہاد اور روانی میں بجانب دشمن کے پس اسی وقت بلایا حضرت عمر نے عبد اللہ اپنے بیٹے کو اور کہا اُسے کہ جاؤ مال صدقات کی طرف پس اذکرتم قوم کیو اسطے ستر سواریاں تاکہ ایک کے پیچھے

[illegible]

تھیں اور دیکھا تھا انھوں نے شکل والوں کو اور لوٹ لیا تھا مال آباد گاؤں کا اور باہر نہیں پاتے تھے انکو صیل گھوڑے اور بیل
 عرب جو وقت انکا ذکر اپنی مجلس میں کرتے تھے تو تعجب کرنے لگے وہ بے اور شجاعت سے ہیں جب سنا دہس ابو الول نے ذکر کیا اور اس کے
 انکو کاسا سنا کے ساتھ قریب تھا کہ پارہ پارہ ہو جاوین وہ غصہ اور خشم سے اور کہا انھوں نے عبد اللہ بن قرق سے کہ خوش ہوا
 برادر عربی پس تم یہ خدا کی کہہ آئینہ ایسی کو شمش کو رنگا میں کہ خوار و ذلیل کریگا اللہ تعالیٰ اسکو میرے ہاتھ پر پس جب سنا
 عبد اللہ بن قرق نے کلام ابو الول کا دیکھا انکی طرف کو شمش چشم سے براہ غصہ اور تکبر کے اور کہا کہ ایسی عورت سیاہ رنگ کے
 کہ آئینہ خورشید کی ہوتی ہے اسے نفس سے ایسی امید کی کہ نہ پوچھے تم اسکو اور ایسی چیز کی کہ نیا و گے اسکو فوس ایسی پیر کیا نہیں سنائی تھے
 کہ شہسواران مسلمین اور دلیران مومنین سب اسکو گھیرے ہیں اور اس کے ساقیوں سے لڑتے ہیں وہاں ہم کوئی کچھ اسکا نہیں کر سکتا ہے
 تحقیق مکر اور فریب کیا ہے اسے ملک روم سے اور غالب ہو گیا یزید کے زبردستوں پر جب سنا دہس ابو الول اسے یہ کلام عبد اللہ بن قرق
 کا شمشک ہوئے وہ اور کہا کہ تم یہ خدا کی کہ اگر کوئی وہ چیز جو لازم ہے پچھو تو اسے واسطے اخوت اسلام سے تو ہر آئینہ ابتدا کرتا میں تمہیں
 سے پیشتر اس کے پس خدیا کر دم کو گونے حقیر جاننے سے کہیں اگر تم دوست رکھتے ہو میرے پہچاننے کو پس پوچھو تم میرے حال کو ان
 لوگوں سے جو موجود ہیں میرے گھر والوں سے اور اس چیز کو جو گذری ہو میرے کاموں سے جنگی بیان کر نیے حیران ہوتی ہیں غلین اور رنگین پڑتے
 ہیں سینے کتنے شکر دے کر آئینہ اور کتنی جماعت کو متفرق کر دیا یزید نے اور کتنے گروہوں کو ہلاک کر دیا یزید نے اور کتنی جنگیں و تاراج
 کی ہیں سے اور دنیاوی اچھوٹیں در آیا ہر نہیں اور بہت لوگوں کو مار ڈالا یزید نے اور بہت مالوں کو لوٹ لیا یزید نے اور بہت جنگوں کو
 قطع کیا یزید نے اور کسی نے مجھے عرض نہیں پایا اور نہیں پچھا کیا کسی نے میرے نشان قدم کا اور نہیں سہم کیا مجھ پر کسی ہمسایہ نے
 اور نہیں ملائی ہوئی مجھ کو کوئی تنگ عار اللہ کی عنایت سے کسی حملہ کر نہوائے بہادر کی پچھو چھوڑا عبد اللہ بن قرق نے ابو الول کو حالت خشم اور غصہ
 میں اور روانہ ہوئے وہ ان کے لوگوں اور بعض قوم عرب نے عبد اللہ بن قرق سے کہا کہ ای برادر عربی نرم کر دم اپنے نفس کو اس واسطے قسم ہے
 خدا کی ایسے درد سے کلام کر نہوائے ہو کہ دور اٹھ سے نزدیک اور امر سخت اُس پر آسان ہو جائے اور تحقیق وہ شخص مضبوط ہے کہ نہیں ڈراتے ہیں
 اسکو لوگ در نہیں خوفناک کرتے ہیں اسکو دیر اگر وہ لڑائی میں ہوتا ہو تو اتنا لڑائی کو پوچھتا ہے جس جگہ کو طلب کرتا ہے اور نہیں چھوڑتا ہے اسکو جو
 جھگڑا ہے اس کا عبد اللہ بن قرق نے کہ تم لوگوں نے بہت طول دیا ہے تعریف اور توصیف کو اور میں اُمید رکھتا ہوں اہل مکی کہ میرے
 اللہ تعالیٰ اپنے نزدیک بہتری کو اور کشور کا واسطے مسلمانوں کے کہ کو شمش کی قوم نے چلنے میں نا اہل کئے وہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ
 عنہ کے پاس اور وہ اُس سے اہل قاصد پر گھیرے ہوئے تھے تو قنا کو اور گھیر لیا تھا مسلمانوں نے قاصد کو ہر طرف سے پس جب قریب ہوئے پس
 قوم مسلمان آراستہ ہو گئے وہ اور نکال لیا انھوں نے اپنی تلواروں کو اور ظاہر کیا اپنے پتھیا روں کو اور بلند کیا اپنے نشانوں کو اور تکبیر کی
 انھوں نے اور وہ دیکھا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور جوابے یا شکر کرتے ساتھ کلمہ اور تکبیر کے ہر طرف اور ہر جگہ سے اور استقبال
 کیا انکا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور سلام کیا ان پر اور سلام کیا انھوں نے ابو عبیدہ بن الجراح پر اور اتاری ہر قوم اپنے یگانوں اور گروہوں اور یقنا کا
 حال تھا کہ اب یہ وہ ہر انکو بھیجا تھا مسلمانوں کی طرف اپنے لوگوں کو اور ڈالتا تھا ان پر لڑائی کو اور سبب یہ تھا کہ نہیں لڑتا تھا وہ مسلمانوں سے

دشوار گذر تاجی آپر تاخت و تاراج کرنا ابو عبیدہ بن الجراح نے خالد بن الولید سے کہا کہ کیا سناتے کلام سراقہ بن مرداس کا اسکے غلام دوس
 کے باب میں ہیں کہا خالد بن الولید نے کہ نیک حال رکھے اللہ سردار کو وہ سچے ہیں اپنے کلام میں اور تحقیق میں سے سننا ہی فکر اٹکا اور گاہ
 کیا گیا ہونیں انکی شجاعت سے اور گاہ کیا ہو عجب دیکھوئے جنگا نام عمرو بن عبدالعزیٰ ہی اس امر سے کہ داس نے تاخت کی غنی امیر ستیا اور وہ
 کنارے دریا کے تھے اور دس نے ایسا کر و فریب کیا تھا قوم مہرہ پر کہ جنش میں لائے تھے وہ انکو اس کر سے تائیکہ تئیں لیا تھا تمام جنگ کو اور
 ہو چکا نہیں تھا اور وہ میں ستر آدمی قوم مہرہ سے تھے اور دس درپے طلبہ انکے تھے واسطے اپنے عوض لینے کے جو قوم پر تھا اور قوم درتی تھی گئے
 اور انکی برائیوں اور غنی سے اور وہ چلے گئے تھے مع اپنے مال و راولاد اور جانوروں کے بجانب شہرون اور کنارون دریا کے خوف انکے کر کے
 اور دس پوچھتے تھے انکے حال اور اخبار کو پس جب صحیح اور راست معلوم ہوا انکو اترا تو قوم کا کنارے دریا پر پکارا داس نے اپنی قوم کو
 واسطے تاخت کرینے قوم مہرہ پر پس کرانی کی قوم نے آپر اور نہیں نکلا انہیں سے کوئی شخص داس کے ساتھ اور حال یہ تھا کہ دس گاہ
 تھے شہروں کی زمین ہموار اور بہاڑوں اور جنگل اور دریاؤں سے پس جب مایوس ہوئے داس اپنی قوم سے آئے وہ اپنے خیمہ کی طرف اور
 اٹھایا اپنے پستوار کو اپنے نشانہ پر پس جب دیکھا قوم کے لوگوں نے غلاموں وغیرہ سے داس کو اس حیثیت سے کہ نکلے ہیں وہ اپنے
 خیمہ سے اور پستوارہ انکے سر پہ آئے کچھ لوگ قوم کے انکے پاس اور کہا انکے کہ کمانک دے اور ابوالہول اور یہ کیا چیز جو سکوت تھا اسے ساتھ
 دیکھتے ہیں پس کہا ابوالہول نے کہ میں ارادہ رکھتا ہوں تاخت کا بنی شہر اپراور لینے عوض کا اور دور کر دنگا میں اپنے سے ماروننگے
 پس کہا انکے گروہ کے بڑے لوگوں نے کہ نہیں دیکھا ہی تھے زیادہ تر شہب میں ڈالنے والی تھامی راے سے اور تم جانتے ہو اس امر کو کہ بنی شہر اور ستر
 ہیں پس ہر شخص کرا لادہ کرے تاخت کا اپنے لیے وہ اپنے ساتھ کچھ کچھ لوگوں میں سنائی تھے اس امر کو کرتے ہو وقت اور ہم جانتے ہیں کہ تم جو دار
 کے پاس جاتے ہو اور جو دار دو ٹوٹی تھی حساس کے حصار سے اور حضوت کے ایک گانہ میں رہتی تھی جسکا نام سفہ تھا اور دس اسکو دوست
 رکھتے تھے اور جو کچھ پاتے تھے مال اور اونٹ اور گھوڑے وغیرہ سے اسکو دیتے تھے کہ نہیں بڑا جانتے تھے اس مال کثیر کو اور اسکے واسطے
 تھوڑے بہر ارضی نہیں ہوتے تھے اور نہ سیر ہوتے تھے اسکو بہت دینے سے پس گمان کیا قوم نے کہ وہ جو دار کے پاس جاتے ہیں پس کہا
 انکے دس نے کہ قسم یہ خدا کی جو تم گمان کرتے ہو وہ تھوڑا ہے اور قریب تر جاؤ گے تم کہ میں نہیں کہتا ہوں مگر ارحی کو اور قریب تر
 واقع ہو جاؤ گے تم اس معاملہ سے پس پھری قوم اور چھوڑا تھا انکو اور روانہ ہوئے دس یہاں تک کہ آئے چراگاہ قوم پر پس لی ایک
 اونٹنی انکے اونٹوں سے اور کوچ کیا آپر اور رکھ لیا اپنی تلوار اور ڈھال کو اپنے سامنے اور بیٹ کر رکھ لیا اپنے پیچے پستوارہ کو بالان اونٹنی
 اور چلے وہ ایک دن اور رات تا انیکہ جو وقت ہوئی پچھلی رات پھری سواری بجانب بعض جنگل کے اور اترے وہاں اور باندھا
 اسباب کو اور باندھ دی اسکی باگ اس میں پھر چھوڑ دیا اسکو اور وہ بندھی رہتی تھی پھر چھپ رہے وہ دریاں تھروں کے اور تھے قریب قوم
 اور وہ ڈرتے تھے اس امر کو کہ دورے آپر کوئی شخص نہیں گذر گیا آپر دن انکا اور آتی رات آئے وہ اپنی اونٹنی کے پاس پس
 اٹھا اسکو اور رکھا آپر بالان وغیرہ کو اور سوار ہوئے اور چلے تا انیکہ جو وقت گذری کچھ تھوڑی مدت دیکھا قوم کی آگ روشن
 کو پس پچھل اپنی اونٹنی کو یہاں تک کہ بلند ہوئی اور بنی زمین پر جو بلند تھی قوم اور اس زمین میں درخت طلع

عرب نے اُسے اور اُنکے کاموں سے پس جب سنا ابو عیینہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے یہ حال دس کا خالد بن الولید سے سنا تو وہ ہر سراقہ بن اس
الکندی کی طرف اور کہا اُسے کہ لاؤ تم میرے پاس اپنے غلام کو تاکہ دیکھو میں اُنکو اور متوجہ کلام اُنکا پس کچھ دیر نہیں ہوئی تھی کہ سراقہ لاسے
اُنکو پس کہا ابو عیینہ بن الجراح نے کہ تم داس ہوا انھوں نے کہا ہاں نیک حال رکھے اللہ تعالیٰ سردار کو پس کہا ابو عیینہ بن الجراح نے
کہ میں نے عجیب غریب مختارے حالات سنے ہیں اور تم قسم ہو خدا کی کہ لائق اُن کاموں کے ہوا سو اسے کہ تم سخت ہو لوگوں سے اور رہا تو تم
اور کو تم اور تمھاری قوم لڑتی تھی زمین نرم میں نہیں بچاتے تھے تم پہاڑوں اور قلعوں کو اور تحقیق در آئے تھے اور ڈالی تھی رات کو دشمن
خدا پر بڑی سختی کو پس نرمی کو تم اپنے نفس کے ساتھ اور احتیاط رکھو اس بطریق یقیناً سنے ہیں کہا داس نے کہ نیک حال رکھے
اللہ تعالیٰ سردار کو میں نے ناخست کی ہر قوم مہر پر اور کی مرتبہ لیلیا میں نے اُنکے مانگو اور پہاڑ اُنکے بلند اور ڈھیلے پتھر دے ہیں
اور یہ پہاڑ نہیں مضبوط اور بار بار رکھنے والا ہواں پہاڑوں سے پس کہا ابو عیینہ بن الجراح نے کہ میں انکو گرامی دیکھتا ہوں پس آیا کتنا ہی
کھا اور دل سے اس قلعہ کے باب میں کسی امر کو پس کہا اُسے داس نے کہ نیک حال رکھے اللہ تعالیٰ سردار کو جانو تم اس امر کو کہ جب میں
ایک مختارے یہاں ساتھ گروہ کے دیکھا تھا میں نے اثناء راہ میں ایک خواب کہ دلالت کرتا ہے وہ بہتری پر لگا ہوا اللہ تعالیٰ نے پس کہا
اُسے ابو عیینہ بن الجراح نے کہ کیا خواب تھے دیکھا اور داس نے کہا کہ دیکھا میں نے کہ گویا میں چلنے والا ہوں پیچ نشان قدم کے ہیں
دو خانیکہ میں کو شمش کی نیوا لاہوں بطلان اپنی قوم کے اور گویا میں جدا ہو گیا ہوں اُسے اور سبقت کر گئے ہیں وہ مجھ پر ایک خست
کے جسکا ارادہ کیا ہوا انھوں نے ایک قوم پر پس اس حال میں کہ میں کوشش کرتا تھا اپنے چلنے میں پہنچ گیا میں اُنکے پاس پایا میں نے
قوم کو ٹھہرے ہوئے اور وہ مجھ میں نہ آگے بڑھتے ہیں نہ پیچھے پھرتے ہیں پس پکارا میں نے اُنکو کہ ای قوم تمھارا کیا حال ہے اور کس چیز نے
باز رکھا ہو لگو چلنے سے پس کہا انھوں نے کہ آیا نہیں جہیکھے ہو تم اس پہاڑ کو کہ کیونکر سانسے آگیا ہے ہمارے آخراں ماہ میں کہ نہیں
ہو ہمارے واسطے زمین کوئی جگہ گذرنے اور نکلنے کی پس کہا میں نے کہ رہو تم اپنی روش نرم پر آیا نہیں دیکھتے ہو تم اس شکاف کو اس
پہاڑ میں پس کہا انھوں نے افسوس ہو کہ نہیں راہ ہو اس میں پس کہا میں نے کہ یہ کیونکر ہوا انھوں نے کہا کہ اُس میں
ایک بڑا اثر دبا ہوا سو اسے کہ گنگنی ہو اس کی سانس اور دم لینے سے اور کوئی راہ ہمارے واسطے اس پہنچیں ہو
پس کہا میں نے اُن سے کہ ای قوم تلاش کرو تم کسی راہ کو اس کی پشت کے پیچھے سے پس کہا انھوں نے کہ ہم
نہیں قدرت رکھتے ہیں اس امر کی بسبب بڑائی اُس کے ذیل کے پس چھوڑا میں نے اُنکو اور تلاش کیا میں نے
اپنے واسطے کسی جگہ کو پس نہ پایا میں نے مگر ایک جگہ دشوار گذر اور تنگ کہ پس در آیا میں اُس میں پس نہیں مالک ہوا
میں اُس کا مگر بعد شقت کے پس برابر میں نرمی کرتا تھا اپنے کام میں تا اینکه آیا میں بجانب اثر دے کے اُسے
پیچھے سے پس مار ڈالا میں نے اُس کو پس قریب ہوئی مجھے قوم میری اور تبعیت کی انھوں نے میرے نشان
قدم کی پس نہیں پہنچے مجھ تک مگر بعد کوشش اور شقت کے پس جب پہنچے وہ میرے پاس اور دیکھا
انھوں نے اثر دے کو مارا ہوا پس چڑھے وہ سب پہاڑ پر اور وہ بیٹھتے اپنے دشمن سے پھر یہاں ہوا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

اور مصروف ہوئے اپنے کام میں پس کوئی تین کو تینا تھا اپنی تلوار کو اور کوئی درست کرتا تھا اپنی کمان کو اور کوئی دیکھ بھال کرتا تھا اپنی زبردستی اور تیاری کرتا تھا اپنے گھوڑے کی اور باقی دن اور رات بھر برابری کام میں وہ لوگ مصروف نہ تھے جس کی انھوں نے بلایا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے داس کو اور کہا اُسے کہ اویسہ خدا کو شستن کرنا ہے اس قلعہ کیسا بلند اور استوار ہے کہ عاجز کرتا ہے گردہ ہونکا اور باز رکھتا ہے اویسہ اور طلبہ کے لیے لیکر تھا اسے نزدیک بکا آمد تھیں کہا داس نے کہ یہ قلعہ ایسا بلند اور استوار ہے کہ عاجز کرتا ہے گردہ ہونکا اور باز رکھتا ہے اویسہ اور طلبہ کے لیے لیکر نہ فائدہ کر لیا اُسکے لوگوں میں محاصرہ کرنا اُسکا اور نہ تنگی میں پہنچے سینے انکے لڑائی سے سوائے اُسکے کہ میں نے ایک حیلہ اور فریب تجویز کیا ہے جسکو میں کرونگا اور میں اُسید اُسکے پورے ہونیکے انہر رکھتا ہوں پس ہوگی اُس حیلہ میں ہلاکی انکی اور ملکیت میں آجاوین گے اللہ کے حکم سے زمین اور گھر اُسکے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اویسہ کیا حیلہ اور فریب ہے پس کہا انھوں نے کہ نیک حال رکھے اللہ تعالیٰ سردار کو تم جانتے ہو اس امر کو کہ عید اور پوشیدہ بات کے مشہور اور رایگان کرنے میں برائی اور جو شخص چھپاتا ہے اپنے عید کو ہوتی ہے بہتری اور کوئی اُسکے ہاتھ میں پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ تم کس امر کا مشورہ دیتے ہو اور وہ کیا چیز ہے جسپر تم کو اپنے کام میں اعتماد ہو گا داس نے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ چلو تم مع اپنے لشکر اور سب ساقیوں کے اور اترو تم سائے قلعہ کے تاکہ ظاہر ہو انہر تھاہری طرف سے عیبت اور خویش لڑائی کی اور میں اُس حیلہ اور مرکرونگا اور میں اُسید اُسکے پورے کو نیکی اللہ غالب اور بزرگ سے رکھتا ہوں اگرچہ اللہ تعالیٰ نے اور زمین ہوتی ہے قوت مگر بسبب شد بزرگ اور بزرگ کے اور حکم کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھی کو کہ بکا دیوے وہ شکر میں حکم کو چ کا پس کہج کیا مسلمانوں نے اور اترے وہ قلعہ کے نیچے اور کلمہ اور تکبیر کہا انھوں نے اور ظاہر کیا اپنے ہتھیاروں کو اور دایا دشمنان خدا کو پس بلند ہوئی اُنہر ایک جماعت روم کی اور دیکھا انھوں نے مسلمانوں کی جماعت کو پس غمناک کیا اُنکو اس امر نے اور دایا اللہ تعالیٰ نے دہشت کو اُنکے دلوں میں یہاں تک کہ گھرائے اور مضطر ہوئے وہ اپنے قلعہ میں اور گئے بعض اُنہر کے بعض کے پاس اور مشورہ کرتے تھے اُنہیں بعض قوم نے کہا کہ ہم اُنے لڑینگے اور بعض نے کہا کہ ہم شہر دینگے اپنے قلعہ میں اسواسطے کہ وہ لوگ نہ قنات پادینگے ہم پر تفتی ہوئی رائے انکی لڑائی پر قلعہ کے اوپر سے پس چڑھ گئے وہ برجوں پر اور مارنے لگے مسلمانوں پر پتھار دیر و نکو اور ایک دن اور رات اسی طرح لڑتے رہے پھر چھوڑ دیا لڑائی کو اور اقامت کی مسلمانوں نے سائے قلعہ کے سینٹا لیس من اور با انہر داس ابو الہول سب مرکرو فریب نیکے ساتھ کرتے تھے مگر کچھ برائی اُنکو نہ پہونچائی پس بعد سینٹا لیس من کے آئے دس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور کہا اُسے کہ اویسہ مار میں نے کوشش اور فکر کی ہر تہذیب اور فریب کرنے میں دشمنان خدا پس زمین پائی میں نے کوئی راہ فریب کی اور اب ایک امر میں سوچا ہوں اور امید رکھتا ہوں بسبب اُسکے اللہ کے فتحیابی اور غلبہ کے اپنے دشمن پر پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ تم نے کیا تجویز کیا ہے داس نے کہا کہ ساتھ کرو تم میرے اپنے روم سار قوم سے پس مردوں کو اور حکم دیا اُنکو میری اطاعت اور چھوڑ دینے میرے خلاف اور اعتراض کرنے کا میرے حکم پر اور میرے کام اور میری رائے پر ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ تم میرے ترائیسی ہی کرونگا میں پھر جاتے کیا اُسکے تیس مردوں کو دشمنان میں سے تا انیکہ جب ضرورے وہ لوگ متوجہ ہو جائیں ابو عبیدہ بن الجراح اور کہا اُسے کہ اویسہ مسلمانوں نے میں نے سردار کو قرض کیا داس کو پتہ اور حکم دیتا ہوں تم کو انکی اطاعت کرنے اور منظور کرنے اُسکے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

واقعی ہوتا تھا علیہ نے بیان کیا کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے حکم کونج کا دیا لوگوں کو یہاں سے کہ آراستہ کیا لوگوں کو جیسا کہ بیان کیا اُن سے دس نے اور کونج کیا مسلمانوں نے اور بلند ہوا اُن سے ایک بڑا ستوا درغل اور ایسا والہاں بلند ہوئے اُنہیں بل قلعہ اور دیکھا آپ کو کونج کرتے ہوئے پیش ہوئے وہ اس حال سے اور اپنی زبان میں بات چیت کی تہیں اور بہت خوش ہوئے اور کہا اُنھوں نے کہ عرب کونج کر گئے اور بنو درغل کیا مسلمانوں نے ہر سمت اور ہر جگہ سے کونج کرنے میں تاہنیکہ نہیں باقی رہا مسلمانوں سے کوئی مستحضر اور روانہ ہوئے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح مع اپنے ساتھیوں کے یہاں تک کہ پوشیدہ اور دور ہو گئے وہ حلیب سے اور بہت خوش ہوئے رومی اس معاملے سے اور اُن کے وہ اپنے بھائی کے پاس اور کہا اُنھوں نے کہ اسی سردار کھول دے تو ہمارے واسطے دروازے کو تاکہ نگاہیں ہم بجانب عرب کے جنھوں نے کونج کیا اور پس شاید کہ ہم مار ڈالیں اور گرفتار کریں بعض کو انہیں سے پس منع کیا اور باز رکھا بھائی نے اُنکو اس بارے سے اور اسی حال میں ہے وہ باقی دن تک ایسا ہوا وقت غارتنا کا کہ اسی وقت منہج ہوئے دس اور کہا اپنے ساتھیوں سے کہ کون شخص جائیگا بجانب قلعہ کے پس شاید کہ وہ لائے ہمارے واسطے کوئی خیر قلعہ کی یا قدرت پاوے کسی مرد کے گرفتار کر لینے پر پس لائے اُسکو ہمارے پاس تاکہ دریافت کریں ہم اُس سے کسی خبر کو پس نہیں جواب دیا دس کو کسی نے قوم سے پھر دوبارہ کہا اسی کلام کو دس نے پس نہیں جواب دیا کسی نے اُنکو پس کہا دس نے اُن سے کہ میں جانتا ہوں کہ نہیں ہر جماعت میں کوئی شخص مگر یہ کہ وہ غیل پہاڑی جان پر اور بڑا ہاتھاری موت کو اور زمین تمھارے چوٹ میں ہوں پس دیکھتا ہوں کہ تلوک کس حال پر ہوتے ہو پھر چھوڑ اُنکو دس نے اور روانہ ہوئے پس غائب رہے ایک ساعت اور اسی وقت آئے اور اُن کے ساتھ ایک گھوڑا پس کہا دس نے مسلمانوں سے کہ اے جعفر دو تم لو اُسکو اور سوال کرو اُس سے پس کلام کیا مسلمانوں نے اُس سے پس وہ باقی کرتا تھا مسلمانوں سے اور مسلمان نہیں سمجھتے تھے پس کہا دس نے مسلمانوں سے کہ ہونم اپنی رشتہ نرم پر پھر غائب ہوئے دس یہاں تک کہ لائے وہ دوسرے گھر کو پس بھی مثال اپنے ساتھی کے کلام کرتا تھا اور مسلمان نہیں جانتے تھے کہ وہ کیا کرتا ہو پس کہا دس نے کہ ہونم اپنی رشتہ نرم پر پھر غائب رہے وہ محفوظی دین تک اور واپس آئے اور اُن کے ساتھ چار گہر اور تھے پس سوال کیا اُن سے مسلمانوں نے پس نہیں سمجھے کہ وہ کیا کہتے ہیں پس چھوڑا دس نے اُنکو اور تین گہر اور لائے پس نہیں تھا انہیں کوئی شخص جو سمجھے لغت عرب کو پس کہا دس نے کہ لغت کرے اللہ تعالیٰ اُنہیں کیا وحشی ہو لغت اُنکی اور زیادہ ہو تو تلامین گہر دیکھا پس چھوڑا دس نے اُنکو اور روانہ ہوئے پس غائب رہے وہ تاہنیکہ اُدھی رات گزر گئی اور وہ واپس آئے پس سخت بیقرار ہوئے اُن کے ساتھی اُنہیں اور سچ کیا اُنھوں نے دس کے غائب ہونے پر اور کہا بعضوں نے بعض سے کہ ہم گمان کرتے ہیں کہ دس سے لوگ گاہ ہو گئے پس مار ڈالے گئے دس یا گرفتار ہو گئے اور زمین جاری ہوا یہ معاملہ بچ شقت کے اور بارادہ کیا تو نے پھر جائیگا بجانب بے شکر کے پس وہ نابوسی کی حالت میں تھے کہ اسی وقت آئے اُن کے پاس دس اور وہ کہنے ہوئے یہ آتے تھے ابھر دو رومی سے پس اُنھوں کو دس مسلمان اُنکی طرف اور پس بیا اُنکا اور پھر اُن سے سبب دیر کر نیکا اور کہا اُنھوں نے کہ اے دس تحقیق بری باتیں کہیں ہمارے دلوں نے ہم سے تمھارے باب میں اور سخت گذر ہو رہا تھا ارس کس چیز نے روک رکھا تھا تو ہم سے پس کہا دس نے کہ جانو تم رحمت کرے اللہ تعالیٰ کہ میں جو وقت جلا ہوا تھے اور روانہ ہو میں یہاں تک کہ نزدیک گیا میں شہزادہ قوم سے اور پھر گاہیں پس لوگ نکلے اور گزرتے تھے اور تو تلامین کرتے تھے اپنی لغت

یہ سنا کر اس کو اپنے بیٹے اور نکال لاؤ شہر دان سے ایک خشک روٹی کو اور کہا اپنے ساتھیوں سے ہم شکر کرو اور اعانت طلب کرو تم اللہ تعالیٰ سے اور بعد و سا کر دے اور چھاپا اپنے کام کو اور آگے کو تم نیکیوں کو اپنے کام میں اس واسطے کہ میں ارادہ اور میل کرینو الاہون اس قلعہ کی فتح پر اس بات میں اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس کہا لوگوں نے کہا اور اس جہو تم ہلکو ساتھ لیکو اور زمین ہوتی ہو قوت مگر بسبب لشکر تر اور بزرگ کے پھر اٹھ کھڑی ہوئی قوم درآغا لیکہ وہ جلدی کرینو اسے تھے اور واسلے آگے تھے اور عجباً دو شخصوں کو اپنے ساتھیوں سے کہ آگاہ کریں وہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو ان کے حال سے اور کہیں ان سے کہ جو تم ہمارے واسطے لشکر کو وقت نکلتے آفتاب کے پس روانہ ہوے وہ دونوں شخصوں اور چلے داس مع اپنے ساتھیوں کے درآغا لیکہ وہ چھپاتے تھے اپنے کام کو سہجے تاریکی رات کے اور واسلے آگے تھے اور غیبس کرتے تھے آگے واسطے احبار کو اور چلتے تھے چاروں ہاتھ یہ کہ بھل اور کھال بکری کی پشت پر تھی پس جب کوئی چاہا اور آہٹ پانے تھے توڑتے تھے روٹی کو جیسے کتابی کو توڑتا ہوا اور مسلمان آگے بھیجے تھے کبھی چھپتے تھے اور کبھی چلتے تھے اور کبھی چلتے تھے اور چھپتے تھے تھیں کی تھیں پس برابر وہ لوگ اسی طرح سے چلتے تھے تا انیکہ نزدیک ہوے وہ قلعہ سے پس سنی آٹھوں نے آواز انگبازوں اور لوگوں کی قلعہ کے اوپر سے اور نگہبانی سخت ہو رہی تھی پس داس مع اپنے ساتھیوں کے گرد قلعہ کے گھومتے تھے تا انیکہ آٹھ دن بعد بعض رجوں کی طرف اور چوکیدار برج کا سوتا تھا اور دیوار قلعہ میں کوئی شمع اُس برج سے چھوٹا نہ تھا پس کہا داس نے مسلمانوں سے آیا دیکھتے ہو تم اس قلعہ کی بلندی اور مضبوطی کو اور زمین ہو سکتا ہے کوئی حیلہ اور فریب اس قلعہ میں اسباب شدت نگہبانی اور سیداری سے یہ کہ پس کام کریں اسے دیتے ہو تم ہلکو اور کیا تدبیر تمہارے نزدیک قلعہ پر چڑھ جائیگی یہ نہ کہ پیوے جاوین تم قلعہ کے پہنچ میں پس کہا اُس نے تم نے کہا داس ہمارے سردار نے حاکم مقرر کیا ہے ہلکو ہم پر اور تم بڑے مضبوط اہول کے اور ہم تمہارے تابع حکم تمہارے سامنے ہیں پس حبار میں تم بہتری مسلمانوں کی دیکھو کہ پس چھپرہ پہنچے ہم اُس سے اور قسم یہ خدا کی کہ مارا جانا ہمارا آسان تر ہو پھر ہلٹ جانے بلانا مذہ سے پس تھا ہا کام حکم کرنا اور ہمارا کام مان لینا ہوا اور اطاعت کرنا ایسی نہیں ہے ہم میں کوئی ایسا کہ پچھڑ رہے گا وہ اور نہ مرے گی ہم مگر نیچے سایہ تلوار و تلکات کی طاعت اور اپنے مسلمان بھائیوں کی رضامندی میں پس کہا داس نے کہ شکر کرے اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں کو اور مدد دے وہ تو تمہارے دشمن ہیں پس جب خواہش اور آرزو تمہاری ہے پس طلب کرو تم دیوار قلعہ کو اور لازم پکڑو اُس کام کو داس نے بیان کیا ہے کہ ہم سب اُس آدمی تھے پس جب گئے ہم نزدیک دیوار قلعہ کے اور ننگے اُس سے رات میں کہا داس نے آیا ہے کوئی تم میں ایسا جو قدرت کھتا ہو چڑھ جائیگی اس قلعہ پر پس کہا اٹھوں نے کہ اے ابوالنول کیونکر ہم پر چڑھ سکتے ہیں اور کس چیز کو واسطے سے اس کی بلندی پر پہنچیں گے پس کہا داس نے کہ تمہارے وہی روش نرم پر چھرا اختیار کیا اور دیا داس نے انہیں سے سات شخصوں کو جو شل شیر وں جست کو رہاے کے تھے کہ تحقیق شقت اختیار کی اٹھوں نے اٹھا لینے ایک دی اپنے شانہ پر بسبب سخت اور بڑے ہونے اس کام کے اُس پر چھرا داس نے ایک شخص کو اُن میں لینے شانہ پر اور وہ شخص چھپا تھا شانہ پر وہ حکم کیا اس کو کہ ہلکا ہوے وہ دیوار کو اپنے ہاتھ سے اور داس نے اپنے بوجھ اور ثروت کو داس پر پس حکم کیا دوسرے شخص کو کہ چڑھ جاوے وہ اپنے ساتھی کے شانہ پر اور دیکھو جاوے شل شے پہلے شخص کے پھر حکم کیا اور شخص کو کہ وہ بھی ایسا ہی کرے پس اب دیکھتا گیا شخص اپنے ساتھی کے شانہ پر یہاں تک کہ جب جانا داس نے اہل کو کہ ساتوں آدمی ایک دوسرے کے شانہ پر بیٹھیں پس حکم کیا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

اور واپس آئے اپنے ساتھیوں کے پاس اور ہو گئی صبح پھر کہا انھوں نے کہ اے جو ان مردان عرب کا گاہ ہو تم میں نے کھول دیا تمھارے واسطے
ورڈان کو اور مارڈالامین نے لوگوں کو جو وہاں تھے پس اؤم دروازہ کو دستک کر واسکی طرف اور گاہ رکھو اور احتیاط کرو تم سب پر تحقیق ہو لو گ
کاٹے ہوئے تلواروں کے اور لقمہ تمھارے خجروں کے ہیں اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس اؤٹھ کھڑی ہوئی قوم اور نکال لیا انھوں نے اپنی تلواروں کو
میان سے اور نکال لیا ڈھالوں کو اور چھپاتے تھے وہ اپنے تئیں اور اپنے کام کو سچ پہنچے وہ سب قلعہ کے دروازے پر بٹھ رہے ایک
انہیں کا اپنی جگہ پر پس دوڑے رومی انکی طرف اور قصد کیا انکا دلہون نے اور آئے انہیں سردار لوگ پس چلائے رومی کہا اپنی اخت
میں کہ ہمارے مصیبت کیونکر پورا ہوا یہ مکر اور فریب ہم پر اور بعض رومیوں نے کہا کہ شہناک ہوئے مسیح اور صلیب کبریا اور بعض نے اسکا
سوار اور کچھ کہا اور زیادہ ہوئی گفتگو انہیں اور چلا آیا انکا بطریق یقینا اور ہم اہی شہسوار اسکا اور حملہ کیا دونوں گروہ نے اور ظاہر کیا
انھوں نے معاملات عجیب کو اپنی لڑائی سے اور بلند ہوا شور اور رنہ دار ہو گئے نیز سے اور کام کیا اسوقت تلواروں نے اور جاری
ہوئے خون بہنے والے اور کاٹے گئے ہاتھ اور رٹانے اور آئین رومیوں پر مصیبتیں اور بلند ہوئی آواز کبیر سلمانوں کی ابن اوس انفریشی نے
بیان کیا کہ لڑتے تھے لوگوں سے اور خصوصیت کی تھی میں نے بزدلوں سے پس نہیں دیکھا میں نے کسی بڑے شدید اور سخت لڑنے
والے کو داس سے اور تحقیق شمار کیا تھا میں نے انکے بدن میں بعد جدا ہونے اپنے کے لڑائی سے تتر زخمی نکوا اور تھے ہم لوگ شدت
لڑائی اور بڑے رخ میں اور زخمی ہوئے تھے لوگ ہمارے اور ہم قریب بہ ہلاک پہنچ گئے تھے اور چاٹا تھا بعض ہم میں کا بعض کو اولیقین
ہو گیا تھا ہموں نے سبکی موت کا ایک ہی ساتھ اور ہم لوگ اسدن اٹھائیں آدمی تھے پہن رٹائے گئے ہم میں سے اوس بے شمار
اور ابو حاد بن سراقہ الحمیری اور قارح بن سبب التیمی اور مزارہ بن شداد العنوی اور ریح بن جابر العبیدی قوم بنی عبددار سے اور مال
بن یزید الخثمی اور اسمیہ بن قارح الداری اور اسود بن ملاعب بن مقدم بن عروہ الحفیری رحمت کرے اللہ تعالیٰ انہی واقعی
رحمت اللہ نے بسلسلہ راویوں کے عولیم بن خلیج سے جو دس کے ساتھ حلب کے قلعہ میں تھے روایت کی ہو کہ کس عولیم نے کہ
جب مار ڈائے گئے اٹھ آدمی ہمارے ساتھیوں سے اور باقی رہے ہم میں سے بیس آدمی اور غلبہ کیا رومیوں نے ہم پر جمنا عیناً
چار ہزار تھیا رید کے تو یاس ہو گئے تھے ہموں کو اپنی جانوں سے کاسیو قنت پہنچے ہمارے پاس خالد بن ولید رضی اللہ عنہ جمعیت
یکڑ سوار کے صحابہ سول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور معاملہ یہ گذرا کہ مر دار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اندر دیکھیں اور
بے آرام تھے ہم لوگوں کو اور درپے تلاش ہماری خبروں کے تھے اور خالد بن الولید نے تھے قریب جگہ میں جیسے پس پہلے انہیں سے ملائی ہو
وہ دونوں ہماری ہمارے جنگو داس نے خبر سانی کو بھیجا تھا پس گاہ کیا ان دونوں نے خالد بن الولید کو ہلوگوں کے کچھ صحابہ سے قلعہ
پس توجہ ہوئے خالد بن الولید ہماری طرف جمالت جلدی کے اور پایا انھوں نے ہموں سخت اور شدید لڑائی میں پس جب بلند ہوا
خالد بن الولید کے آنکا شور کیا آپس میں رومیوں نے اور چھوڑا انھوں نے ہموں اور چڑھ گئے وہ قلعہ کی دیواروں پر اور دیکھا انھوں نے اس
شکر کو حسین خالد بن الولید تھے اسنے بیان کیا کہ جب کبھی پہنچے آواز کبیر سلمانوں کی مضبوط ہو گئے دل ہمارے اور طبع کئی
ہماری دشمن کی لڑائی میں اور مارا ہمیں اپنے مہربان رخ دہندہ اور سخت لڑائی لڑے ہم اور گرفتار کر لیا ہم نے بہت لوگوں کو انہیں

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

Handwritten text in a cursive script, likely a continuation from the previous page, written diagonally across the top of the main text block.

Handwritten text in a cursive script, forming the main body of the document. The text is written in a dense, flowing style characteristic of historical Persian or Arabic manuscripts.

[illegible]

پھر شخص کہتا ہے کہ اس مسلمانوں نے کہہ دیا کہتا ہوں مالک شتر نے کہا کہ تم اس سے یو چھو وہ تلو آگاہ کر گیا اور پوچھا مسلمانوں نے
 اس سے اور کہا کہ تو کن لوگوں سے ہو اس نے کہا کہ میں غسان بنی غم جلیلہ بن الایم انسانی سے ہوں ہیں کہا مالک شتر نے کہ تیرا نام کیا ہے
 اس نے کہا کہ میرا نام طارق بن سنان ہے ہیں کہا مالک شتر نے کہ قسم ہو تجھ کو داخل ہونی کی قوم عرب میں کہ نہ پوشیدہ کر تو مجھے کسی حال کو
 جزو ہمارے دشمنوں سے جانتا ہو اس نے کہا قسم یہ خدا کی کہ نہ چھپاؤنگا میں تھے جس حال کو میں جانتا ہوں گا ولیکن احتیاط کر تو تم اپنی
 جان و غیرتی نے اپنے دشمن کے مالک شتر نے کہا کہ یہ بات کیونکر ہو ہیں کہا طارق نے کہ تم بارادہ کو فریب پنے دشمن کے آئے ہو
 حالانکہ تمہارے دشمن نے تمہارے ساتھ فریب کیا ہے ہیں کہا مالک شتر نے کہ یہ کیا بات ہے طارق نے کہا کہ لا تلو آیا تھا داد ریس کل جاسوس
 تمہارے پاس اور نام اسکا عصہ بن غرقط تھی ہو اور وہ سنتا تھا تمہارے اس شہرہ کو جو کو فریب یقیناً نے حاکم اعزاز کے ساتھ تجویز کیا تھا
 کہ جب سنا جاسوس اس خبر کو لکھا اس نے مسیوق ایک رقعہ اور باندھ دیا رقعہ کو ایک کبوتر کی دم میں جو اسکے پاس تمہارے ظاہر لشکر میں تھا
 اور چھوڑ دیا کبوتر کو بجانب حاکم اعزاز کے اسی دن قبل تمہارے نماز ظہر کے پس پڑھا حاکم نے اس رقعہ کو پھینکا اس نے جھگو بجا مذکورہ حاکم راوندان کے
 جسکا نام یوسف بن شناس ہے مطلب ملک کے تمہارے اوپر اور پوچھا یا میں نے یوسف کو پیام اسکا اور یہ وہ ہو کہ آتا ہے بجاعت یا مسو
 سواروں کے دلیران دم سے پس گویا تم اسکے سامنے ہو ہیں احتیاط کر دو تم اور سچا جانو تم مجھ کو میرے کلام میں اور آمادہ ہو تم واسطے اسکے مقابلے
 کے واقعی رحمت اللہ نے بیان کیا ہے کہ یہ تو حال مالک شتر کا اس مقام پر تھا اور یقیناً کا حال یہ ہوا کہ وہ روانہ ہوئے یہاں تک کہ پہنچے
 اعزاز کے قلعہ تک پس پایا انھوں نے حاکم اعزاز کو اس حال میں کہ احتیاط کی تھی اس نے اپنی جان پر اور مضبوط کیا تھا اپنے قلعہ کو اور احتیاط کی تھی اپنے
 لشکر میں اور صف بندی کی تھی انکی باہر قلعہ کے اور وہ ملعون سوار ہو تھا بجاعت میں ہزار رومی اور ایک ہزار عرب متفرق قوم غسان
 اور حکم اور عذاب سے سوائے ان لوگوں کے جنھوں نے اطراف اسکے شہر سے اسکے پاس پناہ لی تھی پس جب آئے یقیناً تو نہیں پہچان لایا
 اس نے یقیناً کو اپنی کسی چیز سے بلکہ استقبال کیا یقیناً کا اور پیدل ہو گیا اپنے گھوڑے سے اور آیا یقیناً کی طرف دوڑتا ہو گیا
 بوسہ دیا انکی رکاب کو اور غصی اسکے ہاتھ میں ایک چھوٹی چھری جو تھنا سے زیادہ روان تھی اور جب نزدیک ہو اوہ یقیناً
 سے جھکا وہ یقیناً کی رکاب پر تاکہ کھینچ لیوے رکاب کو پس کاٹ ڈالا چھری سے زین کے تنگ کو اور پکڑ لیا اس نے یقیناً کی
 رکاب کو پس اسی وقت پراگندہ ہوئے یقیناً اور گرے وہ سر کے بھل اور پڑے چار ہزار سوار اور پیدل اصحاب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور نہیں ہمت دی انکو یہاں تک کہ قابض ہو گئے پھر اور باندھ لیا انکو پس جب ہوئے یقیناً رومیوں کی
 قید میں محفوک مارا اور ریس ملعون نے یقیناً کے منہ پر اور کہا یقیناً سے کہ تحقیق کہ غضب کیا تجھ صلیب نے جس وقت چھوڑ دیا تو نے
 دین اسکا اور رجوع کیا تو نے اسکے دشمنوں کی طرف پس قسم حق میح کی کہ میں ضرور تجھ کو ملک رحیم کے مایوس بھیجوں گا پس سولی دیگا وہ
 تجھ کو انطاکیہ کے دروازہ پر بعد اسکے مار گیا وہ گردن میں ان عرب کی پھر چڑھ گیا داد ریس انکو ساتھ لیکر اپنے قلعہ پر واقعی رحمت اللہ
 نے بیان کیا ہے کہ ایک امیر اور اگر نے کام مسلمانوں کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تھا کہ جاسوس نے اپنے رقعہ میں حال روانگی مالک شتر
 غصی کا جمعیت ایک ہزار سوار کے حکم اعزاز کو نہیں لکھا تھا اور مالک شتر کا حال یہ گزرا کہ جب سنا انھوں نے کلام طارق متفرقہ کا

[illegible]

لباس اور زیور اور جہاز سے اور صورت اسکی مثل روشن چاند کے تھی پس درآئی محبت شدید اسکی لاون کے دل میں اور چھپا یا
اُس نے اس کو تا اینکه واپس آیا بجانب غزاة کے اور شکایت کی اُس نے اپنی ماں سے پس کہا اُسکی ماں نے کہ اے میرے بیٹے ٹھنڈی
رکھ تو اپنی آنکھوں کو کہ میں تیرے باپ سے اس امر کی سن گفتگو کرونگی اور کونگی اُس سے کہ پیام بھیجکا حاکم حلب کے پاس پس مہما
کر دے گا وہ تیرا اپنی بیٹی کے ساتھ پس خوش ہو گیا دل اُس کا جب اُس نے کلام اپنی ماں کا اور اُنھیں دونوں میں اُسے عرب
اور محاصرہ کیا اُنھوں نے قلعہ حلب کو پس مشغول ہو گئے دل اُنکے پس جب اُسے یوقنا اعزاز میں اور ہوا معاملہ اُنکا جو ہوا اور فاضل
ہو گیا اور پس بیٹا اُنکے چچا کا پیر اور ایک سو صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پس رکھا داریں نے اُن سب کو اپنے بیٹے
لاون کے گھر میں اور نگہبان مقرر کیا اُسکو پیر اور لاون نے کہا کہ قسم ہے اپنے دین کی کہ یہ بطریق یوقنا میرے باپ سے زیادہ جانتے
ہیں علم دین کو اور اگر وہ حق کو اُن عرب کے ساتھ نہ دیکھتے تو انکی تبعیت نہ کرتے سوائے اسکے بادشاہ لوگ اُن کا مقابلہ نہ کر سکے
اور اللہ تعالیٰ نے مدد دی ہوا اور غالب کر دیا ہو اُنکو باوصف اُنکے ضعیف ہو گئے اور میرے دل کو تعلق ہی یوقنا کی بیٹی سے اور میں رہتی
کی راہ اور ستودہ امر یہ دیکھتا ہوں کہ چھوڑ دوں اس قوم کو قید سے اور رجوع کروں میں اُنکے دین کی طرف کہ حق وہی ہے اور یہو بخونگا
میں اُسکے سبب سے فزع عظیم کو ملک کو کم کی طرف سے اور بیاہ کرونگا میں یوقنا کی بیٹی سے اور تسکین دوں گے میں اپنی محبت دلی کو
اُسکے سبب سے پس جب کبھی اُسکے دل نے اُس سے یہ بات متوجہ ہوادہ یوقنا کی طرف اور بیٹھا اُنکے سامنے اور کہا اچھا چاہیں
ارادہ اور میل کیا ہو تمھارے چھوڑ دینے کا قید سے اور چھوڑ دینے تمھارے ساتھیوں کا اور میں نے برگزیدہ اور اختیار کیا ہو اُنکو اپنے
باپ اور بادشاہ بلور رقم جانتے ہو کہ جدائی گھر بار اور بیگانوں کی آمد و شد اور ہر دیکھیں یا ان زیادہ توفیق دے والا ہو کفر سے اور میں نے جان لیا
ہو اس امر کو کہ اُس قوم کا دین صحیح اور عقل اُنکی غالب ہے اور ذکر اُنکا تملیل و تبسیع ہے اور میں چاہتا ہوں تمھارے اور تمھارے ساتھیوں کے
رہا کرینکا اس شرط پر کہ تم میرا بیاہ اپنی بیٹی کے ساتھ کرو دو اور ہر اُنکا جو تم لوگے میرے نزدیک یہی تمھارا اور تمھارے ساتھیوں کا چھوڑ دینا ہے
یوقنا نے کہا کہ اے میرے بیٹے اگر تیرا ارادہ اور میل بجانب سلام کے ہے پس چاہیے یہ امر سبب کسی غرض دنیا کے نہ ہو بلکہ خالص واسطے اللہ تعالیٰ
کے ہو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ قائم اور ثابت دیکھنا چاہو اس کلام پر جو ذکر کیا اور میں انشاء اللہ تعالیٰ تجا تیری مراد کو پہونچاؤنگا اور حاصل ہوگی تجا غرضت
دنیا اور آخرت کی پس کہا لاون نے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللہُ وَاَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُہُ وَاَشْهَدُ اَنْ اُسے یوقنا اور اُنکے ساتھیوں کو
اور دیدے اُنکو تمھارا اُنکے اور کہا اُن سے کہ چلو اور تیری کرد تم اللہ تعالیٰ کا نام لیکر اور آگاہ ہو تم کہ میں جاتا ہوں اپنے باپ کے پاس اس واسطے
کہ وہ ہوتا ہو اور میوش ہو شراب سے پس مارا لوں گے میں اُسکو اللہ غالب و رب بزرگ کی رضامندی میں پھر جلدی گئے لاون اپنے باپ کے
گھر کی طرف پس پایا اُس نے اپنے باپ کو مرہ بدن مرد کے اور پایا اپنی ماں اور بہنوں کو اُسکے پاس پس کہا لاون نے کہ کسے میرے باپ کے
ساتھ یہ امر کیا ہو پس کہا اُن عورتوں نے کہ ہم نے کیا ہو پس کہا لاون نے کہ تم نے کس واسطے کیا ہو پس کہا عورتوں نے کہ ارادہ کیا ہے
اس کام سے رضامندی اور دیدار خدا کا اور تحقیق سنا تھا ہم نے تیری بات چیت کو یوقنا اور اُسکے ساتھیوں سے پس خوف کیا
ہم نے تیری جان پر اس امر کا کہ نہ پورا ہو سکے گا تیرے لیے وہ امر کہ جو تو چاہتا ہے اور غلبہ کرے گی قوم مسلمانوں پر جماعت

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

برائے نیکو کیا مجھ کو اس کام میں تمہارے دین کی محبت نے اور سبب اس کا یہ ہوا کہ اس قلعہ کے کنیسٹین ایک تیس زیادہ سن کا ہو
 درہم اس سے انجیل پڑھتے تھے اور وہ تعلیم کرتا تھا ہیکو سائل حلال در حرام کے اور لکھ دیتا تھا ہیکو رومی خط سے اور میں ایک دن
 اسکے نزدیک کنیسٹین تھا اور سوائے میرے اسکے پاس اور کوئی نہ تھا پس در آئی میرے دلیں یہ بات کہ سوال کرو نہیں اس سے
 پچھ چیزوں اور حالات کا پس کمائیں نے اس سے کہ ای باب ہمارے آیا دیکھتا ہے تو کہ ملک شام پر کیونکر غالب ہو گئے ہیں اور شام
 ملک شام کے وہ مالک ہو گئے ہیں اور شکست دی ہے انھوں نے ہر قل بادشاہ کے لشکر کو اور مٹا دیا ہے فوجوں کو اور ہم اس امر کا
 نہیں گمان کرتے تھے کہ عرب اس امر پر قدرت حاصل کرینگے اس واسطے کہ کوئی گروہ اسے زیادہ ضعیف نہ تھا اور اللہ تعالیٰ اسے مدد دی
 اور غالب کیا دیا ان کو باوصف اُنکے ضعیف ہو نیلے پس آ یا پڑھا ہے تو نے اس حال کو کتب روم اور اُنکے ملاح یونانیوں میں یا نہیں پس کہا
 نس نے کہ ای میرے بیٹے ہاں میں نے اس حال کو پڑھا ہے اور تحقیق کہ آگاہ کیا تھا چنے ہر قل بادشاہ کو قبل واقع ہونے اس حال کے
 اور قبل اسے عرب کے بجانب شام کے اس امر سے کہ عرب با ضرور مالک ہو جاوے گئے اسکے ٹھکانا کالہ و رہنے ٹھکانہ کہ اس قوم کے غمی نے
 یہ فرمایا تھا ذہبت علی الامم حق فرایت حصار تھا و حصار ہوا و سبیل حلت امتی مانہ دی لی ہتھا پس کہا میں نے نس سے کہ ای باب
 ہمارے تو کیا کہتا ہے مسلمانوں کے نبی کے باب میں پس کہا اُسے ای بیٹے میرے ہماری کتابوں میں یہ لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ ابھیجا کا ایسی کو حارے تحقیق
 رہ بشارت دی ہے انکی اسج نے اور میں نہیں جانتا ہوں کہ یہ وہی ہیں یا نہیں پس چنانچہ میں نے اس امر کو کہ وہ نس چھپاتا ہے حال کو بخوف ظاہر
 اور پرانہ ہوئے اس خبر کے اس سے پس چھپایا میں نے اس حال کو شب گذشتہ تک پس جبے لکھا میں نے یوقنا اور اُنکے ساتھیوں فیدلین کو کہا
 میں نے کسی یوقنا میں کہ جنھوں نے مارڈالا اپنے بھائی کو اور سختی کے عرب پر اور رٹے اُسے پھر رجوع کیا اُنکے دین کی طرف اور یہ امر نہیں ہوا مگر
 اس وجہ سے کہ جانا انھوں نے حق کو ساتھ ان عرب کے پس کمائیں نے اپنے دلیں کہ مارڈالو میں نے باپ کو اور چھوڑ دوں یوقنا اور اُنکے ساتھیوں کو
 اور پھر وہیں بجانب میں محمد علی اللہ علیہ السلام کے کہ دہی میں حق پر آمین کچھ شک نہیں ہے پس جب سہ گیا باب میرا اور وہ بیہوش تھا
 شراب سے پس مارڈالا میں نے اُسکو اور آ یا میں نے اسے چھڑنے یوقنا کے پایا میں نے اپنے بھائی کا دن کو کہ پیشی کی تھی اُسے پھر اس کام میں
 پس کہا اُس سے مالک اُشتر نے کہ اور اڑے کو واسطے تو نے یہ کام کیا یوقنا نے کہا سبب محبت تمہارے دین اور تمہارے نبی کے اور میں کہی
 جیتا ہوں اس امر کی کہ لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ ان محمد عبد اللہ و رسولہ پس کہا اُس سے مالک اُشتر نے کہ قبول کیا ناخو اللہ
 نے اور تو نہیں دی تجھ کو پھر باہر نکلے مالک اُشتر قلعہ سے اور حاکم کیا قلعہ کا سعید بن عمرو العنوی کو اور چھوڑا اُنکے ساتھ ایک مسلمان کو خلیفہ کو
 بن لجر نے یوقنا کے ساتھ بھیجا تھا واقفی حمہ اللہ نے سلسلہ راویوں کے بیان کیا ہے کہ اغزا کی فتح اسی صورت سے واقع ہوئی
 اور حیران کیا گیا ہے کہ اور پس کی زود جا و اُسکی لڑکیوں نے اُسکو مارا پچھ نہیں ہے پھر مالک اُشتر نے بعد مقرر کرے سعید بن
 عمرو العنوی کی خدمت اغزا پر ارادہ کو حق کا بجانب حلب کے کیا مع قیدیوں اور مال اور غنائم کے پھر شمار کیا
 انھوں نے قیدیوں اغزا کا پس تھے وہ ایک ہزار مرد و جان رومیوں سے اور دوسو پینتالیس مرد بڑھے اور راہب
 تھے اور ایک ہزار عورتیں اور لڑکیاں کنواری وغیرہ تھیں اور ایک سو اسی ہزار تھیں اور دیکھا مالک اُشتر نے

[illegible]

وہ دہان اور حکم کیا اُنھوں نے اُن دو سو کے سامنے لائے کالیں جب دیکھا یوقنا نے اُنکو انکار کیا اُنکی شناسائی سے گویا کہ اُنھوں نے
 قبل اسکے انکونین دیکھا تھا پھر یوقنا نے حال اُنکا پس گاہ کیا اُنھوں نے اس رستے کہ ہماوگ بھاگے ہوئے ہیں اہل عرب سے
 آئے ہیں بادشاہ کے شہر وینن تاکہ قاست کریں اُنھیں پس مرحبا کیا یوقنا نے پس جب دیکھا اُن لوگوں نے حشمت اور ظلمت باز
 کو یوقنا پر تو پیادہ ہو گئے وہ یوقنا کے سامنے اور ہوسہ دیا اُنکی رکاب کا پس کیا یوقنا نے اُسے کہ کیونکر رہائی پائی تھے اہل عرب کے
 ہاتھ سے پس کہا اُنھوں نے کہ ہماوگ نکلے تھے اُنکے سردار کے ساتھ بارادہ مینج اور براہ کے پس جب پھر ہم بارادہ حلب کے لیلیا بنے
 اپنی راہ کو بجانب عزد کے پس پایا بنے اغا کو ملکیت اہل عرب میں پس جب رات ہوئی بھاگے ہم اور طلب کیا ہم نے بادشاہ کے
 شہر ونگوراوی نے بیان کیا یہ کہ بادشاہ کے صاحب اس گفتگو کو سنتے تھے پس حکم کیا اُنکو یوقنا نے سوار ہو کر اس سوار ہوئے وہ اور
 روانہ ہوئے یوقنا اُنکو ساتھ لیکر اور بیان کیا بادشاہ سے اُسکے مصاحبوں نے جو سنا تھا پس خلعت دیے بادشاہ نے اُنکو اور اُنکو
 ساتھ بزرگی اور بخشش نیک کے اور دیا یوقنا کو ایک گھرانے قدر کے سامنے پس کیا یوقنا نے کہ او بادشاہ تو جانتا ہے کہ اس نیا کی نعمتیں
 ہمیشہ نہیں باقی رہتی ہیں اور میں نے دنیا کو ساتھ مردار کے تشبیہ دی ہے اور اُسکے طالب کو بمنزلہ کتوں کے بیان کیا ہے کہ کھینچتے ہیں
 اپنی طرف اُسکو جیسا روایت کی گئی ہے کہ تحقیق دیکھا میں نے ایک چڑیا کو کہ وہ بہت خوش وضع تھی اور پر اُسکے بہت اچھے رنگ
 برنگ کے تھے پس دور کیا میں نے اُسکے پوست کو پس دیکھا اُسکو بہت بُری صورت سے پس کہا میں نے کہ تو کون ہے پس کہا اُسے کہ میں
 دنیا ہوں ظاہر میرا چھاپا ہے اور باطن میرا ہواور میں نے پتیل تھمے اس واسطے بیان کی ہے کہ کوئی جسد جس سے خالی نہیں ہے پس جب
 ستوجہ ہوئی اور آتی ہو دنیا کسی کے پاس نوبت ہو جاتے ہیں حاسد اُسکے اور میں دُرنا ہوں تیرے واسطے حسد کرنا ہونے اس امر کو
 کہ کلام کریں حاسد میرے باب میں اور دور کریں مجھ کو ایسے کاموں کے اظہار سے جو مجھے شہ ہے ہوں پس اگر گھڑاں تھمے نفرت کرتا ہے پس
 دور کرتا ہے اس کام کو جبہ تو نے مقرر کیا ہے اور میں تیرے ہاوی سے جان بچاؤں گا ہر قل نے کہا کہ اے دوست میں نے نہیں مقرر کیا تم کو اس کام پر بلکہ
 یہ میرے دل کو پریشان ہے اور جو شخص تمہارے باب میں کچھ کلام کرے گا میں اُسکو تمہارے سپرد کروں گا کہ اُنکا نام اُسکے بارہ میں جو تم کو منظور ہو گا پس اسے دیا
 یوقنا نے زمین کو بادشاہ کے سامنے اور ارادہ کیا نکلنے کا اپنے اُس کام پر جب بادشاہ نے اُنکو مقرر کیا تھا اور یہ وقت ایک گردہ قاصد کا
 برقل کے پاس عرض سے آیا اور بیان کیا اُنھوں نے کہ ہم بادشاہ کی بیٹی زینون کے بچھے ہوئے ہیں اور وہ خوفناک ہے اہل عرب سے اور وہ جاہلی
 ہے تیرے پاس آنیکو تاکہ دیکھے وہ تیرا معاملہ مسلماً نہ کرے کیا ہونا ہے اور طلب کیا ہے اُسے ایک شکر تھمے تاکہ بیڑ ہو جاوے دل اُسکا پس جب سنا
 اس حال کو بادشاہ نے کہا اُسے کہ اے دوست یوقنا سواے تمہارے اور کوئی اس کام کا اہل نہیں ہے میں سہ دیا یوقنا نے بادشاہ کے ہاتھ کو اور کہا
 کہ تیرا حکم خوشی و اطاعت منظور ہے اور ساتھ اُنکے بادشاہ نے دو ہزار سواروں وند جیلہ و دنیا صر سے مقرر کیا پس وہاں یوقنا ساتھ دو ہزار سوار اور اپنے
 ہماوگ کے اور بلند کی گئی تھی صلیب کے مہر پر اور ہماوگ کے اُنکے کو قتل گھوڑے اور پیدل لوگ جو راستے تھے ساتھ زیوروں اور لباس
 حریر اور دیباچ اور موتی کی ٹکڑیوں سے گندھے ہوئے سُنہری تاروں سے اور روانہ ہوئے وہ ساتھ کو شمش اور جلدی کے تانبے کے بیچے وہ مش
 میں اور لیا اُنھوں نے زینون خضر قل کو جو اُنکی چھٹی چٹی تھی اور ہر قل نے اُسکو میں اور مہافل کا حکم اور اُسکا بیاباہ دستور کے ساتھ کر دیا تاکہ

اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سامنے اپنے اور وہ سیونین بندھے تھے پس جب ٹھہرے وہ لوگ سامنے اس کے چلا کر کسا
 اُسے مصاحبوں اور خادموں سے کہ زمین بوسی کو بہن وہ واسطے بادشاہ کے پس میں اتفاقات کیا صحابہ نے اُنکی طرف کو اور نہیں آمادہ ہوئے
 اُنکے کلام میں ہیں کما اُسے سرور نہ دے جو بڑا مصاحب بادشاہ کا تھا کہ کس چیز نے باز رکھا ہو تو اس امر سے کہ بنین تعظیم کرتے ہو تو بادشاہ
 کے فرش کی ساتھ سجدے کے اُسکے سامنے ہیں کما خضر بن الازور نے کہ ہم مخلوق کا سجدہ روا نہیں رکھتے ہیں اور تم ہمارے نبی صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے اس امر سے منع فرمایا ہو واقعی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ جب ٹھہرے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سامنے
 ہر قل کے گفتگو کی اُسے صحابہ سے بددن واسطے منزعج کے اور ارادہ کیا اُسے اس گفتگو ملا واسطے سے اس مرا کہ بطارقہ اور مصاحب نے
 اُسکی نہیں سنیں تھیں وہ بائیں جوبائیں کی تھیں اُسے بطارقہ سے جب فرمان بھیجا تھا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکے پاس اور حال یہ
 گذر تھا کہ ہر قل نے کیا کیا تھا اپنے بطارقہ اور مصاحبین کو اور کہا تھا کہ یہ وہی بنی سبوت ہیں جنکی بشارت مجھ کو نے دی ہے اور حاکم ثبوت
 کے ہوئے اور ہمت اُنکی بہترین استوں کی ہوگی کہ باقی رہی کسی مانہ میں اور آگاہ ہو کہ دین اُنکا بدلائجا یگا اور ضرور دین اُنکا ظاہر
 ہوگا یہاں تک کہ بھر بگا پورب اور پچھ کو بھر کما تھا اُسے ہر قل نے واسطے اداے جزیہ کے پس جب سنا اُنھوں نے اس کلام کو گھبرائے
 اُسکے قول سے اور ارادہ کیا تھا اُسکے مار ڈالنے کا پس چاہا اُسے اُسدن اس امر کو کہ ظاہر کرے اُنکے واسطے حقیقت اپنے کلام
 سابق کی اور اُسے اس امر سے سوائے اصلاح اور برتری اُنکے حال کے اور کچھ نہیں چاہا تھا پس کما اُسے صحابہ سے کہ کون شخص جواب
 دے گا تم میں سے میرے سوالات عظمیٰ کا یہاں اشارہ کیا صحابہ نے بجانب قیس بن عامر الانصاری کے اور وہ بڑے مسن اور واقف کل
 حالات اور معجزات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے پس جب اشارہ کیا صحابہ نے بطرف قیس بن عامر کے پس کما اُنھوں نے بادشاہ
 سے کہ بچو جو کسنا ہو پس کما ہر قل نے کہ کیونکر نازل ہوئی تھی اُپر وحی ابتداء کا رہیں پس کما قیس بن عامر نے کہ پوچھا تھا اس سوال کو ہمارا
 نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک مرد نے اہل مکہ سے جگنا نام حارث بن ہاشم تھا اور میں اُسوقت حاضر تھا پس کما حارث نے کہ یا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیونکر آپ پر وحی آتی ہے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کبھی آتی ہے جو پھر وحی مثل نرم آواز شمد کی کہیونکہ
 اور اُسکی اگرانی مجھ کو معلوم ہوتی ہے پھر منقطع ہو جاتی ہے وہ آواز مجھ سے اور تحقیق میں یاد کر لیتا ہوں جو کچھ وہ آواز کہتی ہے اور کبھی آتی ہے کی صورت
 پھر فرشتہ میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے کلام کرتا ہے پس یاد کر لیتا ہوں جو وہ کہتا ہے اور عایشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہے کہ کبھی تھی وحی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جاڑے کے دن میں پس منقطع ہوتی تھی وحی اُسے اور اُنکی پیشانی مبارک سے پسینا جاری ہونا تھا پھر
 قیس بن عامر نے کہا کہ ابتداء وحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساتھ اچھے خوابوں کے تھے اور نہیں دیکھتے تھے آپ کسی خواب کو مگر یہ کہ وہ ظاہر
 ہوتا تھا مثل پسیری صبح کے پھر دوست رکھتے تھے آپ اپنی تنہائی کو پس تنہا جاتے تھے آپ غار حرا میں اور منواتر اتین بان گذارنے تھے پس
 وہ برابر جاتی تھیں تاہنیکہ آیا مرقی اور وہ غار حرا میں تشریف رکھتے تھے پس آیا اُنکے پاس ایک فرشتہ اور کہا اُسے کہ پڑھو تم پس فرمایا آپ نے
 کہ میں پڑھنے والا نہیں ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہو کہ کیا یا اُس فرشتہ نے مجھ کو دوبارہ یہاں تک کہ محنت اُسکی مجھ کو معلوم
 ہوئی پھر چھوڑ دیا اُسے مجھ کو اور کہا کہ پڑھو تم میں نے کہا کہ میں نہیں پڑھنے والا ہوں پس لیلیا اُسے سہ بارہ مجھ کو اور ڈھانپ لیا مجھ کو پھر چھوڑ دیا

سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیش طلب گواہی کی آپ نے اُس سے پس کیا اُس نے انت محمد رسول اللہ پھر واپس کیا وہ اپنی
 جگہ پر پس کیا تیس سے ہر قل نے کہ پاتے ہیں اپنے علم اور کتابوں میں ہیں اور کہ ایک مرد انکی اُمت سے جو قوت ایک گناہ کر گیا لکھا
 ہوا دیکھا کہ ایک ہی گناہ اور جو قوت وہ ایک نیکی کر گیا لکھی جاوینی اُس کے واسطے دس نیکیاں ہیں کیا اُس سے قیس بن عامر نے کہ
 یہی صفت است ہمارے ہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے اس واسطے کہ ہمارے قرآن میں مذکور ہے **مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ مِثَالِهَا وَصَح**
جَاهُ بِالسَّيِّئَةِ فَلَهُ يَجْزِي الْإِثْمُ اسیس کیا ہر قل بادشاہ نے کہ جاوتم اس امر کو کہ وہ بنی جنکی بشارت عیسیٰ مسیح نے دی ہے وہ گواہ
 ہو گئے دنیا میں اور گواہ ہو گئے لوگوں پر قیامت کے دن قیس بن عامر نے کہا کہ یہ صفت ہمارے نبی کی ہے کہ وہ گواہ ہیں دنیا میں جیسا کہ اللہ
 تعالیٰ نے فرمایا ہے **إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِأَذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا** اور گواہی انکی عالم آخرت میں تیس کیا کہ
 ہمارے پروردگار نے اپنی کتاب پر بزرگ میں **وَجَنَّا بَكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَجِيلًا** اور گواہی انکی اُمت کی پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا **التَّكْوِيْنُ**
شَهِدًا عَلَى النَّاسِ اسیس کیا ہر قل نے کہ وہ شخص چکاتے وصف بیان کیا ہے کیا ہے اللہ تعالیٰ نے بندوں کو اس امر کا کہ جاوین وہ انکی
 حیات میں انکی طرف اور دوزخ میں انکی حیات میں اور بعد انکی موت کے آپر پس کیا تیس نے ہاں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں
 فرمایا ہے **وَاللَّهُ وَلَهُنَّ مَصْرُوفٌ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا** ہر قل نے کہا کہ وہ نبی چکا وصف عیسیٰ مسیح نے
 بیان کیا ہے جاوینگے آسمان پر اور کلام کر گیا اُس نے پروردگار کا پس کیا تیس نے کہ یہ صفت ہمارے نبی کی ہے اللہ تعالیٰ نے بزرگ نے کہا کہ
سَمِعَ النَّبِيُّ إِسْرَى بَعْدَ كَلِمَةِ قَيْسِ بْنِ عَامِرٍ بیان کیا ہے کہ بادشاہ کا ایک طریق تھا اور وہ مستحق ہمارے کلام کو اور وہ اصل
 تھا اُس کے دین میں پس کیا اُس طریق نے کہ ای بادشاہ جن نبی کا تو نے ذکر کیا وہ بعد ازین بعوت ہو گئے فرار بن الازور نے کہا کہ تجھوئی سے
 یہ ماضی ناپاک سیر ہی اے گئے دوم کے اور وہی نبی عیسیٰ بعوت اور مشہور توراۃ اور انجیل اور زبور اور فرقان میں ہیں اور وہ ہمارے
 نبی ہیں مگر یہ وہ کفر نے باز رکھا ہے تو اُسے پہچانے سے پس کیا ہر قل نے کہ تھے بے ادبی کی جبکہ کاٹائے ہمارے کلام کو ہمارے دین میں پس تم کون
 ہو قیس بن عامر نے کہا کہ یہ فرار بن الازور بن طارق الحجازی صاحب معرکہ ہاے مشہور دین ہیں کیا بادشاہ نے کہ یہ وہی ہیں جبکہ حال
 میں نے یون سنا ہے کہ وہ کبھی پیدل ایتے ہیں اور کبھی سوار ہو کر ایتے ہیں اور کبھی رہینہ بن بغیر کپڑے کے ایتے ہیں قیس نے کہا کہ ہاں
 وہی ہیں **وَأَقْدَمِي رَحِمَ اللّٰهُ** نے بیان کیا کہ عجب روایت اس امر کی ہے جو نبی ہے کہ جب مستاطرق نے قطع کرنا فرار کا اُس کے کلام کو سامنے
 بادشاہ اور صاحبین اور بطارقہ کے چھپایا اسے غصہ اور خشم کو اور اٹھ کھڑا ہوا وہ بادشاہ کے سامنے سے پیش ٹنک ہوے بطارقہ
 اور صاحبین بسبب بطریق کے پس جب دیکھا ہر قل نے اُن لوگوں کے خشم اور غضب کو ڈرا وہ اپنی جان پر اُن لوگوں سے پس کیا اُس نے
 کہ کاٹ ڈالو تم ضرر کو اپنی تلواروں سے پس ایلیا ضرر کو تلواروں سے ہر طرف سے اور پوچھے اپنے وار تلوار کشوں کے پس اسے اُنھوں نے
 چودہ وار تلوار کے گردہ کار گر نہیں ہوئے تھے بسبب اُس کے کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے نجات ضرر کی پس جب دیکھا بطریق نے یہ حال دیکھا وہ
 اور کہا اُسے کہ کاٹ ڈالو تم انکی زبان کو پس جب مستاطرق نے یہ کلام کہا اُنھوں نے اپنے پیٹ سے جو ایک سو جاعت میں تھے
 کہ ختم ہر خدا کی نہ چھوڑو لکھا میں اس لعین کو کہ جبکہ کپڑے وہ کسی مرد پر اٹھا ہوا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس آگے

ضعیفہ جیل لیس فیہ سا جلا دلا
 مست اور ضعیف ہیں نہ تدریک نہیں ہو نہیں مضبوطی
 علی النشم والقیود والعتب والظہر
 نام کیا ۱۲ نام کیا ۱۲ گیارہ ترخ اشکو ذہ ۱۲
 اور پشیم اور قیوم اور عشب اور زہر کے
 واطعمہما من مہید کف اراہبا
 اور کھانا قاتلین لکھانے ہاتھ کے شکار سے خرگوش
 مع البقی الوحش والمقیمات فی البر
 ساتھ گاود شتی اور رہنے والے دشت کے
 وانی اودت اللہ لا شئی غیو لا
 اور ہیں نہ پانچا خدا کو نہ کسی چیز کو سوائے اس کے
 علی انال الفوز فی موقف المحشر
 شاید کہ پہنچیں مستکاری اور نیکی کو تباہ گاہ محشر میں
 کن لک اختہ جاهدت کل کافر
 سی طرح میری بہن نے جہاد کیا ہر کافر پر
 الیایا خی ہالی علی البین من صید
 آگاہ ہوا میرے جانی نہیں ہر عجب جدائی پر میرے
 اذا سافر الانسان من ارض اهلہ
 جسوقت سفر کرنا ہو آدمی اپنے گھر یا کسی زمین سے
 فتو لا غویب مات فی قبضۃ الکفر
 اور کو تم غیب یکس مر گیا بیچ اختیار کافروں کے
 الیایا حمات الیادک تحملہ
 آگاہ ہوا کہ بدتران سبہ شورزہ کے اٹھاؤ اور لیجاؤ تم
 الی عسکو الاسلام والسادۃ العز
 طرف شکر اسلام اور رئیسان
 بزرگ کے

علی انبات الحانات التي تجوی
 اور مسیتون دقل کے جو آئی اور جاری ہتی ہیں
 وکنف لہا رکنا اور مرقا ہا
 اور قاتلین لکھانے ہاتھ کے شکار سے خرگوش
 من الوحش والیروع والضب للعق
 دشت اور وحش صحرائی اور سوسا اور گوشت خشک کیا ہو
 واحشی جملہا ان تقام فلم یزل
 اور نگاہ رکھتا قاتلین لکھانے ہاتھ کے شکار سے خرگوش
 وجاہد فی حیثی الملاعن بالسم
 اور جہاد اور گوشت کیا ہیں سبیر شکر ملعونوں کے
 فمن خاف یومہ الحشر ارضی العہ
 پہنچیں شمس دیگاتیات کے دن یعنی کرگاہ دینے پر درنگ
 وما بوحث فی الطعن فی الکوفالفر
 اور نہیں جہاد ہوئے نہیزہ باری میں بیچ حملہ اور دینے
 الیایا خی ہذا القران فمن لب
 آگاہ ہوا کہ میرے جانی اس جدائی کو پس من شخص پر
 فاما هلاک اور رجوع الی اللہ
 پس ہلاکی ہوتی ہو یا پھر ناجائز طاقت زمانہ
 صریح علی بالسیوف مقطع
 خستہ اور افتادہ ساتھ تلوار کے کاٹا گیا
 رسالۃ صلب لا یضیق من لیسکو
 پیام ایسے عاشق کا جو زمین آرام پائی ہویشی
 وقوی ضرار فی القیود مکیل
 اور کہ تو ضرر بیچ بیٹھوں کے
 قیدی ہیں

مودعہ سکنی الفقہاء مقیمہ
 اور ت رکھنے والی ہیں نہ کوئی زمین یا مکان کے قیام نہیں
 واکرمہا جملہای وان منی فقری
 اور بزرگداشت کرتا قاتلین بقدر اپنی کوشش اگر وہ پانچوں
 مع الطبی والعزکات والنبی بعد لا
 ساتھ آہوا اور پچگان آہوا ورنق بعد اسکے
 لہا ناصر فی موقف الشر والضر
 قاتلین مددگار لکھانے ہاتھ کے شکار سے خرگوش
 وارضیت خیر الخلق اعنی محمد ا
 اور راضی کیا میں نے مہتر خدا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 وقاتل ابناء الصلیب ذوی الکفر
 اور قاتل کرے گا ابناء صلیب کافروں کو
 نقول وقد جاء العنواقی بحیثہ
 کہتی ہیں وہ کہ تحقیق از دیک ہوئی جدائی اپنی وقت
 بحسن رجوع قادم ہنک بالعتش
 اچھے پھر نواٹا چھ آہوا سے تمہارے پاس سے ساتھ
 الیایا ہا عن اخیہا تحبہ
 آگاہ ہوا کہ ہر وہ جو خدائے دونوں کے بھائی کی طرقت سے ہوا کہ
 علی البصرۃ الاسلام والظاہر لظہر
 اور پردہ دہی اسلام اور پاک سب پاکوں کے
 حمائم نجد بلخی قوی شایق
 اور کو تری زمین بلند کے پہنچا تو پیام آرزو مندرک
 لعیل عن الاوطان فی ربالی عس
 دور ہیں وطن سے بیچ جگہ
 دشوار کے

نشدے بسلسلہ راویوں کے بیان کیا ہی کہ اہل حازم اور راندان اور تاج اور سواسے
 آئے اور مقامات کے قلعوں کو مسلمانوں نے از روئے صلح فتح کیا اور برابر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ چلتے تھے مع مسلمانوں کے
 تا اینکہ پہنچے انکولیکر ہوئے کے بل تک اور پہنچی خبر قتل کو پس قرار پکڑ خوف نے ہر قل کے دلمین اور حکم کیا اُس نے اپنے بطارقہ کو
 واسطے لٹاؤ کی لڑائی ہوئے اور کھڑے کرنے اپنے خیمے کے قریب بل ہوئے کے اور کھڑا کیا ملوک نے اپنے خیموں کو اور کھول دیا بادشاہ نے
 خزانہ ہتھیاروں کا اور تقسیم کیا ہتھیاروں کو اپنے لوگوں لشکروں پر اور خلعت دیا یوقنا کو اور کہا اُن سے کہ اے دستن حاکم کیا
 میں نے تلو اس سب لشکر پر پس بند و بست کو وتم اُسکا پھر سپردگی اُس نے یوقنا کو ایک صلیب کو کہ جو تھون کے
 کنیسہ میں تھی اور وہ نہیں ظاہر کرتے تھے اُسکو گر پڑے دن میں اور کہا اُس نے کہ اے دستن اپنے آگے کہ یوتم اس صلیب
 کو اور اغما کو وتم اُسپر پس وہ مدد دینی تلو پس لیا اُسکو یوقنا نے اور سپرد کیا اپنے بیٹے کو اور حکم کیا اُسکے اُٹھانے کا سلسلے
 اپنے پھر ہر قل نے جب خلعت دیا یوقنا کو سوار ہوا وہ اسی وقت بجانب کنیسہ تسمین کے اور سوار ہوئے اُسکے ساتھ ملوک اور
 بطارقہ اور حجاب اور راہب تا اینکہ پہنچے اُفقوں نے نازد کی پس جب پڑھ چکے وہ نماز اور بیٹھا بادشاہ اور گرد ہوئے اُسکے
 حجاب حکم کیا اُس نے اپنے ساتھ لائے جانے مقید بن صحابہ سول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تاکہ قربانی اُنکی کرے پس بوسہ دیا یوقنا
 نے اُسکے ہاتھ کو اور کہا کہ ای بادشاہ نہیں حکومت اور نصرت دیا تجھ کو اللہ تعالیٰ نے بندوں اور شہروں پر مگر اسوجہ سے
 کہ معلوم کیا اللہ تعالیٰ نے اس امر کو کہ علم اور ہر دباری تیری اُٹھا دیگی اس بوجھ کو اور حکیم دیسور قورس نے کہا ہی کہ عقل یا یہ زرد بان
 بزرگ ہو اور صاحب عقل آگاہ اور بزرگ ہوتا ہو سواسطے کہ عقل غرت ہو جسموں کی اور چراغ ہو خلالت کی اور جان تو اسے
 بادشاہ اس امر کو کہ عرب نے قصد کیا ہو ہمارا ساتھ اپنے لشکر اور سامان کے اور ضرر ہوگا اُسے لڑنا ہو اور ہم نہیں جانتے ہیں کہ غلبہ
 اُسکے ہے ہی پس اگر وارڈ الیگا تو ان عرب کو اور پڑ جاوے گا کوئی شخص ہم میں کا عرب کے ہاتھوں میں تو وہ نہ باقی رہیں گے اُسکو اور بہتر
 ہو چھوڑ دینا انکا اُنکے حاکم یہاں تک کہ دیکھیں ہم کہ کس جانب کو رجوع کرنا ہو ہمارا پس اگر گرفتار ہو جاوے گا کوئی شخص ہمارا میان
 بادشاہ سے تو معاوضہ کریں گے ہم اُسے ارباب دولت نے کہا کہ ای بادشاہ سچا ہی یہ دستن اپنے قوم میں پس کلام کیا اور کہا ایک
 بطریق نے کہ ای بادشاہ حکم کر تو قیدیوں کے لایکا اس کنیسہ میں اسواسطے کہ کنیسہ سب کنیسوں سے اچھا ہو اور بھلا ہو عورتوں
 در لکھوں سے اور پیش کر تو اُن سے سوال نصرتی ہونے کا اسواسطے کہ جب دیکھیں گے ہماری عورتوں اور لکھوں کی خوبصورتی اور انکی
 بوسہ خوش شاید کہ جھکین دل اُنکے بجانب بنیا اور اُسکی زینت اور آسائش کے اور پھر یہ وہ ہمارے دین کی طرف اور ہووے یہ امر
 باعث ضعف اور سستی مسلمانوں کا پس حکم کیا بادشاہ نے اُنکے لائے کا پس جب لائے گئے وہ کنیسہ میں بلند کیا فتوں نے آوازوں کو
 ساتھ پڑنے نچل کے اور دھوئی کی خوشبودار چیزوں کی اور ظاہر کیا اپنے تکلفات اور آرایش کو پس بلند کیا مسلمانوں نے اپنی آوازوں کو
 ساتھ تسلیل اور تکبیر اور پڑھنے درود کے بشیر اور نذیر پراور کہا اُفقوں نے کتب العادلوں باللہ وصلوا صلا کما بعیدوا

[illegible]

بیان کیا ہو یا در کیا لوگوں نے اشعار ضرار کے اور دست بدست پھرایا ان اشعار کو لوگوں میں اور سب سے زیادہ غمگین اُن پر
 خالد رضی اللہ عنہ تھے واقعی رحمہ اللہ نے بسلسلہ رادیوں کے بیان کیا ہے کہ اہل حازم اور راندان اور عم اور راتج اور سوا سے
 اُنکے اور مقامات کے قلعوں کو مسلمانوں نے اندرونی صلح فتح کیا اور برابر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ چلتے تھے مع مسلمانوں کے
 تا اینکه پہنچے انکو بیکر لوہے کے پُل تک اور پہنچی خبر ہر قل کو پس قرار پڑا خوف نے ہر قل کے دلمین اور حکم کیا اُسے اپنے بطارقہ کو
 واسطہ آواہی لڑائی نہ دے اور کھڑے کرنے اپنے خیمے کے قریب پُل لوہے کے اور کھڑا کیا ملوک نے اپنے خیموں کو اور کھول دیا بادشاہ نے
 خزانہ ہتھیاروں کا اور تقسیم کیا ہتھیاروں کو اپنے لوگوں لشکروں پر اور خلعت دیا یوقنا کو اور کہا اُن سے کہ اے دستق حاکم کیا
 میں نے تم کو اس سب لشکر پر پس بندوبست کو تم اُسکا پیر سپردگی اُسے یوقنا کو ایک صلیب کو کہ جو تھون کے
 کنیسہ میں تھی اور وہ نہیں ظاہر کرتے تھے اُسکو مگر بڑے دن میں اور کہا اُسے کہ اے دستق اپنے آگے کہ تو تم اس صلیب
 کو اور اٹھا کر دو تم اُسپر پس وہ مدد دیگی تم کو پس ایسا اُسکو یوقنا نے اور سپرد کیا اپنے بیٹے کو اور حکم کیا اُسکے اٹھانے کا سلسلے
 اپنے پیر ہر قل نے جب خلعت دیا یوقنا کو سوار ہوا وہ اسی وقت بجانب کنیسہ تیسین کے اور سوار ہوئے اُسکے ساتھ ملوک اور
 بطارقہ اور حجاب اور راہب تا اینکه پڑھی اُنھوں نے ناز مد کی پس جب پڑھ چکے وہ نماز اور بیٹھا بادشاہ اور گرد ہوئے اُسکے
 حجاب حکم کیا اُسے اپنے سامنے لائے جانے مقید بن اُصحاب سول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تاکہ قربانی اُنکی کرے پس بوسہ دیا یوقنا
 نے اُسکے ہاتھ کو اور کہا اے بادشاہ نہیں حکومت اور نصرت دیا تجھ کو اللہ تعالیٰ نے بندوں اور شہروں پر مگر اسوجہ سے
 کہ معلوم کیا اللہ تعالیٰ نے اس امر کو کہ علم اور بردباری تیری اُٹھا دیگی اس بوجھ کو اور حکیم دیسور تو رس نے کہا ہے کہ عقل پایہ مرد بان
 بزرگ ہو اور صاحب عقل آگاہ اور بزرگ ہوتا ہو اسواسطے کہ عقل عزت ہو جموں کی اور چراغ ہو خلائق کی اور جان تو اسے
 بادشاہ اس امر کو کہ عرب نے قصد کیا ہے ہمارا ساتھ اپنے لشکر اور سامان کے اور ضرور ہلکوا اُسے لڑنا ہے اور ہم نہیں جانتے ہیں کہ قلبہ
 کسکے پہنچے ہیں اگر بار ڈالیکا تو ان عرب کو اور پڑ جاو لیکا کوئی شخص ہم میں کا عرب کے ہاتھوں میں تو وہ نہ باقی رہیں گے اُسکو اور بہتر
 ہے قیود دینا اُنکے اُنکے حاکم یہاں تک کہ دیکھیں ہم کہ کس جانب کو رجوع کرنا ہے ہمارا پس اگر گرفتار ہو جاو لیکا کوئی شخص ہمارا بیان
 بادشاہ سے تو معاوضہ کریں گے ہم اُسے ارباب دولت نے کہا کہ اے بادشاہ سچا ہے یہ دستق اپنے قوم میں پس کلام کیا اور کہا ایک
 بطریق نے کہ اے بادشاہ حکم کر تو قیدیوں کے لایکا اس کنیسہ میں اسواسطے کہ کنیسہ سب کنیسوں سے اچھا ہے اور بھلا ہے عورتوں
 اور بھگبوں سے اور پیش کر تو اُسے سوال نظرانی ہونے کا اسواسطے کہ جب دیکھیں گے ہماری عورتوں اور لڑکیوں کی خوبصورتی اور اُنکی
 بوسے خوش شاید کہ جھگمکیں دل اُنکے بجا نہ بنے نیا اور اُسکی زینت اور آسائش کے اور پھر یہ وہ ہمارے دین کی طرف اور ہووے یہ امر
 باعث ضعف اورستی مسلمانوں کا پس حکم کیا بادشاہ نے اُنکے لانے کا پس جب لائے گئے وہ کنیسہ میں بلند کیا قسوں نے آواز دینکو
 ساتھ پیٹھے بخیل کے اور دھوئی کی خوشبودار چیز نکلی اور ظاہر کیا اپنے تکلفات اور آرائش کو پس بلند کیا مسلمانوں نے اپنی آواز دینکو
 ساتھ تسلیل اور تکبیر اور پڑھنے درود کے بشیر اور نذیر پراور کہا اُنھوں نے کذب المعاد لون باللہ وصلوا صلا لا عبیداً

[illegible]

خزروہی اور ہونگا غم میرا تیری جدائی سے مگر عالم آخرت میں جبکہ چلیگا تو ایک راہ میں اور میں ایک راہ میں جبکہ توجا بیگا شیطان کے گھر کی طرف اور اٹھایا جا بیگا تو ان راہبوں اور قسوں کے ساتھ اور ہوگا تو چھٹویں طبقے آگ میں اور میں جاؤنگا ساتھ مہمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایسے گھر میں جس میں ازواج اور نعمتیں باقی ہوں گی ایسی نہ طلب کروں زندگانی دنیا کو ایسی نہ اختیار کروں آخرت پر خوش نفس کو جو نیست ہو نیوالی ہو افسوس ہوگا پھر میری ندامت کا تیرے کاموں سے جبکہ ٹھہرے گا تو سامنے ذات بزرگ اور مالک کے ایسی میرے تحقیق تو نے رسوا کیا اپنے باپ کے بڑھاپے کو جبکہ کفر کیا تو نے ساتھ جانے والے پر شیدہ اور ظاہر کے ایسی میرے تحقیق زبان کار ہوئی اُمید میری تیرے باب میں ایسی میرے کیونکر خوش ہو اول تیرا دوری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور وہ ایسے ہیں کہ کل کے روز لوگ اُن سے شفاعت طلب کریں گے پھر پڑھے اُٹھوں نے اشعار پند و نصیحت کے واقعی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ رفاعہ کے بیٹے نے اُسے کہا کہ تحقیق ای باب ڈالا گیا ہے پردہ اور بند کیا گیا ہے دروازہ راوی نے بیان کیا ہے کہ حکم کیا بطریق نے چھوڑ دینے رفاعہ کے بیٹے کا تیرے سے اور اُنکے نسلانے کا مار محمدیہ سے اور گرد ہوئے قس اور شماسہ اور رہبان اور پہنائی گئیں اُنکو غلعتین بطارقہ اور ملوک کی طرف سے اور نصرائی کیا اُنکو اور دیا بادشاہ نے ایک گھوڑا خاص اپنی سواری کا اور دی ایک عورت جوان اُنکو اور کر دیا اُنکو ہر اسیان جبکہ بن الابرہم نسانی میں پس کہا بطریق نے صحابہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ ای عرب کس چیز سے باز رکھا ہے اُنکو اس ار سے کہ پھر وہ تم ہمارے دین کی طرف جیسا کہ تمہارے سانحنے کیا ہے در اخالیکہ حاصل کرو گے تم نعمت ہمارے دنیا اور رضا مندی ہر قل بادشاہ کو پس کہا صحابہ نے کہ باز رکھا ہے اُنکو اس ار سے صحت اور حیثیت ہمارے دین اور پائنداری ہماری یقین نے اور ہلوگان لوگوں میں ہمیں ہیں کہ ایمان کو کفر سے بدل ڈالیں اگرچہ مار ڈالے جاویں ہم تلواروں سے بحالت صبر کے پس کہا بطریق نے کہ دور کیا ہے اُنکو مسیح نے اپنے دروازے اور درگاہ سے پس کہا رفاعہ ابن زہیر نے کہ اللہ تعالیٰ اُس امر کو خوب جانتا ہے کہ ہم میں اور تم میں سے کون راند گیا ہے اور قسم ہے خدا کی کہ مسیح علیہ السلام بری ہیں تم سے اور تم اُنکے دشمن اور اپر چھوٹی تمہمت کرتے ہو اور وہ دشمن ہو گئے تمہارے میدان قیامت میں سامنے اللہ غالب اور بزرگ کے اس واسطے کہ مسیح بزرگ اور جو انور ہیں ہیں اور بھیجنا اللہ تعالیٰ نے اُنکو تمہارے پاس پس مخالفت کی تھی اُنکی اور بدل ڈالا تھے اُنکی شریعت کو اور زمین سمجھے تم اُس چیز کو جو تمہارے پاس لیکر آئے تھے اور ہمارے نزدیک تم گمراہ ہو بسبب اپنے جمل کے اور ظلم کرتے ہو مسیح پر بسبب کہ تمہارے اصرافات واقع کے اُنپر اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے والکافرون هم الظالمون پس کہا ہر قل نے رفاعہ سے کہ کم کرو تم بات چیت کو ایسی شیخ اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ خوب گاہ اور دانای اپنے بندوں کے حال سے اور کلام بہت ہے اور نہیں دوست رکھتے ہیں ہم اُنکو اور نہ تم اُنکو جبکہ ہر قل نے کہ ہم کو یہ خبر ہو چکی ہے کہ تمہارے خلیفہ اور سردار کا لباس رقع ہے حالانکہ چونچا ہو اُنکے پاس ہمارا مال درخزانہ ہند جبکہ ایمان نہیں ہو سکتا ہے پس کس چیز سے باز رکھا ہے اُنکو اس ار سے کہ وہ ساتھ کلفات اور لباس شاہانہ کے رہیں رفاعہ بن زہیر نے کہا کہ باز رکھا ہے اُنکو اس ار سے خون خدا اور عالم آخرت نے پس کہا ہر قل نے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

لشکر پر پس تھاری کیا راے ہو پس کہا خالد بن الولید نے کہا میں اللہ جانتے ہوں تم اس کو کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہو وہ اللہ دہم
ما ننظنم من قوۃ ومن دباط الخیل تو ہوں یہ عدو اللہ وعدو کہ اور اب حکم کرو تم اپنے ساتھیوں کو اس امر کا آمادہ اور با سامان
ہو جاؤ یہ وہ اور ظاہر کریں نہایت اسلام اور قوت ایان کو اور روانہ کرو تم ہر مردار کو ساتھ لے کر لشکر کے اور ایک لشکر ایک کے پیچھے
ہو اور بلند کریں وہ اپنے نشانوں کو اور ظاہر کریں اپنے ہتھیاروں کو میں ایسا ہی کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اور سب کے
پہلے بنایا ایک نشان واسطے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی کے اور وہ ایک شخص میں منجملہ ان دس کے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی
رضا سندی ارشاد فرمائی تھی اور ساتھ لے گئے ان کے تین ہزار سوار مہاجرین اور انصار سے اور روانہ کیا انکو آگے اپنے لشکر کے پھر
بنایا دوسرا نشان اور سپرد کیا رافع بن حمیرہ الطائی کے اور ساتھ لے گئے ان کے دو ہزار سوار قوم طے وغیرہ سے اور بھیجا انکو
پیچھے سعید بن زید کے پھر بنایا تیسرا نشان اور سپرد کیا یسرہ بن مسروق کے اور ساتھ لے گئے ان کے تین ہزار سوارین سے اور
بھیجا انکو پیچھے رافع بن حمیرہ الطائی کے پھر بنایا چوتھا نشان اور سپرد کیا مالک بن اشتر نخعی کے اور ساتھ لے گئے ان کے تین ہزار
سوار قوم نخع وغیرہ سے پھر بھیجا انکو پیچھے مسروق عیسیٰ کے پھر بنایا پانچواں نشان اور سپرد کیا اسکو خالد بن الولید کے اور وہ
نشان عقاب تھا جسکو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے بنایا تھا جبکہ بھیجا تھا انکو بجانب الیہ کے اور روانہ ہوئے
خالد بن الولید نے اپنے لشکر کے جو مشہور رہائش ازھت تھا پیچھے مالک اشتر کے جس جب کچھ دور جا چکے خالد بن الولید کو وح کیا
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ساتھ باقی لشکر کے اور ان باقیماندہ میں عمرو بن معدیکرب المرندی اور ذوالکلاع الحمیری
اور عبدالرحمن بن ابوبکر الصدیق اور عبداللہ بن عمر الخطاب اور ابان بن عثمان بن عفان اور فضل بن عباس وراہوسفیان
مخزوم حرب اور راشد بن سعید اور رافع بن سہیل اور زید بن عامر اور عبداللہ بن ظفیر اور عبید بن اوس اور ابولبابہ
بن المنذر اور عوف بن ساعدہ اور عباس بن قیس اور عابد بن علیہ اور دافع بن غنبدہ اور عبداللہ بن قرقا الازدی
اور واجد بن ابی العون اور مہاجر بن اوس اور کعب بن ضمروہ اور مسعود بن عون اور شل ان رئیسوں کے تھے رضی اللہ
عنہم اور پیچھے ان کے وہ عورتیں تھیں جنکے یگانے قید میں تھے اور ان میں خولہ بنت الازور اور غفرہ بنت غفار اور مزوعہ
بنت املوق الحمیرہ اور ام ابان بنت عتبہ تھیں واقعہ میں رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ ان سب عورتوں میں خولہ بنت
الازور سے زیادہ کوئی غمناک دراندہ نگین تھا اور انھوں نے اپنے بھائی کے قید کے باب میں شکار کہ تھے راوی نے بیان کیا ہے
کہ روانہ ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ مع اپنے لشکر کے جیسا کہ بیان کیا ہے پس اسی حال میں کہ رومی اپنے پڑاؤ اور خیون
میں تھے کہ وقتاً واقع ہوا شور عرب کے ایک کاپس سوار ہوئے رومی اپنے گھوڑہ پیر اور آراستہ کیا انھوں نے اپنی صفوں کو پس جو
سب کے پہلے دکھائی دیے اور بلند ہوئے رومیوں پر سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی تھے مع اپنے نشان کے پھر پیچھے ان کے رافع بن
حمیرہ الطائی پھر بعد ان کے یسرہ بن مسروق عیسیٰ تھے بعدہ مالک اشتر بعد ان کے خالد بن الولید پھر بعد ان کے ابو عبیدہ بن الجراح
مع اپنے لشکر کے تھے پس اتر ہر مردار ساتھ اپنی قوم کے اپنی جگہ پر میں جب دیکھا ہر قتل بادشاہ سے مسلمانوں کے لشکر کو کہ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

ایک بات ہو کہ خوش کرتی ہر دلوں کو شیفے کے وقت پس کر تو جس امر کا نئے ارادہ کیا ہو پس مقرر کیا جیلہ نے ایک شخص کو اپنی قوم سے
جس کا نام واثق بن سافر غسانی تھا اور وہ بہادر اور پیش قدمی کرنے والا تھا لڑائی میں پس کہا اُس سے جیلہ نے کہ جا تو شرب کو پس شاید
تو فریب اور مکر کے ساتھ عمر کے اور قتل کرے تو انکو پس اگر تو ایسا کرے گا تو دو رنگا میں اس قدر مال در اس سے زیادہ ملک تجھ کو پس چلا
واثق بن سافر بجانب مدینہ طیبہ کے اور پہونچا وہاں بوقت شام کے پس جب صبح ہوئی تو صبح کی پڑھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
ساتھ لوگوں کے اور وعاماں کی اور پڑھی اس قدر جس کی انگوا جازت تھی پھر نکلے وہ باہر مدینہ مکرہ کے تاکہ دریافت کریں وہ خبر
مجاہدین شام کی پس سبقت کر گیا انپر باہر جانے میں وہ تلخ اور بیٹھا وہ اُنکے واسطے ایک درخت پر جوانکی راہ میں سہانے
باغ ابی الدجاج الفزاری کے تھا اور چھپایا اُسے اپنے تئیں درخت کی شاخوں اور پتوں سے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ
ٹھہرے باہر مدینہ طیبہ کے یہاں تک کہ گرم ہونے لگی زمین آفتاب کی حرارت سے پھر معاودت کی انھوں نے تنہا اور نزدیک ہوئے
اُس درخت سے اور سو رہے ابی الدجاج کے باغ میں پس جب سو رہے وہ قصد کیا متصرف نے درخت سے اترنے کا اُنکی طرف اور
نکل دیا اُسے اپنے خیمہ کو اُسی وقت شیر بارسہ جنگل سے اور وہ چلتا تھا جھومتا ہوا لنگرائی کرتا تھا اپنے گرد و پیش کی اور نالہ کرتا تھا
وہ مثل رز و سہ کے اور زیادہ کرتا تھا ابی الایعلیٰ کو تا اینکه آیا اور گھوما گرد حضرت عمر کے اور چلے آئے اپنی زبان سے دونوں
قدم حضرت عمر کے اور نگاہ بانی کرتا رہا یہاں تک کہ بیدار ہوئے حضرت عمر پھر چھوڑا اُس شیر نے نگاہ بانی کو اور چلا گیا پس اُسرا متصرف
دخت سے اور بوسہ دیا اُنکے ہاتھ کا اور کہا اُسے یا عمر عدلت و امنت ثم ومنت یا ابی واللہ من الکائنات تحفظہ والسماء تحمہ و
والملائکة ملکفہ والجن توفیہ پھر بیان کیا اُس متصرف نے سب حال پہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور سلمان ہو گیا و اُردی
نے بیان کیا کہ جب نصیحت کی ہر قتل سے اپنی قوم کو قسوں کے کیسے میں اور قسم طلب کی اُسے اُس امر کی کہ شکست اُٹھائیں وہ
مجاہدین بیکے سبب پس قسم کھائی اُنھوں نے پس یا ہر قتل اپنے لشکر میں اور بلند ہوئیں صلبان اور بڑھنے لگے قس اور رہبان اور
بلند ہوا شور و غل اہل کفر اور طغیان سے اور چلے اور آمادہ ہوئے وہ واسطے لڑائی کے پس سیب و ثمرت سوار ہوئے ابو عبیدہ بن
الجراح رضی اللہ عنہ اور پھر ہر سردار مسلمانوں کا اپنی جگہ پر اور ظاہر کیا نشانہ اسے اسلام کو اور بلند کیا مسلمانوں نے اپنی
آوازوں کو ساتھ ذکر بادشاہ علام الغیوب کے اور کثرت سے پڑھتے تھے وہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پھر ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ اپنے لشکر میں اُس صورت اور وضع سے جس وضع سے پہلے دن آئے تھے اور ارشاد کیا انھوں نے ربیعہ بن عرو
اور ربیعہ بن ربیعہ شاعر اور فصیح اور زبان دان تھے کہ نہیں بات کرتے تھے مگر ساتھ کلام آراستہ کے جیسا کہ ہم نے
پیشتر کر کیا ہو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ بلند کرو تم نیزہ ہاے اپنے وعظ اور نصیحت کو بجانب دہماے مسلمین کے
اور رغبت دلاؤ تم مجاہدین کو جہاد و دشمنان خدا و مشرکین پر پس بڑھے اور آئے ربیعہ آگے صفوں کے اور تھے وہ بلند آواز
کہ سُنئے اُن کی آواز کو نزدیک اور دور کے لوگ پس کہا انھوں نے ایہا الناس فی شئی هذا لا المسئلة فاصیل
للمئلة فہذا طیور الاسرار و قد عولت علی افراق اقصا کلا شیا و قد اءتاخت الی ہاں نہا و اجابت

ایک بات ہے کہ خوش کرتی ہو دو لوگوں سے کئے وقت پس کو توجہ رکھ کر تو نے ارادہ کیا ہے پس مقرر کیا جبکہ ایک شخص کو اپنی قوم سے
جس کا نام داتق بن مسافر غسانی تھا اور وہ بہادر اور پیش قدمی کرنے والا تھا لڑائی میں پس کہا اُس سے جملے کہ جو تشریب کو پس شاید
تو فریب اور مکر کرے ساتھ عمر کے اور قتل کرے تو انکو پس اگر تو ایسا کرے گا تو وہ لوگائیں اس قدر مال و اس سے زیادہ ملک تجھ کو پس چلا
داتق بن مسافر بجانب مدینہ طیبہ کے اور پہونچا وہاں بوقت شام کے پس جب صبح ہوئی ناد صبح کی چڑھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے
ساتھ لوگوں کے اور وعاما نگاں اور پڑھی اس قدر جسکی انکو اجازت تھی پھر نکلے وہ باہر مدینہ مکرہ کے تاکہ دریافت کریں وہ خبر
مجاہدین شام کی پس سبقت کر گیا انپر باہر جانے میں وہ تنظر اور بشیواہ اُنکے واسطے ایک درخت پر جوانکی راہ میں سامنے
باغ ابی الدجاج الغضاری کے تھا اور چھپایا اُسے اپنے تئیں درخت کی شاخوں اور پتوں سے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ
ٹھہرے باہر مدینہ طیبہ کے یہاں تک کہ گرم ہونے لگی زمین آفتاب کی حرارت سے پھر معاودت کی انھوں نے تنہا اور نزدیک ہوئے
اُس درخت سے اور سورہ ابی وصال کے باغ میں پس جب سورہ وہ قصد کیا متصرف نے درخت سے اُترنے کا اُنکی طرف اور
نکال دیا اُسے اپنے خبر کو کہ اُسی وقت تشریا سرے جنگل سے اور وہ چلتا تھا جوتا ہوا لڑائی کرتا تھا اپنے گرد و پیش کی اور نالہ کرتا تھا
وہ مثل آرزو مند کے اور زیادہ کرتا تھا اپنی الایقلی کوتا اینکہ آیا اور گھوما کہ حضرت عمر کے اور چلے اُسے اپنی زبان سے دوون
قدم حضرت عمر کے اور نگاہبانی کرتا رہا یہاں تک کہ بیدار ہوئے حضرت عمر پھر چھوڑا اُس شیر نے نگاہبانی کو اور چلا گیا پس اُس متصرف
درخت سے اور بوسہ دیا اُنکے ہاتھ کا اور کہا اُسے یا عمر علک وامنتم ثم ومنت یا ابی واللہ من الکائنات تحفظہ والسائم تمسہ و
والملائکة مکنتہ والجن تورہ پھر بیان کیا اُس متصرف نے سب حال اپنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور سلمان ہو گیا و اقدی
نے بیان کیا ہے کہ جب نصیحت کی ہر قل نے اپنی قوم کو قسوں کے کیسے میں اور قسم طلب کی اُسے اُس رکی کہ نہ شکست اٹھاویں وہ
مجاہدین کے سب پس قسم کھائی اُنھوں نے پس آیا ہر قل اپنے لشکر میں اور بلند ہوئیں صلبان اور بڑھنے لگے کس اور رہبان اور
بلند ہوا شور و غل اہل کفر اور طغیان سے اور چلے اور آمادہ ہوئے وہ واسطے لڑائی کے پس سپہنوت سوار ہوئے ابو عبیدہ بن
الجراح رضی اللہ عنہ اور پھر ہر سردار مسلمانوں کا اپنی جگہ پر اور ظاہر کیا نشانہ اسے اسلام کو اور بلند کیا مسلمانوں نے اپنی
آوازوں کو ساتھ ذکر بادشاہ علام الغیوب کے اور کثرت سے پڑھتے تھے وہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ٹھہرے ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ اپنے لشکر میں اُس صورت اور وضع سے جس وضع سے پہلے دن آئے تھے اور ارشاد کیا انھوں نے ربیعہ بن عمر کو
اور یہ ابو عمر بن ربیعہ شاعر اور فصیح اور زبان دان تھے کہ نہیں بات کرتے تھے مگر ساتھ کلام آراستہ کے جیسا کہ ہم نے
پیشتر ذکر کیا ہے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ بلند کرو تم نیزہ ہاے اپنے دغا اور نصیحت کو بجانب دہماے مسلمین کے
اور رغبت دلاؤ تم مجاہدین کو جہاد دشمنان خدا و مشرکین پر پس بڑھے اور آئے ربیعہ آگے صفوں کے اور تھے وہ بلند آواز
کہ سنئے تھے اُن کی آواز کو نزدیک اور دُور کے لوگ پس کہا انھوں نے ایہا الناس الی شیء هذا المسئلة قاضی
للمحالة فہذا لا طیور الاسواح قد عولت علی افراق القاص الاشباح وقد اءتاخت الی بار نہا و اجابت

Admiral:

اور عقل پوری کر نیوالی صورتوں علم کی بڑا وقت تحقیق ہنہ دیکھا ہو حکمت اور اسرار پوشیدہ میں یا مگر ابر کوری اور سایہ مگر ابھی کا
جسوت چھا جائیگا صفحہ زمین پر تو خا ہر دوگا اور نگاہ جہان ہدایت کا زمین تماشہ سے پس بجائیکا اور دروگر گیا وہ چراغ تاریکی نازیکا
جو تاریک کر نیوالی جس اور ادراک کی ہو اور بلا ونگیک وہ صاحب پرلغ ہدایت کے لوگوں کو اپنے دین کی طرف واسطے توحید خالق کے
اور وہ صاحب شتر کو چشم کے ہونگے پس دور کرینگے وہ دیون اور مالک کو اور احاطت کرگی انکی زمین نرم اور پھاڑیں
جب بلند ہوگی پاکی اُنکے نور کی ہر موٹی اور زبون چیز پر اور جائیگی روح انکی بجانب عالم روحانی کے تو حکومت کرینگے بھانکے ایک
مرد لاغر جسم کہ دل نکلا روشن ہوگا ساتھ نور راستی کے مضبوط کرینگے یہ شخص اُنکے دین اور شریعت کو سختی ہوگی شام پر جب در
آدینگی وہ سختی اسپر ایک مرد سیاہ دور کر نیوالے ملک قہر سے سخت اور زبردست ہوگا اور دیدہ دل اس مرد کا کشادہ اور فراخ ہوگا
صورت انکی عدالت کرنا صفت انکی ہوگی اور باندی حق کی ہنر اُنکا ہوگا آرائش دیوگی اُنکو گورنگی اور تلوار انکی ورہ اُنکا ہوگا
اُنکے زمانے میں دور کجا ونگی دو تین اور بدل جائیگی اور نیست ہو جائیگی اکا سرہ اور دور کیے جائیگی وہ اور
وقت اس معاملہ کا وہی ہوگا کہ جب کھوا جائیگا یہ گھڑمین تصویرین حکمت کی گھیرنے والی امت کی ہین پس پاکی اور
خوشی ہو جو اس شخص کو جبکہ دل میں حکمت نے بہ مضبوطی قیام کیا ہو اور روشن ہوئے ہین چراغ حکمت کے اُسکی خالص
عقل میں اور پرومی کی ہو اُسے حق کی اور پچا ناہو اُسکو اور کنارہ اور خلاف کیا ہو اُسے باطل سے راوی نے بیان
کیا ہو کہ جب پڑھا فیضانوس نے اُس پیز کو بخشی میں تھا لائق ہوا اُسکو تعجب اور کہا اُسے عطا اُس سے جو شتم اُس
مکان کا تھا کہ ای پر مہربان تو اس حکمت کے باب میں کیا کہتا ہو اُسے کہا کہ ای بادشاہ نہیں قریب ہو امر کلام کروین
اُس حکمت میں جسکو علما اور حکمانے بنایا اور کہا ہو اور نہیں ہو پختہ ہین علوم مشکلاں اُس اور اک تک جو قائم کی گئی
ہو ساتھ روشنی عقل کے اور تحقیق میں جاتا اور دیکھتا ہوں لاکھ دولت ہر قل کی گذر گئی اور ستون اُسکی عزت کے
گر پڑے اور کھود ڈالا گیا تہہ اُسکے ملک کا زمین سورہ سے اور گیا ملک روم کا اس میں سے بجانب استنبول یعنی قسطنطنیہ
کے اور اسی حال سے آکا ہی اور خبر دی ہو مہر اس حکیم نے اپنی تصنیف کی ہوئی کتاب میں جسکا نام اُسے اسلام و سبھی
جو ہر حکمہ رکھتا تھا اور پھل سکے کلمات حکمت کا مضمون یہ ہے کہ تجل ہر ہوگا نور قیام کا جو پاک و صاف ہوگا فاران کے پہاڑوں سے
اور روشن ہونگے اذبان تاریک اُس نور کی حکمت سے اور روشن ہوگی تاریکی خیمے والے آسمان ناکہ اسکی کی بے بخت غم اور ادھب
اُس نور کے اور بلا ونگیک وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف ساتھ اچھے اور نرم ہلائیکے اور کھینچنے لگے انکی طرف ساتھ مہارون کی اور زمی
اور بلند ہونگے اور جائیگی وہ آسمانوں پر سختی ہوگی زمین ایلایا پر دبدبہ اُنکے صحابی اور ساتھی سے جو آریستہ ہونگے ساتھ حامل ہیبت کے
اور تاج دینے والے ہونگے ساتھ بزرگی کے مالک فتوحات زمین کے اور ذلیل کر نیوالے اُسکے سلاطین کے ہونگے عدل تر از و انکا
ہوگا اور مرقع لباس اُنکا ہوگا اُنکے زمانے میں اوندھی ہو جائیگی صلیب اور ویلین جو جائیگی تصویرین اور گھر ترسایان کے
اور ناپید ہو جائیگی گھمیں قربانی کی اور خوار و ذلیل ہونگے لوگ و محمود یہ کچے پن نجات ہوگی اُنکے حملہ اور دبدبہ سے مگر ساتھ

شہر کے دروازے پر تھا اور وہ لوگ مار دیکھتے تھے بادشاہ کے لشکر کی تاکہ روانہ کریں اسکو بچا نطاکیہ کے سپہ سالار اس غلہ کو
 معاذ بن جہل نے اور پھر وہ بچا نطاکیہ بنو الجراح رضی اللہ عنہ کے سپہ سالار اور خچرون اور غلہ کے سپہ سالار اور شور
 مسلمانوں کا ساتھ تھلیل اور تکبیر کے اور سنا بادشاہ نے شور مچا دین کا یہ بھی بچا نطاکیہ اپنے جاسوسوں کو واسطے لانے خبر کے پس
 نائب رہے جاسوس کچھ دیر اور لائے اس کے پاس خبر کو پس دشوار گذر بادشاہ پرے لینا مسلمانوں کا اس سدا کو چکر سکوانے لشکر کے
 واسطے اعتماد تھا اور کہا اسے اپنے بطارقہ سے کہ نہیں باقی رہی ہمارے اس قوم کے پیچ میں مگر لڑائی اور دیکھا اللہ تعالیٰ مدد
 اور یاری جسکو وہ چاہیگا پس حکم بچا نطاکیہ سے سرداران صاحب نشان اور بطارقہ اور ہرقلہ اور تیاہرہ اور ارمن کو ساختگی اور آماجگی
 کا اور سوار ہوا ہرقلہ اور آئے اسکی طرف فیلاطوس حاکم روم اور حاکم عرش اور حاکم قلعہ اسکبارس اور حاکم طرسوس اور
 مصیصہ اور نطاکیہ اور در اس اور ماہیہ اور اقصہ اور اتماسے قیساریہ اور فاغٹہ اور مارحہ کے واقظری رحہ اللہ نے بیان کیا پھر
 کہ آئے یوتخادر آخالیہ مرتب اور آراستہ کرتے تھے وہ صفوں کو بطور آراستگی لڑائی کے پس جب ٹھہرا ہر بادشاہ ساتھ اپنے
 لشکر کے اور ہر طریق سے اپنے ہمراہینوں کے اور قصد کیا انھوں نے حملے اور لڑائی کا واسطے مسلمانوں کے پس ارادہ کیا
 فیلاطوس ملک روم نے نزدیکی اور تقرب حاصل کرنے کا ہرقل سے سبب اپنے لڑنے کے عرب سے پس جھکا وہ اپنی کوہڑ
 زمین پر واسطے تعظیم بادشاہ کے اور کہا اسے کہ ای بادشاہ نہیں چھوڑا ہوں میں نے اپنی سلطنت کو اور آیا میں تیری خدمت
 میں دو سو فرسخ سے مگر بوجہ تیری تعظیم اور رضا جوئی مسیح کے اور جو حجاب اور بطارقہ وغیرہ تیرے سامنے ہیں وہ سب
 لڑ چکے اور کوشش کر چکے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ لڑنے کو نکلوں میں آجکے دن بجانب ان عرب کے اور سکین دون میں
 اپنے دل کو افسہ پہل راہ کیا بادشاہ نے اس امر کا کہ خوش کرے اس کے دل کو اور کہا اسے کہ ٹھہر تو اور لازم پکڑ اپنی جگہ اور
 نہ پھیلا تو دبدبہ ملک کو اس واسطے کہ تو مقدم ہی مجھ سے سلطنت میں اور چھوڑ تو اپنے سوا دوسرے کو اس کام کیو واسطے کہ نہیں
 پہونچا ہی حال اور مرتبہ عرب کا یہاں تک کہ قوہ ذات خود ان کے مقابلہ کو نکلے فیلاطوس نے کہا کہ کون دبدبہ ہمارے واسطے باقی رہا
 ساتھ ان عرب کے حالانکہ بیکار اور مہمل کر دیا پھر انھوں نے ہمارے کام کو اور ذلیل و خوار کیا پھر انھوں نے ہمارے نزدیک
 کو اور ہر جہاد سب چھوٹے بڑے پر فرض ہی اور بادشاہ اور بازاری آئین برابر ہیں آیا نہیں جانا تو نے ای بادشاہ سبات کو کہ جو شخص
 دیکھیگا طرف دنیا کے محبت کی آنکھ سے کھینچا اسکو تصد خواہش ہائے جسمانی کا بجانب تعلق محبت دنیا اور آماجگی اسکی
 آرائش کے پس جب وہ ایسا کر گیا اور آماجگی بدلی گندگی اور زیادتی جہل کی اس کے کنارہ سینہ پر سپان زر دیکھیگا یہ مطلب آخرت
 اور جو شخص دیکھیگا بجانب طاعت اور بندگی اپنے پروردگار کے ساتھ چھوڑ دینے تلاش خواہش ہائے جسمانی کے ترقی اور بلند
 حاصل کر گیا وہ طرف گھر دائرے پاک کے پیچ جاگے محبت کے اور جب جاگیگا قدیم ازلی سیلان تمہارے دل کو نکا جو چھپے ہوئے پر
 ہائے غفلت سے ہیں بجانب طلب ان چیزوں کے جو نیست اور خدوم ہوتی ہیں سلط اور غالب کر گیا ضعیف ترین گرد
 پس دور کر دینگے وہ تکیو تمہارے ملکوں اور گھروں سے اور نہیں ہو پھر مگر بسبب ہمیشہ رہنے تمہارے کے بچانہ

تاریکی کا ہوا اور جانا انتہائی زندگانی ہو جس کا سنا انھوں نے کلام اسکا کہا کہ ای بادشاہ نہیں جیت کی جو ہنسنے تیری سر غرض
کہ طلب کر میں ہم اس بزرگی کے جسکا انجام اور نہایت کا رولت اور غلبہ میں اس کے تلاش کرنا ہی تو ایسی کہ جو ہو چکا وہ کی بجانب
بھاگے اور دور کر لیں کو پس مترو اور ہتھیت کرنا امر حق اور درست کا اور ہلوگ تیرے تابع ہیں اور تیرے سامنے ہیں پس کہا فلیطانوس
نے اُسے کہ نہیں بزرگدہ اور اختیار کیا ہے میں نے تمہارے واسطے مگر اس چیز کو کہ اختیار کیا ہے میں اسکو اپنی ذات کی واسطے اور وہ
امر حق ہو اور اگر نہ موافقت کر دے تم میری عمر بچلا جاؤنگا میں تمہارا سوا کسی کے میں جان لیا ہوا اس مرکوکہ وہی راہ سلامتی اور بہتری کی
دنیا اور آخرت میں یہیں آیا خوش ہوتے ہیں دل تمہارے اس کلام پر پس کہا انھوں نے کہ ہاں فلیطانوس کہا میں شیار ہوا ہوں
پس جب ہوگی رات سوار ہوئے ہم اس طرح کہ کو باٹھو تھے ہیں گرو شکر کے اور نگہبانی کرتے ہیں ہم اسکی اور طلب کرتے ہیں عرب کو قوم نے کہا کہ ہم
کے نیچے اور متفرق اور جدا ہو گئے وہ لوگ اور لیا فلیطانوس نے اپنے مال و اسباب غیر کو اور قصہ کیا اُسے اس امر کا جو منہ بیان کیا ہی
واقعی رحمت اللہ نے بیان کیا کہ جو جب لادو کیا فلیطانوس نے جانیکا بجا بڑا شکر کر کے آئے یوقنا بھیجے ہوئے ہر قل بادشاہ کے چرن اور کیا انھوں
نے پیام کو اور ارادہ کیا کہ طے ہو گیا کہا اُسے فلیطانوس نے کہ تم کون ہو عجب بادشاہ سے انھوں نے کہا کہ میں یوقنا حاکم طلب کا ہوں فلیطانوس
نے کہا کہ کیونکہ چھوڑ دیا ہے تھے اپنے ملک کو اور غالب ہو گئے عربی سپہیں بیان کیا یوقنا نے سب سے گذشت اپنے قتلے اور مضور ہوئی اور میں
آگاہ کیا اسکو اپنے اسلام سے پس کہا فلیطانوس نے اُسے کہ بجا و خبر ہو چکی تھی کہ حاکم قلعہ حلب بھر گیا ہو دین عربیوں میں کہا اس سے یوقنا
نے کہ پہلے ایسا ہی ہوا تھا پھر رجوع کی بجانب بادشاہ اور اسکے دین کے پس کہا فلیطانوس نے کہ کیا حال ظاہر ہوا تھا انکو اس سے یوقنا نے
کہا کہ ای بادشاہ میں بھرا تھا اُنکے دین کی طرح جبکہ آگئی حاصل کی میں نے اُنکے حال پر اور ظاہر ہو گیا تھا مجھ کو اور پوشیدہ اُنکا اور
دیکھا تھا میں نے اُنکو کہ نہیں تعجب کرتے ہیں وہ باطل کی اور زمین میل اور کنارہ کرتے ہیں وہ حق سے اور زمین سوتے ہیں وہ رات کو سپہ
مجاہد اور ریاضت کے افہام کام کرتے ہیں بدون یاد کرنے اپنے پروردگار کے وادلاتے ہیں مظلوم کی ظالم سے اور سلوک اور نحواری
کرتے ہیں دولت مند اُنکے ساتھ اُنکے محتاجوں کے سردار اُنکے لباس عریان رہتے ہیں اور بزرگ و کم رتبہ اُنکے نزدیک امر حق میں رہتے ہیں
پس کہا اُسے فلیطانوس نے کہ ہر گاہ تم اُنکے جمید پر واقع ہو گئے تھے اور دیکھیں تھی تھے بزرگی اُنکی پس کس چیز نے باز رکھا انکو اس امر سے
کہ مقیم تم اُنکے بیچ میں یوقنا نے کہا کہ باز رکھا انکو اس امر سے محبت میرے دین اور محبت میری قوم نے اس واسطے کہ میں نے مدعا ہی بنالی
اُنکی فلیطانوس نے کہا کہ تحقیق نفوس پاک اور تعلیم چھپا کر نیوالی جسوقت دیکھتے ہیں امر حق کو کھینچتے ہیں انکو نفسی بجانب تلاش خالصت اور یہاں
بڑی زندگانی سے تائید ترقی کرتے ہیں وہ نفوس اور عقول علیٰ علمین کو راہی نے بیان کیا ہے کہ نکلے یوقنا فلیطانوس کے پاس سے اور تحقیق
در آیا اور مضبوط ہو گیا تھا اُنکے دل میں قول فلیطانوس کا اور کہا انھوں نے کہ قسم ہو خدا کی کہ نہیں کہی اُسے کوئی بات مگر یہ کہ لکھی گئی ہو
وہ بات کہ اُسے اسکے سینے پر اور کلام اسکا گواہی دیتا ہو ساتھ قبول کرنے اسکی عقل کے صحت دین سلام کو اور گزرتا یوقنا نے جالت
یہ آری کے اہل مرے تائید لکھی تاریکی رات کی بھر کوئی سبب گردانا انھوں نے جالت پوشیدگی کے اور اُسے فلیطانوس کے پاس چلایا اسکو
بہت سوار کی جیسا کہ منہ بیان کیا ہے پس جب ٹھہرے یوقنا سامنے اسکا اُسے فلیطانوس نے کہ ای یوقنا دیکھتے ہو تم کہ کس پردے نے

[illegible]

جاسوس ہیں ہمارے نزدیک اہل حلب سے جو داخل ہیں نہ داری میں اور میں آگاہ کرونگا انکو ساتھ اس حال کے اور خبر دیوینگے وہ ابو عبیدہ بن الجراح کو اس حال سے راوی نے بیان کیا ہو کہ اسی حال میں کہ یوقنا اور فلیطانوس اور ان کے ہمراہی سی لشکر میں تھے رات کے پردے میں کہ اسی وقت قصد کیا ایک مرد پر نے انکی طرف پس جب نزدیک آئے وہ مدد پر دیکھا انکو یوقنا نے اور وہ عمرو بن امیۃ الضمیری راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے پس سلام کیا انھوں نے یوقنا اور ان کے ہمراہیوں پر اور کہا کہ سر دار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بڑے خیر دے اللہ تعالیٰ انکو تمھارے دین کی طرف سے اور انھوں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا اُن سے حال حاکم رمہ اور بات حیت کا اپنی قوم سے اور اُس کے قصد اور ارادے کا اور خوشخبری دی ابو عبیدہ بن الجراح کو اس امر کی کہ کل فتح ہو جائیگا شہر انطاکیہ کا اگرچہ اللہ تعالیٰ نے اور دور ہو جائیگا رومی اُس سے واقف رہی رحمۃ اللہ نے بسلسلہ راویوں کے بیان کیا ہو کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے دیکھا تھا شب فتح انطاکیہ میں کہ گویا رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام کرتے ہیں اُن پر اور ارشاد فرماتے ہیں یا ایہا عبیدہ ان ابشر وضموا اللہ ورجمته غداً الفتح المدینۃ علی یلایک وان صاحب ہامۃ الکیوسۃ قد جہز من امرک مع یوقنا کن او کننا وھم بالقرب من حیث یشاء فتفتن الیھم باجائنا کام راوی نے بیان کیا ہو کہ یہاں رہوے ابو عبیدہ بن الجراح اور بیان کیا انھوں نے اپنے خواب کو خالد بن الولید سے اور صحابہ عمرو بن امیۃ الضمیری کو جیسا کہ بیان کیا ہے پس جب سنا فلیطانوس نے یہ حال کہنے اور تھمرانے لگا بدن ہلکا اور کہا انھوں نے کہ گواہی دیتا ہوں اس امر کی کہ یہی دین باندہ را اور وہ راہ راست ہی پھر معاودت کی انھوں نے اور گھوڑے و گم و لشکر بادشاہ کے گویا وہ نگاہ بانی کرتے تھے لشکر کی پس اسی حال میں کہ یوقنا جدا ہوئے تھے مع اپنے ساتھیوں کے فلیطانوس سے اور مضبوط کیا تھا انھوں نے اپنے ارادے کو جیسا کہ پہلے بیان کیا ہو کہ اسی وقت حاجب بادشاہ کا آیا سامنے ان کے اور مشعلیں اُس کے سامنے تھیں اور نکلا تھا وہ انطاکیہ سے اور آگے اُس کے ضرار بن الازور اور رافعہ بن زہر اور روسوقیری تھے اور میل کیا تھا بادشاہ نے اُن کے قتل پر اُس رات میں پس جب دیکھا انکو یوقنا نے کہا انھوں نے حاجب سے کہ کیا کام کر نکلا اور وہ کیا ہو بادشاہ نے اُن کے ساتھ حاجب نے کہا کہ میل کیا ہو اُس نے اُن کے قتل کا اور ڈالیا کل اُن کے سرور کو بجانب سلمانوں کے پس جب سنا یوقنا نے یہ حال نہ دیکھا ہو گیا دن انکی آنکھوں میں اور کہا انھوں نے کہ ای حاجب کیر توجا تہا ہی اس امر کو کہ کل لڑائی واقع ہو نیوالی ہی ہمارے اور عرب کے بیچ میں پس جب مار ڈالو گے تم ان لوگوں کو اور پھینکو گے اُن کے سر و کوعب کی طرف پس نہا ویوینگے وہ ہم میں سے کسی کو مگر یہ کہ مار ڈالینگے وہ اُس کو پس ڈرتو اللہ کو اور نہ جلدی کہ تو اور پھر تو بادشاہ کو اُن کے معاملے میں اور چھوڑ دے تو انکو میرے پاس یہاں تک کہ دیکھے تو کہ کس چیز کی طرف بازگشت ہوتی ہی ہمارے اور اُن کے معاملہ کی پس چھوڑ دیا حاجب نے قیدیوں کو نزدیک یوقنا کے اور گیا وہ بادشاہ کے پاس تنہا اور بات حیت کی اُس کے ساتھ اُن کے مقدمہ میں بادشاہ نے کہا کہ چھوڑ دے تو انکو مستحق کے ہاتھ میں پس پھر حاجب یوقنا کے پاس ساتھ پیام بادشاہ کے اور کہا کہ تم تجھ کو رکھو انکو کہ تمھیں ہمت ہو انکی حفاظت کے پس لیا انکو یوقنا نے اور لے گیا انکو اپنے خیمے میں اور دشوار گزار اُن پر مکان اُنکا انطاکیہ سے اس واسطے کہ یوقنا نے قصد کیا تھا اُن کے سبب مالک بن جابر کا پس جب آئے وہ یوقنا نے دیکھا

وہ چھپائے ہوئے تھے اپنے تین بیٹے ہتھیاروں کے ایک جگہ انہیں جمعیت میں کہ سوائے ان کے اور کوئی ساتھ نہ تھا پس جب پہلے حملہ کیا
 خالد بن ولید نے ساتھ لشکر حنف کے اور سمیت کی انکی سعید بن زید بن عمر بن نفیل العدوی نے اور حملہ کیا بعد ان کے ربیعہ بن ہبیرہ نے اور حملہ کیا
 بعد ان کے میسرہ بن سروق العیسیٰ نے اور حملہ کیا بعد ان کے عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے اور حملہ کیا بعد ان کے ذوالکلاع الحمیری
 نے اور حملہ کیا بعد ان کے فضل بن عباس بن عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور حملہ کیا بعد ان کے مالک شمر غنی نے اور حملہ کیا بعد ان کے
 عمرو بن حداد بن زید نے اور حملہ کیا بعد ان کے ابو عبیدہ بن الجراح نے ساتھ باقی لشکر کے رضی اللہ عنہم اجمعین اور ڈھانچ لیا لوگوں
 نے بسبب کثرت کے بعض کو پس ملگئی لڑائی حملہ کیا یوقنا اور ان کے عزیزوں بچانوں نے اور حملہ کیا ضرار بن الازور اور ان کے ساتھیوں
 نے پس اسلئے اللہ کے تعالیٰ نیکو کاری ضرار بن الازور کی کہ وہ اپنے اُمنوں نے تلوار کو حق اُسکا اور لیا تھا اپنے غرض کو رو مینے اور
 جب مار ڈالتے تھے وہ کسی رومی کو پکارتے تھے واثرات ضرار اور تھا قصداً نکا واسلئے لشکر عرب منتصرہ کے اور مسلمان ہر ایک کے
 نہیں جلا ہوتے تھے اُن سے اور رفاعہ زبیر الحمیری نصیحت کرتے تھے اور شجاعت دلاتے تھے اور کہتے تھے اچھا وادایا کہ ان تفسلوا وعلماوان اُمن
 لی نہ جفت قصور ہا اشرقت حور ہا دسج ولانکھا وتجلی دیا تھا پھر لپکار اُمنوں نے یا فتیان العرب بایکہ یو غب وفی تو ویرا احو
 یجعل بذل نفسہ المہور ویدعوساً فی النحان من یحبان یقوم مع الولدان من یذعینما قال الدیان مکین علی رافق خضرہ عبقری
 حسان ایکہ یوافی ہمتہ من شہد بدلی جنین پس اسی حال میں کہ ضرار بن الازور حملہ کرتے تھے دشمنوں میں اور چکھاتے تھے اُنکو
 شراب تباہی کی کہ دفعۃً ملاتی ہوئے وہ ایک سوار سے جو توڑتا اور پریشان کرتا تھا لشکروں کو اور وہ چلا کر کہتا تھا واثرات ضرار پس
 بہ تامل نظر دیکھا ضرار نے اُس سوار کو تو وہ اُنکی بہن خولہ تھیں پس کہا اُن سے کہ واسلئے اللہ کے ہونیکو کاری تمھاری ایسی ضروری میں ہم ہی
 خدا کی تمھارا بھائی ضرار ہوں پس توجہ ہو میں خولہ اور سلام کیا اُتیر اور کلام ڈالنا چاہا اُنکی طرف سے کیا ضرار نے اُن سے کہ الگ رہو تم مجھے اسواسلئے
 مار ڈالنا ان کافروں کا بہتر اور بزرگ ہر بات جیت سے ایسی میری مان کی ملاوتم اپنی باگ کو میری باگ سے اور اپنے نیزے کو میرے
 نیزے سے اور جہاد کو سشش کہ وہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں پس اگر مر گیا ایک ہم میں سے تو ملیگا اُسکو دوسرا قیامت کے
 دن نزدیک حوض سید البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راوی نے بیان کیا ہے کہ اسی حال میں کہ ضرار بن الازور کلام کرتے تھے اپنی
 بہن سے کہ دفعۃً لشکر رومیوں کا اپنے پیچھے کو پھرا اور گردہ اُنکے بھاگ گئے اور باعث اُسکے فلیطانوس حاکم رومہ ہوئے اسواسلئے
 کہ جب دیکھا اُمنوں نے لڑائی کو پھرا کیا ہوا اُسے آگ کو اور اونچی ہوئی ہیں چنگاریاں اُسکی حملہ کیا اُمنوں نے سح اپنے ساتھیوں کے اور قابض
 ہو گئے بالیس پر اور وہ اُسکو ہر قل بادشاہ جانتے تھے اور پکار کر کہا پکارنے والے نے کہ کپڑا لیا ہر قل کو اُسکے دشمن حاکم رومہ نے
 پس پیٹھ پھیری رومیوں نے اور میل کیا اُمنوں نے بجانب فرار کے اور قتل عظیم کیا مسلمانوں نے اُنہیں کہ نہیں مارے
 گئے تھے رومی اُسقدر مگر اجنادین اور یرموک میں اور مار گئے منتصرہ سے قریب بارہ ہزار کے اور تلاش کیا
 مسلمانوں نے جملہ بن الایم اور اُسکے بیٹے ایہم کو پس نہ دیکھا کوئی اثر و نشان اُسکا اور نہ پائی کچھ خبر اُنکی راوی نے
 بیان کیا ہے کہ بھاگ گئے وہ دونوں اور پھر لوگ لے قوم کے بجانب دریائے اور سوار ہوئے ہر قل بادشاہ کی کشتیوں کو ورجلان منتصرہ کے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

یر نہ جانوین مسیح کو ایسا مردہ کہ نہ اٹھ کھڑا ہو ورنہ جانوین مریم کو زنا کر نیوالی ورنہ رکھو نہیں بچ میں خون حیض ہو ورنہ کو ورنہ
 بھادو نہیں قدیون کنیسیہ ماسر جس کو ورنہ بیاہ کر ورنہ ساتھ یہودیہ حائضہ کے پھانٹک کہ نہ پاک ہو نہیں کبھی ورنہ دھوؤن میں اپنے
 پڑون کو جبکہ کی صبح کو ورنہ کھو ڈالون میں کنائس اور دیرون کو اور قبول کرون عیدون اور جماعت کو ورنہ عبادت کرون غنیمت
 کی اور الکار کرو نہیں ناموس کا ورنہ کھاؤن میں اونٹ کے گوشت کو عید شعاثین میں ورنہ روزہ رکھو نہیں رمضان کا بجالست
 پیاس کے ورنہ کھاؤ نہیں اونٹ کے گوشت کو بحالت پکڑنے کے دانت سے ورنہ نماز پڑھو میں یہود کے کپڑ ورنہ کھو کون میں
 جیسے بنایو اے چمڑون کے تھے اگر غدر اور بیوفائی کرو نہیں تمھارے اور تمھارے ہمراہیوں کے ساتھ اور واقع ہوا داخل
 ہونا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا انطاکیہ میں اور انکے سامنے وہ نشان تھا جو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ انکے واسطے
 بنایا تھا اور دائیں جانب انکے خالد بن الولید اور بائیں جانب سیرہ بن مسروق تھے اور قاری پڑھتا تھا سورۃ فتح کو انکے سامنے
 اور پابرجا جاتے تھے تا انیکہ پہنچے وہ باب خان تک پس اترے دہان اور بنایا اسکی جگہ پر ایک مسجد کو کہ اب تک کہی اور پہچانی
 جاتی ہو اور لیا سولی پر چڑھایا وہاں کے حاکم کو پس ہانکے والی نے صلیب کو پس مار ڈالا ابو عبیدہ بن الجراح نے اسکو سیرہ بن
 مسروق بن عمرو الخزاعی نے بیان کیا ہو کہ دیکھا ہم نے بجا مہاجر کے پالک و صاف اور بہت پانی اور اچھی چیزون کے پس نہیں تھا
 کوئی مسلمان مگر یہ کہ خوش اور پاک معلوم ہوا شہر اسکو اور دوست رکھا ہم نے اس امر کو کہ اگر ٹھہرتے ہم اس میں ایک مہینہ تو ان
 حاصل کرتے ہم اپنی مشقتون سے پس نہیں چھوڑا ہو ابو عبیدہ بن الجراح نے وہاں ٹھہرنے کو مگر میں دن بھر لکھا انھون نے ایک
 خط فتح کا بنام عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اس عبارت سے یسہ اللہ الرحمن الرحیم ثم ابی عبیدہ و عامر بن العجراح
 سلام علیک فانی احمد اللہ الذی کالہ الاھو علی اما سر قنا من الفتح والنیمة والنصر علیک یا امیر المؤمنین ان اللہ قد فتح علی المسلمین
 کہ سب النصارینة و مدینة الطاعة الحظی انطاکیہ وقتلت والیہا و کسرت عساکر ہم و نصرنا اللہ علیہم و ہرب ہر قل فی ہجر ہی اکبہ
 وافی لم اقم بها طیبہا وانی خشیت علی المسلمین ان یوافقہم حسن ہواھا و ان یغلب حب الدنیا علی قلوبہم فیقطعہم
 ذلک عن طاعة ربہم وانی معول علی المیسر الی حلب لنا منتظر امرک فان امرتنی ان اسیر الی آخر الدروب فغلب و ان امرتنی بالبقاء
 اقمت و اعلم یا امیر المؤمنین ان العرب اطعام قد نظرو الی نساء الروم و بناتہم قد عتہم انفسہم الی التذویج فمقتہم من ذلک و الی
 اخشی علیہم الفتنة الا من عصمة اللہ و شرہ صدرہ لا فحل امرک و سلام علیک و علی المسلمین و رحمة اللہ بھم لیسنا خط انھون نے
 اور مہر کی اسپر اور کہا کہ ای گروہ مسلمانوں نے کون شخص تم میں کالیجا و گا اس خط کو پاس میر المؤمنین کے پس جلد ہی کے ساتھ منظوری
 کی زید بن وہب غلام عمرو بن سعید نے اور کہا انھون نے کہ ای سردار میں پہونچاؤنگا اسکو اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے یہ کہ ابو عبیدہ
 بن الجراح نے کہ ای زید تم مختار اپنے کام کے نہیں ہو بلکہ تم مملوک ہو پس ہر گاہ تمھارا ارادہ جائیکہ ہو تو پوچھو تم اپنے مالک سے
 کہ اجازت دیون وہ کہو اس امر کی پس جلدی گئے زید اپنے مالک عمرو کے پاس ورجعے انکے سر پر اور بوسہ لیا سر کا پس زید رکھا انکو کلام سے
 عمر و نے اور سبب اسکا یہ تھا کہ عمر و دیر پہنچا گئے تھے اور ہمیں مالک تھے وہ دنیا کی چیزوں سے مگر ایک تلوار اور ایک نیزہ اور ایک اونٹ

عمر نے کہا خوش رکھے اللہ تمکو ساتھ نیکی کے کیا خوش خبری ہو تمہارے پاس کہا میں نے یہ خط تمہارے حامل ابو عبیدہ کا ہو
 خبر دیتے ہیں وہ تمکو اس مر کی کہ اللہ تعالیٰ نے فتح کیا انہیں انطاکیہ کو جس جب مساحضرت عمر نے ذکر انطاکیہ اور اسکی فتح کا اگر پڑے وہ واسطے
 اللہ کے جماعت سجدے کے درآخا لیکر رگڑتے تھے اپنے منہ کو ٹٹی میں پھراٹھایا انھوں نے اپنے سر کو اور خاک آلودہ ہو گیا تھا انھوں
 انکا اور ڈاڑھی انکی اور وہ کہتے تھے اللھم لاک الحمد والشکر علی نعمتک الی الخ پھر کہا انھوں نے لاؤ تم خط کو رحمت کرے اللہ تعالیٰ
 تمہیں پس پیر دیکھا میں نے خط انکو پس جب پڑھا انھوں نے مضمون خط کو روئے پس کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ کس چیز سے ہو رہا
 تمہارا حضرت عمر نے کہا اس چیز سے جو کیا ابو عبیدہ نے ساتھ مسلمانوں کے تحقیق نفس بڑا حکم کر نیوالا ہو پیر الی کا پھر دیا حضرت علی کو
 پس پڑھا انھوں نے اسکو اتنا تک زید بن وہب نے بیان کیا کہ پھر دیکھا میں نے حضرت عمر کو بعد اسکا کہ سکون ہوا انکو روئے
 سے زیادہ ہوئی خوشی انکی پھر متوجہ ہوئے وہ میری طرف اور کہا کہ امی زید اگر پھر جاؤ تم اور نفع حاصل کرو تم روغن زیتون اور
 انخیر اور انکو رانطاکیہ کے کھانے سے پس شکر کرو تم اللہ تعالیٰ کا پس کہا میں نے یا امیر المومنین یہ ایام میوہ جات کے
 نہیں ہیں پھر بیٹھے حضرت عمر زین پر اور منگایا ووات اور کاغذ کو اور خط لکھا ابو عبیدہ بن الجراح کو اس عبارت سے
 بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ عمر الی عاملہ بالشام سلام علیک فانی حملہ اللہ الذی لا الہ الا هو واصلی علی بیہ و شکریہ
 علی ما وہب من النص لمسلمین وجعل العاقبة للمتقین ولیمیزن عینا لطیفاً واما قولک انک لم تقسم بانطاکیہ بطبیحہ فان اللہ
 عز وجل المحرم الطیبات علی المتقین الذین یعملون الصالحات فقال فی کتابہ یا ایہا الرسل کلو من الطیبات واعلموا ان اللہ
 الی ما یعملون علم کان یحب علیک ان تویر المسلمین من تعہم وقد علم یعدون فی مطلعہم ویویمون الا بلدان بما قد نصت فی
 قتال من کفر باللہ واما قولک انک منتظر منی الذی صرک ان تدخل الدس وبخلت العد وفانک شہاد
 واذا غائب وقد یولی لشاہد ما لو یولی الغائب وانت بحضرتہ عدوک وعیونک یا تیاک بالاجبار فی کل وقت فان شہاد
 ان دخولک الی الدس وبالمسلمین صواب فانبت الیہم السلام یا واصل معہم اے بلاد ہم وضیق علیہم السلام وادب معہم
 من یدل بہم علی الطریق من تہق بہ من المتقین لا وان طلبوا امنک الصلح فصالحهم داوون بما تقدم واما قولک ان العرب
 ابصرت نساء الروم وبناتہم فرغیت فی التودیع فمن احب ذلک فذعلہ ان لہ لیکن لہ اهل یا یحجاز من ومن امراد ان
 یشتری الاماء فذعلہ فذلک انصون لہم وجہم والسلام علیک وعلی من معک ورحمۃ اللہ وبوکاتہ اور لپیٹا
 خط کو اور ثبت کیا اسپر مہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور دیدیا زید بن وہب کو اور کہا اُسے
 روانہ ہو تم اسکو لیکر رحمت کرے اللہ پیر اور شریک کرو تم عمر کو اپنے ثواب میں پس لیا زید بن وہب
 نے خط کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے اور قصداً انھوں نے چلنے کا پس متوجہ ہوئے
 انکی طرف حضرت عمر اور کہا کہ تمہو تم اپنی روشن یک نرم یہ اسے زید تا انیکہ توشہ دین تم کو عمر
 اپنے کھانے سے پھر حضرت عمر نے بٹھایا اپنے اونٹ کو اور نکالا انھوں نے زید کے واسطے

[illegible]

پھر عادیہ کیا مسلمانوں پر اسکے پڑھنے کا آئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بذات خود مسلمانوں پر اور کہا کہ اگر وہ مسلمانوں کے
 تحقیق امیر المؤمنین نے چھوڑ دیا ہو معاملہ داخل ہونے ان پہاڑوں کے دروہین مجبور اور کہا ہوا اٹھنوں نے کہ تم حاضر اور دیکھنے والے
 اور میں پوشیدہ اور دور ہوں اور میں نہیں کرتا ہوں کسی چیز کو مگر تمہاری راے سے پس کیا مشورہ دیتے ہو تم رحمت کرے اللہ تمہیں
 چپ رہے مسلمان اور کچھ جواب نہیں دیا انکو پس عادیہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے کلام کو اور کہا کہ اگر وہ مسلمانوں کے
 اس شام کا اللہ تعالیٰ نے تمکو مالک کر دیا اور باہر کر دیا تمہارے دشمنو کو اُس سے ساقطت اور جزاری کے اور دارش کر دیا تمکو اللہ تعالیٰ نے
 انکی زمین اور گھروں اور مالوں کا جیسا کہ وعدہ فرمایا تھا ہے اللہ اور اُس کے رسول نے پس کیا مشورہ دیتے ہو تم اس امین
 آیا داخل ہو گے تم ان دروہین بجا بنائے دشمنو کے پس سکوت کیا لوگوں نے اور کچھ جواب نہیں دیا پھر عادیہ کیا ابو عبیدہ بن
 الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے کلام کو تیسری مرتبہ اور کہا کہ یہ کیا خاموشی ہو آیا بدولی لاحق ہوئی ہو تمکو بعد شجاعت کے یا کاہلی ہو
 بعد خوشی کے یا اکتفا کیا ہو تم نے کارہائے نیک سے آیا نہیں باقی رہیں تمہیں بڑا میان اور نیکیاں تمہاری بہت نہیں تمہیں کوئی
 گناہ اور بڑائی پس خواہش اللہ غالب اور بزرگ کی تو ہو میں خواہش کو تم اُسکی طرف اور سوال کرو تم اُس سے اس امر کا کہ
 اعانت کرے وہ تمہاری جہاد پر کہ یہ امر ستر ہو تمہارے واسطے دنیا اور اُس چیز سے جو دنیا میں ہی پس سبکے پہلے جواب دیا انکو ہر
 بن سروق ایسی نے اور کہا کہ اس سردار ہم نہیں چپ رہے بسبب کسی خوف کے جو لاحق ہو ہو گیا بسبب کسی بے صبری کے
 کہ چھپا لیا ہو ہو مکہ بعض ہیں بلکہ دیکھتے تھے بعض کو اور جان لو تم اس سردار اس امر کو کہ ہمارے واسطے کوئی سوداگری نہیں ہو اور
 نہ کوئی کام سوائے جہاد کے واسطے دشمنان خدا کے اور طلب کرنے اُس چیز کے جو اللہ کے نزدیک ہو اور ہم تمہارے سامنے
 ہیں پس جس کام کا تم حکم کر دو گے ہم اُسکو کرینگے پس تمہارا حکم دینا ہو اور ہمارا کام اطاعت کرنا واسطے اللہ تعالیٰ اور واسطے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور واسطے سردار کے ہو آیا نہیں ہو یہ امر کہ میں نہیں مالک ہوں مگر اپنی جان کا پس منوجہ کو تم
 مجکو جہان کہیں چاہو کہ پاؤ گے تم فرمانبرداری کرینا لا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اگر وہ مسلمانوں کے جس کسی کی کوئی راے ہو
 اور موجود ہو اسکے پاس کوئی مشورہ پس بیان کرے وہ اُسکو اور ظاہر کرے اُس امر کو جو اُسکی راے ہو پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ
 عنہ نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہ قسم خدا کی کہ پھر جانا ہمارا طلب اور تلاش قوم سے سستی اور عاجزی ہو ہو ہمارے
 سہراش ہی ہمارے دین پر و طلب اور تلاش کرنا دشمنو کا مال غنیمت اور تائید ہو اور جس امر کا میں تمکو مشورہ دیتا ہوں ای مردا میں
 وہ یہ ہو کہ جو تم لشکر کو مہکائی اور درے کی طرف ان دروہینے پس امر باعث صنف اور سستی دشمن کے دل کا ہو گا اور ٹھنڈی ہوگی
 اسکے سبب اٹھیں مسلمانوں کی پس علم خیر دی انکو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور کہا اٹھنوں نے کیا اباسیلیمان میں یہنا سبکے کھتا ہوں
 کہ بناؤں میں ایک نشان واسطے سروق ایسی کے اور دروہینو کو دشمن انکو اور انکے ساتھ میں کے لوگ ہوں اسواسطہ کہ میں اٹھیں نے
 جلدی کی ہر اس راے میں اور مشورہ دیا ہو اٹھنوں اُسکا پس آوین وہ دروہین اور غارت و زناخت کر رہے ان مقام پر جو
 نزدیک ہیں دشمن کے شہروں اور پھر آوین ہمارے پاس اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے ساتھ انکی حال شہروں کے پس کل کرینگے ہم موافق اسکے خالد بن الولید

تائیکہ غلام اسکو سامنے بیرو کے پاس کھائے بیسرو نے کاس گبر کا کیا حال ہو اور کہاں سے تم اسکو لائے ہو پس کہا اٹھو
 کہ اے سردار میں نے سبقت کی تھی اپنے ساتھ نہ چلے میں میں دیکھا میں نے ایک شخص کو کہ ظاہر ہوتا تھا وہ کبھی اور جھپٹاتا تھا
 کبھی پس جلدی کیا میں اُسکی طرف پس وہی شخص تھا میں نے اسکو پکڑا پس بلایا بیسرو بن مسروق نے ایک مرد کو معاہدین سے جو اُنکے ساتھ
 تھے جب آیا وہ معاہدی کا بیسرو نے کہ سوال کرو اس گبر سے کہ کیا خبر ہو اُسکے نزدیک خبر دمیون سے پس متوجہ ہوا معاہدی کو اُنکی
 سوال کرتا تھا وہ رومی سے اور زیادہ کیا معاہدی نے اُسکے ساتھ کلام کو اور لوگ چپ تھے پس جب طول دیا معاہدی نے
 گفتگو کو سافذ رومی کے کہا اُس سے بیسرو بن مسروق نے کہ سختی ہو چھپو یہ گبر کیا کتا ہے معاہدی نے کہا کہ اے سردار یہ کتا ہے کہ جب پاشا
 در آیا اور سوار ہوا دریا میں قصد کیا اُسے تسلط ظنیہ کا مع اپنے گھر والوں کے اور قصد کیا اُسکے پاس کے بھاگے ہوئے
 رومی اور سواے اُنکے اور وں نے ہر جگہ سے اور خبر ہو چکی بادشاہ کو یہ کہ انطاکیہ فتح ہو گئی اذروئے صلح کے اور مارا گیا حاکم اُسکا
 سولی پر پس شوار گندرابادشاہ پر یہ امر اور رویا اور کہا اُسے السلام علیک یا ارمق سورۃ الیوم النقیۃ پھر یکجا
 اُسے اپنے بطارقہ اور حجاب کو او کہ امین ڈرتا ہوں عرب سے اس امر کو کہ داخل ہو میں وہ ہماری تلاش کو بجانب درون کے
 پھر تیار اور آمادہ کیا بادشاہ نے ایک لشکر تیس ہزار کا ہر اہی میں بطریق کے کہ حفاظت کرتے ہیں وہ اُسکی واسطے درون کے
 پس کہا بیسرو نے معاہدی سے کہ ہمارے اُنکے بیچ میں کس قدر فاصلہ ہے معاہدی نے کہا کہ یہ رومی بیان کرتا ہے کہ تمہارے اور اُنکے
 بیچ میں دو فرسخ ہیں راوی نے بیان کیا ہے کہ جب بیسرو نے یہ حال جھکا لیا اٹھو نے سر کو بجانب زمین کے درانجا لیا
 زمین پھرتے تھے وہ کسی جواب کو اور زمین آغاز کرتے تھے بات چیت کو پس کہا اُسے ایک مرد نے قوم سم سے جنکا نام عبد اللہ بن
 حلاقہ سمی تھا اور وہ دلیلان اور بہادران سلیم سے تھے اور اُنکے پاس ایک عمود لوہے کا تھا کہ اُس سے لڑتے تھے لڑائی میں اور اُٹھائے
 تھے وہ سوا اُسکے اور تھے وہ نرم اور مہربان لوگوں میں پس اٹھو نے بیسرو سے کہا کہ کیا ہوا ہے مجھ کو میں دیکھتا ہوں تمکو اے سردار
 سر جھکائے ہوئے بجانب زمین کے مثل سر جھکائے گھوڑے کے آواز گام سے حالانکہ ایک مردم میں کالڑیکا ایک نزار رومی سے پس کہا
 بیسرو نے کہ قسم یہ خدا کی یا عبد اللہ کہ میں سر جھکا یا میں نے اذروئے خوف اور بے صبری کے لیکن ڈرتا ہوں میں مسلمانوں اس امر کو کہ
 مبتلاے بلا و مصیبت ہو میں میرے نشان کے بچے اور وہ پہلا نشان ہے کہ داخل ہوا ہے دروین میں بلامت اور سرزنش کرینگا پھر
 عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور جوچراہس ہو چکا گیا ہے وہ اپنی رعیت سے پس کہا مسلمانوں نے کہ قسم یہ خدا کی کہ میں پروا کرتے ہیں ہم
 موت کی اور زمین اندیشہ کرتے ہیں ہم درگزر سے میں اسواسطیکہ میں بیچہ الاهی اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں اور جو شخص
 جانتا ہے اس امر کو کہ وہ جائے قالا ہے اس دنیا کے گھر سے بجانب گھر آخرت کے پس زمین پروا کرے گا وہ اُس چیز کی جو بیوہ بچکی
 اُسکی طرف کافروں سے پھر کہا بیسرو نے کہ اے لوگو کیا مناسب کہتے ہو تم اس امر کو کہ ہم بلاتی ہوں اور بھڑن اُسے اپنی ایسا جگر
 یا جلیں ہم بجانب اُنکے پس کہا مسلمانوں نے کہ پوچھو تم اس گبر سے کہ اگر ہووے یہ جگہ ہمارے لیے زیادہ کشادہ قوم کی جگہ ہے
 تو بھڑن ہم پس پوچھا معاہدی نے گبر سے پس کہا اُسے کہ میں بعد غور یہ کے کوئی جگہ زیادہ کشادہ ہے مروج سے پس اگر قصد کیا ہے

تھو پس غور کرو تم قید ہو جائے گے تاکہ لیجاوین ہم ٹکڑے بجانب ہرقل بادشاہ کے پس حکم کرے وہ تمہارے بار میں جس حکم کا وہ ارادہ کرے
 پس نکلا بجانب اُس منصرفہ کے ابو الہول و اس ورنے ہاتھ میں نشان تھا کہ جنبش دیتے تھے اور کہا اُنھوں نے کہ سچا ہی تو اپنے
 کلام میں کہ ظالم کو ہمیشہ روکنا ہی ظلم اُسکا اور یتیم کرنا کہ ڈالین ہولوگ اپنے ہاتھوں کو تمہاری طرف تاکہ باقی رکھو تم تھو پس اس وقت میں
 تو ہی ظالم ہی بسبب اپنے کلام کے جبکہ کلام کیا تو نے بدوں ہمارے آزمائیں گے اپنی طرف سے اور میں ایک غلام ہوں غلامان عرب سے
 کہ میرے واسطے رستہ والوں کے نزدیک کوئی مرتبہ نہیں ہے پس نزدیک ہو تو مجھے تاکہ ڈال دو میں تجھ کو میں ہر حالت میں پیش کے تیرے
 خون میں پھر واس نے اُنکے کیا نیزے کو اور نشان اُنکے ہاتھ میں تھا اور نیزہ مارا اُسکے پس گرا دیا اُسکو گھوڑے سے بحالت مردگی کے
 پس جب وہ گرا مردہ ہو کر خوش ہوے ابو الہول اپنی نیکو کاری سے اور جنبش دی اُنھوں نے اپنے نیزے کو اور کہا اُنھوں نے
 اللہ اکبر اللہ البرحم اللہ و نصر پھر گرا دیا اُنھوں نے ساتھ اپنے چھوٹے نیزے اور ظاہر کیا اور چکا یا اپنے نشان کو پس دیکھا رومیوں نے
 بجانب ابو الہول کے کہ مار ڈالا اُنھوں نے اُنکے ساتھی کو اور خشتناک ہوے وہ اس حال سے پس نکلا بجانب ابو الہول کے دوسرا شخص گرا زمین سے
 پس میں چھوڑا اسل ابو الہول نے اُسکو کہ نزدیک آوے وہ تاہنیکہ نیزہ مارا اُسکے سینے میں پس مار ڈالا اُسکو پس ڈرایا رومیوں کو ابو الہول کے
 کام نے اور دیکھا اُنھوں نے ابو الہول کو اور کہا اُنھوں نے کہ یہ شخص ایک غلام ہے غلامان عرب سے کہ کوئی ہے اُس نے ہمارے ساتھ وہ خیر جو ہم
 دیکھتے ہو پس کیونکہ وہ گاحال ساتھ اُنکے رئیسوں اور بہادروں کے پس نہیں دلیری کی کسی رومی نے اس کے مقابلے میں نکلنے کی
 پس اُس وقت حملہ کیا اُنہیں ابو الہول نے ساتھ نشان کے اور تھے وہ چاہا یہ وہ پس مار ڈالا اُنھوں نے ایک کو فوج قلب سے اور پھر سے
 وہ پس اُس وقت سزائے کی بعض رومیوں نے بعض کو اور قصد کیا اُنھوں نے حملہ کا مسلمانوں پر اور مسلمانوں نے بھی تعجب کیا اس کے کام سے
 پس اسی حال میں کہ اس پھر تھے دونوں صفوں کے پیچ اور پکارتے تھے لڑنے والے کو اور ڈراتے تھے اور ڈکارتے تھے وہ مثل شیر
 کے کہ دفعۃً حملہ کیا اُنہیں ایک صلیب والے نے رومیوں سے جس کے پیچے دس ہزار رومی تھے اور ناگہان ہجوم کیا اُنھوں نے
 اس پر ساتھ لشکر کے اور دیکھا مسلمانوں نے بجانب مشرکین کے کہ حملہ کیا اُنھوں نے اُنکے ساتھی پس پکارا یسروہن سروق نے
 مسلمانوں کو محملاً محملاً پس حملہ کیا مسلمانوں نے مشرکین پر اور ملے قوم یسروہن سروق نے بیان کیا ہے واسطے اللہ تعالیٰ کے
 تھی نیکو کاری غلاموں کی کہ سخت لڑائی لڑے وہ اور چھوڑ دیا اُنھوں نے اسل ابو الہول کو عین ہلاکی سے اور ساتھ لیا اُنھوں نے اس کو
 بجانب لڑائی مشرکین کے اور کہتے تھے تھے محض عبید اللہ و ذرنا مثل الحریقی فی اللہ قتل من کفر باللہ راوی نے بیان کیا ہے کہ براہجاری ہی
 تھیں لڑائی دن اُنکے لڑنے کے بلا فصل کہ نہیں جدا ہوا بعض انہیں کا بعض سے تاہنیکہ ٹھکرائے میان آسمانیں گرم اور تیرہویں لڑائی اور
 سخت ہوئی مار دھاوا اور یہ چینی مسلمان تھیں رکھنے والے تھے ساتھ تائید خدا کے اور کافر یقین رکھنے والے تھے ساتھ خرابی اور خواری کے
 در جدا ہوے دو خون شکر ماندگی سخت اور لڑائی سے اور مار گئے مشرکین سے بہت لوگ اور گرفتار ہوے مسلمانوں سے دس آدمی اور
 ہ علین طفیل اور راشد بن تہیر اور مالک بن حاتم اور سالم بن مفرج اور دارم بن صابر اور عون بن قارب و مشرک حسان اور مفرج
 بن ماعلم و رہا بن مرہ اور عدی بن شہاب تھے اور مار گئے پچاس مرنوئے اُنکے حرث بن یزید و سم بن جابر و عبد اللہ بن حسان و

اپنی رائے کے بحال اور دمیون نے ہجوم کیا تھا انہیں اور مین سستی کرتے تھے وہ مسلمانوں کی لڑائی میں اور ابوالمول جہاد اور کوشش کرتے تھے
 تھا اور باز کہتے تھے اپنے ساتھیوں سے جب حمایت کیا تھا مسلمانوں پر کوئی گروہ مارتے تھے ابوالمول ایک وار تلواری کا انہیں ادا نہ پائیں کرتے تھے
 انہیں اور مسلمانین نے انکو کہ انشاء رب رب کے پڑھتے تھے پس پکارا میں نے کہ اے واس تمھارے پیچھے کیا ہو اور تم کہاں تھے کہ تحقیق ریح آگین ہوئے
 ہیں لوگ اور سردار میسر بن مسروق تمھارے سبب سے پس کہا انھوں نے کہ اے بھائی نہیں تمھارے مگر سخت لڑائی میں اور گرفتار
 ہو گیا اور نا امید ہو گیا تھا میں اپنی جان سے یہاں تک کہ چھڑا یا بجو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور یہ وقت پوچھنے کا نہیں ہے
 عطیہ بن ثابت نے بیان کیا ہے کہ دوڑا میں بجانب سردار میسر بن مسروق کے اور انھوں نے رنگین کر دیا تھا نشان کو کفار سے
 خون سے پس پکارا میں نے انکو کہ اے سردار خوشخبری ہو تمکو انھوں نے کہا گیا خوشخبری ہے تمھاری رحمت کرے اللہ تم پر آئی ہے ہو تمکو مدد اور
 کمک تمھارے ساتھیوں کے پاس سے میں کہا میں نے کہ نہیں ولیکن آئی ہے تمکو مدد اور یاری ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
 پاس سے اور تحقیق رہائی پائی واس ابوالمول نے اور ان کے ساتھی مسلمانوں نے قید سے عطیہ بن ثابت نے بیان کیا ہے کہ اسی حال میں
 کہ میں بات چیت کرتا تھا میسر بن مسروق سے کہ اسی وقت آئے ابوالمول اور ساتھی ان کے اور وہ گویا در آئے اور ترے تھے خون کے
 دریا میرے عطیہ بن ثابت نے بیان کیا ہے کہ جدا ہوئے دونوں لشکر پس قسم ہے خدا کی کہ نہیں مار گئے ہم میں سے زیادہ بچا پس مرد سے
 باد و کم بچا پس سے اور مار گئے تھے مشرکین سے نین ہزار اور کچھ زیادہ سوائے ان کے کہ مار ڈالا تھا ابوالمول اور ان کے ساتھیوں نے اس لشکر سے
 فصحن نے گھیر لیا تھا انکو پس ابوالمول کی طرف میسر بن مسروق آئے اور قصد کیا انھوں نے پاسبانہ ہونیکا اپنے گھوڑے سے ناکہ سلام کرین
 ابوالمول پر پس قسم دلائی انکو ابوالمول نے اس امر کی کہ نکرین وہ ایسا اور کئے میسر ان کی طرف اور رہا فتح کیا اور بوسہ لیا ان کے
 ہاتھ کا اور کہا کہ اے واس کیونکر تھا حال تمھارا واس نے کہا کہ اے سردار جانو تم اس مرکز کو کہ دمیون نے تجھ کو گرفتار کیا تھا اور در مالے
 تھے ہم کو پیر نہیں اور ایسا ہی کیا تھا انھوں نے میرے ہر اسیر کے ساتھ اور نا امید ہو گئے تھے ہم اپنی جانوں سے پس جب چھپایا رات نے
 سو گیا میں پس لیگیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور گیا آپ یہ ارشاد فرماتے ہیں لا باس علیک یا واس واعلم ان
 منزلی عند اللہ عظیم پھر کھینچا اپنے اپنے بزرگ ہاتھ سے بیرون کو پس کھانگ لیں وہ اور ٹوٹو کو پس ور ہو گئے وہ اور ایسا ہی کیا اپنے ہر ہر دمیون
 نے ساتھ اور فرمایا البشر وابصر اللہ فانما سمی رسول اللہ پھر پوشیدہ ہو گئے آپ ہم سے پس لیا تھے اپنی تلوار و ناکو اور کھینچ لیا تھے انکو قوم
 سے اور حملہ کیا تھے قوم پر پس مدد دی ہمو اللہ نے اپنا اور رسول اللہ نے اور حال در بیان ہمارا ہی پس شور کیا مسلمانوں نے ساتھ
 لیا اور تکبیر کے اور درود بھیجا بشیر اور نذیر پروفندی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ بطریق قوم نے کہ جسکا نام جاس تھا جب
 لیا اس چیز کو جو در آئی تھی ان کے ساتھیوں پر کجا کیا اسے انکو اپنے پاس لے کر کہا کہ قسم جو حق میں کی تحقیق زیا لکار ہوا بادشاہ اور تم اسکی قاتل
 نہو اے ہوا اور گئے لڑو گئے تم ساتھ سختی قصد اور ارادہ کے ہر بیٹہ مار ڈالو لنگین تکو بیٹہ لڑو لنگین در آگاہ کرو لنگین بادشاہ کو تمھارے حال
 میں قسم کھائی کہ میں قوم نے اس امر کی کہ شکست اٹھاؤ گے کبھی یا مار ڈالو یا بیٹے پس جب عدلیا اسے حکم کیا آگ کے روشن
 کیا پس روشن کی آگ رات کو پھاٹن اور جا ہاے خوف اور بھیج کر لایا اسے تمام ان شہر کے لوگوں کو اور رومی آتے تھے ہر طرف اور ہر جگہ مثل

[illegible]

بیان کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے تاریخ تک تمام کیا اُسے اپنے کلام کو پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے ان اللہ سبحانہ
 امدنا بنصرہ ولم یخذ لنا فلاحہ احمد علی ذلک وقد احمرنا بالصلو علی الشدا ۱۱ فقال یا ایہا الذین امنوا صبروا
 وصابروا ورا بطوا فانقوا اللہ لعلکم تفلحون بعد اُسکے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان اللہ مع الصابریں اور میں نے تحقیق
 قید کیا ہوا اپنے نفس کو اللہ کی راہ میں اور نہ جمل کر رنگا میں ساتھ اپنی جان کے اللہ غالب و بزرگ و اُسکے رسول پر شاہد کہ دوس
 میرے متین اپنی بہشت کو اور بنائید کہ روزی کرے مجھ کو شہادت اپنی راہ میں پھر جلدی گئے وہ جانب اپنے خیمے کے اور چل گیا اپنی
 زہ کو اور ڈال لیا کھاد مبارک کو اپنے سر پر اور گردن میں لٹکایا اپنی تلوار کو اور سوار ہوئے اپنے گھوڑے پر اور کر لیا اپنے نیزے کو
 رکاب میں اور بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے پاس لشکر کو اور واقع ہوئی آباد مسلمانوں میں اور متوجہ ہوئے وہ بحالت جلدی
 کے دوڑتے تھے ہر سمت اور جگہ سے واسطہ اللہ اور رسول اللہ کے پس اگر نہ بار کھتے اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح تو ہر آئینہ جاتے وہ سب
 سب پس منتخب کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے انہیں سے تین ہزار سوار کو اور چھ اُنکے مقرر کیا عیاض بن غانم کو ساقیہ ایک سوار کے واقعہ می سحر
 نے بسلسلہ راویوں کے بیان کیا ہوا کہ جب چلے خالد بن الولید بجانب مدینہ میسرہ بن مسروق اچھی سی کہا اُنھوں اللہ جل لنا الیوم سبیلنا
 واطولنا البعیر ولا تسلط علینا من کلابی حننا ولا یحکنا اما لا طاقۃ لنا بہ اور در آئے وہ درویش اور حال میرہ رضی اللہ عنہ کا
 یہ تھا کہ گھیر لیا تھا اُنکو درویشوں ہر طرف سے اور وہ ہر روز لڑتے تھے پس نہیں جدا ہوتے تھے وہ لڑائی سے اور ہر روز تعداد درویشوں کی
 بڑھتی جاتی تھی حالانکہ قتل نہیں واقع ہوا تھا گویا وہ قوم تھی کہ باز کھی تھی اُنسے موت واقعہ می بیان کیا ہوا کہ جب وہ
 ہوئے خالد بن الولید تاکہ مجاہدین وہ میسرہ سے سجدہ لڑائی کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور کہا اُنھوں نے اللہ تعالیٰ اسلک
 بمن فرزت اسمک باسمہ ودرخت فضله لانیباک ورساک الاطیبت لحمد البعیر وسجلك علی صعد الصعب استلید الحقمتہ
 باصحابنا یا الہ العالمین راوی نے بیان کیا ہوا کہ میسرہ اور ہر اہل اُنکے منتظر تھے کسی شہد کار کے کہ اُسے اُنکیا سب یا کسی ہر کے
 کہ اُنسے آپر علیہ اللہ بن الولید الانصاری نے ثابت بن غلبان اور اُنھوں نے سلیمان بن عامر الانصاری رضی اللہ عنہم سے روایت
 کی ہے کہ سلیمان نے کہ تھا میں ساتھ میسرہ بن مسروق کے برج القبائل کی لڑائی میں اور اُس دن کہتے توڑ ڈال لایا تھا اور دیکھ میا تو کو
 اور دوی آئے تھے ہر طرف سے بجانب مسلمانوں کے اور ہم بھی کھڑے تھے اور شام کو راحت اور آسائش حاصل کرتے تھے پس نکلا ایک
 دن بجانب لڑائی کے ایک بطریق بشارت سے اور اپنے قنادہ دوز میں اور اُسکی دونوں کنیوں پر دو بازو لوہے کے تھے اور اُسکے
 سر پر ایک خود تھا گویا وہ چمکتا ہوا سونا تھا اور اوپر اُسکے صلیب جوہر کئی اور اُسکے ہاتھ میں ایک عمود لوہے کا تھا گویا اونٹ کا
 ہاتھ پس گڑوا دیا اُسے دونوں صفوں کے پیچ میں اور بلایا اُسے بجانب نکلنے کیو اسٹے لڑائی کے اپنی رومی زبان میں اور یہ بطریق اُن
 بشارت سے تھا جنکو ہر قل نے رومیوں کے ساتھ بھیجا تھا پس گڑوا دیا اُسے اپنے گھوڑے کو اور بلاتا تھا ہم کو واسٹے لڑائی
 کے اور تو سنا میں کرتا تھا اپنے کلام میں میسرہ بن مسروق نے مترجم سے کہا کہ یہ گھوٹوں کیا کتا ہوا مترجم نے کہا کہ وہ اپنی
 بڑائی بیان کرتا ہوا اور بلاتا ہوا واسٹے لڑائی کے اور کتا ہوا کہ نکلیں میرے مقابلہ کو سدا اور دلیر لوگ تھارے پس کیا میسرہ بن مسروق

سہمی نے کام کا قصد کیا انھوں نے نکلنے کا اسکی طرف پس منہ کیا انکو میرہ بن سروق نے نکلنے سے واسطے لڑائی کے سبب
 مہربانی کے انکے حال پر سواسطے کہ انھوں نے ماندگی اور شقت اٹھائی تھی پہلے بطریق کی لڑائی سے اور قصد کیا میرہ بن سروق نے
 پس ارکا کہ نظمین وہ اسکی طرف اور نگاہ رکھیں وہ عبدلہ شد بن حذافہ نے کہا اثر سردار ہر گاہ
 اٹھاتا ہو جھکویہ نام لیکر اور کچھ چڑھاؤں میں نکلنے سے تو میں ہونگا اس حال میں ناتوان نام مضبوطی کہ نیوالا میرہ بن سروق نے
 کہا کہ میں مہربانی کرتا ہوں تم پر سبب تمھاری شقت اٹھانیکی عبدلہ شد بن حذافہ نے کہا کہ کیا مہربانی کرتے ہو تم جھپٹ شقت اٹھانے سے
 دنیا میں اور نہیں مہربانی کرتے ہو مجھ پر آگ سے عام آخرت میں اور جلتی ہوئی آگ و دوزخ سے قسم ہو عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 الی کہ نہ لڑنا و نہ کھینکا اسکی طرف کوئی شخص واسطے میرے پھر عبدلہ شد بن حذافہ اور انکی سوا میں گھوڑا بطریق کا تھا جسکو انھوں نے
 مار ڈالا تھا اور نہیں بدلاتھا انھوں نے سامان اپنی لڑائی سے کسی چیز کو اور انکے ہاتھ میں تلو اور دھال تھی پس جب نکلے وہ بجانب
 بطریق کے اور دیکھا بطریق نے اپنے ساتھی کے گھوڑے کو جانا اُس نے کہ عبدلہ شد بن حذافہ یہی قاتل ہیں اُسکے ساتھی کے پس نہیں ہست
 وہی سے عبدلہ شد کو اس در کی کردہ گردا دیوین تا اینکہ جست کی اُسے ساتھ اپنے گھوڑے بجانب عبدلہ شد کے اور حملہ کیا انپر گویا وہ پہاڑ تھا
 کہ ٹوٹ پڑا تھا اوپر سے اور چنگل مارا انپر اور کھینچا انکو اپنی طرف اور جدا کر لیا انکو دین سے اور گرفتار کر لیا اور لایا انکو اپنی قوم کے پاس
 اور پھر دیکھا انکے اور بلایا کچھ لوگوں کو انکی قوم سے اور کہا اُس نے کہ مضبوط کرو تم انکو ساتھ لو ہے کے اور لاو بیجاؤ تم انکو طرف
 قسطنطنیہ کے اور پھر انکو بادشاہ کے سامنے اور آگاہ کرو اُسکو کہ یہی قاتل فیض بن حرج کے ہیں مادی نے بیان کیا ہو
 کہ قید کیے گئے عبدلہ شد ساتھ لو ہے کے اور روانہ کیے گئے وہ ڈاک کے گھوڑے بجانب قسطنطنیہ کے اور پھر اوہ بطریق اپنی لڑائی
 کی جگہ میں اور وہ ناز کرتا تھا اپنے کام پر اور پھر اوہ بجانب لڑائی کے پس نکلے اسکی طرف تین شخص مسلمانوں سے ہیں کہا میرہ
 بن سروق نے اپنے دل سے کہ اے میرے سروق کے آیا نہیں شرمائے تم اللہ تعالیٰ ہے اس کو کہ ٹھہرو تم ساتھ نشان مسلمانوں کے
 اور تم کشادہ ہو کر دیکھو انکو حال تاکہ گرفتار ہو گئے عبدلہ شد بن حذافہ اور نکلے میں اس ملعون کی طرف تین شخص مسلمانوں سے اور تم
 پھپھڑتے ہو لڑائی سے پس کیا عذر ہو گا تمھارا نزدیک اللہ غالب و بزرگ کے بروز حساب و پرہیزش کے پھر بلایا انھوں نے
 سعید بن زید بن عمر بن نفیل العدوی رضی اللہ عنہ کو اور پھر دیکھا انکو وہ نشان جو بنایا تھا انکے واسطے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
 نے اور کہا سعید سے کہ یہ رہو تم اس نشان کو تاکہ جاؤ نہیں طرف اس ملعون کے پس اگر مار ڈالو گے گا وہ جھکویہ پس جرمیر اللہ غالب
 اور بزرگ پر پھرا اگر مار ڈالو گے اسکو ہو گا وہ عوض واسطے عبدلہ شد بن حذافہ کے پس لیلیا سعید نے نشان کو اور نکلے
 میرہ بن سروق رضی اللہ عنہ بجانب بطریق کے گویا وہ شیر دکانیوے تھے پس گردا دیا انھوں نے بطریق پر اور اشعار جز کے
 پھپھڑتے اور حملہ کیا انھوں نے بطریق پر اور بطریق نے حملہ کیا انپر اور گردا دے دیے دونوں نے دیر تک و بزرگ کیا اور دشوار ہو گیا
 ام ان دونوں کے پیچ میں پھر نزدیک ہوئے دونوں آپس میں اور جست کی ایک نے دوسرے پر اور چھپ گئے دونوں
 اپنے گدے کے اور ہر گدے شکر کا گردن اٹھائے ہوئے و کھیتا تھا ان دونوں ساتھیوں کی طرف اور دعا کرتا تھا اپنے ساتھی کے واسطے

[illegible]

دن اور رات پس کرو تم اس کام کو تاکہ فکر کریں ہم راے میں آپس میں اور آرام پاوے یہ بطریق اپنے ہاتھ کے درد سے اور آویگا تھا ہرے
 پاس پس منظور کر لیا اُس چیز کو جو تم چاہو گے خالد بن الولید نے کہا میں نے منظور کیا تھا یہی اس درخواست کو پس پھر گیا وہ بڑھا اپنی
 قوم کی طرف اور کہا بطریق سے کہ اُنھوں نے منظور کیا اور رکھ دیا ثریو انون نے اپنے ہتھیار و نگو اور وہ اُسے خالد بن الولید
 رضی اللہ عنہ پیش جب رات ہوئی حکم کیا بطریق نے اپنے ساتھیوں کو روشن کرنے آگ کا خمیوئیکے دروازہ پر اور زیادتی کر نیکا
 اُسے روشن کرنے میں پہلایا ہی کیا قوم نے اور کھول دلا اُنھوں نے اپنے بوجھ اور اسباب کو اور چھوڑ دیا خمیوئیکو اُنکی حالت پر
 اور آگ شعلہ زن فقی خمیوئیکے دروازہ پر اور روانہ ہوئے وہ ابتداء شب سے پس جب صبح ہوئی گوئی خبر اور نشان اُنکا نہ تھا
 پس جب دو سراون ہوا سوار ہوئے خالد بن الولید اور سلمان اور انتظار کیا اُنھوں نے اس امر کا کہ نکلے اُنکی طرف کوئی شخص وہیں
 میں سے پس دیکھا اُنھوں نے کسی کو پس جانا مسلمانوں نے کہ رومی بھاگ گئے پس کاٹا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اُنکی انگلیاں
 ختم کیں اور انا للہ وانا الیہ مرجعون ڈھچکی اُنھوں نے اُنکے ناگمان نکلیاے پر اپنے ہاتھوں سے اور قصد کیا چلنے کا اُنکی جستجو میں پس
 باز رکھا اُنکو میسر بن مسروق نے اس ارادے سے اور کہا اُنھوں نے کہ یہ شہر مشور گزارا اور دور میں مسافت میں اور متنبہ رہ کر پھر چلو تم
 بجانب لشکر مسلمانوں کے پس لیا مسلمانوں نے خمیون اور باقی اسباب قوم کو اور پھر لشکر مسلمانوں کا ہرات فتمندی کے اور لوگ
 عکلیں فتح عبداللہ بن حذافہ پر تاہنکہ پوپچے وہ سب ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس ملاقات کی ابو عبیدہ بن الجراح نے
 اُسے اور خوش ہوئے اُنکی سلامتی پر اور سامنے آئے میسر بن مسروق اور سلام کیا اُنھوں نے امین اللہ پر پس معانقہ کیا ابو عبیدہ بن
 الجراح نے اُسے اور درجہ کیا اُنکو اور بیان کیا میسرہ نے حال اپنا اور جو کچھ گرفتار فرمایوں سے اور جب قدر مارے گئے فتح رومی
 اور نہیں مارے گئے تھے مسلمانوں سے مگر جاس آدمی پس جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے حال گرفتاری عبداللہ
 بن حذافہ کا دشوار گزارا اُنپر یہ امر اور کہا اللہم اجعل لہ من امر فرجا وحسن جائز لکھا اُنھوں نے خط امیر المؤمنین عمر بن الخطاب
 رضی اللہ عنہ کو مشر حال پہنچنے لشکر کا بجانب درون اور مرگشت مسلمانوں اور حال گرفتار ہوئے عبداللہ بن حذافہ کے
 پس جب پہنچا خط ابو عبیدہ بن الجراح کا بجانب حضرت عمرؓ کے اور پڑھا اُنھوں نے خط کو خوش ہوئے وہ سبب سلامتی حال
 مسلمانوں اور اُنکے غالب ہوئیے اُنکے دشمنوں پر مگر اندر وہ ناک ہوئے وہ سبب گرفتار ہوئے عبداللہ بن حذافہ کے پس کہا
 اُنھوں نے کہ قسم ہر عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اپنی ہجرت کی کہ لکھو نگائیں خط ہر قل کو تاہنکہ روانہ کرے
 میرے پاس عبداللہ بن حذافہ کو اور بھیوئیکا میں اُسکی طرف لشکروں اور فوجوں کو پھر لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط
 بنام ہر قل کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم والحمد للہ رب العالمین الذی لو یخینی صاحبۃ ولا دلدی والی اللہ علی
 نبیہ ورسول محمد علیہ السلام ہذا الكتاب من عمر بن الخطاب امیر المؤمنین اما بعد فاذا وصل الیک کتابی فہذا فاجتہد
 بالاسیلا الذی فی اسرک وهو عبد اللہ بن حذافہ فان فعلت ذالک رجوت لك العدا ینہ وان ابیت بعنت الیک
 حوالہ انا لکھم بخیر لک ولا یجیع عن ذکر اللہ والسلام علی من اتبع الهدی اور بھیوئیکا کو اور بھیوئیکا کو

کھانے سے عبد اللہ بن خذافہ نے کہا کہ خوفناقرمانی خدا اور اس کے رسول کے حالاً نکمے کیا ہو افتد تعالیٰ نے ہم کو اس جرم سے اور حرام کیا اور
اُسکو پھر علاوہ برین وہ حلال ہو گیا پھر عبد بن دن کے لیکن چھوڑ دیا میں نے اُسکو تاکہ مورد لعن مسلمانوں کا نہ بنے راوی سے
بیان کیا ہو کہ جب آیا ہر قل کے پاس خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پڑھا اُس نے خط کو پس دیا اُس نے عبد اللہ بن خذافہ کو بہت مال اور
کپڑے اور چھوڑ دیا اُس نے اُنکی راہ کو اور ویانگوا ایک بڑا موتی بطور ہدیہ کے واسطے عمر رضی اللہ عنہ کے اور بھیجا اُس نے ایک گروہ کو
ساتھ عبد اللہ بن خذافہ کے پہاڑوں کے درون تک اور پھرائے وہ اُنکے ہمراہی سے اور پہونچے عبد اللہ ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ کے پاس پس خوش ہوئے وہ اُنکے آنے سے اور بھیجا اُنکو مدینہ طیبہ میں پس جب آئے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے
پاس اور دیکھا حضرت عمر نے اُنکو توجہ شکر کیا واسطے اللہ تعالیٰ کے اور مبارکباد سلامتی کی دی عبد اللہ کو اور دیا عبد اللہ نے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو موتی پس جب دیکھا حضرت عمر نے موتی کو پیش کیا اُسکو سوداگران مدینہ طیبہ پر پس نہیں جانا اُنھوں نے
اُنکی قیمت کو اور کہا اُنھوں نے کہ ہم نے ایسا موتی نہیں دیکھا پھر کہا اُنھوں نے کہ یا ایہ المؤمنین تحقیق اللہ تعالیٰ نے دیا ہو تم کو پس و تم
اُسکو بکت دے اللہ تعالیٰ اُنکو اُس میں پس حکم کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے کجا ہونے کا اپنے پاس جمع ہوئے وہ تائین کج گئی
سب لوگوں نے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر بحالت خطبہ خوانی کے اور کہا اُنھوں نے یا ایہ الناس ان کلکم لدم قد وجہ الی بعد اللہ و
ہدایۃ وقد جعلنی اسلمون منھما فی جل فما تقولون مسلمانوں نے کہا کہ بکت دیوے اللہ تعالیٰ اُنکو اُس میں ای سردار مسلمانوں کے پس حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے کلامہ الا اللہ محمداً رسول اللہ ان کتم جلتونی منھما فی جل فلیک اصنع بمن غاب من المسلمین ومن فی البطون
والاصلاب من اولاد المعاجرین والافاضار والمجاہدین فی سبیل اللہ واللہ لا طاقۃ لہم عطا بالتصوم والقیامۃ پھر پڑھا حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے اُسکو اور کر دیا اُنکی قیمت کو مسلمانوں کے قیمت المال میں عمرو بن سالم نے روایت کی کہ جب فتح کیا ابو عبیدہ بن الجراح
نے انطاکیہ از روئے صلح کے اور ہوا معاملہ میسر بن سوق کا جیسا کہ بیان کیا ہو ہم نے اقامت کی اور پھر ابو عبیدہ بن الجراح
حلب میں باشتار اُس کے کہ معاملہ عمرو بن العاص کا قیساریہ میں کیا ہوتا ہو واقدمی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ محکومقات سے
روایت ہے اس امر کا پہونچنے پر کہ بل معرات اور کفر طاعت اور قاسیہ اور وہ جبل بنی قیس جس شام میں ہو اور اُس کے نزدیک کے قلعوں
اور شہروں کو فتح کیا تھا مسلمانوں نے از روئے صلح کے اور تمام وہ لوگ جو روانہ ہوئے تھے عمرو بن العاص کے ساتھ بجانب
قیساریہ کے باغ ہنر سلمان تھے جن میں عبادہ بن صامت اور عمرو بن ابی جعد اور بلال بن حمامہ اور زبیر بن عامر تھے بنیع بن حمرہ
نے بیان کیا ہو کہ قسائین ہمزہ عمرو بن العاص کے پس دیکھا میں نے اُنکو کے ایک درخت کو ایک گھوڑین دہات کے گھروں سے اور اُس میں خوشے
انگور کے لٹکنے تھے اور بڑی قسم کے تھے پس یاسین نے اُس میں سے ایک انگور اور کھایا میں نے اُسکو پس سردی کی اور لاحق ہوا سخت جارا
مکلوں کے یاسین نے بڑا کرے اللہ تعالیٰ ان بہ خستہ بریدہ کا فردن کا شہر انکا سرد ہوا اور اُنکے انگور مردہ ہوئے اور پانی انکا سرد ہو اور ہم ڈرتے
ہیں ہلاک ہو جانے کو بسبب سردی اُنکے شہر کے پس اُس ایک سرد نے نصاریٰ مالک شام سے میرے کلام کو اور متوجہ ہوا وہ میری طرف کو
بارادے نزدیکی حاصل کر نیکی مجھے اپنے کلام سے تاکہ باقی رکھوں اور نہ مارڈالوں میں اُسکو پس کہا اُس نے کہ ای برادر عربی اگر بیان کے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

لشکر میں کہ چوتھوں پاس کسی غریب یا جاسوس کو پس لاوے اسکو میرے پاس راوی نے بیان کیا جو جب دیر کی جاسوس کی خبر
 نے قسطنطین پر جانا آئے کہ وہ مارڈالا گیا پس روانہ کیا آئے دو سرے کو تاکہ خبر لاوے اسکے واسطے پس آیا جاسوس کا نون بین
 اور دیکھا آئے مسلمانوں کے لشکر کو اور نگاہ کی اور اندازہ کیا اسکا اور پھر گیا وہ بادشاہ کے پاس اور کہا کہ بادشاہ قریب
 اور بلند ہوا میں مسلمانوں کے لشکر سے اور اندازہ کیا میں نے اٹکا تو وہ پانچ ہزار سوار ہیں وہ شیر دل اور کس پہلو و بزرگ ہیں کہ ہاتھ
 اور کچھ ہیں وہ موت کو بجاے مار غنیمت کے اور سمجھتے ہیں زندگی کو تاوان پس جب قسطنطین نے یہ حال کہا آئے کہ قسم ہے
 سچ اور صلہ بان اور غیل و قرآن کی ہر آیت خیر کر دو گنا میں انکی ڈرائی میں اپنی کوشش کو اور لوگائیں آئے سخت راوی سے
 پس باہر ہو گئے گناہین مطلب کو یا مر جاؤ گناہین بجاے صبر کے پھر کیا آئے اپنے بطریق اور ارحامیہ و بزرگ کو اور اختیار کیا انہیں سے ہزار
 سوار کہ وہ سب ہتھیار بند تھے اور بنایا ایک نشان چاندی کے نیب پر اور اسکے سر پر ایک صلیب سرخ سوئی تھی اور سپرد کیا اس نشان کو
 ایک بطریق کے جس کا نام سکان ذکر تھا اور وہ انسر کے لشکر کا تھا اور کہا کہ تحقیق حاکم اور سردار کیا میں نے تجھ کو ان لوگوں پر پس روانہ
 ہوں تو تم کے ساتھ اور تو طبعاً ہی میرے لشکر کا پس لیا بطریق نے نشان کو اور لگا وہ ساتھ دس ہزار سوار کے اور اسی وقت روانہ ہوا وہ پھر
 قسطنطین نے بنائی دوسری صلیب و سپرد کیا اسکو لشکر کے دستوں کے نام نام اسکا حرسہ فنا اور ساتھ کیا اسکے دس ہزار کو اور حکم
 کیا اسکو لیا یہ پہلا بطریق سے پس جب ہوا و سردان لگا قسطنطین ساتھ باقی لشکر کے اور چھوڑ آئے قیساریہ کی حفاظت پر اپنے چچا
 کے بیٹے نسطاویل کو اور چھوڑا اسکے نزدیک بیس ہزار فوج کو یسار بن عون نے بیان کیا ہو کہ اسی حال میں کہ ہم نخل گانوں میں تھے کہ
 دھتہ قریب و بلند ہوا ہر پہر پہلا بطریق ساتھ دس ہزار سوار کے پس نزدیک ہوا رہے اور دیکھا اپنے لشکر کو اور نگاہ اور اندازہ کیا
 اپنے اسکا تو وہ دس ہزار تھے پس خوش ہوئے ہم اور کہا اپنے کہ ہم پانچ ہزار سوار ہیں اور دشمن ہمارے دس ہزار ہیں اور ہر مرد ہم
 میں کاڑیگا و درمیوئے پس ہم اسی حال و خوشی میں تھے کہ دفعہ ظاہر ہوا دوسرا بطریق اور اسکے ساتھ دس ہزار سوار تھے
 پس کہا عمرو بن العاص نے اعلیٰ انہ من اراد اللہ تعالیٰ دایوم الاخر فلا یتباع من کثر العدا و کم من تو انک المائدہ فسان
 الجہاد اذنی مجتہد ای فخر علی من تقیل فی صفوف الکفار و یکن حیا ابدا یتع فی عروج الجنة و ینال من اللہ
 سابع النعمۃ قال اللہ عزوجل و یحبس الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احياء عند ربهم یزقون دلو ان الجاسوس
 الذی یتلتمہ لہ تعجلوا علیہ لکان قدا اختبونا بمیر ہذا کا امیہوش و کثر نعمنا الینا و کتنا قدا اخذنا علی انفسنا بالاحوط
 لکن امر اللہ عزوجل لا یغلب پھر کیا عمرو بن العاص نے اپنے پاس زلیہ و نگاہ اور کہا انھوں نے کہ تحقیق مناسب دیکھتا ہوں
 سر اور کہ کہا پھر میں میں اماتہ ابو عینہ بن الجراح کے پاس کہ مدد کریں ہم سے ساتھ لشکر کی اسواسطیہ کہ یہ بڑا لشکر جو اور کہا
 غنوں نے کہ اگر تو لوگوں کو شخص سوار ہوگا اور جاہیگا بجا نبین الامتہ کے اور نگاہ کر لگا انکو اس چیز سے جسمیں ہم واقع ہوئے ہیں شاید کہ
 ہماری مدد و یاری کریں جیسا کہ مددی انھوں نے ہمکو ساتھ نیریابی سفیان کے اور وہ قسریں کے حاضر ہیں اور اچہر
 اللہ غالب و بزرگ پھر کہا میں بن عامر نے کہ عمر و طاق ہوا و پھر ہم کو لکھو دشمن سے اور پھر و سا کو رقم اللہ غالب و بزرگ پر اسواسطی

کھچوڑو دم جبکہ جاؤ نہیں اُسکی طرف کو پس کما عمرو بن العاص نے کہ غنہ بڑی اور بزرگ قسم مجلہ دلائی جاؤ تم اور اعانت غلبہ ہم
 اللہ تعالیٰ سے اور نہ ڈرو تم اس سے کلام کرنے میں اور فصاحت بیانی کرو تم جہاں میں اور بڑائی اور بزرگی ظاہر کرو تم شریعت اسلام
 کی بلال نے کہا کہ قریب تر پاؤ گے تم جبکہ اگر جا پاؤ اللہ تعالیٰ نے جیسا کہ تم دوست رکھتے ہو پس نکلے بلال رضی اللہ عنہ اور غنہ وہ
 مثل درخت بلند کے چوڑے تھے دو وزن شانے اُنکے گویا وہ قوم شنوہ کے لوگ سے تھے اور اُنکے ڈیل ڈول کی بڑائی سے دیکھنے
 واسے ڈرتے تھے اور اُس دن وہ قیص کرا بیس شام کا پہنچے تھے اور سر پہ اُنکے عمامہ صوف کا تھا اٹکائے ہوئے تھے اپنی تلوار اور
 ترشہ دان کو اپنے شانے پر اور عصا اُنکا اُنکے ہاتھ میں تھا پس جب نکلے وہ مسلمانوں کے لشکر سے اور دیکھا اُنکی طرف قس نے رشت
 اور زبون جانا اُسے اُنکو اور کہا اُسے کہ مسلمانوں کی آنکھوں میں مرتبہ ہمارا سست اور ضعیف دکھائی دیا ہو پس جب بلایا پہنچے
 اُنکو کہ آپس میں بات چیت کر لیں تو بھیجا اُنھوں نے ہمارے پاس ایک مرد کو اپنے غلاموں میں سے بسبب ہمارے اندک و تفریق ہو سیکے
 اُنکی آنکھوں میں پس کہا اُسے کہ اے غلام بھڑ جاتو اور کہدے اپنے مالک سے کہ بادشاہ ہمارا چاہتا ہو کسی سردار کو تم میں سے تاکہ وہ کلام
 کرے جو ارادہ رکھتا ہو پس کہا اُس سے بلال نے کہ اے مرد میں بلال بن حاتم موزن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور میں ہوں
 عاجز تمھارے سردار کی جوابدہی سے پس کہا اُس نے بلال سے کہ تمھو تم اپنی جگہ پر تاکہ آگاہ کرو میں بادشاہ کو تمھارے حال سے پھر دیکھا
 وہ اور ٹھہرا سامنے قسطنطین کے اور کہا اے بادشاہ قوم نے بھیجا ہو میرے پاس ایک غلام کو اپنے غلام سے تاکہ وہ بات چیت
 کریں تمھارے زمین میاں مگر اسوجہ سے کہ ضعیف اور سست معلوم ہوئے ہیں ہم اُنکی آنکھوں میں اور وہ غلام سیاہ رنگ و لزاقا مت باری میل
 ڈول کے ہیں اور بیان کی اُسے صفت بلال بن حاتم کی تا اینکه در آیا اُس میں خوف بلال کی صفت سے پس کہا قسطنطین نے
 پھر جاتو اُنکی طرف اور کہ تو اُسے کہ بھیجا تھا افرانیہ بادشاہ کے بیٹے نے تمھارے پاس بلال راہ طلب بعض تمھارے سرداروں کے جس سے
 وہ بات چیت کرے اور تم بھجوتے ہو اُسکے پاس ایک غلام کو اپنے غلاموں سے پھر گیا مترجم بلال کے پاس اور کہا کہ بادشاہ تم سے
 کہتا ہو کہ ہم غلام سے بات چیت کرنا نہیں چاہتے ہیں بلکہ تم چاہتے ہو کہ تمھارے لشکر کے مالک و تمھارے سردار سے بات چیت
 کریں پس پھر بلال در آغا لیکہ وہ شکستہ دل تھے اور آگاہ کیا اُنھوں نے عمرو بن العاص کو اس حال سے پس کما عمرو بن العاص نے شریعت
 بن حسنہ کا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اُسکے پاس میں جاتا ہوں پس کہا اُس نے شریعت بن حسنہ نے کہ اے اباعبداللہ شہزادہ
 کہ تم خود جاؤ گے پس کس شخص پر چھوڑو گے تم اس تمام گروہ مسلمانوں کو عمرو بن العاص نے کہا کہ اللہ تعالیٰ مہربان ہو اپنے بند و پیار اور وہ بڑا
 مہربانی کرنا والا ہے اپنی خلقت پر بلکہ تو تم نشان کو اور بطور میرے خلیفہ کے تمھو دم میری جگہ پر پس اگر قوم عندا و یوفائی کر لی پس اللہ تعالیٰ
 مالک و خلیفہ ہوتے ہیں پھر شریعت بن حسنہ عمرو بن العاص کی جگہ پر اور بیان نشان کو اور نکلے عمرو بن العاص اور چلے بجانب قوم کے
 اور وہ درہ کے اوپر چپہ صوف کا پہنچے تھے اور سر پہ اُنکے زرد رنگ عمامہ میں تھا کہ پھیر لیا تھا اُسکو اپنے سر پر بڑبڑچ کے اور لٹکایا تھا
 اُنکی چوٹی کو کہ میں اُنکی چکا دال کا تھا اور لٹکایا تھا اُنھوں نے اپنی تلوار کو اوپر کاب میں لٹکایا تھا اپنے نیزے کو پس برابر وہ چلے گئے تا اینکه
 ٹھہرے وہ سامنے اُس ترجمان کے جسکو قسطنطین نے بھیجا تھا پس جب دیکھا اُنکو ترجمان نے ہنسنا وہ پس کہا اُسے عمرو بن العاص نے

باب کی اولاد ہیں اور باب ہمارے نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور اگرچہ نوح نے تقسیم کر دیا تھا زمین کو اپنی اولاد میں لیکن انھوں نے تقسیم کیا تھا اسکو بحالت درگزر کر سیکے تھے جبکہ خشتناک ہوئے تھے وہ اپنے بیٹے حام پرادر جان تو اس امر کو کہ اولاد نوح کی زمین باطنی یعنی اہل قیام پرورت تک اور غالب ہوئے بعض ان کے بعض پرادر زمین زمین تم ہو تھاری زمین ہو بلکہ علاقہ کی ہو جو تھا اسے پشتر خشت اسواسے کہ نوح نے تقسیم کیا تھا زمین کو اپنے بیٹوں سام اور حام اور یافث پر پس دیا تھا انھوں نے اپنے بیٹے سام کو شام کا ملک اور بزرگوار کے پر زمین اور حضرت نوح سے عثمان بن عفیر تک اور سام سے ہن اور وہ قحطان اور طسم اور عجد سید اور عیال اور ابو العالیق جہاں کہیں تھے شہر زمین اور یہی جہاں وہ ہیں جو شام میں تھے پس یہ عرب خالص ہیں اور وہی نوح نے حام کو زمین عرب اور سواحلی کی اور اُسے تھے یافث اُس زمین پر جو بحرین اور بابل و بصرہ کے نواح میں خاص ملکیت اللہ تعالیٰ کی ہو وارث کرنا ہے جسکو چاہتا ہو وہ اپنے بندہ سے اور کرئی عاقبت کیواسے یہ پیرگار کے اور تم جانتے ہیں کہ پھر دیوے تو اس تقسیم کو اور کہے تو اسکو تقسیم برابری کی پس لیوین ہم اُس چیز کو جو تھا یہ ہا تھوین ہو شہر و ان اور عیال و مضبوط اور پانی جاری اور زمین خراج سے اور تو تم اُس چیز کو جو ہمارے ہا تھوین ہو درخت خاردار اور خچروں اور ملک خالی نہروں اور آبادی سے پس جب سنا تھوین نے کلام عرب و انعام کا جانا اُسے کہ یہ درو بزرگ ہیں پر کہا اُسے ہے ہنم اور وہ اپنے کلام میں کہ تقسیم تو ہماری ہو چکی اور اگر نہ باطنی ہو گئے تم سچو دیوے تم ظلم کرنا ہے یہ پرور ہم جانتے ہیں اس امر کو کہ نہیں بگاہتے کیا اور اٹھایا ہو نکو اس امر اور نکالنا ہو نکو تھارے شہر و لے کر ٹری کو مشمش نے پس کہا اُس سے عرب و انعام سے کہ اے بادشاہ جو تو نے گمان کیا ہو کہ کو مشمش نے نکالنا ہو ہمارے شہر و لے پس ان ایسا ہی ہو جیسا کہ تو نے بیان کیا ہے اسواسے کہ ہم کو اتنے تھے روٹی چنے اور جو کی پس جب دیکھا تھے تھارے کھانیکو اور کھایا تھے اسکو پس جدا ہو گئے ہم تھے یہاں تک کہ چھین لیتے تھے شہر و نکو تھارے ہا تھوین اور بنا دیوے ہم نکو نظام اپنا اور سایہ طلب کر سیکے ہم پیر اُس درخت بلند اور شاخون مزین سے دار اور اپنے چہان و اسے کے پس اگر باز رکھو گے تم اُس چیز سے جو چھی ہو تھوین شہر و زمین چیزیں مزہ دینے والی زندگانی سے پس یہ پیش اور سیکے اور رہنے کے نکو گاہ و در کہ دوست رکھتے ہیں ہوتے اور طلب آخرت کو اور زیادہ مشتاق ہیں تھاری لڑائی کے تھارے دوست رکھتے ہیں دنیا کی زندگی کو اسواسے کہ وہ دوست رکھتے ہیں لڑائی کو جیسا کہ تم دوست رکھتے ہو زندگانی کو پس پسنا ہوا اور بزرگوار وہ اُسے جواب سے اور بلند کیا اُسے اپنے سر کر اپنی قوم کی طرف اور کہا کہ جاؤ تم اس امر کو کہ یہ عربی ہے تین اپنے قول میں قسم ہو کر انھیں اربعہ اور قربان اور پیش اور طلبا انکی کہ ہمارے واسطے لکھے مقابلے میں استواری اور پائنداری نہیں ہو عرب و انعام سے بیانیکیا ہو کیا یا پس تیرا نام کی نصیحت کر سیکے اور کہا میں نے کہ جان لو اس امر کو کہ اگر وہ روم کے کہ اندر غالب و بزرگ سے نزدیک کر دیا جو تیرے چیز کو جسکو تم طلب کرتے ہو پس اگر چاہتے ہو تم اپنے شہر و نکو داخل ہو تم ہمارے دین میں اور تصدیق کرو تم ہمارے قول کی ساتھ عقوبات ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسواسے کہ دین اندر کے نزدیک دین اسلام ہو پیر کہ ہم کا آلہ الا اللہ وحده لا شریک له وان صحابہ اہل بیت و مریدہ مستطیعین ہوتے کہ انکا اور عمر و ہم جدا ہو گئے اپنے دین سے حالانکہ اسی پر رہ گئے ہیں باب داوے ہمارے عمرو و انعام سے کہ انکا کہ ان کو بن جانتا ہو تو اسلام کو پس تو کہ جو چیز اپنے اور اپنی قوم کی طرف سے جانتے کہ تم حقیر ہو تھوین نے کہ ان نہیں منظور

بجانب قسطنطین کے مالانکہ اُسے مرتب کیا تھا اپنے لشکر کو اور قصد کیا تھا اڑیکاپس آراستہ کیا اُنھوں نے مسلمانوں کو اور ایک صف
 کی لکڑی اور مقرر کیا بیمنہ میں حاسیان دین صحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور اُنکے ساتھ شریحیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صابر بن خنہ ملیتی اُنکے بائیں جانب تھے اور صابر بن خنہ شمسواران مسلمانین میں فروختے ہیں اُسی
 حال میں کتیر کیا عمرو بن العاص نے لوگوں کو اس خبیثیت سے کہ دفعہ نکلا ایک سوار شریکین سے اور وہ کپڑے ریشمین اور زرد
 اور زردہ روشن پہنے تھا اور اُسکے گلے میں ایک صلیب سونکی تھی پس حملہ کیا اُسے نا اینکہ خطا کھینچا اُسے زمین پر اپنے نیزہ سے بیمنہ
 سے میسرہ تک اور میسرہ سے بیمنہ تک پھر قلب تک اور غلہ وہ مقابلے شکر مسلمانوں کے اور گاڑ دیا اُسے اپنے نیزہ کو سامنے اپنے اور
 لیا لکنا کو اپنے ہاتھ میں اور بلند کیا اور چڑھایا اُسے اُس میں نیزہ کو اور چلا یا نیزہ کو ایک مرد پر بیمنہ میں پس پڑا نیزہ سپر اور زخمی کیا اُسکو اور
 چلا یا اُسے دوسرا نیزہ میسرہ میں اور مار ڈالا ایک کو پس جب دیکھا اُسکو اور اُسکے کا منگو عمرو بن العاص نے پکار کر کہا اُنھوں نے
 مسلمانوں سے کہ آیا نہیں دیکھتے ہو تم اس گبر ملعون اور اُسکے کام کو جو اُسے اپنی کمان سے کیا ہے پس کون شخص کفایت کرے گا ہمو اُسکے
 کام میں اور پھر لگا مسلمانوں نے اُسکی بدی اور پڑائی کو پس اُسکی طرف ایک مرد قوم ثقیف سے اور وہ سیلی پوسٹین اور پڑانا
 عمار بنے تھے اور اُنکے ہاتھ میں ایک کمان عربی تھی کہ چڑھایا اُنھوں نے اُس میں ایک نیزہ کو اور نکلے وہ بارادے گبر کے پس دیکھا گبر نے ثقیفی کو
 اس حال میں کہ نہیں ہوا اُنکے جسم پر کوئی چیز نہ ہو کی جو چھپا وہ جسم کو لگو پوسٹین سیلی اور زمین پر کوئی ہتھیار لگا ایک کمان پس خیر جانا گبر نے
 اُنکو اور اُنکے نیزہ کو اور چھوڑا اُنکی طرف ایک نیزہ سیلی کمان سے پس پڑا نیزہ اُنکا ثقیفی کے سببہ میں اور دریا تیر پوسٹین میں اور کار گزرا اور وہ
 ملعون بڑا تیر انداز اپنے زمانے کا تھا نہیں چلا یا تھا اُسے نیزہ کو کسی چیز پر لکڑی کہ دریا تیر اُسکا اُس میں اور پوچھ گیا تھا اُس پر شمشک ہوا
 وہ اپنے نیزہ کے نہ کار گزروے سے اور قصد کیا اُسے دوسرے نیزہ کے چلانے کا پس کھینچا ثقیفی نے نیزہ کو اور چلا یا اُسکو بجانب گبر
 اور زمین دیکھا گبر نے نیزہ کو بسبب اُسکی چھٹائی کے اور پوشیدہ ہونے جگہ اُسکی رکھنے کے پس دریا وہ نیزہ گبر کے حلق میں اور نکلا
 اُسکی گردن کے پیچھے سے پس قدرت اور طاقت پائی شرک نے بیہوش ہو کر گر پڑے سے پس دوڑے ثقیفی اُسکے گھوڑے کی طرف اور لپکا
 اُسکو اور سوار ہوئے اُسکی پشت پر اور رکھ لیا اُنھوں نے شرک کے خود کو اپنے سر پر اور کھینچتے ہوئے لائے اُسکو جانب مسلمانوں کے
 پس استقبال کیا ثقیفی کا اُنکے چچا کے بیٹے نے اور کلام کیا اُسے پس زمین جواب دیا اُنکو ثقیفی نے بسبب خوشی اور سرور کے اپنے کاو
 سے پس کما اُنکے چچا کے بیٹے نے کرا و بجا بی میرے میں جسے کلام کرتا ہوں اور تم مجھ کو جواب نہیں دیتے ہو گویا تم اولاد قیصر سے ہو پس
 اُنکے ثقیفی مع ہتھیار گبر کے پاس عمرو بن العاص کے اور دید یا ہتھیار اُنکو اور دیکھا شریکین نے ثقیفی کا کام پس شمشک کیا اُنکو اس امر
 نے اور زمین جانا اُنھوں نے کہ کیونکر مار ڈالا ثقیفی نے گبر کو پس اشارہ کرتے تھے وہ بجانب آسمان کے پس جانا مسلمانوں نے کہ وہ
 کہتے ہیں کہ ملائکہ نے مار ڈالا اُنکے ساتھ اور دیکھا قسطنطین نے اس حال کو پس شمشک ہوا وہ و رخت گزرایہ امر سپر اور کہا اُسے
 بعض طارق سے کہ لکل توان عرب کے مقابلے کو اور حمایت کو تو صلیب کی پس نکلا ایک بطریق اور وہ دیباچہ طرح چہنے تھا اور
 زرد مضبوط اور زردہ کے پیچے روشن استوار تھے اور اُسکی گردن میں سونکی صلیب چڑاؤ تھی اور اُسکے ساتھ ایک غلام اور اُسکے پیچھے ایک گھوڑا کوئل

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

پس جب دیکھا اُسکو سلمانوں نے کہ نکلا وہو مثل پہاڑ کے اور جو چیز اُسکی جسم پر تھی وہ کچھ قہری روشنی جو اس سے شور کیا سلمانوں نے
 درآخالیکہ وہ کہتے تھے سلا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس جب ٹھہرا وہ نبی انہیں پیش آیا وہ درآخالیکہ تو تلاپن کرتا تھا اپنی زبان
 مین اور طلب کرتا تھا لڑنے والیکو پس متوجہ ہوئے شہسواران عرب درآخالیکہ وڑتے تھے اُسکی جانب ہر طرف سے ہر شخص
 چاہتا تھا اُسکے مار ڈالنے کو بسبب اُس لباس اور اسباب کے جو اُسکے جسم پر تھا پس کیا عمر بن العاص نے کہ اللہ تعالیٰ کا ثواب
 بہتر ہو تمہارے واسطے اُس چیز سے جو اُسکے جسم پر جو پیش نکلے کوئی شخص درآخالیکہ طلب کرتا ہو اُسکے اسباب کو پس ہوگا
 نکلا اُسکا اسباب کے سبب سے پس اگر مار ڈالا جاوے گا وہ شخص تو مارا جاوے گا اُس چیز کی راہ میں جسکی طلب میں وہ نکلا ہوا اور
 بتحقق سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے من کان من ہجرتہ الی اللہ ورسولہ فہو منہ الی اللہ ورسولہ و
 من کانت ہجرتہ الی الدنیا بیصیبھا ادامہا کما یشاء و جہا فہجرتہ الی ما ہاجر الیہ راوی نے بیان کیا ہے کہ نکلا تھا ایک جوان
 مین اور اُسکی ماں اور بہن اُسکے ہمراہ تھیں درآخالیکہ وہ سب ارادہ رکھتے تھے ملک شام کا اور بہن اُسکی اُس سے
 کہتی تھی کہ یہ بھائی کوشش کرو تمہارے ساتھ چلے مین تاکہ پہنچیں ہم بجانب شہر ہارے فراخ حال کے اور کھائیں ہم اچھی چیزیں
 شام کی سبب چھپے ہوئے اُسکے اور اُسکی نعمتوں کے پس کہا تھا اُس سے اُسکے بھائی نے کہ نہیں جاتا ہوں مین مگر اس سبب سے کہ لوگوں میں
 واسطے رضامندی اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول کے اور جہاد اور کوشش کر نہیں اُسکی راہ میں شاید کہ یا تو نہیں شہادت کو اور تحقیق سنا
 میں نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو کہتے تھے ان الشہداء اجماع عند دجہیر ذوقنا پس کہا اُسکی بہن نے کہ کیونکر روزی
 پائے مین حالانکہ وہ رگے ہیں اُسنے کہا کہ سنا ہو میں نے صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رضی اللہ عنہ معاذ بن جبل کو کہ وہ کہتے تھے
 سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ان اللہ تعالیٰ یجزل امر داحصہ فی حواصل طیور خض من طیور الجنة
 فکان تلک الطیور من ثمار الجنة وتشرب من افکارھا فتغلا والامر داحصہ فی حواصل الطیور فہو الرزق الذی اللہ جل جلالہ
 پس جب ہوا دن لڑائی لشکر قسطنطین کا قیاس یہ مین نکلا وہ جوان واسطے لڑائی کے بعد ازینکہ رخصت کیا اُسنے اپنی ماں اور بہن کو
 مثل رخصت موت کے اور کہا اُسنے کہ کجائی تمہاری تمہاری نزدیک حوض مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوگی اور نکلا وہ
 طرف لڑائی کے اور اُسکے ہاتھ مین ایک نیزہ جوڑا ہوا اگر ہوں کا تھا اور اُسکی سواری مین گھوڑا کم وصل تھا پس جب نکلا
 وہ جوان حملہ کیا اُسنے بطریق پر اور نیزہ مارا اُس کے پس در آئی نوک نیزہ کی بطریق کی رزہ مین پس نہ قادر
 ہو سکا وہ جوان اُسکے نکالنے پر بطریق کی رزہ سے پس تلوار ماری بطریق نے جوان کے نیزہ پر اور کاٹ ڈالا
 اُس کو اور حملہ کیا جوان پر اور ماری تلوار اُسکے سر پر پس دو ٹکڑے گردیا سر کو اور گر پڑا وہ جوان مردہ ہو کر جنت
 کرے اللہ تعالیٰ اُسپر اور کیا اگر دادا قید مومن نے اُسکے گرنے کی جگہ پر پھر طلب کیا اُس نے لڑنے والے کو
 پس نکلے اُسکے مقابلے کو ابن قثم پس مار ڈالا بطریق نے اُنکو پس جب دیکھا اس حال کو شرجیل بن حسنہ رضی اللہ
 عنہ نے درآخالیکہ شرم کرتے تھے وہ اپنے نفس پر اور کہا اٹھوں نے کہا نفس بگو کشتائش اور سیر کرتا ہو سلمانوں

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

آگاہ کو اور نبی صلوٰۃ اللہ علیہ نے ارشاد کیا ہے التَّوْبَةُ قَدْ قَبِلَهَا يَا نَسِینَ جانا تو نے اوٹھنے خلیلہ کے اللہ پاک اور برتر نے جب انمار
اپنے نبی اور رسول پر آیت کو درستی و سعت علی کی شئی امید کی شخص نے یہاں تک کہ ابلیس نے جب اُتری یہ آیت فساکتبھا للذین
یتقون دیوتوں الزکوۃ کا یہود اور نصاریٰ نے کہ ہم صدقہ اور زکوۃ دیتے ہیں اور جب اُتری یہ آیت والذین ہم بالینتنا
یوسفون کہا یہود اور نصاریٰ نے کہ ہم ایمان لائے ہیں اُس چیز کا جو انار ہے اللہ تعالیٰ نے صحف اور توراۃ اور انجیل میں
پس جاپا اللہ تعالیٰ نے اس کو کہ آگاہ کہ دیوے وہ یہود اور نصاریٰ کو کہ یہ امراض اُمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کیواسطے ہوا اس کلام سے الذین یتقون الرسول النبی الامی الذی یجدونه مکتوباً عندہم فی التورۃ والانجیل
یا مہر بالمعرف وینجملہ عن المنکر آخر تک طلحہ نے کہا قسم ہر خدا کی کہ میرے واسطے ایسا نسخہ نہیں ہے کہ رجوع کرو نہیں بجانب
اسلام کے اور قصد کیا اُس نے چلنے کا اپنی طرف کو پس باز رکھا اُسکو شرجیل بن حسنہ نے اور کہا کہ اے طلحہ بن نہ چھوڑو لگا لگا چلو کہ
چل تو میرے ساتھ بجانب شکر مسلمانوں کے پس کہا اُس نے کہ نہیں باز رکھا ہے مجھ کو تمہارے ساتھ چلنے سے مگر اُس بدخواہ
اور سخت دل یعنی خالد بن الولید نے اور میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھ کو مار ڈالینگے پس کہا میں نے اُس سے کہ اے میرے
بھائی وہ ہمارے ساتھ نہیں ہیں اور یہ لشکر عمرو بن العاص کا ہے شرجیل بن حسنہ نے بیان کیا ہے کہ چلا وہ اور رجوع
کیا میرے ساتھ پس جب ہم دونوں نزدیک ہوئے مسلمانوں کے دوڑے لوگ ہماری طرف کو اور کہا اُنھوں نے
کہ اے عبداللہ یہ کون شخص تمہارے ساتھ ہے کہ تحقیق اُس نے نیک کام تمہارے ساتھ کیا ہے شرجیل بن حسنہ نے بیان کیا
ہے کہ نہیں پہچانا مسلمانوں نے اُسکو اس واسطے کہ وہ ڈھٹا بنا دھے تھا اپنے بڑے ہوئے عمامہ سے پس کہا میں نے
کہ یہ طلحہ بن خویلد الاسدی ہے مسلمانوں نے کہا کیا تا تو یہ اور رجوع کی ہے اُس نے بجانب اللہ تعالیٰ کے پس کہا اُس نے
کہ میں توبہ کر لیا ہوں بجانب اللہ تعالیٰ کے اُس چیز سے جو مجھ سے واقع ہوئی ہے شرجیل بن حسنہ نے بیان کیا ہے کہ لگیا
میں اُسکو بجانب عمرو بن العاص کے پس سلام کیا اُنھوں نے اُس پر اور مرہا کہی واقدری رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویوں
کے بیان کیا ہے کہ روایت پہنچی ہے مجھ کو کہ جب طلحہ نے دعویٰ نبوت کیا تھا اور واقع ہوئی تھی اُس سے لڑائیاں ساتھ
خالد بن الولید کے اور ساتھ اُس نے اُس حال کو کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کذاب و سجاح کو جنھوں
نے دعویٰ نبوت کیا تھا مار ڈالا اور اسود عسی کو بھی مار ڈالا کہ اُس نے اپنے کو نبی کہا تھا پس ڈرا طلحہ اپنی جان پر اور
بھاگا رات کو ریح بنی زوج کے بجانب شام کے اور طلب ہمسایگی کی اُس نے ایک قوم کلب سے اور وہ شخص مسلمان
تھا پس ہمسائیگی میں لیا اُس مسلمان نے اور بیٹھا اُس کے نزدیک تا اینکه پوچھا اُس کے حال کو پس بیان کیا اُس سے
طلحہ نے سب حال اپنا اور کیفیت لڑائیوں کی ساتھ خالد بن الولید کے اور دعویٰ کرنے نبوت کا پس خشنماک ہوا وہ مرد
کلبی کلام اُس کے سے اور کہا اُس نے کہ قسم ہر خدا کی نہیں کیا تو نے اس امر کو مگر سبب بخل کے اپنے مال پر پس دور کر دیا اللہ
تعالیٰ نے جسے اُس مال کو لیکن واجب ہے تو تمند و ہر ہمارا کہ واسات کریں اُس چیز سے جو اُن کے پاس ہے ساتھ فقر کے کہ یہ امر گزیر

انجلیکوا سوا سطلیمکہ اللہ عزوجل بخشنے والا اور مہربانی کرنے والا ہو اور حکم کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسکو اپنے ساتھ لے کر اپنے کاکہ میں تمار جنت نبی
 مدینہ منورہ کے پس منظر اور حضرت عمرؓ کے ساتھ چند روز پس جب پھر آئے مدینہ طیبہ میں بھیجا اسکو بجانب ملک فارس کے واقعہ
 و حداثہ نے بیان کیا کہ جو رج کرے میں ہم بجانب پہلے بیان کے یعنی جب مارا گیا قید مومن بطریق طلیحہ بن خویلد کے ہاتھ سے اور نبات
 پانی شرجیل بن حسنہ نے اس چیز سے جو لاحق ہوئی تھی انکو پھیرے وہ دونوں بجانب عمرو بن العاص کے اور قحاسخت پانی اور بڑا جارا کہ باز کھٹنا
 تھا اور گونا گونا وئی سے اور مسلمانوں کو اس کے سبب سے اذیت لاحق ہوئی اس واسطے کہ اکثر ان کے پاس خیمہ خرگاہ نہ تھے پس پناہ لی انھوں
 نے طرفت جابیہ کے اور چھپے وہ اسکی دیواروں کی آڑ میں اور ہوا رحمت اللہ سے مسلمانوں کے واسطے یہ امر کہ واقع ہوئی دہشت اور کاہلی
 اور سختی قسطنطین کے ولین بسبب مارے جانے قید مومن کے اور قحادہ باعث اسکی قوت کا پس شورش کیا اُس نے اپنے ساتھیوں
 سے درباب پھرنے کے بجانب قیساریہ کے اور کہا اُس نے کہ اگر وہ رو میوں کے تم جانتے ہو اس امر کو کہ لشکر یروک نے نہیں ثابت قیدی کی
 اس قوم کے مقابلے میں اور میرے باپ نے منکر پھیرا بجانب قسطنطین کے اُنکے اس خوف سے کہ سختی میں ڈالاجا دیگا وہ اُنکے آنے سے اور
 تحقیق مالک ہو گئے وہ تمام ملک شام کے اور زمین باقی رہا اُنکے واسطے سوائے اس حال کے اور زمین ڈرتا ہوں اس امر کو کہ سختی اور دشواری
 آوے اُنکے آگے سے اور مالک ہو جاوین وہ قیساریہ کے اور کوچ کرنا مناسب در موافق تر ہو یہاں کے مقام سے پس منظور کیا انھوں نے
 اس امر کو پس جب رات ہوئی کوچ کیا قوم نے اور پانی بر ستا تھا سمیر بن جابر دسی نے بیان کیا ہو کہ یہ سب اللہ غالب و بزرگ
 کی مہربانی تھی ہمارے حال پر پس جب چوتھا دن ہوا اور مہربانی اور ظاہر ہوا آفتاب پس لکے ہلوگ جابیہ سے بطلب لڑائی کے رو میوں
 سے پیش دیکھا مجھے کوئی اثر اور نشان انکا پس قسم ہو خدا کی کہ خوشی ہماری آفتاب کے نکلنے پر زیادہ تھی قوم کے کوچ کر جانے سے
 پس لکھا عمرو بن العاص نے خط اس حال میں بنام ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بجانب حلب کے اس مضمون پر
 عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد بن العاص السجی الی امیرین حبیب بن المسلمین بالشام ابی عبیدہ عامر بن الجراح
 سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الاہودا شکروا علی ما فخرنا من نصرہ اما بعد یا صاحب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم فانی قسطنطین بن هرقل خرج الی القاضی ثمانین الفا وکات لقادیا معہم علی مغل واسر شرجیل بن حسنہ وکان الذکا
 اسرا قید مومن ثم خلاصہ اللہ علی یل طلیحہ بن خویلد الاسدی وقتل قید مومن ودفن وجہہ بکتابی الی امیر المومنین
 عیزنا الخطاب رضی اللہ عنہ وقد انفرح عدو اللہ قسطنطین وانا منتظر جوابک والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین اور
 بھیجا خط ہجرہ جابر بن سمیرہ تحضری کے پس جب پڑھا ابوعبیدہ بن الجراح نے خط کو خوش ہوئے وہ بسبب سلامتی مسلمانوں اور
 شکست اٹھانے دشمن کے مسلمانوں سے اور لکھا عمرو بن العاص کو اما بعد فقل وعلی کتابک وقد حمدت اللہ علی سلامۃ المسلمین
 انذرت الکنا بفاخرنا علی یتسلرہ فانانی اتوا لکتاب معلول بالمیل الی صور مکہ وقرأ بلسن السلاہ پھر پڑھ دیکھا خط جابر بن سمیرہ کو اور
 تم کیا انکو پھر جایگا اور قصد اور میل کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے کوچ کر کیا بجانب ساحل کے پس گئے اُنکے پاس علی بن ابی قحاصہ شہداء اور کہا انھوں
 نے کہ اگر سزا جانے تم اس امر کو کہ اللہ تعالیٰ نے ہلاک کیا مشرکین کو اور ملکہ کیا نشان حق حین کو اور زمین چاہتا ہوں اپنے جانیکو قبل تمہارے بجانب ساحل

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

کنارہ دریا میں تائینکہ مضبوط کر لیا تھا اُنھوں نے مکر اور فریب کو اور حال یہ گزر کر لیا تھا اُنھوں نے اپنے ارادہ کو وادی بن امر کیطاف
 کر سلمان کی صلح میں داخل تھا اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے چھوڑا تھا وہاں حارث بن سلیم کو مع اُنکے اعمام کے کہ چلائے
 تھے وہ اپنے اڈوں کو اور وہ دوستوں مرد تھے اہل عرب سے پس تاخت کی اُپڑ بوقتاً نے اور لیلیا اور شنگین بازہ رہیں اُنکی اور اُنکو لیکر
 پہونچے بلاد ساحل میں پس جب ہوئی تاریکی رات کی کما اُنسے یوقنا نے اُس حال میں کہ کجا کیا تھا اُنکو اپنے پاس پوشیدگی میں
 کہ نہ گمان کرو تم اس امر کا کہ میں پھر گیا ہوں دین اسلام سے اور نہیں کیا ہوں میں نے تمھارے ساتھ اس امر کو مکر اسوا سے کہ نہیں
 روی اور ساحل کے لوگ یہ بات کہ میں نے فریب اور مکر کیا عرب پر اور لیلیا میں نے اُنکو پس مطمئن ہوئے سلمان یوقنا کے کلام
 سے اور کما اُنھوں نے کہ اگر تم ارادہ اور قصد قائم کرنے دین خدا کا رکھتے ہو پس خدا مدد کرے گا تمھاری دشمنوں پر اور فتحیاب کرے گا
 تم کو راوی نے بیان کیا ہو کہ مقرر کیا یوقنا نے لوگوں کو کہ چلائے تھے جانور و نگو اور نہیں مطمئن ہوا تھا جرفاس اور ساختی اُنسے
 یوقنا یہ جو حکم دیکھا تھا اُنھوں نے یوقنا کے ساتھ قیدیوں کو عرب سے اور وٹوں اور بکو نوں کو پس جب سوار ہوئے یوقنا اور ہزار
 اُنکے دیکھا اُنھوں نے رومیوں کو کہ وہ طلب کرتے ہیں کنارہ دریا کو پھر طلب کیا اُنھوں نے راہ طرابلس اور عرفہ کو اوچھپ ہے
 وہ رات کو قوم کی راہ میں اور جرفاس نے جدا کیا اور بانٹ دیا تھا اس سلمان کو جو اُنسے ساتھ مسلح خانہ میں تھا اپنے ساتھیوں
 ٹھہرا وہ یہاں تک کہ آئی تائینکہ رات کی اور کھایا گھوڑوں نے اپنے دانہ چارے کو پھر برابر ہوئے وہ راہ پر پس جب برابر ہوئے
 وہ گاڑی جگہ میں آ پڑے اُپڑ یوقنا اور ساختی اُنکے اور فلیطانوس اور ہزار ہی اُنکے اور گھیر لیا اُنکا اور نہ مہلت دی اُنکو روٹنے کی
 اور لیلیا اُنکو از رو سے غلبہ اور پکڑ لینے کے ہاتھ میں او پھیل گئے گردہ نشین ناگز نہ لکھا دے کوئی شخص رومیوں سے پس جب
 آئے رومی اُنکے قبضے اور نیچے مضبوطی اُنکے قید کے ارادہ کیا اُنھوں نے چھوڑ دینے حارث بن سلیم اور اُنکے ساتھیوں کا
 حارث نے کہا کہ میں تمھارے واسطے یہ مناسب دیکھتا ہوں کہ چھوڑ دو تمھو ہمارے حال پر اسوا سے کہ ثواب اللہ تعالیٰ کا
 نیک و بہتر اور صبح کو تمھو دشمن کے شہروں میں پس تحقیق تم نہ پہونچو گے کسی شہر میں شہرے کنارہ دریا سے مگر فتح کرے گا
 اللہ تعالیٰ تمھارے واسطے یوقنا نے کہا کہ اچھی راہ دی تھیں راوی نے بیان کیا ہو کہ حکم دیا یوقنا نے اپنے ساتھیوں کو کہ مضبوط
 بازہ میں وہ قیدیوں جرفاس اور اُنکے ساتھیوں کو اور پوشیدہ کر کے ٹھجایا یوقنا نے اپنے اور فلیطانوس کے ساتھیوں سے
 ہزار قیدیوں کے اور وہ تین ہزار تھے اور کما اُنسے کہ جب آئے تمھارے پاس پیام میرا پس اؤ تم پھر اپنا یوقنا کے ہزار ہوں نے
 لباس اُن اہل قیسارے کا جنکو گرفتار کر لیا تھا اُنھوں نے اور روانہ ہوئے بجانب طرابلس کے پس جب پہونچے وہ طرابلس میں
 نکلا ہر شخص شہر کا اُنکی ملاقات اور دیدار کو اور پہونچا تھا خطِ سسطنطین کا اُنکے پاس اس مضمون سے کہ اُسے روانہ کیا اُنکی طرف کو تین ہزار سوار
 ہزار جرفاس بن صلبان کے اور داخل ہوئے یوقنا نے اپنے ہزار ہوں کے تائینکہ ٹھہرے وہ دارالامارہ میں اور وہ لوگ منتظر تھے اُنکے
 کمک کے آنا سہ ہونے تھے واسطے لشکر کے اپنے لشکر سے اور نہیں شک کی اُنھوں نے اس زمین کو وہ لشکر بادشاہ کا ہی پس میں
 رکھا اُنکو کسی نے سب اُنے یوقنا کے پاس بڑھے لوگ طرابلس کے اور بطانہ اور دو ہزار لوگ انہیں سے پس جب ٹھہرے وہ یوقنا کے پاس

[illegible]

بیان کیا ہوا کہ چوتھیں بعد چند ایام کے بہت کشتیان قریب پاس کے لیکر پس چھوڑا انکو یوقنہ کے یہاں تاک کہ اتریں اکثر انہیں طرف شہر کے اور حکم کیا یوقنہ کے انکی نسبت پس لائی گئیں وہ سانسے یوقنہ کے اور پوچھا یوقنہ کے لنگے حال کو اور کہا کہ تم کہا سنے آئے ہو انھوں نے کہا کہ ہم جزیرہ قیس اور جزیرہ افریطش بن لاؤن سے آئے ہیں یوقنہ کے کہا کہ تمھارے ساتھ کیا چیز ہو انھوں نے کہا کہ ہمارے ساتھ لوگ اور غلہ اور تمھارا بہن واسطے بادشاہ قسطنطین سپہر قل کے پس ظاہر کی یوقنہ کے انکے واسطے خوشی اور تازہ روئی کو اور خلعت دیا اور کہا اُسے کہ میں چاہتا ہوں چلنے کو تمھارے ساتھ اسکی خدمت میں بھیج حکم کیا انکو یہاں خانے میں بھیجا گیا اور یہاں نظر کیا اُسپر لوگوں کو اپنے ساتھیوں سے اور بھیجا ان لوگوں کے پاس جو کشتیوں میں تھے پس اُنار انکو ساتھ رئیسوں کے اور لایا گیا انکے واسطے کھانا رنگارنگ اور بہت قسم کا پس کھایا انھوں نے پس کہا یوقنہ کے اُسے کہ میں چاہتا ہوں چلنے کو تمھارے ہمراہی بن ساتھ تو شے اور دانے چارے اور سامان تمھارا ونگے بجانب ملک قسطنطین کے بلکہ میں چاہتا ہوں میں تمھیں صبر کر نیکی میری واسطے نہیں دن تک پس کہا انھوں نے امیر بطریق ہم اپنے کام میں بہت جلدی پر ہیں اور ڈرتے ہیں ہم بادشاہ کی سزائیں اور ملامت سے اپنے واسطے اور ہم اس امر پر قدرت نہیں رکھتے ہیں راوی نے بیان کیا ہوا کہ ہر یوقنہ احمد اللہ اللہ نے درخواست کرتے رہے تاہیکہ منظور کیا انھوں نے اس امر کو اور اقرار یوقنہ کے پھر کیا پس کہا یوقنہ کے اُسے کہ میں ڈرتا ہوں اس امر کو کہ اگر تم اپنا کام رات میں اور میں چاہتا ہوں کہ خوش کرو تم میرے دل کو اور میل کرو میں بجانب تمھاری بات چیت کے اور اتر دو تم باد باؤن اور ستونوں کو اور رہو تم میرے نزدیک شہر میں تا اینکہ روان کرو میں اپنے حاجات اور کاموں کو پس منظور کیا انھوں نے اس امر کو اور ملا دیا انھوں نے کشتیوں کو شہر پناہ کی دیوار سے اور اتر اتر شخص جو کشتیوں میں تھا اور زمین باقی رہے ہر کشتی میں سوار انکے چونگسالی کرتے تھے اسکی واقعی رحمت اللہ نے بیان کیا ہوا کہ جب درست ہو گئی یہ تدبیر قبضہ کیا یوقنہ کے اُن سب پر جب رات ہوئی سپرد کیا اور ابس کو بنی عم حادث بن سلیم اور فلیطائوس کے اور میرا کشتیوں میں اسباب کو اور قصد کیا چڑھنے کا اُسپر اس حال میں کہ وہ کشتیوں کے چڑھنے کی نیت میں غفے وقت چھپ جانے آفتاب کے کہ عید وقت آئے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ساتھ لیکر سوار لشکر حلف کے پس جب بیکھا انکو یوقنہ کے سپرہ شکر خدا کا ادا کیا اور سلام کیا خالد بن الولید اور سپرہ شکر کو انکے اور میان کیا ماز اور وہ حال سپرہ قصد اور میل کیا تھا انھوں نے پس کہا اُسے خالد بن الولید نے کہ اللہ تعالیٰ امداد اور تائید کرے گا تمھاری پھر یوقنہ سوار ہوئے اُسی رات میں اور روانہ ہوئے وہ ہمراہی انکے بجانب شہر صوری کے اور تھا شہر صوری میں ایک بڑا وشتق پیشہ و لشکر قسطنطین کا جسکا نام ارمیل بن قسطنطین تھا اور اُسکے ساتھ چار ہزار سوار تھے پس زمین صبح کی یوقنہ کے لگو کہ پہونچ گئے تھے وہ صبح کے مینار پر پس حکم کیا لشکر کو کہ پس بجائے گئے وہاں حکم کیا انکو کہ پس ظاہر کیے گئے وہ اور شہر وشتق اُسکے باب البحر پر اور چڑھ گئے شہر پناہ پر عوام ان اس شہر کے پس بھیجا وشتق نے کسی کو واسطے دریافت کرنے انکی خبر کے پس پھر آیا وہ شخص اُسکے پاس اور کہا اُس سے کہ یہ لوگ اہل قیس اور جزیرہ افریطش بن لاؤن کے ہیں کہ متوجہ ہوئے ہیں وہ بجانب بادشاہ کے ساتھ لوگوں کے اور دانہ چارہ اور غلات کے قصد رکھتے ہیں قیساریہ کا طرف خدمت ملک قسطنطین کے پس خوش ہوئے اہل صوری اس حال سے پھر حکم کیا انکو وشتق نے اُس پر کیا پس

دستق نے بہ نسبت یزقنا اور اُنکے نوسہ ہزار بیویوں کے اس امر کا کہ لجاوین انکو صوم کے قصر میں اور مضبوطی سے قید کرین انکو تاکہ پوری ہجو
مہسپرانے ہاتھوں سے وہ چیز جسکو وہ زبوں جانتا تھا اور رات گزاری تو مہ نے دریا خالی کہ وہ نگہبانی کرتے تھے اور روشن کیا تھا اُنھوں
نے آگ کو شہر پہاڑ کی دیوار پر پیتے تھے ستر بار ورنہ جتنے تھے باجوئی آواز نہی تمام رات واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب دوسرا
دن ہوا بلند اور ظاہر ہوا پیر و شمس میں دیکھا اُسے لشکر بیزید بن ابی سفیان کو پس سبک او خفیف جانا انکو اور اُسید کی اُسے
اور کہا کہ قسم حق میں کہ ضرور ہوجو نکلتا اُنکے مقابلے میں اور بہین یہ گروہ اندک اور ناچہ پھر پہنایا دشت میں نے اپنے لوگوں کو
اچھا لباس اور تلواریں اور زمرہ میں اور حکم کیا انکو نکلنے کا اور چھوڑا اُسے یزقنا اور اُنکے ساتھیوں کی حفاظت پر اپنے چچائے
بیٹے باسیل بن نجیل رحمہ اللہ کو اور تھے یہ باسیل کہ پڑھا تھا اُنھوں نے کتب گزشتہ اور اخبار ماضیہ کو اور دیکھا تھا اُنھوں نے
بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بچرا رہا سب کے دیرین جبکہ نکلا تھا بچرا اُنکی طرف دریا خالی کہ زیارت کرتا تھا وہ اُنکی در اتفاق یہ ہوا کہ قافلہ
قریش کا آیا تھا اور اونٹ زبردست خولید کے قافلے کے ساتھ تھے اور اُس قافلے میں بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اور دیکھا اُسے ابرو اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر پر کہ سایہ کرتا تھا اُپر آفتاب کی گرمی سے اور ڈھیلے اور پتھر سجدہ کرتے تھے انکا پس پہنایا ہوا اُسکو حال
کما اُسے کہ قسم حق میں کہ خدا کی ہی ہفت اُن نبی کی ہر جو معوث ہوئے تمام سے پھر دیکھا اُسے کہ قافلہ آتا ہوا اور اُسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کیلئے در یک درخت خنک کے اور تکیہ دیا اُسپر پس پھوٹا اُنکی اُسکی اور جھک پڑیں شاخیں اُسکی اور پختہ ہو گئے پھل اُسکے اور
بچرا رہا سب کھتا تھا انکو اور باسیل زیارت کر آیا اُسی دیکھتا اور اُسید کھتا تھا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب دیکھا یہ
حال بچرا رہا سب تیار کیا اُسے قریش کی واسطے کھانیا اور بلایا انکو واسطے کھانیکے پس داخل ہوئے وہ لوگ دیرین اور باقی رہے سید الوجود
اور وہی جو مقصود تھے ساتھ اونٹوں کے دریا خالی کہ جاتے تھے انکو پس جب دیکھا بچرا نے ابرو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر پر
تھا کہ وہ اپنے چال پڑا اور سایہ کرتا ہی آفتاب سے باقی ہر ساتھ اُنکے جانا اُسے کہ وہ نہیں آئے ہیں پس کما اُسے قوم قریش سے
برسیل سرزنش کے اے گروہ قریش کے آیا باقی ہر کوئی شخص تم میں سے اُنھوں نے کہا ہاں ایک جوان ہم میں سے باقی ہیں جو پھر پڑہا
ہیں واسطے نگہبانی قافلہ اور چراتے اپنے اونٹوں کے بچرا نے کہا کہ انکا نام کیا ہے لوگوں نے کہا محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچرا نے کہا
آیا مان باپ اُنکے کہے نہیں لوگوں نے کہا کہ ہاں بچرا نے کہا کہ آیا کفالت اور پرورش کی اُنکے داد اور چچائے لوگوں نے کہا ہاں پس کہا
بچرا نے کہ تو قریش بزرگداشت اور تعلیم کو تم اُنکی اس واسطے کہ تحقیق قسم حق میں کہ خدا کی کہ وہ سردار تمھارے ہیں اور اُنکے سب سے زیادہ ہوگی
دنیا میں بزرگی تمھاری اُنھوں نے کہا کہ ہاں سے جانا تو نے اس امر کو بچرا نے کہا کہ جب تم ظاہر ہوئے تھے مجھ سپہان سے نہیں باقی تھا
کوئی رختہ اور پتھر ڈھیلہ لکیر کہ تمھارے محل گرا تھا وہ اُنکے واسطے سجدہ میں واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ باقی رہا باسیل بچرا نے
سالہ میں اُس چیز سے جو دیکھا تھا اُسے اور اُس چیز سے جو آگاہ کیا تھا اُسے بچرا نے اور جانا تھا اُسے کہ بچرا نہیں کستا ہے کہ کلام حق اور سہت
میں چھپایا اُسے اپنے سالہ کو تاکہ کہ گرفتار ہوئے یزقنا اور ہر اُنکے اور مقرر کیا باسیل کو دستق نے اُنکی نگہبانی پر کیا اُنھوں نے قسم خور
کہ وہیں اسلام دین مضبوط اور راہ راست ہوا دین ہی دین ہی بشارت عیسیٰ علیہ السلام نے دی ہے اور شاید کہ اللہ تعالیٰ غشی ہو کہ جو کہ پھر پڑہا

بجای مدینہ کے جسکو فتح نے بنایا تھا اور تحقیق غاب ہوئے ہیں وہ اپنی قوم پر اور شکست دی ہوئی کو اور انکی مدد کی ہوئی اللہ تعالیٰ نے قوم پر
 پس برابر میں پوچھا رہا اُنکے حال اور اخبارات کو اور وہ اخبار ہر روز زیادہ ہوتے تھے اور بڑھتے تھے تا انیکہ ملایا اللہ تعالیٰ نے اُنکو
 اپنی طرف اور ارضیا کیا اللہ تعالیٰ نے اُنکے واسطے اُس چیز کو جو اللہ کے نزدیک ہو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر متولی اور سردار ہوئے
 اُنکے ساتھ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پس روانہ کیا اُنھوں نے اپنے لشکر کو بجانب شلم کے پس نہیں ٹھہرے وہ مگر قنوی مدت تک اور
 انتقال کیا اُنھوں نے اس عالم سے پھر متولی ہوئے اُنکے بعد یہ مدو عین الخطاب رضی اللہ عنہ پس فتح کیا اُنھوں نے ہمارے شہروں کو
 اور ذمیل کیا ہمارے بادشاہ کو اور شکست دی ہمارے لشکر کو اور زمین بائیمہ لمید رکھنا تھا اُنکے آئیکے اس محل کی طرف تا انیکہ ملایا
 اللہ تعالیٰ اُنکو پس کہا اُنسے یوقناے کہ کس ارکاتسے ارادہ کیا ہو پس کہا باسیل نے کہ قصد کیا ہو میں نے قسم جو خدا کی اس امر کا کہ
 چھوڑ دو لگائیں اپنے باپ دادا کے دین کو اور تبعیت کرو لگائیں تمھاری اس واسطے کہ حق ظاہر ہو پھر کھول دیا باسیل نے یوقنا اور
 اُنکے ساتھیوں کو اور سپرد کیا اُنکو اُنکے سامان اور تمھیں ارکاد اور کیا یوقنا سے کہ جانو تم اس امر کو کہ کنجیان شہر کی میرے پاس ہیں اور
 لشکر سب شہر کے باہر ہو اور مشغول ہو عرب کی لڑائی میں اور زمین ہو شہر میں کوئی ایسا شخص جسکو ڈرین ہم ہیں اُنھوں نے اللہ تعالیٰ کا نام
 لیکر پس کہا اُنسے یوقناے کہ جزاے خیر دیوے اللہ تعالیٰ اُنکو اور باسیل تحقیق ہدایت کی اللہ تعالیٰ نے نکو بجانب دین اسلام کے
 اور چلایا اُنسے نکو راہ نجات پر اور ختم کیا تمھارے واسطے نیکی کو اور واجب ہوا تم پر بار و ہمیر یہ کہ قوی ہو جاوین ہم اپنی جانوں پر اور
 بھیجیں ہم کیسکون دیوگون کی طرف جو کشتیوں میں ہیں تاکہ اتر آوین وہ ہمارے پاس ہیں ہو جاوین ہم اور وہ ایک قوت اور عجات
 باسیل نے کہا کہ میں ایسا ہی کرونگا پھر نکلے باسیل بحالت پوشیدگی کے اور کھولا اُنھوں نے باب البحر کو اور تھے اُس دوازہ پہا
 ایک مدنی عم یوقنا سے پس بیان کیا باسیل نے اُنسے حال کو اور سوار ہوئے اُنکے ساتھ ایک چھوٹی کشتی پر اور جا پوچھے وہ
 دونوں بجانب کشتی کے اور بیان کیا اہل کشتیوں سے حال کو پس متوجہ ہوئی ہر کشتی بجانب گھاٹ کے اور اترے وہ کشتیوں
 سے بدون پراگندگی کے اُہر دوائے وہ سب شہر پہا کے اندر سے اور اندر دوا کر دیا اللہ تعالیٰ نے ظالمین کی آنکھوں کو پس جب
 قصد کیا باسیل نے حملہ کا اور حکم کیا اُنکو کہ تیزی اور حملہ کریں وہ لوگ شہر میں کہا یوقناے کہ یہ امر میری رائے کے موافق نہیں
 ہو اور میں چاہتا ہوں تھے ایسے شخص کو کہ میرے کردے وہ اپنی جان کو واسطے اللہ تعالیٰ کے اور چھپا دے اپنے کام کو اور نکلے
 وہ باب میں سے اور جاوے بجانب لشکر سلمانوں کے اور پوچھے سردار بزرید بن ابی سفیان کے پاس آگاہ کرے اُنکو ہمارے حال سے
 پس ہو جاوین ہم اپنے ساز و رامہ دگی پر جب سنیئے سلمان ہماری آواز کو نہ خوفناک کر گیا یہ امر اُنکو پس کہا ایک روزے قوم سے
 کہ اس کام کو میں کرونگا پھر نکلا وہ بحالت تبدیل جمع کے اور بند کر لیا باسیل نے اُس مرد کے چھپے شہر کے دروازہ کو پس پہنچا وہ مدینہ
 بر لئی سفیان تک و بیان کیا اُنسے حال یوقنا اور باسیل کا اور آگاہ کیا اُنکو اُس چیز سے جو عزم کیا تھا اُن دونوں نے پس سجدہ
 شکر کیا بزرید بن ابی سفیان نے اور روانہ کیا اسی وقت بجانب سلمانوں کے ایک خدا کو تاکہ ہوشیار ہو جاوین اپنی جانوں پر واسطے ناگمان
 نہ آئیے قوم پر ایسا ہی کیا اُنھوں نے اور یوقنا رحمہ اللہ نے جب جانا اس امر کو کہ پہنچا ہے جو خبر سلمانوں کو لکھا اُنھوں نے اپنے ساتھیوں سے

قسططنین پسر قتل سے کیا تھا نکلے وہ لوگ بجانب عمرو بن العاص کے اور مصالح کیا انھوں نے عمرو بن العاص سے شہر قیساریہ کے سپرد کر دینے پر پس منسوب ہوئی صلح ان کے بیچ میں دو لاکھ درم اور تمام اس چیز پر جو چھوڑا تھا قسططنین پسر قتل نے مال و اسباب اور کپڑے اور جانور اپنے اس لشکر کے جو اسکے ساتھ تھے کشتیوں میں سوار ہو گئے تھے پس منظور کیا ان لوگوں نے اس امر کو اور کھدوی دست آویز صلح کی پس جب تمام ہوئی صلح داخل ہوئے عمرو بن العاص اور سلمان قیساریہ میں اور لین انھوں نے وہ چیزیں کہ عاجز ہوا تھا بادشاہ اسکے اٹھانے سے کشتی میں پھر مقرر کیا عمرو بن العاص نے اپنی چیز کو آئندہ سال سے ہر در بدر چار دینار اور اسی امر کی وصیت کی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر بھیجا عمرو بن العاص نے بجانب شہر صور کے ایک عالم کو اس پر جسکا نام باسیل بن عون ابن مسلمہ تھا اور وہ مرد بڑھے سن صالح تھے حاضر ہوا تھے ہمراہ رکاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غزوہ خنین اور نصیرین اور مارے گئے بھائی ان کے خنین کے دن اور بھائی ان کے سخت لڑے تھے پس مارا تھا انکو مالک بن عون النخیری نے پس بھیجا انکو عمرو بن العاص نے بجانب صور کے اور ان کے ساتھ ایک سو سوار اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تھے اور حکم کیا تھا عمرو بن العاص نے انکو عدالت کرنے کا ان لوگوں میں اور ڈرے گا اللہ پاک اور پر تر سے ہر حال پوشیدہ اور ظاہر میں واقعی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہر کہ جب فتح کیا عمرو بن العاص نے قیساریہ کو از روئے صلح کے دو لاکھ درہم اور اس چیز پر جو چھوڑا تھا بادشاہ کے بیٹے قسططنین نے اپنے مال اور اسباب سے داخل ہوئے وہ قیساریہ میں بیکہ کے دن عشرہ اوسط شہر رجب میں اور یہ امر سن انیس عین ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے چار سال اور تھپہ سینے زمانہ خلافت میں واقع ہوا تھا واقعی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہر کہ پہنچی خبر اہل مکہ اور رتیبہ و عکہ اور یافا اور عسقلان اور غزوہ اور تائبس اور کبرہ میں پس داخل ہوئے ان مقامات کے لوگ تحت ذمے کے اور مصالح کیا انھوں نے مسلمانان سے اور اس طرح ان جملہ اور بیروت اور لاذقیہ اور مالک کر دیا اللہ غالب و بزرگ نے مسلمانوں کو کل ملک شام کا ببرکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و شرف و کرم و رضی اللہ عنہ اصحابہ الاخبار و الہ الابوار و امن و امان و اجماع و الاطمار و لهذا ما اتقنی اینا من فتوح الشام علی التمام و الکمال و نعوذ باللہ من الزیادۃ و النقصان